

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (القرآن الحکیم)

# رضا خانی مذہب

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے

جلد سوم

تألیف

ترجمان اہل سنت علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی سابقہ بریلوی

[Www.Ahlehaq.Com](http://Www.Ahlehaq.Com)

ناشر

الحسنین اکیڈمی کراچی

جملہ حقوق بحق الحنین اکیڈمی کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: رضا خانی مذہب

نام مصنف: علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی (سابقہ بریلوی)

ناشر: الحنین اکیڈمی کراچی

اشاعت: اول

قیمت

کتاب حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اداروں سے رابطہ کریں۔

- ۱ احسنی کتب خانہ مدرسہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی۔
- ۲ مکتبہ علی و معاویہ سعید آباد کراچی
- ۳ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
- ۴ بیت الکتاب گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی
- ۵ قاری عبدالحلیم تاجران اسلامی کتب خانہ مدینہ مسجد فیڈرل بی ایریا نمبر ۱۰ کراچی
- ۶ مکتبہ عمر فاروق مقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
- ۷ کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- ۸ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار اوراویلنڈی



# انتساب

بندہ اپنی اس تالیف کو سیدی و سندی و مرشدی امام اہل سنت، منبع العلوم و  
مخزن الفہم محی السنۃ العترۃ امامی البدۃ النظماء سند العلماء شیخ الاتقیاء،  
بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، عروۃ الجبل المتین، رئیس الشیوخ الحکام قطب  
فک العلم و العرفان، شمس فک الشریعۃ البیضار و بدر سمار الطریقۃ الضراء،  
فخر الامثل، جامع الفضائل، رازی دقت، غزالی دوران، جامع المعقولات و  
المنقولات و امام فن السمار الرجال و رئیس المحققین، اسوۃ الاصفياء، ذرۃ  
سنام الدین، قدوة العارفين، مخزن محاسن الاخلاق، ناشر عقیدۃ الکابر  
ربیع ریاض الاسلام، شیخ طریقت، رہبر شریعت، بحر العلوم، امام المحدثین،  
مقدم المفسرین، ثغوات بحر حقیقت و عمدۃ الفقہاء، حضرت العلام ابو زہد  
محمد سرور از خان صفدر دامت برکاتہم و فیوضہم شیخ  
المحدث مدرسہ نعرۃ العلوم گوجرانوالہ کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جن کی تعلیم و  
تربیت اور دعاؤں نے بندہ ناچیز کو اس قابل بنایا۔

خاکپائے اکابر اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند

ناچیز سعید احمد فوری عفی عنہ

# فہرست

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
	شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اونٹ	۱۱	مقدمہ
۱۵۵	تلاش کر دیئے؟	۱۵	پیش لفظ
	ولی کو چھٹی ہوئی ولایت دوبارہ	۱۳۱	پیر کو سجدہ چائے؟
۱۵۶	مل گئی؟	۱۳۳	کیا شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا؟
۱۵۸	ایک عجیب انکشاف	۱۳۷	امتی نے کندھا دیا؟
	امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پیران پیر	۱۳۹	امتی نے لگام پکڑ لی؟
۱۶۰	کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے؟	۱۴۲	مزید سنئے
۱۶۱	قوت شدہ لڑکے زندہ ہو گئے؟	۱۴۵	جوڑا مبارک چاندی کا تھا؟
۱۶۳	ایک باطل خیال	۱۴۷	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
	غوث نے مرید کو منکر نکیر کے مذاہب	۱۴۸	قبر سے نکلے؟
۱۶۵	سے چھوڑا لیا؟	۱۴۹	ولی عورت پر عاشق ہو گیا؟
۱۶۷	پیران پیر کا نام خدا نے رکھا؟	۱۵۲	ولی کے سر پر پافانے کا ٹوکرا؟
۱۶۸	گیارہ سولہ کے ہوئے؟	۱۵۳	ابدال کو منصب سے معزول کرنے
۱۶۹	کندھے پر تھا؟	۱۵۴	کے بعد معاف کر دیا؟
۱۷۱	بغیر و منو ہلاک؟	۱۵۵	پیران پیر کی زندگی کے وقت نفرت؟

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۳۲	صلوٰۃ حاجت یا عشر کا نہ عمل؟	۱۷۷	شرمندہ کیوں کیا؟
	ملک الموت خدا کی طرف سے خط	۱۸۶	ارواح چھین لیں؟
۲۳۳	لایا تھا؟	۱۹۲	جنس تبدیل کر دی؟
۲۳۴	شیخ جیلانی جیل کے پیچھے؟	۱۹۶	مصیبت کے وقت کس کو پکارو؟
۲۳۵	ایک سو چالیس ولی بنا دیئے؟	۱۹۹	ولی نے موت کو منسوخ کر دیا؟
۲۳۶	ولی نے موت کی خبر دے دی؟	۲۰۲	کم نہیں؟
	حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے چل	۲۰۳	کرنا جائزہ؟
۲۳۷	کو ہلاک کر دیا؟	۲۰۴	ہندو غوث اعظم کا بیٹا تھا؟
	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے چڑیا	۲۰۸	غوث کا قاتل ہندو؟
۲۳۸	کو ہلاک کر دیا؟	۲۰۹	مردود کو مقبول بنالیا؟
	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جہاز کو	۲۱۳	چور کو قطب بنا دیا؟
۲۳۹	ڈوبنے سے بچایا؟	۲۱۵	فاسق کو بخش دیا؟
	شیخ عبدالقادرؒ نے چوبے کو	۲۱۹	خدا کو پھر تو کیا سمجھا؟
۲۴۰	ہلاک کر دیا؟	۲۲۰	سورج - سال - ہفتہ پیران پیر کو
۲۴۱	کیوتری اور قمری نے انڈے دیئے؟	۲۲۱	سلام کرتا ہے؟
	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ولایت	۲۲۳	تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شیخ
۲۴۲	سلب کر لی؟	۲۲۴	جیلانیؒ کی مجلس میں؟
	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رحسانپ	۲۲۵	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی لمبی کتاب؟
۲۴۳	سے ہکلام ہوتے؟	۲۲۸	شیخ عبدالقادرؒ کا منکر نکیر سے وعدہ؟
۲۴۴	غائبانہ امداد کی؟	۲۳۰	پیران پیرؒ نے فرمایا تھا؟



صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۸۲	کتنے کوششیں کر دیا؟	۲۴۹	دلی کے جسم پر لکھی نہیں بیٹھتی تھی؟
۲۸۳	بابرکت قیمن بے؟		حضر علیہ السلام نے پیران پیر کا
۲۸۵	حملہ آور فوج کو پسپا کر دیا؟	۲۵۰	کلام سنا؟
۲۸۶	خیانت پر غائبانہ تنبیہ فرمادی؟	۲۵۱	دین آدمی کی شکل میں؟
۲۸۸	مخفی حالات سے باخبری؟	۲۵۳	دلی نے جنس تبدیل کر دی؟
۲۹۱	مافی الضمیر ظاہر کر دیا؟	۲۵۵	سربند غائب؟
۲۹۳	آکہ حضرت کاراماتی آلو؟	۲۵۷	سارا بغداد شعلوں کی لپیٹ میں؟
۲۹۵	تاجانہ اذکار کا شہرہ؟	۲۵۸	گدھے فوراً رک گئے؟
۲۹۶	دل کی خواہش کا علم ہو گیا؟	۲۶۱	بیت اللہ منتقل ہو گیا؟
۲۹۷	علم کلام سینے سے محو کر دیا؟	۲۶۳	آفتابہ رو قبیلہ ہو گیا۔
۲۹۹	زندگی کے حالات بتا دیے؟	۲۶۴	مستقبل کا پتہ بتا دیا؟
۳۰۵	حال سلب ہو جائے گا؟	۲۶۵	فلسفہ کو قرآن میں بدل دیا؟
۳۰۷	پیر نے مرید سے معافی مانگی؟	۲۶۷	طویل عمر کی بشارت دی؟
۳۰۹	ایک مرتبہ جھوٹ کا سہارا؟	۲۶۹	چھت گرنے کی اطلاع دی؟
	شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ کی زوجہ	۲۷۱	بارش موقوف ہو گئی؟
۳۱۲	کے ساتھ؟	۲۷۳	عصائے مبارک روشن ہو گیا؟
۳۱۳	خیال میں ملاقات کرا دی؟	۲۷۴	جن بھاگ گیا؟
۳۱۵	دلوں پر کس کا قبضہ ہے؟	۲۷۵	لاغر اوٹنی برق رفتار بن گئی؟
۳۱۶	اکابر اولیاء کی حاضری؟	۲۷۶	پیران پیر کا پانی پر چلنا؟
۳۱۸	بزرگوں کو زنا کاری کا علم ہوتا ہے؟	۲۷۹	غذاب قبر سے نجات؟

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۳۵۱	شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے خدا کے ساتھ مقابلہ کیا؟	۳۲۰	شیخ عبد القادر جیلانیؒ ابدالوں کو سقر کیا کرتے ہیں؟
۳۵۲	دلی نے موت کو خواب سے بدل دیا؟	۳۲۲	چھت گرنے کی اطلاع دی؟
۳۵۶	دلی نے ہاتھ بڑھا کر مرید کا ستر ڈھانک دیا؟	۳۲۳	مشرکانہ عمل کرو؟
۳۵۷	شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو کھڑا کر دیا؟	۳۲۵	دلی مدد کرتا ہے؟
۳۵۹	دلی نے موت کو منسوخ کر دیا؟	۳۲۸	کیا شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا تھا؟
۳۶۲	مختار کل الشہی ہے۔	۳۲۹	بزرگ نجس عقیدے کی تعلیم دیا کرتے ہیں؟
۳۶۳	حسن کا شیدائی؟	۳۳۰	ایک قدم سے بیت القدس سے بغداد تک؟
۳۶۴	عشق کا انجام کیا ہوتا ہے؟	۳۳۱	دلی نے جنگل میں امداد کی؟
۳۶۶	ایک عجیب انکشاف۔	۳۳۲	دلی نے بھنی ہوئی مرغی زندہ کر دی؟
۳۶۷	پیر کی پالکی۔	۳۳۳	دلی کا پانی پر قبضہ؟
۳۶۸	بزرگ کی وصیت۔	۳۳۴	دلی غیب کی بات جانتا ہے؟
۳۶۹	شہوت پرستی کی انتہا۔	۳۳۵	دلی کا بارش پر قبضہ؟
۳۷۰	پیران پیر نے منکر نیک سے گزرجھین لئے۔	۳۳۶	شیخ جیلانیؒ کی نسبت سے معاف کر دیا؟
۳۷۱	پیر صاحب کے بارے عوام کا غلط خیال اور انکشاف حقیقت۔	۳۳۷	بزرگ دل کی بات جانتے ہیں؟
۳۸۲	خود مختار ہیں؟	۳۳۸	

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
	بریلویوں کے نزدیک ڈاکٹر محمد اقبال	۳۸۵	بریلی فتنہ ہے۔
۳۹۵	کی زبان پر شیطان بولتا تھا۔		بریلویوں کا عقیدہ ہے قائد اعظم
	بریلوی مذہب میں سرسید احمد خاں	۳۸۸	دوزخیوں کا کتاب ہے۔
۳۹۷	حبیبیت اور مرتد ہیں۔		بریلویوں کا عقیدہ کہ قائد اعظم کفریات
	بریلویوں کے نزدیک سرسید احمد خاں	۱۱	بکا کرتے تھے۔
۳۹۷	جہنم کے کشتے ہیں۔	۱۱	کھلے مرتد؟
	بریلویوں کے نزدیک سرسید احمد خاں		بریلویوں کا عقیدہ کہ قائد اعظم کافر
۳۹۸	کافر و مرتد ہیں۔	۳۸۹	مرتد تھے۔
۴۰۰	سرسید احمد خاں کے فوجی کی تکفیر۔		بریلویوں کا عقیدہ کہ جو قائد اعظم کی تعریف
۴۰۱	حضرت علامہ شبلی نعمانی کی تکفیر۔	۳۹۱	کے اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔
۴۰۲	فرقہ صلیحیہ اور اس کے لیڈر کافر ہیں		بریلوی مذہب میں مسلم لیگ کو چند دینا
۱۱	دوسری وجہ تکفیر۔	۳۹۱	اور اس کی حمایت کرنا اسلام دشمنی ہے
	شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی		بریلوی مذہب میں ڈاکٹر محمد اقبال صاحب
۴۰۴	کی تکفیر۔	۳۹۲	محمد و دہریے تھے۔
۱۱	پہلی وجہ تکفیر۔		بریلویوں کے نزدیک ڈاکٹر محمد اقبال
	بریلویوں کے نزدیک خواجہ حسن نظامی	۳۹۳	نے دوسرا اسلام گھڑ لیا ہے۔
	کافر و مرتد ہے۔ جو اسے کافر نہ سمجھے		بریلویوں کے نزدیک ڈاکٹر محمد اقبال
۴۰۶	وہ بھی کافر ہے۔	۱۱	دہریے و بدین ہے۔
۴۰۸	سب دنیا کافر مگر بریلوی نہیں؟	۳۹۴	زندیق ہو گیا ہے؟
	اعلیٰ حضرت بریلوی کافتویٰ کرہندوستان	۳۹۵	گھڑ لیا ہے؟



صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
	مولانا سید حسن احمد مدنی رحمہ مفتی اعظم	۴۰۹	دارالسلام ہے۔
	ہند مولانا کفایت اللہ دہلوی رحمہ	۴۱۰	انگریز کی حکومت رحمت خداوندی ہے۔
	سرمدی گاندھی۔ عبد الغفار خاں		اعلیٰ حضرت کا فتویٰ انگریزی حکومت
	پشاور ی۔ امام اہل سنت حضرت مولانا	"	دارالسلام ہے۔
	عبد الغفور لکھوی۔ حضرت مولانا		حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید
۴۲۲	احمد سعید دہلوی کی پُر زور تکفیر۔	۴۱۲	مقت کی تکفیر۔
۴۲۳	بریلوں کا فتویٰ؟	۴۱۵	حضرت شاہ سید احمد شہید کی تکفیر۔
۴۲۴	اہل بدعت کے علاوہ سب کافر؟		اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر یعنی
۴۲۵	کفر اور بے لدینی؟		حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم
"	محال ہے؟		نانا توپی۔ شمس الاسلام قطب الاقطاب
۴۲۶	بکیں اور کجوائیں؟		امام المحدثین حضرت مولانا رشید احمد
"	کفر یہ ہیں؟		گلگوہی۔ محدث اعظم حضرت مولانا
۴۲۷	خدام الحرمین بھی کافر؟		خلیل احمد مہاجر مدنی۔ حکیم الامت
"	حرمین شریفین قرن شیطان؟		حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
۴۲۸	یہی دطیرہ رہا؟	۴۱۷	کی تکفیر۔
۴۳۰	کسی پر حج فرض نہیں؟	۴۲۰	دو ذل کافر و مرتد؟
	حج پر جانے والے پاگل، اندھے	۴۲۱	محدث دہلوی کافر۔
۴۳۲	بے وقوف ہیں؟		مجلس احرار اسلام کے ارکان
"	رضا خانی طال کی خبیث حرکت۔		اور امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام
۴۳۳	یہ بازاری زبان؟		آزاد۔ شیخ العرب و العجم حضرت

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۴۳۰	دوسری وجہ؟	۴۳۲	تمام تعلقات اور رشتے توڑ ڈالے؟
"	دارالعلوم ندوۃ العلماء (لکھنؤ)		مولانا سید نذیر حسین دہلوی اور
"	کے لہکان و مہبران کی تکفیر؟		مولانا شاد اللہ امرتسری بلکہ تمام
۴۳۱	سیرت کیٹی (پٹی ضلع لاہور) کے	۴۳۵	غیر مقلدین کی تکفیر؟
"	ارکان و متعلقین کی تکفیر؟		حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
۴۳۲	کرکٹ میچ دیکھنے والے مسلمان کافر ہیں؟	۴۳۸	کی تکفیر؟

[Www.Ahlehaq.Com](http://Www.Ahlehaq.Com)

# مقدمہ

(از: فقیہ بعیر۔ فاضل نوجوان۔ فصیح اللسان۔ عمدۃ البیان۔ فاضل جلیل۔ فاضل بے نظیر۔ عالم اجل۔ فاضل بے بدل۔ ناشر عقیدۃ الاکابر۔ حامی توحید و سنت۔ قاطع شرک و بدعت حضرت مولانا مفتی عبد الشکور صاحب دامت برکاتہم مدرس و نائب مفتی مدرسہ نصیرۃ العلوم۔ گوجرانوالہ)

الحمد لله وكفى الصلوة والسلام على  
من لا نبى بعده۔ اما بعد فاعوذ بالله  
من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم ۛ

حضرت مولانا علامہ سعید احمد قادری صاحب دامت برکاتہم بڑے مستعد اور فاضل نوجوان عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل بدعت کی تردید کے لئے چُن لیا ہے۔ اہل بدعت نے پاک و ہند میں مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کی قسم اٹھا رکھی ہے۔ ہندوستان میں جیب انگریز نے غاصبانہ قبضہ کیا تو علمائے حق نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا۔ اس کے مقابلہ میں ان کے اکابر نے ہندوستان کو دارالاسلام کا نہ صرف فتویٰ دیا بلکہ انگریز کی پوری دکالت کی۔ بیت المقدس پر گولی چلانے والے غداروں کو پسانے پیش کئے۔ تحریک پاکستان کی آزادی میں مسلم لیگ کے زعماء میں مفکر اسلام علامہ اقبال مرحوم اور قائد اعظم محمد علی جناح پر کفر کے فتوے لگائے۔

علمائے دلو بند نے جو رصغیر میں دین اسلام کے محافظ ہیں ۱۸۵۵ء کی جنگ



تذہبی کے بعد دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھ کر دین اسلام کی روح کی حفاظت کا بندوبست کیا۔ مناظرہ کے میدان میں نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب ممالک میں جا کر عیسائیت کے خبیث کام کیا اور بڑے بڑے پادریوں کو شکست فاش دی۔ کالج، یونیورسٹی اور دینی مدارس کے طلباء کو ایک محاذ پر جمع کرنے کی کوششیں فرما رہے تھے۔ بعینہ ان ہی دنوں میں مولوی احمد رضا خان بریلوی علمائے دیوبند کے خلاف کفر کے فتوؤں کی مشین کھولے ہوئے تھے۔ قرآن و حدیث کی واضح تصریحات میں تحریف کر کے سادہ لوح مسلمانوں کے عقیدوں کو خراب کیا۔ پیٹ کے لالچ میں غیر اللہ کے نام پر دینی ہوئی نذر دنیا کو عین حلال قرار دے کر نصوص کی خلاف ورزی کی گئی۔

مقلد ہونے کے دعویٰ کے ساتھ فقہ حنفی کے مسلمہ اصول اور تصریحات کے خلاف بدعت کی، ہندوؤں کی مذہبی رسموں کو عبادت کا حصہ قرار دیا۔

صوفیاء کی طرف منسوب، غیر مستند اور غیر معتبر کتب کے شاذ اور من گھڑت واقعات اور حکایات کے ذریعہ ان مشائخ اور صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنا ہمنوا بنا کر مسلمانوں کے عقائد خراب کرنا ان کے مذہب کا پیشہ ہے۔ حالانکہ ان صوفیاء اور مشائخ کی زندگیاں شرک و بدعت کی تردید میں گزری ہیں۔ (علمائے دیوبند جو صوفیاء اور مشائخ کی بزرگی اور کشف و کرامات کے نہ صرف قائل بلکہ بیعت کے بغیر ایک نام نہاد عالم کو نامکمل سمجھتے ہیں) عوام کے ذہنوں میں یہ بات نقش کرتے ہیں کہ دیکھو جی علمائے دیوبند پیروں کے مخالف ہیں۔ حاشا و کلا علمائے دیوبند برصغیر میں اسلام کی بقا کو صوفیاء کی محنت قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر کے عوام صوفیاء سے نہایت زیادہ عقیدت رکھتے ہیں۔ اس لئے اہل بدعت لوگوں کو علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ رضا خانی غلام تہر علی بریلوی نے دیوبندی مذہب کے نام سے ایک بدنام کتاب لکھی۔

علامہ سعید احمد قادری صاحب نے رضا خانی مذہب کے نام سے کتاب لکھ کر ان کا علمی تعاقب کیا جس کی پہلی دو جلدیں کئی دفعہ شائع ہو کر ملیں اور عوامی حلقوں میں شہرت پا چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب "رضا خانی مذہب کی تیسری جلد ہے جس میں بریلوی علماء کی تحریف شدہ اور غیر معتبر و غیر مستند کتب میں معیاری اور من گھڑت واقعات اور حکایات کے ذریعہ جو عقائد بگاڑنے کی کوششیں ہیں علامہ صاحب نے ماشاء اللہ بڑے احسن انداز میں جواب دے کر فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشیں اور ذریعہ نجات بنائیں۔

فقط

عبد الشکور کشمیری

خادم دارالافتاد۔ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۱ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ

۴ ستمبر ۱۹۸۸ء

۱۵  
امام الفضلین مولوی احمد رضا خاں بریلوی  
کی دُرّیتِ نبیہ کو

# عام چین

ہر اس شخص کو مبلغ بیستے ہزار روپیہ نقد انعام  
دیا جائے گا جو اس کتاب میں مذکور حوالہ جات  
کو غلط ثابت کرے

خاکپاشے اہلسنت و جماعت علماء دیوبند

سعید احمد قادری عفی عنہ

قارئین کرام سے التماس  
اگر کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو بندہ ناچیز کو بذریعہ  
خط و کتابت مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسکی تصحیح ہو سکے  
بندہ ناچیز سعید احمد قادری عفی عنہ



# پیش لفظ



نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِہِ

آقا بعد - دین اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اور اس کے سوا کوئی دین و مذہب اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، اسی کی پیروی میں دنیا کی فلاح اور آخرت کی نجات منحصر ہے۔ اگر کوئی شخص دین اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اپنی زندگی کا دستور بنالے تو وہ اللہ کے یہاں مردود اور غیر مقبول ہے اور آخرت میں اسے فوز و صلاح نصیب نہیں ہوگی۔

خالق کائنات کا واضح اعلان ہے :-

۱- اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ - (پ - آل عمران - آیت ۱۹)

ترجمہ :- ”اللہ تعالیٰ کے یہاں (پسندیدہ اور قابل قبول) دین صرف اسلام ہے۔“

۲ نیز کھلے لفظوں میں متنبہ فرمایا :-

۲- وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یَّقْبَلَ مِنْہٗ و

هُوَ فِي الْأَحْوَافِ مِنَ الْخَيْرِينَ ؕ (پک، آل عمران - آیت ۱۰)

ترجمہ:- جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے وہ قابل قبول نہیں اور وہ شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

دین اسلام جس کی پیروی اور جس کے احکام کی پابندی کے بغیر نجات ممکن نہیں اس کی اصل اساس "توحید" ہے۔ اسلام کے تمام اعمال و افعال اور شریعت اسلامیہ کے تمام احکام و معاملات کے اندر روحِ توحید رواں دواں ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر کوئی عمل بارگاہِ رب العزت میں بار نہیں پاسکتا، نہ اس کے بغیر نجات ہی ممکن ہے۔ عقیدہ توحید کے ساتھ معمولی سا عمل پہاڑ کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے بغیر پہاڑ کے برابر مثل کی وقت رائی کے برابر بھی نہیں۔ اعمالِ خیر میں شرک کی ملاوٹ اعمال کو بے اثر کر دیتی ہے اور بلا توبہ موت کی صورت میں انسان کو ہمیشہ کے لئے برزخ کا ایندھن بنا دیتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

۲- إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ مِثْلًا ضَلَالًا أَبْعِيدًا ؕ (پ - سورۃ النّار)

ترجمہ:- بیشک اللہ اس کو نہیں بخشتا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

۳- إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَقَّ مَرَاتَمُهُ عَلَيْهِ

الْجَنَّةَ وَمَعَادَهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنَ النَّصَابِ

(پ - سورہ مائدہ آیت ۷۲)

ترجمہ :- ”بے شک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یوں تعبیر فرمائی :-

۵۔ مَنْ مَاتَ لَا يَشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ :- جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مانتا وہ جنت میں جائے گا۔“

۶۔ مَنْ مَاتَ يَشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ۔

(صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۶۶)

ترجمہ :- ”اور جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مانتا تھا وہ دوزخ میں جائے گا۔“

اس سے عقیدہ توحید کی اہمیت اور اساسی حیثیت بالکل واضح اور عیاں ہے۔ جو مسئلہ جس قدر اہم اور ضروری ہو اسی قدر اس کے بیان اور اس کی تفصیل کو اہمیت دی جاتی ہے۔ عقیدہ توحید اسلام میں جس قدر ضروری اور اہم ہے اور جس انداز سے وہ اساسی حیثیت کا حامل ہے اسی انداز سے اللہ تعالیٰ نے اسی کی تشریح و تفہیم سے اکتفاء فرمایا ہے۔

یہ سلسلہ کائنات اور یہ کارخانہ موجودات مسئلہ توحید ہی کے اظہار و انعام کے لئے برپا فرمایا۔ دنیا کے آب و گل سے لے کر عالم شمس و قمر تک اور فرش کی گرائیل

سے لے کر عرش کی پہنائیوں تک کائنات کا ایک ایک ذرہ خالق کائنات اور رب ارض و سموات کی قدرت اور وحدت پر دلیل واضح اور برہان قاطع ہے عقیدہ توحید جس قدر سہم گیر اور نجات کے لئے لایہی تھا اسی قدر اس کو سمجھنے کا سامان غام کر دیا۔ انسان جہاں بھی ہو دلائل آفاق و انفس کے ذمتوں کے دفتر اس کی آنکھوں کے سامنے کھلے ہیں۔

پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا، بلکہ اپنی ساری مخلوق کے خلاصہ اور لب لباب انسان میں سے اپنے برگزیدہ اور منتخب بندوں کو رسالت و نبوت سے سرفراز فرما کر انسان کی طرف بھیجا تاکہ وہ ان کو کائناتی دلائل سے مسئلہ توحید کو سمجھنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھائیں اور ہر ممکن اذعان سے مسئلہ توحید کی حقیقت ان کے ذہن نشین کر آئیں اور اس کے تمام پہلوؤں کو واضح کر کے ان کو سمجھائیں۔ تمام انبیاء عظیم السلام نے اپنے اپنے زمانے میں تبلیغ توحید کا فریضہ آسن طریق سے سرانجام دیا۔ تبلیغ توحید کے سلسلے میں شکرین کی طرف سے بے پناہ مصائب و مظالم کا نشانہ بنے اور انتہائی المناک اذیتیں برداشت کیں۔ ان مقبولانِ بارگاہِ ایزدی کو راہِ توحید میں ایسی ایسی درذک سزائیں اور ایذاؤں دی گئیں جن کی مثال مظالم کی دنیا میں نہیں مل سکتی۔

آن بلا لا کہ شدہ با انبیاء  
بیچ کس نہ وہ نشان ویر کر بلا

سب سے آخر میں خاتم النبیین، سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان کے ذریعے دین اسلام کو تمام اریان باطلہ پر غالب کر دیا اور مسئلہ توحید کی ہر پہلو سے تکمیل فرمادی آپ پر اپنا آخری کلام قرآن حکیم نازل فرمایا جو پوری انسانیت کے لئے کامل و مکمل ضابطہ حیات اور دائمی وابدی دستور زندگی ہے۔ قرآن عزیز ان تمام علوم و معارف کا حامل ہے۔ ان تمام اسرار و رموز کا



خزینہ ہے اور ان تمام ہدایات و ارشادات کا مخزن ہے جن کی تمام بنی آدم کو دنیا  
اور آخرت میں ضرورت اور حاجت ہے۔

قرآن مجید میں مسئلہ توحید کو ہر ممکن انداز سے اور ہر قابل فکر اسلوب سے اس  
قدر واضح اور روشن فرمادیا کہ ہر ذہن، ہر عقل اور ہر نظر و فکر کا آدمی اپنے منہج پر  
اسے آسانی سے سمجھ سکے۔ موجوداتِ عالم کی گونا گون اقسام و اصناف سے متعلق ہر  
علوم و فنون مدون ہو چکے ہیں اور ان کے بارے میں تحقیق اور تیسرے کی روشنیوں اور  
نہریا کو چھو رہی ہیں۔ حقائقِ اشیاء کی گہرائیوں اور نظام کائنات کی توہم نیزیوں کی  
طرف اہل نظر و فکر کو متوجہ فرمایا اور انہیں ان میں غور و تدبیر کی دعوت دی تاکہ  
انہیں معلوم ہو جائے کہ کائنات کا ہر ذرہ اس کی قدرت اور وحدت کی واضح دلیل  
ہے۔ عام آدمی بھی کارخانہ قدرت میں اجمالی اور سرسری نگاہ سے اس نتیجے پر پہنچ  
سکتا ہے کہ یہ زمین و آسمان، سورج، چاند، ستارے، یہ ندیاں، دریا اور پہاڑ  
سب اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں۔ آسمان سے بارش برسا کر مرنہ زمین کو زندہ کر  
کے اس سے انواع و اصناف کا اناج، سبزہ، پھل، پھول اور میوے پیدا کئے۔  
یہ سب کام اس نے بلا شرکت غیر سے اور بلا مدد فاحد سے سرانجام فرمائے۔ اس  
لئے ہر قسم کا تصرف و اختیار اسی کو ہے، وہی سب کا داتا اور حاجت رُو ہے  
ہر قسم کی عبادت اسی کا حق ہے اور وہی پکارے جانے کے لائق ہے۔ اسی  
اندازِ فکر کو ہم عقلی استدلال کا نام دیں گے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید میں انبیاء سابقین علیہم السلام، ملائکہ کرام، گزشتہ  
امتوں کے مومنین، گزشتہ پیغمبروں کی کتابوں اور صحیفوں کے حوالے سے بھی  
مسئلہ توحید کو بیان کیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ عقیدہ توحید تمام پیغمبروں  
کا دین تھا اور اس قدر اہم اور ضروری تھا کہ تمام انبیاء علیہم السلام اس کی تبلیغ فرماتے

تقسیم پر مامور ہوئے۔ گویا اس مسئلہ میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم متفرد اور تنہا نہیں ہیں بلکہ اس پر تمام پیغمبروں کا اجماع ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کائنات کی ہر چیز (جاندار ہو یا بے جان، نبات ہو یا جماد) کے بارے میں یہ حقیقت واضح فرمائی کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے ہیں۔

۴۔ وَ اِنَّ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يَسْبِّحُ بِحَمْدِهِ۔

(پہلے۔ سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت ۴۲)

ترجمہ: ”اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تمجید میں مصروف ہے۔“

ہر چیز زبانِ حال یا زبانِ قال سے اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ ہے اور تمام کائناتِ کمال کا مالک ہے۔  
یہ دلیل نقلی ہے۔ یعنی کسی کے حوالے سے بیان کرنا۔

پھر قرآن مجید میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ آپ واضح فرمادیں کہ عقیدہ توحید میرا خود ساختہ مسئلہ نہیں اور نہ اس کے بیان میں میری کوئی ذاتی غرض ہے۔ میں تو محض اللہ کے حکم سے اور اس کی دہی سے یہ کام کر رہا ہوں۔

ہمارے شیخ الشافعی، ولی کامل، استاذ المحدثین، مقدم المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اس کو دلیل دہی کے نام سے موسوم فرماتے تھے۔ یہ تیغی دلیلیں باہم مترتب ہیں اور انسان کی طبعی افتاد احساس کے فطری رجحان کے لئے سکون و اطمینان بہم پہنچاتی ہیں۔

عقیدہ توحید کی صداقت و حقانیت پر عقلی دلیلیں اس لئے ذکر کی گئیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ عقیدہ عقل کے عین مطابق ہے اور یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو عقل کے خلاف اور انسانی فہم سے بالاتر ہو، اس لئے اس کا انکار کوئی معقول وجہ

نہیں ہو سکتی۔

دلائل نقلیہ اس لئے ذکر کئے جاتے ہیں کہ واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں جو سب سے زیادہ بلند مرتبہ اور سب سے بڑھ کر حق گو اور حق مکنے والے ہیں، یعنی انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اولیاء عظام وہ سب کے سب عقیدہ توحید کی پجائی پر حقیق ہیں۔ اس بیان سے ہر منصف مزاج انسان فطری طور پر توحید کی صداقت پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اس بارے میں اس کا دل تمام مشکوک و شبہات سے پاک ہو جاتا ہے۔

چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

میں مسئلہ توحید کی تبلیغ و اشاعت پر اس لئے زور دے رہا ہوں اور

میں یہ تمام جدوجہد صرف اس لئے

کر رہا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رسالت و نبوت کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔  
مجھے وحی سے نوازا ہے اور مسئلہ توحید کو پوری صفائی اور وضاحت سے بیان کرنے پر مامور کیا ہے۔

مسئلہ کے افہام و تفہیم کے لئے یہ دلائل کافی دوانی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اتمام حجت کی خاطر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ سمجھانے کا ایک اور طریقہ بھی اختیار کیا اور وہ ہے ”تمثیل“۔

”تمثیل“ ایک ایسا طریق بیان ہے جو انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے۔ انسان محسوسات کے ذریعے معقولات کو سمجھنے کا عادی ہے۔ معقولات کے مقابلے میں محسوسات کو فوراً تسلیم کر لیتا ہے اور پھر محسوسات کی راہ سے معقولات تک رسائی پالیتا ہے۔ تمثیل کو مشکل سے مشکل مسائل کو آسانی سے سمجھانے میں بڑا دخل ہے۔ تمام علمی ضابطے اور عقلی قداموں کے مسائل کی مدد سے عام فہم اور

سہل الحصول ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی واعظ یا مہج کہہ رہا ہو کہ ہر عمل کا نتیجہ اس کے مطابق ہوتا ہے نیک کام کا نتیجہ نیک اور بُرے کام کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔ اس نے ایک عالم گیر ضابطہ اور انسانی زندگی کے لئے ایک فارمولہ بیان کر دیا، مگر اس کی بات کسی کے ذہن میں اتر گئی، کسی نے اس کو قبول نہ کیا۔ اب اس کا واضح دانش منی نے ایک تمثیل کی مدد سے اس مسئلے کو اس طرح آسان اور عام فہم کر دیا کہ ہر ذہن اسے قبول کر لیا۔

اس نے فرمایا کہ اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک آدمی نے اپنی زمین میں خربوزے کاشت کئے جبکہ دوسرے نے اپنی زمین میں اندرائن (کوڑتہ) کی کاشت کی۔ اب قیہر ہے کہ خربوزے کے بیج سے خربوزے کی بلیں پیدا ہوں گی تو ان پر خربوزے لگیں گے جبکہ اندرائن کے بیج سے اندرائن کی بلیں نمودار ہوں گی اور ان پر اندرائن کا پھل آئے گا۔ خربوزے کی بیل سے اندرائن پیدا نہیں ہو سکتے اور اندرائن سے خربوزے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس بے بات سمجھ میں آگئی کہ ہر عمل کا نتیجہ اس کے مطابق ہوگا۔ نیک کاموں کا نتیجہ جنت اور بُرے کاموں کا جہنم۔

۵ از مکافات عمل غافل مشو

گندم از گندم برودید جو ز جو

مسئلہ توحید کو سمجھانے اور ذہنوں میں امارنے کے لئے قرآن مجید میں کئی ایک مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔ توحید کے علاوہ دوسرے کئی مسائل کے لئے بھی مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔ مثالیں بیان کرنے کی حکمت اس طرح بیان فرمائی ہے۔

۸۔ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنَعْتَصِرُ بِهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

(پہلے۔ سورۃ الحجرتہ۔ آیت ۲۱)



ترجمہ: ”اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لئے بیان کستے ہیں تاکہ وہ ان میں غور و تدبیر سے کام لیں اور اصل مسئلہ کی حقیقت کو سائی حاصل کر سکیں۔“

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:۔

وَبَلَّغَ الْآحْثَالَ نَضْرِبُ بِهِمُ لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَا  
إِلَّا الْعَالِمُونَ ۚ (پ۔ سورۃ النکبت۔ آیت ۴۳)

ترجمہ: ”اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے بیان کستے ہیں، مگر ان کو سمجھتے وہی ہیں جو علم و فہم رکھتے ہوں۔“

اس تمہید کے بعد اب ہم اصل تمثیل کی طرف آتے ہیں۔ یہ تمہید اگرچہ ذرا لمبی ہو گئی ہے مگر یہ ایک تمثیل کی نہیں بلکہ ان تمام تمثیلوں کی تمہید ہے جو قرآن حکیم میں عقیدہ توحید کی توضیح و تفہیم کے لئے ذکر کی گئی ہیں۔

۱۔ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۚ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ  
لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ ۚ إِلَّا كِبَاسٌ كَقَيْدٍ إِلَى  
السَّمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغٍ ۚ وَمَا دُعَاءُ  
الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۚ

(پ۔ سورۃ الرعد۔ آیت ۱۴)

ترجمہ: ”اسی کو پکارنا برحق ہے اور اس کے سوا یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ ان کی درخواست اس سے زیادہ قبول نہیں کر سکتے جتنا پانی اس آدمی کی درخواست قبول کرتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ کی طرف پھیلائے ہوئے ہو تاکہ وہ اس کے منہ تک آجائے اور وہ اس کے منہ تک آنے والا نہیں اور کافروں کی دعا محض صدا بھرا ہے۔“

سورت کی ابتداء سے لے کر اس آیت تک اللہ تعالیٰ نے کائناتی دلائل اور عقلی شواہد ذکر کر کے یہ حقیقت باور کرائی ہے کہ عالم الیبس صرف اسی کی ذات ہے کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ہے اور کوئی چیز اس کے پیشیدہ اور اذہل نہیں۔ نیز یہ کہ سارا نظام عالم اسی کے اختیار و تصرف میں ہے۔ ہر چیز پر زور اور اقتدار صرف اسی کا ہے۔

اب اس آیت میں فرمایا کہ جب اس کا علم ساری کائنات کو محیط ہے اور اس کی قدرت ہر چیز پر مادی ہے، اور ان مصنفوں میں کوئی اس کا شریک و ہم نہیں ہے تو پھر مصائب و حاجات میں صرف اسی کو پکارنا برحق اور قرین عقل ہے، اور اس کے سوا اوروں کو پکارنا سراسر باطل اور عقل و خرد کے فیصلے کے صریح خلاف ہے۔ حاجات و مشکلات میں اس کو پکارنے اور مصائب و بیات میں اس سے مدد مانگنے میں فائدہ ہے۔ کیوں وہ عالم الیبس ہے، اختیار و اقتدار کا مالک ہے اور ہر چیز اس کے علم و قدرت کے تحت داخل ہے۔ اس لئے وہ ہر ایک کی دعا پکارا اور فریاد و نال سنا ہے اور ہر ایک کی حاجت روائی اور مقصد براری کی قدرت رکھتا ہے اور اس کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں۔

حضرت علامہ ابوالبرکات نسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :-

(لَا دَعْوَةَ إِلَّا الْحَقُّ) الْمَعْنَى أَنَّ اللَّهَ سَبَّحَانَهُ يَدْعِي  
فَلَيْسَتْ جِيبُ الدَّعْوَةِ وَيُعْطَى الدَّاعِيَ سَوْءُ الدَّ  
فَكَانَتْ دَعْوَةُ مَلَائِكَةِ الْحَقِّ لَكُونَهُ حَقِّقًا  
بِأَنَّهُ يُوجِبُهُ إِلَيْهِ الدَّعَاءُ لِمَا فِي دَعْوَتِهِ مِنَ الْجَدْوَى  
وَالنَّفْعِ بِخِلَافِ مَا لَا يَنْتَفِعُ وَلَا يَجْدِي دَعَاؤُهُ

(مدارک جلد ۲ صفحہ ۱۲۵، کذافی الکشاف جلد ۲ صفحہ ۵۲)

ترجمہ :- ”آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے تو دعا قبول فرماتا ہے اور پکارنے والے کا سوال پورا کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کی پکار برحق ہے کیونکہ وہ اس کا مستحق ہے کہ دعا پکار اسی کی بارگاہ میں پیش کی جائے، اس کو پکارنے میں فائدہ اور نفع ہے اور غیر خدا جن کے پکارنے میں کوئی فائدہ نہیں۔ ان کو پکارنا سراسر ناحق اور باطل ہے اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رقمطراز ہیں :-

۱۲۔ المعنى له الدعاء بالحق فانه الذى يحق ان يعبد ويدعى الى عبادته ويسئل منه الحاجات دون غيره - (تفسير منطهری جلد ۵ صفحہ ۲۲۵)

ترجمہ :- ”مطلب یہ ہے کہ اسی کو پکارنا برحق ہے۔ کیونکہ وہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی جائے اور اس سے حاجتیں طلب کی جائیں۔ اس کے سوا کوئی دوسرا اس لائق نہیں۔“

باقی رہنے شریکین کے خود ساختہ اور مزعومہ معبود جن سے وہ اس لگائے ہوئے ہیں اور جن سے امیدیں باندھے ہوئے ہیں۔ ان کو حاجات و مصائب میں پکارنا اور ان سے مدد مانگنا ناحق اور باطل ہے اور وہ اس لائق نہیں ہیں کہ ان کو پکارا جائے۔ کیونکہ وہ نہ پکارنے والوں کے احوال سے باخبر ہیں۔ نہ ان کی دعا پکار سکتے ہیں اور نہ ان میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کی قدرت و استطاعت ہی ہے۔

اس کے بعد خود ساختہ معبودوں کی بے بسی، بیجا رگی اور ان کے عجز کو ایک محسوس مثال سے واضح فرمایا۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو حاجات و مشکلات اور خداوندیات میں پکارتے ہیں۔ ان کی مثال اس پیاسے کی سی

يَدْعُو الْمَاءَ إِلَىٰ فِيهِ مِنْ بَعِيدٍ لِيَرِيْدَ تَنَاوُلَهُ وَ  
لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ ۚ يَشِيرُ إِلَيْهِ بِبِيْدِهِ فَلَا  
يَأْتِيهِ أَبَدًا ۚ لَا تِلْكَ الْمَاءُ لَا يَسْتَجِيبُ وَمَا الْمَاءُ  
بِمَالِغٍ إِلَيْهِ ۚ (تفسير قرطبي۔ جلد ۱ صفحہ ۲۳)

ترجمہ: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے اللہ کو پکارتا ہے اس کی  
مثال اس پیاسے کی سی ہے جو دوسرے پانی کو اپنے منہ کی طرف آنے  
کیلئے زبان سے پکارتا ہے۔ وہ اس لینا چاہتا ہے مگر اس کی قدرت  
نہیں رکھتا اور ساتھ سے اس کی طرف اشارہ کرتا ہے، لیکن پانی کبھی  
اس کے پاس نہیں آئے گا۔ کیونکہ پانی اس کی التجا قبول نہیں کر سکتا اور  
نہ پانی اس تک پہنچ ہی سکتا ہے۔“

حضرت علامہ ابن کثیرؒ مثال کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں :-

۱۵۔ وَمَعْنَى الْكَلَامِ أَنَّ الَّذِي يَبْسُطُ يَدَهُ إِلَى الْمَاءِ كَمَا  
أَنَّهُ لَا يَنْتَفِعُ بِالْمَاءِ الَّذِي لَهُ يَصِلُ إِلَى فِيهِ  
الَّذِي جَعَلَهُ مَحَلًّا لِلشَّرْبِ فَكَذَلِكَ هُوَ لَا  
الْمُشْرِكُونَ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ مَعَ اللَّهِ الْهَاطِغِيْرَ  
لَا يَنْتَفِعُونَ بِهِمْ أَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي  
الْآخِرَةِ ۚ (تفسير ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۵۷)

ترجمہ: ”اس کلام کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ  
وہ اس کے منہ میں آجائے، جس طرح وہ اس پانی سے فائدہ نہیں اٹھا  
سکتا جو اس سے منہ میں نہیں پہنچا جو پینے کا محل ہے۔ بالکل اسی طرح  
یہ مشرکین جو اللہ کی عبادت اور پکار کے ساتھ ساتھ دوسرے معبودوں



کی بھی عبادت کرتے اور ان کو حاجات میں پکارتے ہیں وہ کبھی ان سے نفع نہیں پاسکتے۔ نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔

دنیا میں اس طرح کام نہیں آئیں گے کہ وہ ان کی حاجت برآری اور مشکل کشائی نہیں کر سکتے اور موجودہ یا آنے والی مصیبتوں، آفتوں، بیماریوں اور محکم پریشانیوں سے نہیں بچا سکتے اور آخرت میں اس طرح کہ وہ پکارنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے مزاب سے نہیں بچا سکیں گے۔

حضرت علامہ زنجشیریؒ فرماتے ہیں :-

۱۶۔ الماء جاد لا يشعر ببسط كفيه ولا بعطشة  
وحاجته اليه ولا يقدر ان يجيب دعاءه  
و يبلغ فاه وكذلك ما يدعونه جاد لا  
يحيى بدعائهم ولا يستطيع اجابتهم  
ولا يقدر على نفعهم -

(المكتشف جلد ۲ صفحہ ۵۲۱)

ترجمہ :- پانی بے جان ہے اسے اس کے ہاتھ پھیلانے کا شعور ہے نہ اس کی پیاس کا، نہ اسے احساس ہے کہ اس کی ضرورت ہے نہ اس میں قدرت ہے کہ وہ اس کی دعا و پکار کو قبول کرے اس کے منہ میں آ جائے، اسی طرح جن کو مشرک لوگ پکارتے ہیں وہ بھی بے جان ہیں، ان کو نہ تو ان کی پکار کا احساس و شعور ہے نہ وہ ان کی دعا کو قبول کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ان کو نفع پہنچانے کی قدرت۔

لفظ جاد (بے جان) سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ یہ مثال پتھر اور کاٹھ کے

بتوں سے متعلق ہے اور جو لوگ انبیاء علیہم السلام کو ملائکہ اور اولیاء اللہ کو پکارتے ہیں وہ اس سے مراد نہیں ہیں۔ یہ محض ایک وسوسہ شیطان ہے جس کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔

۱۷۔ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

ترجمہ: اور کافروں کی دعا پکار محض بے سود اور راہِ گمراہی ہے۔

مشرک لوگ چونکہ اپنے مزعوم معبودوں اور الٰہوں کو پکارتے ہیں جو ان کی پکار سنتے ہیں اور نہ ان کی حاجت روائی کی قدرت رکھتے ہیں، کیونکہ وہ نہ عالم الغیب ہیں اور نہ کائنات میں متصرف و مختار اور نہ ہر چیز کے خزانے ان کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ اُن کا ان خود ساختہ خداؤں اور داتاؤں کو پکارنا سراسر بے سود اور زری صدا بھرا ہے۔ جس طرح پانی کو پکارنے والے کا دایلا محض بے اثر اور ایک فضول حرکت ہے۔ قرآن میں اس کی تصریح موجود ہے کہ جب مشرکین اپنے خود ساختہ معبودوں سے مایوس ہو جاتے ہیں تو اللہ کو پکارتے ہیں تو اللہ ان کی پکار سنتا اور ان سے مصیبتیں دور فرما دیتا ہے۔

جن دو معفتوں کی بنا پر پکار نامفید اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے مزعوم معبودوں سے ان کی پوری شدت سے نفی فرما دی ہے۔

۱۸۔ وَالَّذِينَ شَدَعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا يَمْلِكُونَ

مِنْ قِطْعَيْنِ ۚ إِنَّ شَدَعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا

دُعَاءُ كُفْرٍ (پارہ ۲، سورۃ الفاطر آیت ۱۳-۱۴)

ترجمہ: اور تم اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے اچھڑنے والے پھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم ان کو پکارو تو تمہاری پکار بھی نہیں سنتے۔

تمثیل کا حاصل یہ نکلا کہ حاجات و مشکلات میں غیر خدا کو پکارنا محض بے سود اور بیکار ہے جس طرح پانی کو پکارنا بے فائدہ اور بیکار ہے۔ اس لئے کہ نہ وہ پکارنے والوں کے احوال سے واقف ہیں، نہ ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ ان کی منہ مانگی مرادیں پوری کرنے کی قدرت ہی رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو پکارنا باطل اور ناحق ہے۔ ناجائز اور ناروا ہے اور اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب علیم و قدیر، سمیع و بصیر ہے۔ ساری کائنات پر جس کا اختیار و اقتدار عادی ہے، ہر چیز جس کے تصرف میں ہے اور جس کا زور ہر ایک پر اور ہر چیز پر چلتا ہے، تمام نعمتوں، برکتوں، راحتوں، حاجتوں، مرادوں، آرزوؤں اور تمناؤں کے خزانے جس کے قبضے میں ہیں۔

اسی کو پکارنا، اسی سے مانگنا، اسی سے فریاد کرنا، اسی کی پناہ طلب کرنا اور اسی سے مدد و نصرت کی درخواست کرنا ہی برحق، درست، صحیح اور جائز ہے۔

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے  
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

میرے عشق حنفی بھائیو! جیسا کہ مندرجہ بالا روشن دلائل اور براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ و دلائل قاہرہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ خواہ نبی ہو یا ولی غائبانہ حاجات میں مافوق الاسباب متصرف فی الامور میں ان کو پکارنا، فریاد رس سمجھنا، مشکل کشا و حاجت روا کا عقیدہ رکھنا ہی نری جنالت اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ناپاک جہارت ہے اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو پس پشت ڈالنا ہے جو کہ فی النار ہونے کا بین ثبوت ہے۔ غائبانہ حاجات میں مافوق الاسباب متصرف فی الامور حق تعالیٰ ہی کو سمجھا جائے اور اسی کو معائب

اور شدائد و بلیات میں پکارا جائے کیونکہ قرآن و حدیث کی پاکیزہ تعلیمات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ متصرف فی الامور اللہ تعالیٰ ہی ہے غائبانہ حاجات میں متصرف فی الامور اور غیب دان حق تعالیٰ ہی ہے۔ وہ ہی اپنی مخلوقات کے مشکل کشا و حاجت روا ہیں۔ مخلوقات کو متصرف مافوق الاسباب فی الامور میں مشکل کشا و حاجت روا وغیرہ سمجھنا وغیرہ۔ یہ مشرکین کا عقیدہ ہے۔

حضرات گرامی! رضا خانی مشرک شرک کرنے میں مشرکین سے بڑھے ہوئے ہیں مصائب و شدائد و بلیات کے وقت مخلوق کو پکارتے ہیں اور مخلوق کو یہی مشکل کشا و حاجت روا و فریاد رس سمجھتے ہوئے بولا اپنے کافرانہ و مشرکانہ عقیدے کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۔ بگڑ دلمب بلافتاد کشتی

مند ذکن معین الدین چشتی (العیاذ باللہ)

۲۔ اور کوئی غالی مشرک یہ کتاب ہے۔

بہاد الحق - بیٹرا دھک (العیاذ باللہ)

۳۔ کوئی غالی یہ کتاب ہے۔

اے بابا شاہ جمال - پتھر دے رتا لال (العیاذ باللہ)

۴۔ کوئی ملعون یہ کتاب ہے۔

اے بابا شاہ جمال - پتھر دیویں رتا لال (العیاذ باللہ)

۵۔ امداد گن امداد گن - ہر رنج و غم آذک گن

ردین و دنیا شاد گن - یا غوث اعظم و شکیں (العیاذ باللہ)

۶۔ کوئی منجھوٹا الو اس فاطر العقل اور رجسٹرڈ شدہ مشرک اور چلتا پھرتا شیطان

یہ کتاب ہے۔



۵۔ بیشک رب تبارک و تعالیٰ لیکن بتا کرے ادھار

چل چلے عبد القادر کول جیڑا کہے نہ کہے انکار (العیاذ باللہ)

۶۔ کوئی نہاری کی طرح حقیقت میں اندھا ہو کر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ کے بارگاہ میں اپنے کافرانہ طرزِ عمل کا یوں اظہار کرتا ہے۔

ساڈا عبد القادر ہے سالوں ہود قادر دی لور نہیں (العیاذ باللہ)

۸۔ کوئی خدا کا منکر یہ کہتا ہے۔

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے

جو کچھ ہمیں لینا ہے بس لیں گے محمد سے (العیاذ باللہ)

۹۔ کسی غالی و جہنمی کا فلیظ عقیدہ ملاحظہ ہو۔

اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام

رکھ لیا خواجہ غریب نواز (العیاذ باللہ)

حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے

ہمیں در پر خواجہ کے سجدہ روا ہے (العیاذ باللہ)

۱۰۔ کسی غالی کا کفر یہ عقیدہ ملاحظہ ہو۔

وہی جو مستوی عرش تھ خدا ہو کر

اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰؐ ہو کر (العیاذ باللہ)

۱۱۔ رضا خانی مشرک کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور

اللہ تعالیٰ حقیقت میں ایک ذات کا نام ہے۔

شعر ملاحظہ ہو:-

حق اور غوث ایک کہوں تو روانہ نہیں

کس طرح دو کہوں کہ یہ دونوں جدا نہیں (العیاذ باللہ)

۱۲۔ رضا خانی مشرک کا مزید کفر ملاحظہ ہو :-

ہمارے سرورِ عالم کا رتبہ کوئی کیا جائے

(العیاذ باللہ)

خدا سے ملنا چاہے تو محمدؐ کو خدا جانے

اٹھا کر میم کا گھونگٹ جو جھانکے تیرے کھلی کرے

(العیاذ باللہ)

تو دیکھا ذاتِ احمدؐ میں اُحدِ مدینہ پرست ہے

شریعت کا ڈر ہے نہیں تو صاف کہہ دوں

(العیاذ باللہ)

خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

۱۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی مشرک کا مشرکانہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں :-

علیؑ جو چاہیں تو مقصد کہ میرے برابر کریں

(العیاذ باللہ)

گدائوں چاہیں تو اک پل میں بادشاہ کریں

۱۴۔ ایک غالی شرک کی سنجاست کا کثیر ایوں کہتا ہے :-

شرک کہا کریں کہنے والے کام نہیں مجھ کو ان سے

(العیاذ باللہ)

جب مشکل پڑی میں نے پکارا بابا شرف الدین پیرؒ

۱۵۔ ایک رسولؐ کے زمانہ ظہورِ اہل باطن کا اندھا اپنے مشرکانہ عقیدے کا یوں

اظہار کرتا ہے :-

جو کچھ بھی مانگا آپ سے اللہ سے وہ مل گیا

(العیاذ باللہ)

بابِ اجابت آپ میں حضرت اُجالا شاہِ ولیؒ

محرّم اس در سے کوئی ذائقہ کبھی جاتا نہیں

(العیاذ باللہ)

کالِ برقت آپ میں حضرت اُجالا شاہِ ولیؒ

۱۶۔ ایک رضا خانی مشرک نصاریٰ کے عقیدے کی پیروی میں یوں

کہتا ہے :-

نور رب شکل انسان رسول ہوئی

کبھی بندہ کبھی سلطان رسول عربی

## مولوی محمد یار بریلوی (گرمسائی) لکھتے ہیں

محمد مصطفیٰ خیر میں ظاہر بن کے نکلیں گے

اشکارِ میم کا ہندو ہو یا بن کے نکلیں گے

حقیقت بن کی شکل تھی تماشہ بن کے نکلیں گے

جسے کہتے ہیں بندہ تمل تماشہ بن کے نکلیں گے

بہاتے تھے جو اپنے عہد کی فہرست ہر دم

خلع کے عرش پر اپنے انا تماشہ بن کے نکلیں گے

ردیو ای محمدی (۱۱۹)

برادرِ اسلام! ایسی تمام باتوں اور خلافِ شرع

اشعار پر اعتقاد رکھنا ایمان سمجھو بیٹھنا اور اپنے کو جہنم کا ایندھن بنانا ہے

اور جس کسی نے غائبانہ حاجات میں مخلوق کو پکارا یا اس سے ڈر کر یا اس سے

امید باندھ کر اس کے سامنے سجدہ کیا اور اس کے ہم نذر و نیاز دی گئی یا اس

پیر کی قبر کا طواف کیا یا ولی پیر کی قبر کے سامنے جھکا گیا یا اس کے سامنے ہاتھ

باندھے گئے۔ یہ تمام کچھ اس پیر کی عبادت ہوگی اور قرآن و حدیث کا فیصلہ ہے

کہ مخلوق کی عبادت حرام و کفر ہے۔

رضا خانی اہلی

بدعت یہ بات بخوبی سمجھ لیں کہ یوم النشور کو ان کے سروں پر شرک و بدعت

کی گندگی ہوگی اور یہ فرقہ مارا مارا پھرے گا لیکن ان کا کوئی پُرساں حال نہ ہوگا۔

کیونکہ انہوں نے تمام زندگی شرک و بدعت اور افعال غیر شرعیہ میں گزار دی اور تمام زندگی غیر اللہ کی عبادت کرنے کو دین سمجھتے رہے اور مخلوق کو مافوق الہیہ امور میں متصرف اور محتارِ کل سمجھتے رہے اور مقابرِ اولیاء پر پجاری اپنی عبادت پیش کرنا اور ان کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، ان سے اولاد مانگنا، رزق مانگنا، شفا طلب کرنا اور مقابرِ اولیاء پر چادر چڑھانا، قبروں کو چومنا اور چاٹنا اور قبروں کے اوپر رکھے ہوئے پتھروں کو شفا مانگنے کے لئے جسم پر پھیرنا اور قبروں کو چمٹنا اور ان کی نذر و نیاز دینا اور قبروں کو سجدہ کرنا اور اپنی معروضات پیش کرنا وغیرہ۔ یہ تمام افعال قبیحہ و ضعیفہ اور غیر اسلامی ہیں۔ کیونکہ یہ تمام افعال عبادت میں شمار ہوتے ہیں اور عبادت کلماتے میں اور سوائے خدا کے مخلوق کی عبادت ناجائز، حرام بلکہ کفر ہے۔

اب لفظ عبادت کا مفہوم مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی زبان میں سمجھیں کہ مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ لفظ عبادت کا کیا مفہوم لیتے ہیں۔ اب لفظ عبادت کی تشریح و تفسیر و مفہوم مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ مفسرین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے لفظ عبادت کی تشریح یوں کی ہے:- مفسرین نے عبادت کا معنی غایتہ المخلوع والخنوع کیا ہے اور بعض نے غایتہ التعظیم کیا ہے۔ اگرچہ یہ معنی صحیح ہے مگر تشریح کا محتاج ہے۔ کیونکہ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ کونسا درجہ ہے جس میں غایتہ المخلوع پایا جاتا ہے۔ والدین اور استاد کے لئے بھی عاجزی کرنی پڑتی ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں لفظ عبادت پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ عبادت بندگی کا نام ہے۔ یعنی بندہ ہونا یہ اسی ذات کے لئے ہو سکتا ہے۔ جس کی طرف بندہ ہر وقت ہر چیز میں محتاج ہو اور اس کے سامنے



ذیل ہو۔ عبادت کا بہترین معنی علامہ ابن قیم نے مدافع السالکین صفحہ ۴۲ جلد اول سطر ۲۸ میں لکھا ہے۔

العبادة عبارة عن الاعتقاد والشعور بان للعبود  
سلطة غيبية (ای فی العلم والتصرف) فوق  
الاسباب يقدر بها على النفع والضرر فكل  
دعاء ونداء وثنا وتكبير وتعظيم ينشأ من هذا الاعتقاد  
فهی عبادۃ۔

ترجمہ۔ اگر یہ اعتقاد خدا تعالیٰ کے حق میں ہو کہ ہمارے حالات جاننے اور ان  
میں تصرف ہونے میں اللہ جل شانہ، کا مافوق الاسباب غیبی قبضہ ہے اور  
اسی اعتقاد کے ماتحت اللہ کریم کو پکارا جائے یا کوئی صفت و ثناء کی جائے،  
کوئی نندہ و نیاز دی جائے یا کسی اور فعل سے تعظیم کی جائے تو یہ سب اللہ  
کی عبادت اور موجب ثواب ہوگی۔

لہٰذا اس اعتقاد کے ماتحت مسجد کو آنا، وضو کرنا، روزانہ بیٹھنا وغیرہ سب افعال  
اللہ تعالیٰ کی عبادت میں داخل ہوں گے اور اگر معاذ اللہ یہ اعتقاد کسی پیر و پیغمبر کے  
متعلق ہو اور اسی اعتقاد کے ماتحت اس پیر و فقیر و پیغمبر کی طرف کی جائے۔ یاں جا کر  
دو زانو بیٹھے، اس پر کپڑا ڈالے، وہاں کچھ خیر سنی تقسیم کرے، اس کی قبر کو بوسہ دے،  
یا گھر ہی میں بیٹھ کر اس کے نام پر صدقہ و خیرات دے

تو یہ سب افعال اس پیر  
کی عبادت ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے اور اسی اعتقاد کے  
ماتحت قرآن مجید یا دود شریف پڑھے یا اور اعمال صالحہ نماز روزہ وغیرہ کرے تو ان کا  
کچھ بھی نواب نہ ملے گا۔ بلکہ وہ قرآن کریم اور نماز اس پر لعنت کریں گے۔

کما فی الحدیث :-

رُبَّ تَالِي الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ وَرُبَّ مُصَلٍّ وَ  
الْمُتَلَوِّ تَلْعَنُهُ رُبَّ صَائِمٍ وَالصِّيَامُ تَلْعَنُهُ -

ترجمہ :- ”بہت سے قرآن پڑھنے والے ہیں جن پر قرآن لعنت کرتا ہے۔ بہت سے نمازی ہیں جن پر نماز انہیں لعنت کرتا ہے۔ بہت سے روزہ رکھنے والے ہیں کہ روزہ انہیں لعنت کرتا ہے۔“

أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَمَنَاجِرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ  
أَمَّنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
لَا يَسْتَوْفُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ  
الظَّالِمِينَ ۝ (نہ: سورہ قوہ : رکوع ۳)

ترجمہ :- ”کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی تعمیر کو اس جیسا بھج رکھا ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہ اللہ کے اہل ہرگز برابر نہیں اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔“

فَلَنْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ  
سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ  
يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ (نہ: سورہ کہف : ع ۱۲)

ترجمہ :- ”فرما دیجئے کہ کیا ہم بتائیں تم کو وہ لوگ جن کا کیا ہوا اکارت گیا۔ وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی میں کوشش (اعمال صالحہ) بیکار ہوئی اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہیں۔“

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ

عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكَفْرِ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي  
وَفِي النَّارِهِمْ خَالِدُونَ (پہ سورہ نوح: ۲۴)

ترجمہ: مشرکوں کو حق نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں۔ کیونکہ وہ تو ظالم ہیں اور  
کفر کے کام کرتے ہیں۔ ان کے نیک اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ  
اگ میں رہیں گے

وَبَدِّئْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً  
مَّنْثُورًا (پہ سورہ فرقان: ۲۴)

ترجمہ: ہم ان کے کئے ہوئے کام پر پہنچے تو ہم نے انہیں اڑائی ہوئی خاک  
کر ڈالا۔

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ  
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ  
مِثْمَا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ

ترجمہ: اپنے رب کے منکدر کا حال یہ ہے کہ ان کے کام راکھ جیسے ہیں کہ اس  
پروانہ جی کے دن سخت ہوا چلے اور اپنی کمانی سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں  
گے۔ یہی ہے دوزخ کی گمراہی۔

(پہ سورہ ابراہیم: ۲۴)

اگر اسی عقیدہ مشرکانہ کے ساتھ کوئی مر گیا، اس کے لئے صدقہ و خیرات کئے جائیں،  
دعائیں مانگی جائیں تو کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا، بلکہ ان کے لئے نہ دعا مانگنی چاہیے، نہ خیرات و  
صدقات دینا چاہیے اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ  
وَلَوْ كَانُوا أُولَٰئِ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ

اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۝ (پہلے سورہ توبہ: ۴۷)

ترجمہ: "نبیؐ اور ایمانداروں کو جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب انہیں معلوم ہو چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔"

حضرت نبی علیہ السلام کے چچا کے مرنے پر آپؐ نے اس کی بخشش کے لئے دعا مانگی تو آیت مذکورہ اتری تھی۔

لَا تَقْصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَالُوا بِهِمْ فَسِقُونَ ۝ (پہلے سورہ توبہ: ۱۱)

ترجمہ: "اور ان میں سے کسی میت پر نمازِ جنازہ نہ پڑھئے اور اس کی قبر پر بھی ہرگز نہ کھڑے ہوں۔ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ٹھکر ہوئے اور نافرمان مرے۔"

جب مشرک اپنے شرک میں پختہ ہو جاتا ہے تو اس کو اپنے اعمالِ مشرکانہ اچھے معلوم ہوتے ہیں اور اس کو ان اعمالِ مشرکانہ میں سرور و لذت محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اَفْسَنْ تَرَيْنَ لَهُ سَوْءَ عَمَلِهِ فَرَأَاهُ حَسَنًا ۚ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ

(پہلے سورہ فاطر: ۲۷)

ترجمہ: "بھلا ایک شخص جسے اپنے کام کی برائی اچھائی نظر آئے۔ اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکاتا ہے، اور جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔"

وَمَنْ يُعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِيصُ لَهُ شَيْطَانًا



فَهُوَلَهُ ثَرَيْنٌ ۚ إِنَّهُمْ لَيَصَدُّوكَهُمْ عَنِ التَّبِيلِ  
وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۝

(پ ۲۵ سورہ زخرف: ۴۴)

ترجمہ: ”اور جو خدا کی توحید سے آنکھیں چمڑے تو ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے، اور وہ اپنی درست راہ سے روکتا رہتا ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ صحیح راہ پر ہیں۔“

وَقَيضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ ثَمَانِينَ أَيِّدِيهِمْ  
وَمَا خَلَفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ  
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ تَمْسِكُ إِلْجِئًا وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ  
كَانُوا خَافِرِينَ ۝

(پ ۲۶ سورہ حم السجدة)

ترجمہ: ”اور ہم نے ان کے ساتھ رہنے والے مقرر کر دیئے۔ پس انہوں نے ان کے سامنے مزین کر دیا ان اعمال کو جو آگے تھے اور جو ان کے پیچھے تھے اور ان پر عذاب کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے جو ان سے پہلے جن اور ان کے گزر چکے ہیں۔ بیشک وہ زیاں کار تھے۔“

إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۝ (سورہ الاعراف: پ ۲۷)

ترجمہ: ”انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا شیطانوں کو دوست بنالیا اور خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ جب مشرک لوگ توحید کو قبول نہیں کرتے تو ان کو مصائب میں ڈال دیتا ہے۔ پھر بھی اگر وہ مسئلہ توحید تسلیم نہ کریں اور شک کو نہ

جھوڑیں تو ان پر استدران کے طور پر دنیوی رزق اور عیش و عشرت کے دروازے کھول دیتا ہے اور مشرکین یہ خیال کرتے ہیں کہ ان پر خدا کا کرم افضل و کرم ہے اور ہم اس کے بڑے مقرب بن چکے ہیں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَآخَذْنَاهُمْ  
بِالْبِاسِ آءِ وَالضَّرَآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۚ فَلَوْ لَا  
إِذْ جَاءَهُمْ بَاسًا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ  
وَزَيَّغْنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ فَلَمَّا  
لَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ  
كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَحَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ  
بَغْتَةً ۖ فَاذَآهُمْ هُمْ مُبْلِسُونَ ۚ

(پ سوره الانعام : ۵۷)

ترجمہ:- ”آپ سے پہلے بھی امتوں کی طرف رسول بھیجے۔ پس ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں پکڑ لیا تاکہ وہ عاجزی کریں۔ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو انہوں نے زاری کیوں نہ کی۔ ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کے اعمال مشرکانہ شیطان نے انہیں خوبصورت کر دکھائے۔ پھر جب کی ہوئی نصیحت کو وہ بھول گئے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ حتیٰ کہ جب دی ہوئی چیز سے وہ خوش ہو گئے تو ہم نے انہیں اپنا تک پکڑ لیا۔ پس وہ ناامید رہ گئے۔“

اگر کوئی فعل تعظیم اس مشرکانہ عقیدے سے پیدا نہ ہو۔ مثلاً استاد، پیر اور والدین کے سامنے دوڑنا بیٹھنا، ان کی خدمت میں تحائف لے جانا سب جائز ہے۔ ان کے مرنے کے بعد دعا و صدقات و خیرات کرنا سب افعالِ منونہ ہیں۔ لیکن چند

افعال امت محمدیہ میں بالکل حرام ہیں، خواہ وہ اس عقیدہ شریک سے پیدا ہوں یا نہ۔  
جیسا کہ حلف بغیر اللہ۔ سجدہ بغیر اللہ۔ کسی ذی روح چیز کی عبادت بنانا۔ اس قسم کی  
اور چیزیں بھی حرام ہیں۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ عزیز میں لکھا ہے کہ سجدہ تعلیمیہ اور  
سجدہ عبادت میں فارق صرف نیت ہے۔ یعنی اگر عقیدہ مشرکانہ کے ماتحت اللہ  
کو سجدہ کر رہا ہے تو وہ سجدہ عبادت ہوگا اگرچہ وہ اسے سجدہ تعظیمی کہے اور اگر وہ  
اس عقیدہ مشرکانہ کے ماتحت نہیں کر رہا تو غیر اللہ کے لئے وہ سجدہ تعظیمی ہوگا۔ مگر  
شریعت محمدیہ میں اس کو بھی حرام کر دیا گیا۔

علامہ ابن قیم کی عبادت کی تشریح سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ریڈیو، تار بقی،  
وائرلیس وغیرہ سے خبروں کا جان لینا شرک نہیں۔ کیونکہ یہ سب اسباب کے ماتحت  
ہیں، مافوق الاسباب نہیں۔ قرآن مجید میں جس قدر علم غیب، تصرف فی الامور اور  
پکار پر بحث کی گئی ہے وہ مافوق الاسباب پر مبنی ہے جو غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا  
شرک ہے۔ نیز تعریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو پکار غیر اللہ کے لئے شرک ہے  
وہ فابنانہ حاجات میں ہے۔ مطلقاً پکار شرک نہیں اور مطلقاً غیر اللہ سے امداد طلب  
کرنا بھی شرک نہیں۔ مثلاً اس کو پکارا جائے جو سن رہا ہو تو اس کو بلاتا اور پکارنا  
شرک نہیں۔ جیسا کہ :-

وَلَوْ سُئِلَ يَدْعُوكُمْ فِيْ اَخْرَاجِكُمْ۔ (آل عمران)

ترجمہ :- ”اور رسول تمہیں پیچھے سے پکار رہا تھا۔“

اسی طرح غیر اللہ اگر زندہ موجود ہو تو اس سے امداد ماتحت الاسباب مانگنا  
جائز ہے جیسا کہ مَنْ اَنْصَارِنِّیْ اِلَیْ الدِّیْنِ اَوْ اَعْلَمُوْنِیْ بِقُوقَةٍ سے  
ثابت ہے۔ قرآن کریم جس پکار امداد سے شرک قرار دیتا ہے وہ فابنانہ اور

ما فوق الاسباب ہے۔ نیک پیروں اور ملائکہ اور انبیائے کرام سے متعلق آیات اس پر شاہد اور دال ہیں۔ ملاحظہ کی جائیں :-

اس تحقیق سے معلوم ہو گیا کہ اگر یہ تمام افعال مذکورہ خدا تعالیٰ کے لئے کئے جائیں تو اللہ جل شانہ کی عبادت میں داخل ہیں اور اگر اسی عقیدہ کے ماتحت کسی پیر و فقیر کے لئے یہ افعال مذکور کئے جائیں تو اس پیر و فقیر کی عبادت ہوگی اور یہ سب شرک ہوگا۔

قرآن کریم میں زیادہ تر عبادت کے دو فرد بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) پکارنا اور (۲) نذر و نیاز۔ یعنی قرآن مجید میں یہ بتایا جائے گا کہ غیر اللہ کو غائبانہ حاجات میں پکارنا شرک ہے اور غیر اللہ کے نام پر کسی چیز کی نذر و نیاز بھی شرک ہے۔ یہ دونوں شرک اس بات سے پیدا ہوتے ہیں کہ طیر اللہ کو عالم الغیب اور متصرف فی الامور سمجھا جائے۔ اسی لئے قرآن کریم میں غیر اللہ سے عالم الغیب اور متصرف الامور ہونے کی نفی اکثر مراعات کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے عام طور پر شرک کی چار قسمیں بیان ہوں گی۔ (۱) شرک فی العلم (۲) شرک فی التعرف (۳) شرک فی الدعاء (۴) شرک فعلی یعنی نذر و نیاز۔

عبادت کا بڑا جزو غائبانہ حاجات میں پکارنا تھا۔ اس لئے قرآن مجید میں اس کو زیادہ بیان کیا گیا ہے۔

سوال :- تفسیر دل میں یَدْعُوْنَ اور یَدْعُوْا وغیرہ کے تحت یَعْبُدُوْنَ اور یَعْبُدْ وغیرہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا منع نہیں بلکہ ان کی عبادت کرنا منع ہے۔

جواب :- دُعَا کا معنی تمام اہل لغت نے خواندن اور نداء کہن لکھا ہے۔ کسی بھی اہل لغت نے دُعَا کے معنی عبادت نہیں لکھے اور مفسرین نے کَدْعُوْنَ



وغیرہ کی جگہ جو تَعْبُدُ فُن لکھا ہے وہ معنی نہیں بلکہ حاصل معنی ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نوز الکبیر میں لکھا ہے "مفسرین حاصل معنی بطریق انعام بیان می کنند۔ مردمان نادان واقف گمان می کنند کہ لفظی معنی کردہ اندوہا بمعنی مطلق خواندن کے را منع نیست۔ مراد خواندن کے را در غائبانہ حاجات است۔" لہذا:- مفسرین تفسیر عبادت می کنند۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنا دو قسم کا ہے۔ ایک غائبانہ حاجات میں مافوق الاسباب ہو وہ شرک ہے۔ کیونکہ وہ غیر اللہ کی عبادت ہے۔

لہذا مفسرین نے یَعْبُدُ فُن وغیرہ لکھ کر حاصل معنی بتایا ہے، جو غیر اللہ کو پکارنا غائبانہ حاجات میں نہ ہو یعنی تحت الاسباب ہو تو وہ منع نہیں بلکہ وہ قرآن مجید سے ثابت ہے جیسا کہ وَ الرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِيْ اُخْرَاكُمْ میں کسی مفسر نے یَعْبُدُ بمعنی نہیں کیا۔ اسی طرح وَ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط میں بھی کسی مفسر نے عبادت کا معنی نہیں لکھا، اور نہ ہی ان دونوں مقاموں میں یہ معنی بن سکتا ہے۔ اس مقصد کو واضح کرنے کے لئے کہ کونسی پکار عبادت ہے۔ مفسرین نے حاصل معنی لکھا ہے۔

قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی نے ارشاد الطاہر میں لکھا ہے کہ:-

مسئلہ:- دعا از اولیائے مردگان و زندگان و انبیاء جائز نیست۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم فرمود اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَ قَرَأَ وَ قَالَ رَبُّكُمْ اَدْعُوْنِيْ ۚ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ

لَيْسَ كِبْرُؤُنَ عَنْ عِبَادَةِ مَسِيدٍ خُلُونِ جَهَنَّمَ ذَا اخِرِينَ ه  
 آنچہ جہال می گویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیخ احمد یا خواجہ شمس الدین  
 پانی پتی ہا از نیست - شرک است -

شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ۔

در بلایاری مخواه از هیچ کس زانکہ نبود جز خدا نریا درس  
 از خدا خواه ہرچ خواہی اے پسر نیست در دست خلاق خیر و شر  
 غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر کیست در عالم از و گمراہ تر

رہنما خانی بریلویوں میں اگر غیرت ایمانی و انسانی ہے تو

مندرجہ ذیل و مثل سوالات کا جواب دیں

۱- اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی مشکل حل کر سکتی ہے تو بتائیے کہ سائل  
 اور مشکل کشا کے درمیان ہزاروں میلوں کی دوری پر وہ زندگی میں یا زندگی  
 کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے؟

۲- بالفرض یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلوں پر آواز سن سکتا ہے تو پھر یہ  
 سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں مثلاً  
 سریلنکی والا اپنی سریلنکی زبان میں مشکل پیش کرے گا اسی طرح جرمن والا اپنی  
 جرمنی زبان میں انگریز انگریزی زبان میں اور پٹھان پشتو زبان میں اور کوئی  
 فارسی بولنے والا فارسی زبان وغیرہ وغیرہ میں آواز دے گا۔

۳- اگر یہ بات بھی ثابت ہو جائے کہ وہ ہستی ہر زبان سے واقف ہے تو پھر  
 سوال پیدا ہو گا کہ اگر ایک لمحہ میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکلیں اس

کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ سن اور سمجھ لے گا یا اس کے لئے قطار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی۔

۴۔ کیا اس ہستی کو کبھی نیند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے۔ اگر کبھی نیند آتی ہے تو پھر ہمارے پاس ایک بسٹ ہوئی چاہیے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے۔ تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جب کہ وہ سو نہ رہا ہو یا وہ نیند میں بھی مبتلا ہے؟

۵۔ ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلہ بند ہو چکا ہے۔ اگر وہ دل ہی میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی فریاد سن لے گا۔؟

۶۔ انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر کی طرف مروجع کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ اور اگر غیر ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ کی کیا حاجت؟

۷۔ اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں، تو ہو سکتا ہے کہ کچھ مشکلات حل کرنے کا بیڑا خدا نے اٹھایا ہو اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر کو دے رکھے ہوں۔ ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہوئی چاہیے کہ کونسی مشکلات خدا تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کون کونسی مشکلات غیر حل سکتا ہے تاکہ سائل مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اس کو حل کرنے پر قادر ہو۔

۸۔ کیا خدا کے سوا جو ہستی مشکل نکال سکتی ہے وہ ہستی مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف مشکل حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل کر سکتی ہے تو پھر

مشکل ڈالنے والا کون ہے ؟

۹۔ بالآخر تیجہ نیکے گا کہ خدا تعالیٰ مشکلات ڈالنے والا ہے اور ظہیر اللہ مشکل کو حل کرنے والا۔ بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر مکر ہو اور دوسری ہستی مشکل حل کرنے پر۔ تو دونوں میں سے کونسی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے لے گی۔ ؟

۱۰۔ کسی بھی برگزیدہ یا گنہگار ہستی کا جائزہ پڑھا ہو تو اس کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ کو پورا زوری جاتے یا مشکل کشا کو ؟

قادین کو ام، -! رضا خانی اہل بدعت پر حق تعالیٰ اس قدر غضب و پیکار نازل ہے کہ ادویائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو مافوق الاسباب امور میں مشکل کشا اور حاجت روائے ہیں۔ حتیٰ کہ جو نام نہاد خلافِ شرع پیر فقیر وغیرہ جو بادلوں اور خانقاہوں میں بالکل ننگے بیٹھے ہوتے ہیں۔ یعنی ان کو بھی رضا خانی اہل بدعت مصائب و شدائد و بیات میں مشکل کشا۔ و حاجت روا سمجھتے ہیں۔ رضا خانی مذہب میں یہ اٹھ گنگا بہرہ ہی ہے کہ جو نقل و نگاہ ہو وہ پورا ولی اور جو آدھا ننگا ہو وہ آدھا ولی، حتیٰ کہ جو کوئی بھی مغبوط الہو اس ہو اس کو بھی پیر اور ولی سمجھ بیٹھتے ہیں جیسا کہ شہر گو جہانوالہ کے جی۔ ٹی۔ ایس اڈے سے متعلق دلیار کے ساتھ پیر ننگے شاہ کی خانقاہ ہے جو قوم کامراٹی تھا۔ حرام کالانعام نے اس کو شاہ مشہور کر دیا۔ اس جعلی پیر کے متعلق گو جہانوالہ کے اکثر لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ تمام دن بالکل ننگا بیٹھا تھا اور اس کے جسم کے کسی حصہ پر بھی مہولی بھی کپڑا نہ ہوتا تھا حتیٰ کہ عضوِ مخصوص کی ہر وقت نمائش لگانے رکھتا تھا ہر خاص و عام مرد و عورت دیکھ کر لطف و اندوز ہوتے اور مرنے کے فوراً بعد ہی رضا خانی پیرو دیوں نے حرام کے پیوں سے اس کا مقبرہ بنا دیا اور آج وہ شرک کا ایک بڑا اڈا بنا ہوا ہے اور جو ایسے خلافِ شرع جعلی پیر کو ولی



نہیں مانتا رضا خانی اس کو دہائی کا لقب دیتے ہیں اور کرام کا لانا عام میں یہ مشہور کر  
 رکھا ہے کہ دیوبندی، دہائی، لیوں کو نہیں مانتے حالانکہ اہل سنت و جماعت علامتے  
 دیوبند ہی صحیح معنوں میں اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو مانتے دلتے ہیں۔ ہم ولی کی کرامت  
 اور ولایت کو مانتے ہیں لیکن ولایت اور کرامت کو شریعت کی حد تک محدود رکھا جائے  
 جس کا قول و فعل شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہو وہ ہوا میں  
 پرواز کرتا ہو ہم اہل سنت اس کو ولی نہیں مانتے بلکہ وہ پکا شیطان ہے۔ کیونکہ اس  
 کا قول و فعل شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ ہم اہل سنت دیوبند ولی کو ولی مانتے  
 ہیں لیکن جو بازاروں اور خانقاہوں میں سنٹر ایکسل نکال کر ننگے پیٹھے ہوں، ان کو  
 ولی نہیں مانتے۔ بس ایسے جعلی اور شعبہ باز پیروں کو نہ مانتے پر رضا خانی اہل بدعت  
 اہل سنت علامتے دیوبند کو دہائی قرار دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ رضا خانی اہل بدعت عقیدت  
 کے اعتبار سے بالکل نصاریٰ کا فوٹو میٹ ہیں۔ کیونکہ جس طرح نصاریٰ عقیدت میں  
 اندھے ہو گئے ہیں اسی طرح رضا خانی اہل بدعت بھی عقیدت میں اس قدر اندھے  
 ہوئے کہ نام و نہاد جعلی پیروں کو ولی مشکل کشا، دعا جت روا سمجھ کر اپنے کو جہنم کا  
 ایندھن بنا بیٹھے ہیں جیسا کہ ننگے شاہ، مڑلی شاہ، سوڑی شاہ، پیر بابا شاہ، پیر کا شاہ،  
 پیر گامے شاہ، پیر چتری والی سرکار، کھوتے شاہ، گھوڑے شاہ، نوری بوری والی سرکار،  
 کتیا نوالی سرکار، بلیاں والی سرکار، سرکار نوری بابا، سرکار فرجی بابا، بابائیں  
 سرکار، بابا ثانی شاہ، سرکار ڈب پیر، پیر ٹھکری شاہ، پیر کاواں والی سرکار،  
 پیر کانے شاہ، سرکار چنگی شاہ، پیر جٹاں والی سرکار، پیر چپ شاہ، نو گزہ پیر،  
 پیر جوتی شاہ، پیر ڈنڈے شاہ، پیر شمس تبریز شید، لکھی داشیر بابا، بگا شیر پیر، شاہ  
 پیر گودڑی والی سرکار، دھاڑ دھاڑ شاہ، نوندران والی سرکار، کٹھے شاہ، پیر کھوشا۔ اس  
 قسم کے لاتعداد جعلی مصنوعی پیروں اور ولیوں کو رضا خانی فرقہ منال اور متصل

پیر کامل اور ولی کامل سمجھتا ہے۔

رضا خانیو! تف ہو تمہاری عقل و خرد پر کہ تم نے اس قسم کے جعلی و مصنوعی پیروں اور ولیوں کی ولایت کو تسلیم کر کے حقیقت میں جو اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں ان کے وقار و ولایت و منصب، کرامت و عظمت کو مجروح کیا۔ تب ہی تو رضا خانیوں پر دنیا ہی میں حق تعالیٰ کا غضب نازل ہے کہ جب مرتے ہیں تو پھر ان کے پیروں پر حق تعالیٰ کا غضب و پہنچا کر نازل ہوتی ہے۔ بس ایسے جعلی و مصنوعی پیروں ولی رضا خانیوں کو ہی مبارک ہوں ہم تو ایسے جعلی پیروں سے بیزار ہیں۔ ہمارا ایسے جعلی مصنوعی پیروں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اہل سنت و جماعت دیوبند متبع سنت پیروں کو اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ، دوست، ولی مانتے ہیں۔ اور جو جعلی پیر متابرہ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ پر حجروں میں عورتوں کے ساتھ شب بامشب، بدکاری، زنا کاری، بد معاشی اور جو دن رات منہ کالا کرتے ہیں رضا خانی اہل پرعت ان کو پیر کامل، ولی کامل مانتے ہیں۔ حالانکہ ایسے سیاہ کار، منحوس، ملعون و مغضوب ہوتے ہیں جو رضا خانیوں کے پیر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ بندہ ناچیز کے گاؤں مہرہ جھبڈ سے تقریباً پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک خانقاہ شہنشاہ کے نام سے مشہور ہے۔ جب وہ زندہ تھے تو لوگ ان کے سامنے اپنی حاجتیں مرادیں پیش کرتے۔ کیونکہ لوگ ان کو مشکل کشا و حاجت روا سمجھتے تھے، تو جب کوئی شہنشاہ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرتا تو شہنشاہ بجائے وعار کرنے کے سائل کو زیر ناف بال اکھاڑ کر دے دیا کہ جاؤ یہ لے جاؤ تمہاری حاجت پوری ہو جائے گی۔ کسی نے پیر شہنشاہ سے یہ کہہ دیا کہ تم شاہ ہو اور یہ خلافِ شریعت غلیظ کام کیوں کرتے ہو کہ جو کوئی اپنی حاجت پیش کرتا ہے

تو تم اس کو زیر ناف بال اکھاڑ کر دے دیتے ہو یہ فعل قبیح و شنیع ہے۔  
 تم اس سے باز آ جاؤ تو پیر شہنشاہ نے جواباً کہا کہ میرے جسم پر تو کپڑے ہی  
 نہیں ہیں میں آنے والے کی مراد کیسے پوری کر سکتا ہوں۔ مراد تو اللہ تعالیٰ ہی  
 پوری کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر مذاب و غضب و پھٹکار  
 نازل کی ہے کہ جنہوں نے مجھے پیر ولی سمجھ لیا ہے۔ جو میرے ساتھ اپنی  
 حاجت و مراد پیش کرے میں اس کو زیر ناف بال نہ دوں تو کیا دوں۔ میرے  
 پاس یہی ہے۔ اس کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ جو آئے گا مجھ سے  
 زیر ناف بال ہی کا تحفہ لے کر جائے گا۔ کیونکہ ہر آنے والے کی قسمت یہی رکھا  
 ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا در چھوڑ دے اس کو زیر ناف بال ہی ملے گا۔

نوٹ :- اس واقعہ کی تفصیل اگر کسی نے پوچھنی ہو تو وہ پیر کامل، شیخ  
 کامل، طیب روحانی، پیر لاثانی حضرت پیر سید مبارک شاہ دامت برکاتہم کے  
 صاحبزادے متبع شریعت، شیخ طریقت، رہبر شریعت، واقع رموز امراہ  
 حقیقت، پیر روحانی، عال کامل حضرت پیر سید عبد الطیف شاہ مدظلہ  
 و موضع شہاد شاہ ڈاک خانہ متہ مجید و تحصیل چشتیاں ضلع بہاول نگر سے  
 پوچھ لیں۔ کیونکہ بندہ ناچیز حقیر فقیر، پیر فقیر

کریہ واقعہ انہوں نے بتلایا  
 تھا۔ بندہ نے طہالت کے خوف سے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اب  
 رفا خانی ایسے کو ولی کامل و شیخ کامل مانتے ہیں اور ایسے شخص کے پاس جا کر اپنی حاجت  
 پیش کرتے ہیں اور ایسے شخص کو رفا خانی اہل بدعت مافوق الاسباب امور میں  
 حاجت روا مانتے ہیں جو کہ سراسر باطل ہے۔

حضرات گرامی! عبادت کی سب سے بڑی شاخ اور توحید کا جزو اعظم مسند  
 پکار ہے۔ ہر شخص جو کسی معبود کی عبادت کرتا ہے اس شخص کا مقصد یہ ہوتا ہے

اس کی تمام دنیوی اور اخروی حاجات پوری ہو جائیں اور وہ دونوں جہان میں کامیاب زندگی گزار دے اور اسے تکلیف پیش نہ آئے اور باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مومنوں کو حکم دیا کہ تم اپنے رب کو پکارو اور جہاں بھی قرآن مجید میں کسی جگہ سبحت جلی اچانک ہی مسئلہ پکار کو دہرایا گیا۔

چنانچہ جتنی زیادہ اس مسئلہ کی اہمیت ہے، اتنا ہی زیادہ اس مسئلے کا ذکر بھی ہے اور اس مسئلے کو قرآن پاک کی ابتدا کرتے ہی سورۃ الفاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ کے بعد وَ اِيَّاكَ لَسْتَعِينُ بیان فرمایا۔ کہ اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور کسی اور کو نہیں پوجتے اور آپ ہی سے اپنی سرحاجت میں مدد مانگتے ہیں۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔  
 الدُّعَاءُ مَخَّ الْعِبَادَةِ - (ترمذی)

ترجمہ: ”کہ پکار عبادت کا سمجھو ہے۔“  
 اور ایک دوسری جگہ فرمایا:-

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ - (ترمذی)

ترجمہ: ”کہ پکار ہی عبادت ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اعلان فرما دیجئے کہ:-

وَ اِنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا.

(پ ۲۹ - ع ۱۱)

ترجمہ: ”اور سمجھو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ سو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو۔“



اور آگے فرمایا :-

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا  
(پ: ۲۹، ع: ۱۲)

ترجمہ: ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔“  
اور فرمایا :-

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ  
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ  
دَاخِرِينَ ۝ (سورة المؤمن پ: ۶۰ - ع: آیت ۶۰)

ترجمہ: ”کہ تمہارے رب نے یہ فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو۔ میں تمہاری درخواست قبول کر دوں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے منکر کرتے ہیں، عنقریب وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔“

اس جگہ باری تعالیٰ نے شروع میں ”ادْعُونِي“ فرمایا کہ مجھے ہی پکارو۔ اور آگے ”عِبَادَتِي“ فرمایا کہ پکار عبادت ہے۔ گویا کہ اوپر والی حدیث کی تصدیق اس آیت کریمہ سے ہو گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیروں کو پکارنے کی نہی کا حکم

قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذْ أَقَمْتُ مَا إِنَّمَا مِنَ السُّهُودِ ۝

(پ: ۱۳، ع: ۱۳)

ترجمہ: ”آپ فرمادیجئے (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ تم لوگ اللہ کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہو، ان کی بندگی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ کہو میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور میں راہِ راست پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا۔“

اور سورۃ مؤمن کی آیت نمبر ۶۶ میں بھی بالکل اسی طرح کا حکم فرمایا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

ترجمہ: ”اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں سے کہہ دو کہ مجھے ان لوگوں کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ (میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں) جبکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے دلائل آچکے ہیں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں زب الغلین کے آگے تسلیم خم کر دوں۔“

اور اس قسم کی دعوت دینے والوں کو جاہل کا خطاب فرمایا :-

اے جاہلو! کیا تم مجھے غیروں کی پوجا کی دعوت دیتے ہو

فرمایا :-

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا  
الْجَاهِلُونَ ۚ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَإِلَى الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ۚ وَ  
تَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۚ بَدَلِ اللَّهِ مَا عْبُدُ وَكُنْ  
مِنَ الشَّاكِرِينَ ۚ

ترجمہ: ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادیجئے کہ اے جاہلو! کیا پھر بھی تم مجھے غیر اللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو اور آپ کی طرف بھی اور جو بنیمیر آپ سے پہلے گزر چکے ہیں ان کی طرف بھی یہی وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تو بھی شرک کر گیا تو تیرا کیا کرایا کام (سب) غارت ہو جائے گا اور تو خسارہ میں پڑے گا بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرنا اور اس کا شکر گزار رہنا“

اور فرمایا:-

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ  
الْكَافِرُونَ (پ: ۱۷ : ع ۷)

ترجمہ: ”سو تم لوگ خالص ایک اللہ ہی کو پکارو، خواہ تمہارا یہ فعل کانوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے“

اور فرمایا:-

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً۔

(پ: ۱۷ : ع ۱۲)

ترجمہ: ”تم اپنے رب کو معجزہ دیکھاری اور چپکے چپکے پکارا کرو“

اور فرمایا:-

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا۔ (پ: ۱۷ : ع ۱۴)

ترجمہ: ”اپنے رب سے ڈرتے ہوئے اور اس سے امید رکھتے ہوئے پکارا کرو“

اور فرمایا:-

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ  
دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَ

الْيَوْمِ نَوَابِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ه

(پ: ع ۱۶)

ترجمہ: ”اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ جب کہ وہ میرے حضور میں اپنی حاجت پیش کریں۔ سو ان کو چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ امید ہے کہ وہ لوگ راہ پالیں گے۔“ اس آیت کریمہ نے مسئلہ پکار کو بالکل صاف کر دیا اور فرمایا:۔

ترجمہ: ”کہ اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو آپ فرمادیں گے کہ وہ اللہ بالکل ہی قریب اور ہر جگہ موجود ہے۔“

اور دوسری جگہ فرمایا:۔

ثُمَّ اقْرَبْتُ إِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ التَّوْبَانِ

(پ: ع ۱۶)

ترجمہ: ”کہ ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔“ اور فرمایا:۔

ترجمہ: ”کہ جب بندہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو سن کر اس کی دعا کو منظور کرتا ہوں۔ ان بندوں کو چاہیے کہ اپنی ہر حاجت میں صرف مجھے ہی پکاریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ان کو ہدایت ملے۔“

اور فرمایا:۔



ترجمہ: "کہ تم ان کی طرح نہ بنو کہ جب ان پر مصیبت آتی ہے تو وہ رات دن اٹھتے بیٹھتے مجھے پکارتے ہیں۔ مگر جب ان کی مصیبت کو میں دُور کر دیتا ہوں تو پھر وہ کہنے لگتے ہیں کہ

جی ہم فلاں قبر پر گئے تھے، ہم نے فلاں پر کاجڑ حاداجڑ چلایا تھا، ہم نے فلاں بزرگ کے نام کی منت مانی تھی، اس نے ہماری اس مصیبت کو دُور کیا۔ اس کا شکوہ باری تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا۔

مصیبت تو اللہ ہی دُور کرتا ہے مگر حاجت کے پورا ہو جانے

کے بعد اس کی نسبت غییر اللہ کی طرف کرتے ہیں

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَا نَجْوَاهُ أَوْ قَادِرًا  
أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ  
يَدْعُنَا إِلَى ضُرِّهِ مَسَّهُ (پ: ع: ۷)

ترجمہ: "کہ جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہم کو پکارنے لگتا ہے  
لیٹے بھی، بیٹھے بھی، کھڑے بھی۔ پھر جب ہم اُس کی وہ تکلیف  
دور کر دیتے ہیں تو پھر اپنی پہلی حالت پر آ جاتا ہے کہ گویا جو تکلیف  
اس کو پہنچی تھی (یا جو مصیبت اس پر آئی تھی) اس کو ڈالنے کے  
لئے کبھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔"

اور ایک دوسری جگہ اس طرح ارشاد فرمایا:-

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ  
ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو

إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ اسْمًا إِذِ الْيُضِلُّ عَنْ  
سَبِيلِهِ ۚ (پا : ع ۱۵)

ترجمہ: انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے۔ پھر جب اس کا رب اسے اس نصبت سے نواز دیتا ہے تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا اور دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے تاکہ اس کو راہ (راست سے) گمراہ کرے۔

یہ حال ہے اس انسان کا کہ جب اس پر کوئی آفت آتی ہے اور اسے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اس مصیبت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی دُور کریں گے تو اس وقت اس کو اپنے وہ معبود یاد نہیں رہتے جنہیں وہ خوشی کی حالت میں پکارا کرتا تھا بلکہ اس پر مایوسی طاری ہو جاتی ہے اور پھر صرف ایک اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے مگر جب اس کی وہ مصیبت دُور ہو جاتی ہے اور اس کے سر سے وہ آفت ٹل جاتی ہے اور وہ بُرا وقت یاد نہیں رہتا۔ جب کہ وہ تمام معبودوں کو بھول کر صرف اس ذات باری کو پکارتا تھا، پھر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور پھر غیر اللہ کو پکارنا اور ان کے نام کی نذر دنیا و دنیا شروع کر دیتا ہے یا یہ کہتا ہے کہ میں فلاں کی قبر پر گیا تھا اس لئے میری یہ مصیبت ٹل گئی یا میں نے فلاں کے نام کی یہ منت مانی تھی یا میں نے فلاں جلد کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ  
قِطْمِيرٍ (پا : ع ۱۴)

ترجمہ: اور جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ ایک گٹھلی کے چھلکے کے

مالک نہیں۔“

یعنی کہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری مصیبت کو دور کیا کریں گے، بلکہ وہ خود محتاج ہیں اور میری بادشاہی میں ایک کھجور کے پھل کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔

جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے

اِنَّ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۡكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا  
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ  
بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّتُكَ مِثْلُ خَبِرٍ

(پک : ع ۱۳)

ترجمہ: ”اور اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے۔ اگر وہ سن بھی لیں، تو وہ تمہاری حاجت پوری نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک کا انکار کر دیں گے اور تجھ کو اس ذاتِ خیر کی طرح اور کوئی نہیں بتلائے گا۔“

یعنی قیامت کے دن وہ سب بزرگ اور اولیاء اللہ جن کو دنیا میں لوگ پکارا کرتے تھے وہ انکار کر دیں گے کہ ہمیں کوئی پتہ نہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان پکاسنے والوں کی حاجات کس طرح پوری ہوئیں۔

یاد رکھیے، حاجتِ دعا اور شکلِ کثا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں اور جو لوگ پتھر وں اور بتوں کو پوجتے ہیں۔ حاجات تو ان کی بھی پوری ہوتی ہیں اور اگر ہم ان بتوں کے پیجا دیوں کو اس وجہ سے کافسکتے ہیں کہ وہ مورتی بنا کر

اس کی پوجا کرتے ہیں اور ان کے نام کی نذر دینا دیتے ہیں۔ ان کے آگے سجدے کرتے ہیں تو کیا ہم مسلمان کہلو اگر ان ہی والے محل کسی بزرگ یا اللہ کے بندے کی قبر کے ساتھ کریں تو کیا ہم مسلمان کہلوانے کے حقدار ہیں؟ ہماری سلامتی صرف اس لئے ہے کہ ہم مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور وہ اس لئے کافر ہیں کہ کافروں کے گھروں میں پیدا ہوئے ہیں۔

اور بدعتی علماء یہ کہتے ہیں کہ ”جی یہ آیتیں تو بتوں کے بارے میں اُتاری ہیں۔ آئیے اب یہ دیکھتے ہیں کہ کیا یہ آیات بتوں کے بارے میں اُتاری ہیں یا۔۔۔؟

**جنہیں یہ مشرک پکارتے ہیں وہ تو بندے ہیں**

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادًا أَمْثَلُكُمْ  
فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ ۝

(پ : ع ۱۳)

ترجمہ: ”واقعی تم اللہ کو چھوڑ کر جن کو (اپنی حاجات میں) پکارتے ہو وہ بھی تمہارے جیسے بندے ہیں۔ سو تم ان کو پکار کر دیکھو۔ پھر ان کو چاہیئے کہ تمہاری (پکار سن کر) حاجت پوری کریں۔ اگر تم سچے ہو۔“

اور دوسری جگہ فرمایا:۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ  
شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْ وَاتَّخَذُوا غَيْرَ أَحْيَاءٍ  
وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يَبْعَثُونَ ۝

(پ : ع ۸)



[illegible]

سورۃ الاعراف کی آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا :-

”عباد“ یعنی بندے ہیں اور سورۃ النحل میں فرمایا کہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ کوئی چیز نہیں پیدا کر سکتے۔ ان کی حالت یہ ہے۔ مرنے ہیں۔۔۔۔۔ اور آگے تاکید فرمائی کہ زندہ نہیں ہیں جب ان کو اپنی حالت کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو تمہاری حالت کی کیا خبر ہوگی۔ اب بھی اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آیات بتوں کے متعلق آتی ہیں تو ایسے شخص کو کون منوا سکتا ہے۔

اب وہ سجاد بھی پڑھ لیجئے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ان کو خدا کی خدائی میں کوئی اختیار ہوتا تو ہماری مصیبت یا ہمارے حاجت کس طرح پوری ہو گئی ہم ان کی قبور پر جلتے ہیں تو ہمارے ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ آئیے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیے۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان تمام بزرگوں کو جمع کریں گے کہ جن کی پوجا کی گئی تھی اور ساتھ ہی ان کے پیجاریوں کو بھی جمع فرما کر ان سے یہ سوال کریں گے۔

قیامت کو بزرگوں سے سوال ہوگا کہ کیا تم

نے ان لوگوں کو گمراہ کیا تھا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ  
اللَّهِ - فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ أَضَلَلْتُمْ عِبَادِي  
هُوَ لَا ءَأَمَرُهُمْ حَتَّىٰ تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ ۖ (پ: ع: ۱۷)

ترجمہ: ”اور جس روز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اور جن کو وہ لوگ اللہ کے  
سوا پوجتے تھے، ان (سب) کو جمع کئے گا، پھر (ان بزرگوں)  
سے پوچھے گا کہ کیا تم نے ان میرے بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی  
گمراہ ہو گئے تھے۔“؟

یہاں سوچنے کا مقام ہے کیا یہ بت ہوں گے؟ کہ جن سے سوال ہوگا یا پھر  
کی مورتیاں ہوں گی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ کے تمام وہ نیک بندے ہوں گے جن  
کی دنیا میں پوجا ہوتی تھی۔ آگے سے وہ جواب دیں گے۔

نفع اللہ تعالیٰ دیتا رہا اور ان مشرکوں

نے سمجھا کہ یہ بزرگ دیتے ہیں

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ  
دُونِكَ مِنْ أَوْ لِيَاءٍ وَلَكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ  
حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُرًا ۝

(پ: ع: ۱۷)

ترجمہ: ”وہ بزرگ عرض کریں گے کہ معاذ اللہ! ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اور دروں کو کار ساز بناتے۔ مگر آپ نے ان کو اور ان کے بڑوں کو آسودگی دی۔ یہاں تک کہ وہ آپ کی یاد بھلا بیٹھے، اور یہ لوگ خود ہی برباد ہو گئے۔“

یعنی نفع تو آپ دیتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہمیں انہوں سے نفع دیا ہے اور وہ بزرگ کہہ دیں گے کہ یہ بات تو ہمارے ساتھ جڑتی ہی نہیں تھی کہ ہم ان کو شرک کی دعوت دیں۔ ہمیں کوئی پتہ نہیں۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:۔

وَقَالَ شُرَكَاءُهُ هُمُ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُونَ

ترجمہ: ”ان کے وہ معبود کہہ دیں گے کہ ہم تمہاری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ اور سورۃ سبأ میں ارشاد فرمایا:۔

بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ۔ (پ: ۲۲، ع: ۱۱)

ترجمہ: ”یہ تو شیطانوں کو پوجتے تھے۔“

یہاں شیطان سے مراد شیاطین جن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے غیروں کے پکارتے والوں کے لئے ایک بڑی عجیب و غریب مثال بیان فرمائی:۔

جن کو خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک

مکھی تک نہیں پہنچ سکتے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاذْكُرُوا لَهُ  
إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا

ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ - (پٹ : ع ۱۷)

ترجمہ:- اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اس کو نور سے سنو! جن معبودوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ سب ال کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے اگرچہ وہ سب اس کے لئے جمع ہو جائیں۔

پھر ارشاد فرمایا:-

وَإِنْ يَسْلُبْهُمْ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ مُضْعَفُ الْقَالِبِ وَالْمُطْلُوبُ ه

(پٹ : ع ۱۷)

ترجمہ:- ”اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے تو اسے مکھی سے چھڑا نہیں سکتے۔ مابہ اور معبود دونوں عاجز ہیں۔“

## شُرک پر ڈٹے رہنے کی وجہ

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قومیں بھی کسی فعل پر بد پر ڈٹی رہیں۔ اس کی وجہ ایک تو یہ تھی کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو اس پر پایا سمجھا، یا پھر یہ وجہ تھی کہ انہوں نے حق کو اچھی طرح جان لیا۔ مگر ضد و حسد کی وجہ سے حق کو قبول نہ کیا، یا پھر یہ وجہ تھی کہ اپنی مصلحت کو مقدم رکھا، یا پھر یہ وجہ تھی کہ انہوں نے اس امر حق کو حقیر سمجھا، یا یہ وجہ تھی کہ اپنی قوم و قبیلے سے ڈر کر حق کی مخالفت کی، یا یہ وجہ تھی کہ جابر و ظالم حکمرانوں نے ان پر زبردستی وہ غلط امر مسلط کیا، یا یہ وجہ تھی کہ ان کے پاس علم نہیں آیا، یا یہ وجہ کہ انہوں نے حق کو اچھی طرح پہچانا مگر اس کو چھپایا، یا یہ وجہ تھی کہ جس شخص نے حق بیان کیا وہ غریب تھا اور



اس کے ساتھی بھی عموماً غریب لوگ تھے۔ ان کو دیکھ کر بعضوں نے حق قبول نہ کیا، اور سمجھا کہ ان کی شان و شوکت میں ان کے ساتھ بیٹھنے اور کھانے میں فرق آئے گا اور قوموں نے اسی قسم کے جوابات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دیئے اور وہی بیماری آج بھی موجود ہے۔ جیسا کہ رضا خانی اہل بدعت کی دعوت ہے کہ جب قرآن و سنت کی دعوت دی جائے تو جواب میں فرما کہہ دیتے ہیں کہ میں ہمارے لئے ہمارے اعلیٰ حضرت بریلوی کا دین ہی کافی ہے جو اس کی کتب سے ظاہر ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت کا ارشاد ہے :-

”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے :-“  
(وصایا شریف صفحہ ۱۱)

یہی وجہ ہے کہ رضا خانی اہل بدعت کھانے پینے کے چکر میں شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اور اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے چند دساکس و اداہام اور بے بنیاد نظریات و باطل عقائد جو کہ قرآن و حدیث کے مزاح خلاف ہیں ان پر مضبوطی سے عمل پیرا ہیں اور رضا خانی اہل بدعت بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تلقید میں اس قدر اندھے ہو رہے ہیں کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صی بہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اور خصوصاً امام الاولیاء حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں عالم الغیب، مختار کل، حاضر و ناظر، موت و حیات کے مالک و نور مجسم اور مخلوق کو مافوق الاسباب الامور میں مختار کل ماننے کا عقیدہ رکھتے ہیں جو کہ سراسر شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔ رضا خانی اہل بدعت کے اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اور خصوصاً حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ

علیہ کی طرف بے بنیاد و باطل غلو آمیز باتیں منسوب کیں جن کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں اور اہل بدعت کا اہل سنت و جماعت علماء دیوبند پر یہ الزام کہ علماء دیوبند اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں العیاذ باللہ۔ غم العیاذ باللہ۔ ایسا سنگین اور بے بنیاد و باطل الزام لگانے والے پر حق تعالیٰ کی کرداروں لعنتیں ہوں۔ حالانکہ اہل سنت و جماعت دیوبند اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو کما حقہ مانتے ہیں اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامات کو بھی حق مانتے ہیں جیسا کہ ہمارے پیشوا اے اعظم شیخ المحدثین رئیس المفسرین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف عقائد الاسلام حصہ اول میں تحریر فرمایا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں :-

”اولیاء اللہ کی کرامتیں حق ہیں۔ یعنی اولیاء اللہ کا خوارق عادت افعال کا صادر ہونا

(عقائد الاسلام حصہ اول صفحہ ۱۱۶)

ہمارے پیشوا اے اعظم حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارتیں یہ بات اظہر من الشمس ثابت ہوئی کہ اہل سنت و جماعت علماء دیوبند اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامات کے قائل ہیں اور کرامات اولیائے کرام کو حق سمجھتے ہیں اور جیسا کہ حوالہ مذکورہ میں مرقوم ہے کہ کرامات اولیائے کرام کا خوارق عادت ہیں تو کرامت کو کرامت کے درجہ تک محدود رکھا جائے تو کوئی حرج نہیں اور رضا خانی اہل بدعت کی جماعت یہاں تک بڑھ گئی کہ اولیاء اللہ کی کرامات سے اولیاء اللہ کا مختارہ کل اور مافوق الاسباب الامور میں صاحب تصرف ماننا شروع کر دیا جو کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہے۔

اور اہل سنت دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی بات اولیاء اللہ سے بطور کرامت ثابت ہو جائے اس کو کرامت کی حد تک ہی رکھا جائے اور اس کرامت کے سرزد ہونے میں دلی کو کچھ بھی اختیار نہیں کیونکہ حق تعالیٰ اپنے مہلول بندوں میں سے جس کے ہاتھ پر کرامت صادر فرمانا چاہیں وہ صادر فرما دیتا ہے لیکن کرامت خرق عادت ہے جس میں دلی کو کچھ بھی اختیار نہیں تو جب شریعت اسلامیہ کی رو سے کرامت کے ظاہر ہونے میں دلی کو کچھ اختیار نہیں تو پھر کرامت کے ظاہر ہونے سے دلی کے بارے میں اہل بدعت کو کڑھ مغز لوگوں کا یہ عقیدہ قائم کر لینا کہ اولیاء اللہ مختار کل ہیں سراسر باطل ہے۔ اہل بدعت کا یہ غلط پروپیگنڈا کہ علمائے دیوبند کرامات اولیاء اللہ کے منکر ہیں بالکل صریح جھوٹ ہے۔ چنانچہ اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند اپنی تصانیف میں کرامات اولیائے کرام کے حق ہونے کے بارے میں تصریحات فرما چکے ہیں جیسا کہ اس الاتقیاء نمونہ سلف میں شیوخ اکرام، شمس فلک الشریعۃ البیضاء و بدر السمار الطریقۃ الغرار فخر الائمہ، جامع الفضائل، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، بحر العلوم، اتاذا العلماء حضرت مولانا صوفی عبد الحمید صاحب دامت برکاتہم و فیوضہم مستم و اتاذا الحدیث مدرسہ نفع العلوم گو جبر انوار اپنی تغیر معالم العرفان فی دروس القرآن میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"نبی کا معجزہ ہو یا دلی کی کرامت، اصل حکم تو اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔

کام کرنے والی وہی ذات ہے۔ اسی مقام پر اگر ٹھوکر کھا جاتے

ہیں کہ نبی کے معجزے یا دلی کی کرامت کو ان کا ذاتی فعل سمجھتے ہیں

اور شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے معجزات کو ان کا ذاتی فعل سمجھا وہ شرک میں مبتلا ہو گئے، حالانکہ

وہ تو پاؤں اللہ تھا فرمایا اُبْرِجْ اَلْکُفَّہُ وَالْاُذُنَ  
وَالْاُجْحَ السَّوْتِیْ پاؤں اللہ۔ (میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
مادر زادہ اندھے اور ابرص کو ٹھیک کرتا ہوں اور مریضے میں جان  
ڈال دیتا ہوں) اسی طرح اولیاء اللہ کی جو کرامات صحیح طریقے سے  
ثابت ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فعل ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ  
عزت بخشتے ہیں اس کے ہاتھ پر کرامت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اپنی مرضی  
سے تو کوئی نبی بھی معجزہ پیش نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک میں تصریح موجود  
ہے وَمَا کَانَ لِرَسُوْلِ اَنْ یَّبْیَا تَیْ بِاٰیَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ  
اللّٰہِ۔ فعل تو اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے مگر نبی کے ہاتھ پر ظاہر کر دیا  
جاتا ہے۔“

(معالم العرفان فی دروس القرآن پارہ اول جلد اول صفحہ ۲۴۱)

اس تصریح سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کا معجزہ ہو یا ولی کی کرامت ہو اس میں  
نبی اور ولی کا کوئی ذاتی کمال نہیں بلکہ اصل کمال تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔

چنانچہ امام المحدثین شیخ المفسرین، قطب الاقطاب، رئیس الفقہاء، سند  
العلماء، امام اہل سنت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ  
رشیدیہ میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:-

سوال :- مولانا دوم فرماتے ہیں :-

ہست قدرت اولیاء را انزالہ

تیرجستہ باز گمرداند ز راہ

ترجمہ:- ”اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ نکلے

ہمے تیر کو راستہ سے پھیر دیتے ہیں۔“



اس کا کیا مطلب ہے اور اس شعر کے معنی ادلیا را اللہ ہوتے یا نہیں؟  
 جواب :- کرامت ادلیا، حق ہے اور کرامت خدوی عادت کو کہتے ہیں۔  
 جب حق تعالیٰ چاہے ادلیا سے ایسا کر دیوے۔ یہی مطلب شعر کا ہے  
 (فتویٰ رشیدیہ کامل مقبول صفحہ ۱۰۴-۱۰۵ طبع کراچی)

سوال :- ادلیا را اللہ کو عالم کی سیر کرنا مثلاً مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ بلا اسباب  
 ظاہر کے یہ ممکن اور کرامت ہے یا نہیں۔ ایسی بات کا اگر کوئی انکار  
 کرے تو گنہگار ہو گا یا نہیں؟

جواب :- یہ کرامت ادلیا را اللہ سے ہوتی ہے اور حق ہے کہ کرامات خرق  
 عادت کا نام ہے۔ اس میں کوئی تردد کی بات نہیں۔ اس کا انکار گناہ ہے  
 کہ انکار کرامت کرتا ہے اور کرامت کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہل سنت  
 کا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل مقبول صفحہ ۱۰۵ طبع کراچی)

قارئین کرام! علمائے ربانین کے تحریر کردہ عقائد سے یہ بات ثابت ہوئی  
 کہ اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند ادلیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامات  
 کے قائل ہیں اور دلی کی کرامت کو کرامت ہی سمجھتے ہیں اور اس کے منکر کو گنہگار  
 سمجھتے ہیں اور ادلیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامات سے ادلیائے کرام رحمہم  
 اللہ تعالیٰ کا منکار کل ہونا یا صاحب متصرف ہونا مافوق الاسباب امور میں ماننا صریح شرک  
 ہے اور افسوس ہے رضا خانی اہل بدعت پر کہ انہوں نے ادلیائے کرام رحمہم اللہ  
 تعالیٰ خصوصاً امام الاولیاء حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تھوک  
 کے حساب سے کرامات کو منسوب کیا ہے لیکن منسوب کرتے وقت یہ ہرگز نہیں  
 سوچا کہ یہ دلی کی کرامت ہے یا دلیے ہم کرامت سمجھ کر نسبت کر رہے ہیں،  
 اور یہ بھی نہیں سوچے کہ جس کتاب کے حوالہ سے کرامت کا ثبوت پیش کر رہے

ہیں کیا یہ کتاب مستند و معتبر ہے یا نہیں۔ بس جو قول و دماغ میں آیا اُگل دیا۔ آجکل کراماتِ غوثِ پاک یا کراماتِ غوثِ اعظم یا تذکرہ غوثِ اعظم یا تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم یا جیسا کہ تفریح النواظر وغیرہ یا اس قسم کی قبلی کتب تحریر کی گئی ہیں سب کے کتاب بھجۃ الاسرار کے حوالے سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات نقل کی ہیں۔ حالانکہ اولیائے کرام، محدثینِ عظام، فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اس کتاب بھجۃ الاسرار کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ کتاب غیر معتبر اور غیر مستند ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بلاغ المبین میں تحریر فرمایا ہے کہ کتاب بھجۃ الاسرار جس میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کرامات ذکر کی گئی ہیں غیر معتبر و غیر مستند کتاب ہے اور جو کچھ اس میں درج ہے من گھڑت اور اختراعات پر مبنی ہے اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بھجۃ الاسرار میں درج شدہ امثال مجاورین کی اختراع ہیں جو حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ سے ثابت نہیں ہیں اور نہ ہی صاحب بھجۃ الاسرار کی عبارات ہیں بلکہ بعض مجاورین اور مختصرین نے درج کی ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

ان ہاذہ وامثالہا ہی من مخترعات  
المجاورین لیس من الشیخ ولا من صاحب  
البہجۃ الاسرار ادرجۃ فی الکتاب  
لبعض المجاورین المخترعین -

بلاغ المبین

علاوہ ازیں اب رضا خانی اہل بدعت کے گھر کی شہادت بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کتاب بھجۃ الاسرار غیر معتبر و غیر مستند ہے۔ کچھ اس میں درج ہے سراسر جھوٹ

اور من گھڑت باتیں درج ہیں اور اس کتاب میں خدائی دعویٰ کیا گیا ہے چنانچہ ماہنامہ رسالہ "سلطان العارفین" میں درج شدہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

ذِكْرُ بَيْنِ الْوَرْدِي فِي تَارِيخِهِ أَنَّ فِي الْبَهَةِ أُمُورًا  
لَا تُصَحِّحُ وَمُبَالَغَاتٍ فِي شَأْنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ  
لَا تَلِيْقُ إِلَّا بِالتَّوْبِيَةِ -

ترجمہ:- "یعنی ابن الوردی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ بہجہ (الاسرار) میں

ایسی باتیں ہیں جو صحیح نہیں ہیں اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی

شان میں ایسے مبالغات ہیں جو لائق مگر ربوبیت کے ساتھ۔"

(منقول از ماہنامہ رسالہ سلطان العارفین صفحہ ۲۱ بابت ماہ اگست

۱۹۶۵ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ جلد ۱ شماره ۲۲ گچھڑ منسلح

گوجرانوالہ۔ مدیر حافظ محمد حمید اختر قادری سروری سلطانی)

قارئین محترم! اب تو اظہر من الشمس ثابت ہوا کہ کتاب بہجۃ الاسرار ایک ایسی

کتاب ہے کہ جس میں امام الادلیاء حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے

میں تحوک کے حساب سے کرامات درج ہیں۔ تقریباً اکثر کرامات کتاب بہجۃ الاسرار

سے منقول ہیں اور رضا خانی اہل بدعت بڑی ٹھٹھائی کے ساتھ کتاب بہجۃ الاسرار

کے حوالہ سے اپنی تحریروں اور تقریروں میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی کرامات کو بیان کر کے حضرت جیلانیؒ کو مخدوم و متصرف مافوق الاسباب امور

میں ثابت کرنے کی مذموم حرکتیں کرتے ہیں حالانکہ جب کتاب بہجۃ الاسرار ہی سے

سے من گھڑت باتوں سے بھری پڑی ہے تو پھر اس کا حوالہ دینا ہی نادانی ہی نادانی

ہے۔ کیونکہ رضا خانی اہل بدعت کے گھر کی شہادت ہی کافی ہے کہ کتاب بہجۃ الاسرار

میں خدائی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ رضا خانیوں کو یوم آخرت میں انہیں یوم العشورہ کو جو بوئے

گا سو کاٹنے لگا کے تحت اپنے کئے ہوئے کامز اچھٹا بڑے گا اور اس دن معلوم ہو  
 جائے گا کہ ہم دنیا میں رہ کر شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کیا کیا  
 گُل کھلاتے رہے جیسا کہ رضا خانی اہل بدعت کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان  
 بریلوی اہل سنت و جماعت اولیائے کرام، محدثین دیوبند کو کافر کہتے  
 رہے اور کفر کے سپریم کورٹ بریلی شریف سے علمائے حق کے خلاف ذمہ لگتے  
 رہے اور فتاویٰ کفر صادر فرماتے رہے تاکہ عامۃ المسلمین کو اہل سنت و جماعت  
 علمائے دیوبند کثر اللہ جماعتہم سے متنفر کیا جاسکے اور مولوی احمد رضا خان بریلوی  
 نے تمام زندگی تکفیری شغل میں گزار دی اور اعلیٰ حضرت آمد کے مطابق کفر کو  
 خراج کرتے تھے۔ آگے کتاب میں آپ حوالہ جات پڑھیں گے۔ بریلویوں نے اپنے  
 سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی کے نزدیک رضا خانی  
 بریلویوں کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمان کافر و مرتد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو  
 کافر و مرتد کے ٹخنوں کے جہیم عظیم کی پاداش میں مولوی احمد رضا خان بریلوی کو دامنِ جہنم  
 کر دیا جیسا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے ایک مرید خاص کا بیان ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی  
 کے مرید خاص نے اعلیٰ حضرت کے عبرت ناک انجام کو شعروں میں قلم بند کر دیا اور  
 اشار میں یہ بات واضح ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ جن کو میں متام  
 زندگی کافر و مرتد کہتا رہا اور جن کے بارے میں فتاویٰ کفر صادر کرتا رہا، وہ آج  
 جنت میں مزے اڑا رہے ہیں اور میں عذابِ الیم کی لپیٹ میں ہوں۔  
 اب آپ اعلیٰ حضرت بریلوی کے مرید خاص صوفی محمد علی صاحب قادری  
 بریلوی کی نظم بعنوان خواب عبرت مستغوم ملاحظہ فرمائیں:-



# خواب عبرت منظوم

شاہ جی حضرت محمد شیر تھے اتنی عجیب  
صاحب کشف و کرامت ناظر انوارِ حق  
ان کے ادنیٰ ایک خادم اور مرید باصف  
جن کی خدمت میں رہا کرتا ہوں حاضر کینک  
میں جو پہنچا دیکھا میں نے ان کو عادت کے خلاف  
خدمت عالی میں میں نے دست بستہ عرض کی  
بھر کے آہ سرد دلے دل نہیں قابو میں آج  
کل جو تھار و زہ ہزاری رات بھر جاگا گیا  
کچھ یوں ہی چپکلی سی آئی دیکھا وہ منظر عجیب  
مولوی صاحب کو دیکھا پا برہنہ ہیں کھڑے  
چشم گریاں سینہ بریاں زخم خوردہ چہرہ جو ر  
گزر ہائے آتش کے جسم بڑیاں پر نشان  
کیوں ہوا رو کر کہا اعمالِ بد کی ہے سزا  
میں خدا کے خاص بندہ دل کو سمجھتا تھا بُرا  
ناخلف اولاد مری خود غرضی مرے مرید  
کس قدر بد ذات ہیں مغرور فریبی، بھتی

عالم علم لدنی واقف اسرارِ رب  
بادی راہ طریقت عاشق محبوبِ رب  
شیخ۔ صدیقی۔ قریشی۔ قادری عالِ نسب  
تھا دو شنبہ یا سر شنبہ آسمانی ماہِ رجب  
دم بخود خاموش بیٹھے ہیں بعدِ رنج و تعب  
آج میں حضرت پریشاں خیر تو ہے کیا سبب  
ایسا عبرت ناک میں خواب دیکھا بھلی شب  
آخری شب سونے لیٹا نیند آئی نے تب  
دل کے ٹکڑے ہو گئے تھے آنکھ لگ جانا عجیب  
ننگے سر ہیں بال بھرے رخ صورت خشک لب  
کھنکھوڑے، سانپ، بچھو تھا جسمِ قہرِ رب  
پوچھا میں نے کیا ہوا یہ بولے مالک کا غضب  
ہے خدا کا قہر مجھ پر ہے خودی اس کا سبب  
بویا جو دنیا میں تھا میں کا ٹٹا ہوں اس کو لب  
اس ہلاکت کے ہیں باعث موجب رنج و تعب  
بیٹ پالو بے حیا، دنیا کے کتے، سب ادب

ہائے دھوکے دے کے مجھ کو جھوٹے فتوے لئے  
 جن کو میں کافر تھا کہتا ہوں وہ جنت میں ملیں  
 حوروں نماں اُن کے غلام، باغِ جنت ان کا گھر  
 کھل گئی آنکھیں جو دیکھی آکے اپنی فردِ حُریم  
 مغربی، غدار، مفسد، ماسد و غاصب بعین  
 بوالہوس، عیار، جھوٹا، بد عمل، کافر پرست  
 متحاشاعت کا مجھے لئے دے کے باقی اُترا  
 کیونکہ میں لکھتا تھا بے علمی سے عبدالمصطفیٰ  
 اور بھی مردود ہیں لیکن نہ مجھ سے نصیب  
 تنگ اور تاریک سی ایک کوٹھڑی میں قید ہوں  
 اس پر ظہرِ خود غرض اولاد مری لالچی  
 فاتحہ کے حیلہ سے خود کھائے مرغ کا پلاؤ  
 سوڈا اور مشر اور پھریری وال بکھری ماش کی  
 چادریں چڑھواتے ہیں بدین مری قبر پر  
 بارہا میں نے دکھائی اپنی حالت خواب میں  
 کچھ توجہ تک نہ کی بلکہ اتنا کیجئے  
 چاروں کی زندگی ہے موت ہے سر پر کھڑی  
 صاف کہتا ہوں میں سن لیں اور عمل اس پر کریں  
 لغو تصنیفات تھیں باطل عہد تھے مرے

رنڈوں کے مال مارے کر لئے چندے غضب  
 استہاکِ اُن پر اُجمعت اور مہبط انوار رب  
 ہیں ڈٹے کوثر پر سب محرم ہوں میں آتشِ لب  
 درج ہیں لاکھوں خطائیں، کڈیوں مرے لقب  
 کفر ساز، ایمان فروش و جنت باطن بے ادب  
 مبتلائے معصیت اور عادی طیش و طرب  
 پر رسائی آپ کے دربار میں مشکل ہے اب  
 ٹھہرا مشرک، ہو گئے برگشتہ خود شاہِ عرب  
 کر رہے ہوں جس پر لغتِ دوزخ بھی سبک  
 نیت سے جو رو تشدد، سختیاں ہیں مذد و شب  
 بانٹیں سب سے بڑا یہ ذات پاچی بے ادب  
 کرکڑائے دو مہر اچھیلانے گردست طلب  
 گوشت خھی بکھے کا ہو جو مرغِ سب کا سب  
 اُن کے کارن ٹوٹتے ہیں مجھ پر یہ قہر و غضب  
 ہے شکم پر درد جو میری ناخلف اولاد سب  
 آپ ہی پیغام میرا یہ سنا دیں سب کو اب  
 قبر کھولے منہ پڑی ہے غافل کیسا غضب  
 بد نصیب اولاد مری پیرِ دان بے ادب  
 گر کیا ان پر عمل مردود ہوں گے سب کے سب

یہ قبر نے منہ کھولا جبر ہے ۔

برکتیں میں نے گھڑی تمہیں جاہ شہرت کے لئے  
 مت بُرا کہنا کسی کو یاد رکھنا یہ مثل  
 آنے والی ہیں بلائیں بد زبانوں کو پناہ  
 چہرے ہو جائیں گے کالے اور زبان ٹھہ جائے گی  
 باولے کتے کی صورت وہ پھریں دیوانہ وار  
 توہ سے بھی گر رہے محروم ازلی بد نصیب  
 گرہ لگا کر پھر کہا ہوتا ہوں رخصت والسلام  
 آپ کے پیر طریقت میں بڑے عالی مقام  
 یوحنا میں نے کون تھے وہ بولے حضرت چپ رہو  
 نام کیا میں ان کا لوں ہے بدہ پوشی کے خلاف  
 مت گھڑے مرنے اکیر و خاک ڈالو بھول جاؤ  
 بعد اس کے عاجزی کے ساتھ یوں کہنے لگے  
 مانا وہ خاالی بھی تھا بدکار و مجرم روسیا  
 یا اللہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم رسول پاک کا  
 بخش دے اس کی خطائیں درگزر کر چھوڑ دے  
 ننگے سر ہے پاؤں بہ بہنہ جسم عمریاں خوں نشان  
 نکالیاں دیں جن کو اس نے اور کافر تک کہا  
 درگزر دے بھی کریں گے اسے خدا تو بخش دے  
 بعد اس کے آپ نے فرمایا بہتر ہے یہی  
 جو سنے اس خواب کہ ہے اس پر واجب و متوا  
 جب مسلمان صاحب باطن کریں گے بائیس

علم والا جانتا تھا مجھ کو جاہل ہے ادب  
 با ادب ہے نصیب، بے ادب بے نصیب  
 بجلیاں تھرو غضب کی آگیں گیں گی تم پر اب  
 مبتلا ہے برص ہو گا کوئی کڑھ صاب ادب  
 کا در کوئی دوا ہو گی نہیں جز تو ادب اب  
 یہ سمجھ لیں نادر و ناز چھوڑتی ہے ان کو اب  
 بس دعائے مغفرت کی آپ سے بھی ہے طلب  
 ان کے صدقے میں مری ہو جائے بخشش کی عجب  
 جن کو عالم تھے سمجھتے چند جاہل بے ادب  
 اور شریعت میں منح ہے متفق ہیں اس پر اب  
 مانگو بخشش کی دعا ہو تاکہ اس فیصل رب  
 مرے ملک مرے خالق مرے مولا مرے رب  
 ہے خطاؤں پر پشیمان جرم سے اقرار اب  
 از طفیل انبیاء و اولیاء و غوث و قطب  
 آپ رحمت سے کجھارے آتش تھرو غضب  
 اپنے دامن میں چھپالے مرے آما اس کو اب  
 اس کا یہ حال زبوں معلوم ہو گا ان کا اب  
 مرے مولا ترے بندے ہیں غنی وہ سب کے سب  
 چاہے سب کو کریں بس تو بہ استغفار اب  
 اس بچارے کے لئے وہ بھی کرے بخشش طلب  
 بس دعائے مغفرت اس کے لئے بھی دوزن و شب

مسلمانو! اس سے عبرت حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ سب کو صراطِ مستقیم پر استقامت نصیب فرمادے۔ یہ خواب کسی حقیقی دیوبندی کو نہیں آئی۔ جن بزرگوں کو خواب آئی ہے انہوں نے اس کی تشہیر اس واسطے کی ہے کہ لوگ اعلیٰ حضرت کے لئے دعا کریں شاید بخشش ہو جاوے۔

۱۳۴۲ھ میں احمد رضا خان کی وفات ہوئی ہے اور ۱۳۴۳ھ میں صوفی صاحب کو یہ خواب آئی اور بریلی سے ۱۳۴۳ھ میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آئی ہے لیکن تعجب ہے کہ رضا خانیوں نے تو بہ کیوں نہیں کی۔ شاید آج کبھی کے دل میں اتر جائے مری بات اور تو بہ نصیب ہو جائے۔

(بحوالہ رشتِ خانی دین صفحہ ۵۱ تا ۵۴)

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت بریلوی کے مرید خاص کی نظم سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی جہنم میں جل رہے ہیں اور براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے ثابت ہوا کہ رضا خانی اہل بدعت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو متعرف مافوق الاسباب امور میں اور معتدل کل ثابت کرنے کے فکر میں تقریباً اکثر ہجرت الاسرار کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ جس کتاب کے بارے میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ کتاب غیر معتبر و غیر مستند اور جو کچھ اس میں درج ہے اختراعات ہی اختراعات اور الہمیت کے دعوؤں سے بھری پڑی ہے اور افسوس ہے رضا خانی اہل بدعت پر کہ جس کتاب کا صحت کے لحاظ سے یہ حال ہو اس کے حوالے نقل کر کے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مختارِ کل اور مافوق الاسباب امور میں متعرف جاننا اور پھر طرفہ تماشہ یہ ہے کہ بطور اشتہار کے ہجرت الاسرار کے حوالوں، من گھڑت اور اختراعات پر چادر چڑھانا کتنی معنی خیز بات ہے۔

حیرت ہے رضا خانی اہل بدعت کی عقل پر کہ کیسے دلیری اور جرأت سے



اکثر بے بنیاد و باطل باتوں کو کرامات کا نام دے کر حضرت پیر شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جیسا کہ آگے کتاب میں رضا خانی اہل بدعت کے عقائد ذکر ہیں کہ رضا خانی اہل بدعت ان عقائد باطلہ سے کیا کیا ثابت کرتے ہیں اور کیا کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور بریلویوں کی بدعتیگی اور ان کے قرآن و حدیث کے متضاد عقائد کی بنا پر قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے انہیں مشرک و کافر فرمایا ہے اور یاد رکھیں جس رضا خانی بدعتی بریلوی کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب و حاضر و ناظر، مختار کل و نور مجسم یعنی کہ نور متین نور اللہ ہیں تو ایسا رضا خانی بریلوی قرآن و حدیث کی رو سے مشرک اور کافر ہے اور مشرک و کافر کے بارے میں فیصلہ خداوندی ہے کہ وہ ابدی جہنمی ہے اور جو ایسے رضا خانی بریلوی کو ان باطل عقائد کی بنا پر مشرک و کافر ٹکھے یا مشرک و کافر کہنے میں توقف کرے یا شک کرے وہ بھی بلا ریب مشرک اور کافر ہے۔

دجال زمانہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنی تصانیف خبیثہ عزمان شریعت، احکام شریعت، فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ افریقیہ وغیرہ میں اہل سنت و جماعت، اولیائے کرام، محدثین دیوبند کو کافر لکھا ہے تو اولیائے کرام، محدثین دیوبند کو کافر کہنے والا مولوی احمد رضا خان بریلوی خود مشرک اور کافر ہے جو اس کے مشرک اور کافر ہونے میں شک کرے یا توقف کرے وہ بلاشبہ مشرک اور کافر ہے۔

رضا خانی اہل بدعت کے قرآن و حدیث کے خلاف عقائد کی بنا پر اسلامی ممالک نے رضا خانی اہل بدعت کی تفسیر کنٹرال ایمان کہ جس میں مولوی احمد رضا خان بریلوی کا ترجمہ ادران کے شاگرد مولوی نعیم الدین مراد آبادی کی اس کے حاشیہ پر تفسیر ہے۔ اسلامی ممالک نے اس پر پابندی لگا دی ہے۔ کیونکہ اس میں تفسیر بالرائے کی گئی۔ حالانکہ تفسیر بالرائے کفر ہے اور ترجمہ بھی عربی کلام

کے خلاف ہے۔ اور تفسیر بھی سلف صالحین کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں عقائد باطلہ درج کئے گئے ہیں جن وجوہ کی بنا پر عرب ممالک نے ایک حکم نامہ جاری کیا کہ اس کنز الایمان تفسیر میں جو کچھ درج ہے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہے اور اس کا پاس رکھنا اور خریدنا حرام عظیم ہے اور جس کے پاس کوئی نسخہ ہندو اس نسخہ کو تلف کر دے کیونکہ یہ ہندو تفسیر قرآن و حدیث کی واضح تعلیمات کے خلاف ہے۔ چنانچہ اسلامی ممالک کا حکم نامہ ملاحظہ فرمائیں۔

## دَوْلَةُ الْأِمَارَاتِ الْعَرَبِيَّةِ الْمُتَّحِدَةِ

وزارة العدل والشئون الإسلامية والأوقاف

التاريخ ١٤٠٢ ١٠٢

متممہ عرب امارات کی وزارت قانون  
امور اسلامیہ اور اوقاف کی جانب سے

★★★★★★

عالم اسلام کے آئمہ مساجد اور واعظین کے نام ایک سرکولر

★★★★★★

وزارت قانون و امور اسلامیہ اور اوقاف کی انتظامیہ برائے امور مساجد تمام واعظین کرام اور خطبات مساجد سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے نماز جمعہ کے خطبوں میں نمازی بھائیوں کی توجہ قرآن مجید کے اس اردو ترجمہ (شائع کردہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور) کی طرف مبذول کرائیں جو احمد رضا خان بریلوی نے کیا ہے اور اس

کے حاشیہ پر محمد نعیم الدین مراد آبادی کی اردو تفسیر بھی درج ہے۔ قرآن کریم کے اس نسخہ میں دعائے ختم قرآن اور سورتوں کی فہرست شامل نہیں ہے۔ ان خلاف ورزیوں کے ساتھ ساتھ یہ ترجمہ شرک و بدعت اور باطل افکار و خیالات اسی بنیادی غلطیوں سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے مدد مانگنا یا چاہنا، ان کی منت ماننا، ان کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھنا، ان کی قیوں پر کھانا چڑھانا اور ان کی یومِ ولادت کا جشن منانا وغیرہ وغیرہ۔

مزید برآں رابطہ عالم اسلامی کا سیکرٹریٹ تمام مسلمانانِ عالم کی توجہ ان خرافات، شرک و بدعت اور بے بنیاد امور کی خطرناک ہونے کی مبذول کرنا چاہتا ہے جن پر یہ ترجمہ قرآن مشتمل ہے اور تمام مسلمانوں سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ اس ترجمہ کے تمام نسخوں کو زبرد آتش کر دیں تاکہ کلامِ الہی ہر طرح کی تحریف سے پاک اور محفوظ رہے۔

خدا ہم سب کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے  
 محمد محمد عبید اللہ القمزی

اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری برائے امور مساجد اوقاف  
 حکومت متحدہ عرب امارات ابو ظہبی

## ایران میں بھی "کنز الایمان" پر پابندی

نئی دہلی، ۲ نومبر ۲۰۱۷ء (جنگ رپورٹ) سعودی عرب متحدہ عرب امارات، قطر، کویت، بحرین اور دیگر عرب ممالک کے بعد اب ایران نے بھی اپنے ملک میں حضرت احمد رضا خان بریلوی کی تفسیر قرآن "کنز الایمان" پر پابندی لگا دی ہے۔ بھارتی جریدے "ٹائمز" کے مطابق ان ممالک میں نہ کوئی شخص "کنز الایمان" باہر سے

۷۹  
منگو اسکتا ہے اور نہ ہی مطالعہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔

## تفسیر قرآن پر پابندی لگادی گئی

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن کے  
اور حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے تفسیری حاشیہ  
میں متعدد بنیادی نوعیت کے سنگین غلطیاں  
پائی گئیں

۷۔ مارچ بروز اتوار کے پاکستانی اخبارات روزنامہ  
”مشرق“ اور روزنامہ ”جنگ“ میں چھپنے والی خبریں:-

### روزنامہ ”جنگ“

متحدہ عرب امارات کی وزارت نے مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر قرآن پر  
پابندی عائد کردی۔

ابو ظہبی (پپ ۱) متحدہ عرب امارات کی انصاف، اسلامی امور اور  
اوقاف کی وزارت نے اس اطلاع کی تصدیق کردی ہے کہ اس نے قرآن پاک کے  
اردو ترجمہ پر پابندی لگادی ہے کیونکہ اس میں متعدد اغلاط تھیں اور بنیادی نوعیت کی  
غلط باتیں تھیں۔ قرآن پاک کی تفسیر مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی نے کی ہے اور تاج کمپنی  
لیٹڈ لاہور پاکستان نے شائع کیا ہے۔



## روزنامہ مشرق

متحدہ عرب امارات میں مولانا نعیم الدین مراد آبادی کا ترجمہ قرآن ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

ابوظہبی ۱۶ مارچ (پ پ ۱) متحدہ عرب امارات کی وزارت انصاف اور اسلامی امور نے اس اطلاع کی تصدیق کی ہے کہ عرب امارات میں تاج کمپنی لاہور کے چھاپے ہوئے ترجمہ قرآن پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ پابندی لگانے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس ترجمہ میں بنیادی نوعیت کی متعدد سنگین غلطیاں پائی گئی ہیں۔ وزارت انصاف کے ایک بیان کے مطابق ان غلطیوں کی طرف رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ایشیخ محمد علی الحکرکان نے توجہ دلائی تھی۔ یہ ترجمہ ۹۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کے پندرہ صفحات پر غلطیاں پائی گئی ہیں۔

خلیج ٹائمز کے مطابق رابطہ عالم اسلامی نے دنیا بھر کے مسلم ممالک اور مذہبی تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ اس ترجمے کی ساری کاپیاں تلف کر دیں۔

شائع کنندہ

سگ دربار رسول ملک ابد خان اعوان

صدر انجمن فدا یان مصطفیٰ چاہ میسران۔ لاہور

# وزارتہ اعلیٰ و اوقاف و خیرات باجہران عربیہ اور فیکہ افسران

جیدہ - مکتبہ الشرق الاوسط .

صدر الاستاذ عبد الوہاب عبد  
الواسع، وزیر الحج والأوقاف في  
المملكة العربية السعودية تعميماً  
بمصادرة الترجمة الاوردية لعاني  
للقران الكريم التي اعدھا المدعو  
محمد احمد رضا خان، وھمھا  
تفسیر هامشي بقلم محمد رفيع الدين  
مراد آبادي. ولقد بلغت مديريات  
الأوقاف والمساجد في المملكة  
والجهات المختصة بمراقبة المساجد  
مخبراً عن سحب تلك الترجمة إن  
يجب، وإتلافها وإحراقها

ولقد بنى الوزير السعودي امره  
على رد الشيخ عبد العزيز بن  
الرئيس العام لإدارات البحوث  
العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد،  
على خطاب سبق للوزير أن وجهه  
إليه بشأن هذه الترجمة. وقد  
تضمن رد الشيخ بن باز أن  
الدراسة الوافية لهذا المصحف

المذرم أرضحت أنہ ملہ  
بالتعريفات والأكاذيب، عموماً  
والذكر من تصورات الخرافة  
البريئة التي تحدثت بسمية  
محمد صلى الله عليه وسلم بالأول  
والآخر والشاعر والباطن، ونحو ذلك  
من الشرب والبدع والآراء الباطلة،  
كالاستعانة بالأموات بالأنبياء  
والصالحين، وطلب الحاجات منهم،  
وتقديم الأضحية عند قبورهم،  
ورقاعة الموائد والاحتفالات والأعياد  
على قدرهم رتبهم لدعوة الشيخ  
محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ،  
واعتقادهم أن الاحتفال بذكرى ميت  
بعد وفاته يبدأ في اليوم الثالث، كما  
أن من بدعهم المنكرة احتفالهم في  
اليوم المادي عشر من كل شهر  
لايصال النواب للشيخ عبد القادر  
الجيلاني رحمہ اللہ

وبناء على ما تقدم فإن يتعين  
مصادرة هذا المصحف المترجم .

ترجمہ بر ذرات حج اور اوقاف نے حکم صادر کیا کہ قرآن کا ترجمہ اردو جلا دیا جائے۔

جدہ مکتبہ الشرق الاوسط استاد عبد الوہاب عبد الواسع وزیر حج و اوقاف نے  
سعودی حکومت میں عام طور پر جاری کیا ہے کہ ترجمہ اردو معانی قرآن کا جو  
احمد رضا خان نے تیار کیا ہے جس کے حاشیہ پر نعیم الدین مراد آبادی کی قلم سے  
اردو تفسیر ہے اس کو تلف اور جلا دیا جائے۔ جہاں کہیں سعودی حکومت  
کی مساجد اور اوقاف کے اداروں میں پایا جائے اس کو تلف کیا جائے۔

سحب کیا جائے۔

اس حکم کا تعلق رئیس اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز سے جو تمام ادارے علمی بحث کے اور فتوؤں کے اور دعوتِ اسلامی کے اور ارشادِ مسلمان کے ہیں ان پر حاکم اور رئیس ہے۔

اس نے یہ وضاحت کی ہے کہ یہ تحریفات اور جھوٹوں سے بھرا ہوا ہے لہذا اس کو پوری توجہ سے تلف اور برباد کیا جائے اور یہ بھی بتایا کہ جو طائفہ بریلویں کی طرف منسوب ہے ان کا یہ عقیدہ ہے اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن محمد صلعم کے نام ہیں۔ خدا پر نہیں لبے جاسکتے اور یہ نام کا ترجمہ وغیرہ شرک اور بدعت اور باطل راستے سے بھرپور ہے اور مردوں سے مرد یعنی اور اپنی حاجات طلب کرنی اور بزرگوں کی قبروں کے پاس کھانا اور نذر و نیاز رکھنی اور میلاد قائم کرنے اور محفلیں لگانا اور رسول کا انتظام کو مناسب جائز ہے بلکہ فرض عین کے برابر ہے۔ لہذا اس کتاب کو نہ کوئی باہر سے منگائے اور نہ پاس رکھے۔

اور محمد بن عبدالوہاب کی دعوت کو گالیاں دینی اور بُرا کہنا بریلویں کا کام ہے اور ان کی بڑی بدعتوں میں سے گیا رہیں جو ہر ماہ کی گیا رہیں تاریخ محمد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے ایصالِ ثواب کے نام سے منائی جاتی ہے۔

والتسلام علی من اتبع الهدی

حضرات گرامی! یہ رضا خانی اہل بدعت کی علمی اوقات ہے۔ ایک ترجمہ اور تفسیر لکھی دیجی اسلامی ممالک نے ضبط کر لی۔ لیکن پھر بھی معلوم نہیں کر کس منہ سے اپنے کو اہل سنت اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محب کہتے ہیں۔ یہ رضا خانی

فرقہ حقیقت میں اہل بدعت مشرک ہے۔ اس کا مذمت نبویؐ سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ تعجب ہے رضا خانی اہل بدعت پر کہ دلی ذات شرکیہ اعمال کریں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کریں اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو مافوق الاسباب امور میں مشکل کشا و حاجہ روا کہیں پھر بھی اپنے کو دینِ اسلام کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں جیسے سجدہ اری اور عقیدت پرست مسیح کا ایندھن بنا دے۔ رضا خانی اہل بدعت اپنی تحریر کردہ تصانیف میں توحید الہی کے یوں پڑھنے اڑانے کہ بر ملا کہتے ہیں :-

خدا سے میں نہ مانگوں گا کبھی فردوسِ اعلیٰ کو  
 تجھے کافی ہے یہ تربت معین الدین چشتی کی  
 (العیاذ باللہ)

(ماخوذ از مسئلہ مختارِ کل الموسوم بہ دل کا سرور صفحہ ۳۹ ،  
 گلدستہ توحید صفحہ ۱۳۲)

**نوٹ :-** جنت کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتی۔

رضا خانی اہل بدعت کا جعلی عشق و محبت اور جہالت کی حد ہو گئی ہے کہ جب یہ طے شدہ بات ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامت حقیقت میں حق تعالیٰ ہی کا فعل ہے تو پھر کرامت پر اولیاء اللہ کے مختارِ کل ہونے کی دیوار کھڑی کرنا اور ان کو تصرف مافوق الاسباب الامور میں مانتا اور ہر آن کی خیر رکھنا، رزق دینا، شفا دینا، موت کو منسوخ کر دینا، منکر نکیر سے گزر چھین لینا، حق تعالیٰ کے فرشتوں سے چھڑے بازی کرنا، قبر میں سوال و جواب کے نظام کو درہم برہم کرنا، اولاد دینا جسے حق تعالیٰ



اولاد نہ دیں اس کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ دعا کریں اور بچوں کی  
جنس تبدیل کرنا یعنی جس کو حق تعالیٰ لڑکا عطا کریں حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ اس کو  
لڑکی بنادیں اور جس کو حق تعالیٰ لڑکی عطا کریں اس کو حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ اس  
کو لڑکا بنادیں۔ مسافر کے فاصلہ کو کم کرنے کے لئے زمین کو سکیر دیں۔ موت  
کی اطلاع دینا اور اس بات کی بھی خبر دینا کہ تیری زندگی کتنے دن باقی ہے اور  
کس دن مرے گا اور بارش کا مرگ جانا وغیرہ اس قسم کے تمام کاموں پر  
اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو متصرف اور مختار کل ماننے کا عقیدہ رکھنا ہی  
گمراہی و بے دینی اور الحاد ہے۔

وہ خانیوں کے غلط اور قرآن و حدیث سے متصادم عقائد کی بنا پر  
حکومت ابو ظہبی اور ابو ظہبی کے علمائے کرام نے ان کو دائرہ اسلام سے خارج  
قرار دیا ہے کہ برطانیوں کے عقائد قرآن و حدیث کے سراسر خلاف اور باطل ہیں  
چنانچہ حکومت ابو ظہبی اور ابو ظہبی کے علمائے کرام کا متفقہ بیان ملاحظہ فرمائیں:-  
البریلوی طائفۃ خارج عن الدین و اتباعھا۔  
ترجمہ:- ”فرقہ بریلوی ادران کے متبعین دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔“

(رسالہ ”الہدیٰ“ جمعہ ۲۶ رجب ۱۴۱۳ھ، ۲۷ اپریل ۱۹۹۲ء)

نوٹ:- بندہ کے پاس الہدیٰ کا فوٹو سٹیٹ موجود ہے جس میں برطانیوں پر  
دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ تفصیل سے درج ہے۔ بندہ  
ناچیز نے نہایت ہی اختصار سے نقل کیا ہے۔ جس صاحب نے  
الہدیٰ کا تفصیلی فتویٰ دیکھنا ہو بڑے شوق و ذوق سے دیکھ سکتا  
ہے کہ کن وجوہات کی بنا پر حکومت ابو ظہبی اور علمائے ابو ظہبی نے  
برطانیوں کو دین اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

میرے سنی حنفی بھائیو! رضا خانی مذہب میں فقائد کی خوب فہرست دانی ہے کہ فرقہ ضالہ و عقل بریلویہ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب، ہر آن کی خبر، ہر جگہ حاضر و ناظر، مختارِ کل، متصرف مافوق الالباب امور میں ان کو اپنے اوپر جہنم کو واجب سے واجب تر کرتا چلا جا رہا ہے اور اولیائے کرام کو مختارِ کل، عالم الغیب اور تصرف جیسے مسائل سوچنے میں ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ کسی دلی کی کرامت دیکھی بس اسی کو مافوق الالباب امور میں مشکل کشا و حاجت روا اور مختارِ کل سمجھ بیٹھا۔ حالانکہ جب شریعت اسلامیہ کا قانون و قاعدہ ہے کہ کرامت میں دلی کا کچھ بھی عمل دخل نہیں حتیٰ کہ بعض اوقات کرامت کے صادر ہونے میں دلی کو کچھ علم و شعور تک نہیں ہوتا جیسا کہ سیدی و سندھی و مرشد کا تقیۃ السلف حجتہ الخلف محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو زاہد محمد مسرفر از خان صفدر دامت برکاتہم و فیوضہم نے اپنی تصنیف لطیف ”راہ ہدایت“ میں اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند جو سلف صالحین کی چلتی پھرتی تصویر ہیں کے عقیدے کو واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

۱۔ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامات بھی حق ہیں لیکن ان کے صادر کرنے میں بھی اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا کوئی کسب و اختیار نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان کے ہاتھ پر کوئی کرامت صادر کر دیتا ہے۔ بس اوقات ان کو علم اور شعور تک بھی نہیں ہوتا کہ یہ چیز بھی ہمارے ہاتھ پر صادر ہوگی یا ہو سکتی ہے۔

(راہ ہدایت صفحہ ۱۳۰-۱۳۱ طبع اول)

۲۔ معجزہ اور کرامت بلاشبہ حق ہے اور اس کا انکار کرنا سراسر بے دینی اور نزاع الحاد ہے مگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عظام

رحمہم اللہ تعالیٰ کا ان میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ معجزہ اور کرامت کا صادر ہونا صرف اللہ تعالیٰ کا کام اور اس کا فعل ہے اور بس۔  
(راہ ہدایت صفحہ ۱۰۶ طبع اقل)

یہ بات واضح ہو گئی کہ کرامت دلی کا فعل نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے جو دلی کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے اور دوسری بات یہ بھی روشن ہو گئی کہ صوفیائے کرام اور بزرگانِ دین کی عبادات میں جہاں تکوین اور تصرف وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں تو ان سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ خداوند کریم کی طرح وہ تکوین و تصرف کرتے اور کر سکتے ہیں۔ حاشا وکلاً بلکہ مراد اس سے صرف خرق عادت اور کرامت ہوتی ہے اور یہیں سے رضا خانی اہل بدعت دو پاؤں والے جانور غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ وہ ادلیائے کرام کے متعلق یہ عقیدہ قائم کر لیتے ہیں کہ ان کو بھی اس عالم میں تصرف حاصل ہوتا ہے اور تکوین ان کے سپرد ہوتی ہے حالانکہ بات بالکل واضح ہے کہ تکوین اور تصرف سے مراد صرف یہ ہے کہ خوارق عادات امور اور کرامات کا ان اکابر کے ہاتھوں پر صادر ہوتا ہے دلی کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا اور نہ وہ کائنات کے اندر دخل اور تصرف ہوتا ہے اور یہ اتنی آشکارا بات ہے جس میں سرے سے کوئی الجھن ہی نہیں بشرطیکہ چشم بصیرت سے کوئی دیکھے ورنہ

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے  
اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا

رضا خانی اہل بدعت نے جس کتاب سے بھی حضرت پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کوئی کرامت نقل کی تو اس کتاب دلائے نے سبوتاہرا۔

کا ہی حوالہ دیا اور حضرت شیخ پیر عبد القادر جیلانیؒ کے بارے میں جتنی کرامتیں نقل ہیں تقریباً اکثر بیجہ الامرار ہی سے ماخوذ ہیں۔ مگر حق صرف اتنا ہے کہ کسی نے بیجہ الامرار سے کرامت تو نقل کی لیکن کتاب کا نام تحریر نہ کیا۔ کسی نے کرامت بھی نقل کی اور ساتھ یہ بھی تحریر کر دیا کہ یہ کتاب بیجہ الامرار سے منقول ہے لیکن آپ اہل بدعت کے عقائد میں فراوانی کا اندازہ لگائیں کہ ادیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی کرامتیں نقل کرنے کے بعد جو یہ بے بنیاد و باطل عقیدہ مختار کل، صاحب تصرف کا قائم کر بیٹھے ہیں سراسر باطل اور قابل نفرت عقیدہ ہے۔

حالانکہ ہر ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ عبودیت کی بنیاد عقائد اور ایمان کی تصحیح پر ہے جس کے عقائد میں خلل اور ایمان میں بگاڑ ہو۔ اس کی نہ کوئی عبادت مقبول، نہ کوئی اس کا مل صحیح مانا جائے گا اور جس کا عقیدہ درست اور ایمان صحیح نہ ہو، اس کا تھوڑا مل بھی بہت ہے۔ اس لئے ہر شخص کو اس کی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا ایمان و عقیدہ صحیح ہو اور صحیح ایمان و عقیدہ کے حصول اور اس پر اطمینان اس کا مقصود عمل اور مستحائے آرزو ہو، کیونکہ اسی پر نجات کا بھی دار و مدار ہوتا ہے۔

عقیدہ کی اہمیت ہماری نئی تعلیم یافتہ نسل میں خطرناک حد تک کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہ بڑی تشویش ناک اور قابل فکر بات ہے۔ حقیقت میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور صحیح عقیدہ وہ دریا ہے جو کبھی اپنا رخ نہیں بدلتا اور کبھی پایاب نہیں ہو سکتا۔ سیاسی طائفیں، وقتی انقلاب، حکومتوں کا قیام و زوال اور دعوئیں اور تحریکیں موجیں ہیں جو آتی اور گزر جاتی ہیں۔ دریا اگر صحیح رخ بہہ رہا ہے اور پانی جاری ہے تو کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن اگر عقیدہ میں فساد آگیا تو گویا دریا نے اپنا رخ بدل



دیا اور اس میں آبِ صافی کے بجائے گند لا اور ناصاف پانی بہنے لگا۔ اس لئے فسادِ عقیدہ اور زلیخ و ضلال کے ساتھ کوئی دعوت و تحریک کسی ملک کا عروج و زوال، کسی معاشرہ کی جزئی اصلاح یا کسی فساد و خرابی کو دور کرنے کا دعویٰ یا وعدہ قبول نہیں کیا جاسکتا۔ یہ وہ حقیقت ہے جس میں اس ملت کی بھا اور دین کی حفاظت کا راز مضمر ہے اور یہی وہ حقیقت ہے جو اپنے اپنے دور کے علماء و مشائخ، خادمانِ دین اور محافظینِ شریعت و سنت کو اس دشوار اور بعض اوقات ناخوشگوار فرض کو ادا کرنے پر مجبور کرتی رہی ہے۔

یہاں ہم چند اہم اور بنیادی عقائد لکھتے ہیں جن کے بغیر کوئی آدمی سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ عقائد رئیس العارفین، محب النبی حضرت مولانا خواجہ فخر الدین چشتی نظامی دہلویؒ نے اپنی کتاب نظام العقائد میں لکھے ہیں اور دیباچہ میں تشریح فرمائی ہے کہ یہ عقائد حضرت امام ابو حنیفہؒ کی فقہ اکبر اور اس کی شرح جو حضرت ملا علی قاریؒ نے لکھی ہے سے ماخوذ ہیں۔ گویا کہ یہ اہل سنت والجماعت کے حنفی مسلک کے مطابق عقائد ہیں اور چونکہ حضرت مولانا خواجہ فخر الدین دہلویؒ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کے دادا پیر ہمارے پیرانِ کرام میں سے ہیں۔ اس لئے بھی ان کی اہمیت ہمارے نزدیک زیادہ ہے اور حنفی مکتبہ فکر کے لوگوں کے نزدیک یہ مسئلہ اسلامی عقائد ہیں۔ یہاں چند اہم عقائد لکھے جاتے ہیں۔ مفصل عقائد اصل کتاب ”نظام العقائد“ میں دیکھے جائیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ نے بھی ”العقیدۃ الحسنہ“ کے نام سے عربی زبان میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ وہ بھی ہمارے پیشِ نظر ہے۔ دونوں کا مضمون ایک ہے۔

عقیدہ ۱:- توحید کی اصل اور جس سے اعتقاد صحیح ہوتا ہے یہ ہے کہ دل کو زبان کے موافق کہے کے یوں کہے کہ میں ایمان لایا یا حق تعالیٰ کو ذات میں

ایک جاننے پر اور صفات میں یکتا سمجھنے پر اور میں ایمان لایا فرشتوں پر کہ وہ حق تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں اور گناہوں اور نافرمانیوں سے بڑی ہیں اور مرد و عورت ہونے سے پاک ہیں اور میں ایمان لایا حق تعالیٰ کی حکایتوں پر جیسے تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن مجید وغیرہ پر، جن کا شمار مقرر نہیں اور میں ایمان لایا قیامت پر اور میں ایمان لایا خدا نے تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور بدی کے انعام کر دینے پر یعنی تمام مخلوق کا ایسے مرتبہ میں ٹھہرانا جس میں زمان و مکاں کی قیامت کے ساتھ بھلائی اور برائی اور نفع اور نقصان پایا جاتا ہے۔

۲۔ فعلوں کا حساب اور عملوں کی ترازو اور بہشت اور دوزخ اور پل صراط اور جہنم کوثر حق ہے۔

۳۔ حق تعالیٰ ایک ہے نہ ایسا کہ گفتی کی طرح اس کے بعد دوسرے کا دم پیدا ہو یعنی کوئی اس کا شریک نہیں ہے نہ ذات میں اور نہ صفات میں۔

۴۔ اور اس کا مخلوق سے کوئی مشابہ نہیں ہے کما ہے نعیم ابن حنظل نے جس نے خدا تعالیٰ کو اس کی مخلوق سے کسی کے ساتھ مشابہ کیا یا تشبیہ دہی کسی چیز کے ساتھ اس کی مخلوق میں سے تو یقینی اس نے کفر کیا۔

۵۔ ہمیشہ متحدہ گزرے ہوئے زمانہ میں اور ہمیشہ رہنے کا باقی زمانے میں بھی اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنی ذاتی و فعلی صفتوں کے ساتھ اور اس کی ذاتی صفات ساتھ ہیں۔ یعنی صفت حیات کہ زندگی ہے اور صفت قدرت یعنی قادر ہونا، اور صفت علم یعنی جاننا اور صفت کلام یعنی بولنا اور صفت سمیع یعنی سنانا اور صفت بصیر یعنی دیکھنا اور صفت ارادت یعنی قصد و ارادہ کرنا اور اس کی فعلی صفتیں یہ ہیں تخلیق یعنی پیدا کرنا۔ تمذیق یعنی رزق دینا، انشاء یعنی مادہ سے بنانا اور ابداء یعنی بغیر مادہ کے بنانا اور صفت یعنی کار گیری اور ماسوا

اس کی سب فعلی صفات ہیں۔

۶۔ خدا کے نام اور صفاتیں سب کی سب ازلی ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں، جن کی ابتدا انہیں اور ابدی یعنی ہمیشہ تک ہیں، جن کی انتہا نہیں، ان میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

۷۔ مفعول مخلوق ہے اور حادث ہے یعنی جس کو خدا تعالیٰ فاعل نے پیدا کیا وہ دم سے وجود میں آکر مفعول بنا۔ پس ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے فعل سے وہ پیدا ہو کر مخلوق ہوا اور پہلے نہ تھا۔ پھر وجود میں آیا یعنی حادث ہوا۔ البتہ فعل خدا تعالیٰ کا مخلوق نہیں بلکہ اس کی صفت قدیم ہے۔

۸۔ قرآن مجید یعنی کلام نفسی خدا کے تعالیٰ کا غیر مخلوق ہے اور اسانہیں ہے کہ محض یعنی کتابوں میں اور غیر محضوں یعنی دلوں یا زبانوں میں طویل کر جائے یعنی سما جائے خواہ کلمہ کہ ہو یا اشارہ سے ہو۔

۹۔ حق تعالیٰ کی ساری صفاتیں مخلوقات کی ساری صفاتوں کے برخلاف واقع ہوئی ہیں کہ ان کی صفاتیں کسی وجہ میں اس جناب پاک کے مشابہ نہیں ہیں اگرچہ اسی یعنی فقط نام کا اشتراک واقع ہے۔

۱۰۔ بندوں کے تمام فعل نیکی اور بدی انہیں کے کما ئے ہوئے ہیں۔ حق تعالیٰ کے ارادہ اور علم سے اور حق تعالیٰ کی قضا سے۔

۱۱۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن مناف ..... تا عدنان۔ جن کا نسب شریف یہ ہے خاتم الانبیاء ہیں یعنی ختم کرنے والے نبیوں کے سلسلہ کے کہ نبوت آپ پر ختم ہے۔ کوئی نبی بعد آپ کے نہیں ہو سکتا اور آپ حبیب خدا تعالیٰ ہیں اور حضرت حق جل و علیٰ کے بندہ خاص ہیں اور خدا کے تعالیٰ و تبارک کے رسول ہیں۔

بت کو آپؐ نے کبھی نہیں پوجا اور نہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا۔ کبھی نہ نبوت کے پہلے اور نہ بعد نبوت کے اور نہ معجزہ و کبیرہ گناہ کبھی کیا۔ نبوت سے پہلے یا بعد۔

۱۲ آدمیوں میں سب سے بزرگ بعد وجود مبارک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابو بکر صدیق بن قحافہ ہیں رضی اللہ عنہ، بعد ان کے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، بعد ان کے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ، بعد ان کے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب ہیں۔

۱۳ بعد چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کے باقی اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ حق کی پیروی پر رہے جیسا کہ گذشتہ زمانہ یعنی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے۔ بغیر تغیر ہونے ان کے حال کے اور بدون نقصان ان کے کمال میں۔ پس مشاجرات وغیرہ معرکوں کے واقع ہونے کے سبب کچھ تغیر ان کے حال میں اور کچھ نقصان ان کے کمال میں واقع نہیں ہوا۔

۱۴ ہم اصحاب رضی اللہ عنہم کو دوست رکھتے ہیں اور آل بھی شامل اصحاب میں ہیں اور ہم ان میں سے کسی کو بُرا نہیں کہتے بخلاف رافضیوں اور خارجیوں کے کہ اقل اصحاب کی جناب میں اور دوم آل کے حضور میں گستاخ و بے ادب ہیں اور صحابہؓ سے ہماری دوستی اس فرمان خدا تعالیٰ کے سبب ہے۔  
وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

۱۵ مسلمان سے گناہ کبیرہ ہو جانے کے سبب اہم ایمان یعنی وصف ایمان زائل نہیں ہوتا ہے۔ بخلاف معتزلہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنے



والا ایمان سے باہر ہو جاتا ہے۔

۱۶۔ جس شخص نے سوائے شرک اور کفر کے اور برے کام کئے اور توبہ نہ کی، یہاں تک کہ مومن مر جائے تو بہ کئے ہوئے پس وہ حق سبحانہ کو تعالیٰ کے ارادہ کے متعلق ہے۔ اگر چاہے عذاب کرے اپنے عدل سے اس کی سزا کے استحقاق کے اندازہ پر۔ مطلب یہ کہ شرک و کفر اگر نہیں کیا تو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔

۱۷۔ جب کسی عمل میں زیادہ واقع ہو جائے گی تو اس عمل کا اجر باطل ہو جائے گا بلکہ وہ عمل ثابت نہ رہے گا جو دکھا دے کے لئے کیا جائے، اسی طرح عجب (عمل) پر فخر کرنا (عمل کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۸۔ معجزے انبیاء علیہم السلام کے اور کرامتیں اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کی ثابت ہو چکی ہیں کتاب و سنت سے۔

۱۹۔ دین کا اطلاق کیا جاتا ہے یعنی بولا جاتا ہے ایمان اور اسلام اور تمام شرائع پر سب کے لئے۔

۲۰۔ شفاعت تمام انبیاء علیہم السلام اور شفاعت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گناہگار مومنین کے لئے اور مومنین سے گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے کہ لائق سزا ہیں، حق ہے۔

۲۱۔ شفاعت ملائکہ اور علماء اور اولیاء اور فقراء اور اطفال مومنین صابرین کی یعنی ان مومنین کے بچوں کی جن کے والدین نے ان کی وفات پر صبر کیا اپنے والدین کے لئے علی البلوٰی ثابت ہے۔ یعنی اس شفاعت کے ثابت ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

۲۲۔ اعمال کا وزن ہونا یعنی ٹکنا ترازو میں جس کے دو پلڑے ہوں گے۔ قیامت کے

۹  
دن حق ہے (حق تعالیٰ قادر ہے)۔

۲۳۔ ضغط قبر یعنی دبانا قبر کا سب مومنین کے لئے حق ہے۔ مومنین کے لئے ضغط

قبر شقیق مان کئے گئے لگائے کی مانند ہے۔ شرح فقہ اکبر میں اسی طرح ہے۔

۲۴۔ قبر کا عذاب سب کافروں کے لئے حق ہے اور بعض گنہگار مومنین کے لئے

اور اسی طرح بعض مومنین کو نعمت دیا جانا حق ہے۔

۲۵۔ حضرت فاکم اور حضرت طاہر اور حضرت ابراہیم علیہم السلام، رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے فرزند تھے جن کا منفر سنی میں انتقال ہو گیا۔

۲۶۔ حضرت بی بی فاطمہؓ اور بی بی زینبؓ اور بی بی رقیہؓ اور بی بی کثومؓ رضی اللہ عنہن

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات یعنی صاحبزادیاں ہیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ

عنہا کے بطن سے۔

۲۷۔ جس وقت کسی انسان اہل ایمان پر علم توحید کی باریک باتوں میں سے کوئی شے

مشکل ہو جائے تو انسان پر واجب ہے کہ ایسی چیز کا اجمالی طور پر اعتقاد

کرے کہ جو کچھ حق تعالیٰ کے نزدیک درست ہے وہی میرا مقبول و مختار

ہے اور تفصیل نہ کرے، یہاں تک کہ کسی ایسے عالم کو پاوے جو حقیقت

احوال کو پہچانتا ہو اور عارف ہو پس پورے طور پر اس سے تفصیلی ایمان

پوچھ لیوے اور تاخیر نہ کرے۔

۲۸۔ خبر معراج حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جسد کے ساتھ حالت بیداری میں

آسمان کی طرف حق ہے اور متعدد طرق سے ثابت ہے۔ پس جو کوئی اس خبر

کو رد کر دے گا اور اس کے موافق ایمان نہ لائے گا، گمراہ اور مبتدع یعنی

بدعتی ہے کہ دین میں نئی بات پیدا کرتا ہے۔

۲۹۔ خروج یعنی نکلنا دجال کا اور یاجوج ماجوج کا اور طلوع ہونا آفتاب کا مغرب

سے اور اترنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور ساری علامتیں روزِ قیامت کی حق اور ثبات ہیں۔ اس بنا پر کہ اخبارِ صحیحہ حدیث کی ہر صاف آیتیں اس کی نسبت وارد ہیں اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہتا ہے یہ سب اس کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ (نظام العقائد)

۳۰۔ تقدیر اچھی ہو یا بُری اللہ کی طرف سے ہے۔ اس کا ازلی و ذاتی علم اس واقعہ کو جو وجود میں آچکا ہے یا آئے گا محیط ہے۔ وہی واقعات کو ان کے وجود سے پہلے قابلِ وجود بناتا ہے۔

۳۱۔ کوئی دلی خواہ کتنا بڑا ہو کسی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ خواہ وہ صحابی اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ کی اولیائے عظام پر فضیلت، ثواب کی کثرت، اور خدا تعالیٰ کے یہاں مقبولیت کی عظمت پر ہے، نہ کہ کثرتِ عمل پر۔

۳۲۔ ہم اہل قبلہ میں کسی کو کافر قرار نہیں دیتے۔ ہاں مگر جو اللہ تعالیٰ کے اسی کائنات کے خالق اور قادر و مختار ہونے کا انکار کرے یا غیر اللہ کی عبادت کرے یا آخرت یا نبی کا انکار کرے یا ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ معصیت کو جائز سمجھنا کفر ہے، شریعت کا مذاق اڑانا اور اس کے احکام کے ساتھ تمسخر کرنا کفر ہے۔

۳۳۔ ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ہے۔ بندوں کے افعال خدا تعالیٰ کے ”خلق“ اور بندوں کے ”کسب“ سے ہیں۔ علاماتِ قیامت پر جیسا کہ حدیث میں وارد ہوئی ہیں ہم یقین رکھتے ہیں۔ اجتماعیت اور اتحاد کو ہم حق اور ثواب کی چیز اور انتشار و افتراق کو گمراہی و کج روی اور عذاب کا سبب سمجھتے ہیں۔ (العقیدۃ الحسنہ)

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "نظام العبادۃ" اور العقیدۃ الحسنہ)

جس شخص کا قرآن مجید سے کچھ بھی تعلق ہے اس کی فہمی اور بدیہی طور پر یہ بات معلوم ہوگی کہ شرک و بت پرستی کے خلاف صف آرائی میں سے جنگ کرنا، اس کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کرنا اور لوگوں کو اس کے جنگل سے ہمیشہ کے لئے نجات دلانا نبوت کا بنیادی مقصد تھا۔ انبیاء علیہم السلام بالخصوص سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اصل غرض، ان کی دعوت کی اساس، ان کے اعمال کا مقصد اور ان کی جدوجہد کی غایت اصلی یہی تھی۔ یہی ان کی دعوتی مرکز میوں کا محور و مرکزی نقطہ تھا۔

قرآن مجید انہی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کہتا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوْحِي إِلَيْهِ

إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (سورۃ الانبیاء)

ترجمہ۔ "اور جو بھی پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجا ان کی طرف یہی دعویٰ بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہذا میری عبادت کرو۔"

یہی بت پرستی اور شرک یعنی خدا کے علاوہ دوسروں کو معبود بنانا اور ان کے سامنے استغاثی ذلت و مسکنت کا اظہار، ان کے سامنے سجدہ ریزی اور استعانت کرنا اور ان کے لئے تدار و نیاز دینا وغیرہ مانگیں، طویل اٹھنا اور سخت جان جاہلیت ہے، جو کسی زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں اور یہی بنی نوع انسانی کا قدیم ترین، مملکت ترین مرض ہے جو تاریخ انسانی کے تمام ادوار، تمدن و معاشرت، معیشت و سیاست کے تمام تغیرات اور انقلابات کے باوجود بھی نوع انسانی کے پیچھے لگا رہا ہے۔ اللہ کی غیرت اور اس کے غضب کو بھڑکاتا ہے، بندوں کی روحانی، اخلاقی اور تمدنی ترقی کی راہ کا روٹا بنتا ہے اور ان کو انسانیت کے بلند درجہ سے گرا کر پستی



کے عمیق اور مضبوط غاروں میں اوندھے منہ ڈال دیتا ہے اور اس کی تردید قیامت تک کے لئے علمائے حق، مشائخ کرام، دینی دھوڑوں اور اسلامی تحریکوں کا بنیادی رکن اور نبوت کی ابدی میراث ہے۔

وجعلها كلمة باقية في عقبه لعلهم يرجعون  
(سورہ زخرف)

ترجمہ: ”اور یہی بات اپنی ادلا دیں پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں۔“

اور یہی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشینوں، تمام مسلمین، مجددین اور اللہ کی طرف دعوت دینے والے علماء و مشائخ کا عالمی و دالمی شعار ہے۔ چنانچہ اسی عقیدہ ہی کی تصحیح کے لئے رئیس العارنین، محب النبی حضرت مولانا خواجہ فخر الدین دہلوی قدس سرہ نے کتاب ”نظام العقائد“ تصنیف فرمائی۔ جس میں سے چند اہم اور بنیادی عقائد اور پر نقل کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں حضرت نے بھی شرک و کفر ہی کی سیخ کنی فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضرت نے عقیدہ ۱ اور ۲ میں فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا کفر ہے۔ پھر عقیدہ ۵ میں حق تعالیٰ کی سات ذاتی صفتیں بیان فرما کر لکھا کہ ان میں اور دوسری تمام صفات خداوندی میں کسی کو شریک کرنا شرک و کفر ہے۔ مثلاً صفت قدرت کو حق تعالیٰ اپنی قدرت سے ہر جگہ ہر آن ہر زمان و مکان میں حاضر ناظر ہے۔ انسان کی شررگ سے بھی انسان کے قریب ہے۔ اپنی قدرت کُن سے جو چاہے جس وقت چاہے پیدا کر سکتا ہے اور فنا کر سکتا ہے اور اس صفت میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں اسی طرح صفت علم یعنی اس کا علم سب کو محیط ہے اور اس کے علم کا کوئی دوسرا احاطہ نہیں کر سکتا۔ وہ عالم الغیب والشاہدہ ہے اس میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق ہے، یعنی پیدا کرنا، اولاد دینا وغیرہ اور صفت تمذیق یعنی تمام مخلوقات کو رزق دینا اور دوسری تمام صفات میں کوئی دوسرا اس کا شرک نہیں۔ (نظام العقائد)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :-

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ترجمہ :- ”بیشک شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔“

اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے : ”اللہ تعالیٰ دوسرے تمام گناہوں کو بخش دیں گے مگر شرک کو کبھی نہ بخشیں گے اور اس کی سزا دائمی جہنم ہے۔“ اس لئے ہر مسلمان کو اپنے عقیدہ کو شرک کے لوث سے پاک کرنا ضروری ہے اور ذاکرین اور عبادت گزاروں کے لئے تو اور بھی ضروری ہے اس لئے کہ اگر عقیدہ میں شرک کفر، نضحی یا جلی کی آمیزش ہوگی تو سب محنت اور عبادت رائیگاں جائے گی۔ اس کا کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے اپنے دصال سے قبل اپنے صاحبزادہ سید عبد الوہاب کو جو وصیت فرمائی، اس میں فرمایا :-

”اللہ کا تقویٰ اور اس کی اطاعت کو لازم کر لیجیو اور نہ کسی سے خوف

رکھو، نہ طمع اور ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالے کیجیو اور اسی سے

مانگیو اور حق تعالیٰ کے سوا نہ کسی پر بھروسہ رکھو نہ اعتماد۔ توحید،

توحید، توحید۔ سب چیز کا خلاصہ توحید ہے۔“

(الفتح الربانی مترجم - صفحہ ۴۶۳)

نیز حضرت نے اپنے وعظ میں فرمایا :-

”تندرست قلب تو توحید و توکل اور یقین و توشیح اور علم و ایمان اور

تعالیٰ کے قرب سے لبریز ہوا کرتا ہے۔ وہ ساری مخلوق کو بجز وہ  
ذلت و فقر کی نظر سے دیکھتا ہے یعنی اللہ کے سامنے مخلوق کو در ماندہ و  
ناجز سمجھتا ہے۔ (الفتح الربانی صفحہ ۳۳)

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ اپنی بے نظیر تصنیف  
"الفوز الکبیر فی اصول تغیر" میں جو درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے شرک  
کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"شرک کی حقیقت یہ ہے کہ ماسوا اللہ کے لئے ان صفات کو ثابت مانا  
جائے، جو خدا تعالیٰ کے ساتھ مختص ہوں۔ مثلاً عالم کے اندر تصرفات ارادی  
جس کو کس نہایت سے تعبیر کرتے ہیں، یا علم ذاتی جس کا اقتساب  
نہ حواس کے ذریعہ ہو نہ عقل کی رہنمائی سے اور نہ خواب اور الہام  
وغیرہ کے واسطے سے یا مریضوں کو شفا دینا یا کسی شخص پر لعنت کرنا اور  
اس سے ناراض ہونا جس کے باعث اس کو تنگ دستی اور بیماری اور  
شقاوت گھیر لیں یا رحمت بھیجنا جس سے اس کو فراخ دستی، تندرستی اور  
سعادت حاصل ہو۔

مشرکین بھی جواہر (اجسام) اور عظیم الشان امور کے پیدا کرنے میں کسی کو  
خدا تعالیٰ کا شریک نہیں جانتے تھے۔ ان کا اعتقاد تھا کہ جب خدا تعالیٰ  
کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو کسی میں اس کے رکھنے کی قدرت  
نہیں ہے۔ ان کا شرک فقط ایسے امور کی نسبت تھا، جو کہ بعض بندوں  
کے ساتھ مخصوص تھے۔ ان لوگوں کا گمان تھا کہ جیسے شاہان عظیم القدر  
اپنے مقربان خاص کو ملک کے مختلف حصوں کا فرمانروا مقرر کرتے ہیں اور  
بعض امور خاصہ کے فیصل کرنے میں ان کو مختار بنادیتے ہیں اور اپنی

رعایا کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خود استعمال نہیں کرتے اور اپنی کل رعایا کو حکام کے سپرد کر دیتے ہیں اور حکام کی سفارش ان کے ماتحت اور توہین کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔ ایسے ہی بلو شاہ علی الاطلاق علی محمد نے بھی اپنے خاص بندوں کو رتبہ الکرمیت کے خلعت سے سرفراز کیا ہے اور ایسے لوگوں کی رضامندی و ناراضی دوسرے بندوں کے حق میں ہوتی ہے اس لئے وہ ان بندگان خاص کے قرب کو ضروری خیال کرتے تھے تاکہ بادشاہ حقیقی کی درگاہ میں مقبولیت کی صلاحیت پیدا ہو جائے اور جزائے اعمال کے وقت ان کے حق میں شفاعت درجہ قبولیت حاصل کرے اور ان خیالی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ ان کو سجدہ کنا، اور ان کی قربانی کرنا اور ان کے نام کی قسم کھانا اور ضروری امور میں ان کی قدرت کُن فیکون سے مدد لینا جائز سمجھتے تھے۔ انہوں نے پتھر، پتیل، سیسہ وغیرہ کی سورتیں بنا کر ان بندگان خاص کی روحوں کی طرف متوجہ ہونے کا ایک وسیلہ قرار دیا تھا لیکن رفتہ رفتہ ان جملہ نے ان پتھر و پتیل کو ہی اپنا اصلی معبود سمجھنا شروع کر دیا اور خلطِ عظیم واقع ہوا۔

غیر خدا کو غائبانہ پکارنا و مدد طلب کرنا اور اموات سے استشفاع

وغیرہ کے بارے میں اولیائے کرام، فقہائے عظام و مشائخ عظام

رحمہم اللہ تعالیٰ عظیم کے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں

صدرالائمہ حضرت امام ابو حنیفہؒ

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل قبوسے دعا کرنا نہ



وسیلہ پکڑنا درست نہیں۔“ (در مختار)

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمہ

”مشرکین کہ بتوں کی روحوں کو توجہ کا قبلہ سمجھتے تھے، مسلمان بجائے بتوں کے قبروں کو سمجھتے ہیں۔“ (فوز البکیر)

انبیاء علیہم السلام اپنی زندگی میں یا موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس کسی قسم کا دخل یا تصرف نہیں رکھتے ہیں۔“ (البلاغ البین)

حضرت مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی

از روئے آیت شریف اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اللہ کے سوا کسی نبی، ولی یا فرشتہ سے مدد مانگنا حرام ہے۔

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی

مروے سے اپنی حاجتیں طلب کرنا، مردہ کسی قسم کا تصرف رکھتا ہے سمجھنا، اللہ کے پاس سفارش کے مصائب دور کرنے کو کتنا مزج شرک اور کفر ہے۔ (ماتہ مسائل)

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

بلاد و رہونے کے لئے غیر اللہ کو پکارنا اور نفع و نقصان کا ان کو مختار سمجھنا شرک ہے۔ (تفسیر عزیزی)

حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ حنفی پانی پتی

انبیاء و اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا، طواف کرنا، ان سے مدد مانگنا، ان کی نذر کرنا یہ سب حرام ہیں۔ (مالا بدمنہ)

حضرت مولانا عبد الحی لکھوی

ہر شخص کی پکار کو ہر جگہ سے ہر وقت سنا اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔

(فتاویٰ)

اللہ کے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا اعتقاد شرک ہے۔

پیرانِ پیرو حضرت محبوب سبحانی

ایسے دلائل کو غیر اللہ سے پاک و صاف رکھو، جو شخص غیر اللہ سے نفع و نقصان کی امید رکھے وہ اللہ کا عابد نہیں بلکہ وہ اس کا بندہ ہے جس سے یہ توقع رکھتا ہے۔  
(فتح البانی)

اپنی کل حاجتوں کو خدا پر چھوڑ دو۔ تمام خلقت سے منہ پھیر کر اللہ کی طرف جھک جاؤ۔  
(فتوح الغیب)

شیخ فرید الدین عطارؒ

اے انسان! مصیبت میں خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگ۔ خدا کے سوا کوئی قریادرس نہیں، جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارتا ہے دنیا میں اس سے زیادہ کون گمراہ ہو سکتا ہے۔

حضرت جلال الدین مولانا رامؒ

تم دُوروں سے کیوں مانگتے ہو؟ کیا اللہ تعالیٰ اتنا منہل ہو گیا ہے کہ تمہاری خواہش پوری نہیں کر سکتا؟ اپنی مرادیں، رزق وغیرہ خدا ہی سے طلب کر دو۔ پانی ہمیشہ جاری نہ رہی سے ملا کرتا ہے۔

فتویٰ بنائیاہ

حقی مذہب کی معتبر کتاب میں ہے کہ جو کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ بزرگوں کی روحیں ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، وہ کافر ہیں۔

مجالس امیرا

اور دیگر کتب حنفیہ میں ہے کہ مُردوں سے مدد مانگنا حرام ہے۔

## استفتاء (۱)

ما قولکم یو حکم اللہ تعالیٰ درین مسئلہ عادت عوام اس دیار است کہ در وقت مصیبت و حاجت از دور و بعید انبیاء علیہم السلام یا ادیانے کلام را بطریق استمداد می خوانند و اعتقاد می دارند کہ ایشان حاضر و ناظر اند در ہر حال و ہر وقت کہ ما مردم ایشان را می خوانیم، مطلع گشتہ در انجام مقصد دعا می کنند۔ ایں صورت جائز است یا نہ ؟

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ حضرات پر رحمت فرمائے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اس ملک کے عوام کی عادت ہے کہ وہ مصیبت اور حاجت کے وقت دور دراز سے انبیاء علیہم السلام یا ادیانے کلام کو طلب مدد کے طور پر پکارتے ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ہر حال میں حاضر و ناظر ہیں۔ نیز یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہم جب بھی ان کو پکارتے ہیں ان کو علم ہو جاتا ہے اور وہ ہماری حاجت بہ آسانی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کیا یہ صورت جائز ہے یا نہ ؟ بیان فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے۔

## الجواب وهو الموفق للصواب

سورت مذکورہ حرام بلکہ شرک مرتجح است۔ چہ ایں صورت عنین اعتقاد علم غیب است برائے غیر از تعالیٰ۔ و اعتقاد مذکور شرک مرتجح است۔  
بیانش: کہ شرک در شرح عبادت است از شرک گروانیدن او تعالیٰ در ذات یا صفات مختصہ یا عبادت و سے عز و جل۔ و علم غیب از صفات مختصہ بوسے سبحانہ و تعالیٰ است۔

کیا ہو مصرح فی کتاب العقائد، لا تطول بذکر العبارات



کلیہا، بل نقصر علی نقول عبارۃ علی القاری فی شرح  
الفتاۃ الاکبر، وہی ہلذہ۔

بالجملة علو الغیب امر تفرد به سبحانه وتعالى ولا  
سبیل الیه للعباد الا باعلام عنه والهام بطریق المعجزة  
والکرامۃ وارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن  
فیه ذلک۔

ولهذا ذکر فی الفتاوی عند قول القائل عند رؤیة  
هالة القمر ای دأوتہ: یکون مطر مدعی علم  
العلم لا بعلمتہ کفر۔

وذكر الحنفیہ تصریحاً بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی  
الله علیہ وسلم یعلم الغیب لعارضۃ قوله تعالى:  
قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله۔ كما  
فی المسأرة۔ (انتمی)

کتبہ محمد بشیر عفا الله عنہ صبح الجواب عبد الصمد پشاوری۔ صبح الجواب ذوالفقار۔  
صبح الجواب سید محمد سیوانی۔ (مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی لکھوی۔ جلد ۱۔  
صفحہ ۳۲۸)۔

ترجمہ: ”صورت مذکورہ حرام، کچھ شرک مرتکب ہے کیونکہ یہ صورت غیر خدا کے لئے غیب  
کے ثبوت کو متضمن ہے (جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے) اور غیر خدا کے لئے  
یہ اعتقاد مرتکب شرک ہے۔“

تفصیل اس کی یہ ہے کہ شریعت کی اصطلاح میں، اللہ تعالیٰ کی ذات میں، یا اس  
کی صفات مختصہ میں یا اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک بنانے کو شرک کہتے ہیں



اور علم غیب ان صفات میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔

جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں پوری صراحت سے مذکور ہے۔ ہم تمام جبار قول کو ذکر کر کے جواب کو طول نہیں دیتے، بلکہ علامہ علی قاریؒ نے مختصر فقہ اکبر میں جو نکحا ہے صرف اسی کو نقل کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

الحاصل علم غیب ایک ایسی صفت ہے جس میں اللہ تعالیٰ و سبحانہ متصور اور یگانہ ہے۔ بندوں کے لئے اس تک رسائی کی کوئی صورت نہیں۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود بتا دے یا بات دل میں ڈال دے۔ (یعنی غیر کو) بطور معجزہ اور (دل کو) بطور کرامت یا جہاں ممکن ہو وہاں علامتوں سے استدلال کی راہ دکھا دے۔

یہی وجہ ہے کہ کتب فتاویٰ میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص چاند کا دائرہ اور اس کا مالہ دیکھ کر کہے کہ بارش ہوگی اور اس قول میں غیب جاننے کا دعویٰ کرے اور اپنے دعوے کو علامت پر مبنی قرار نہ دے تو وہ کافر ہو جاوے گا۔

اور فقہاء حنفیہؒ نے اس شخص کے کافر ہونے کی صراحت کی ہے جو یہ اعتقاد رکھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ اعتقاد اللہ تعالیٰ کے ارشاد قل لا یعلم الا یتہ کے منافی ہے اور منافق ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ فرما دیجئے کہ زمین و آسمان میں رہنے والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ اسی طرح مسائره میں ہے۔

### جواب دوم هو المصواب

فی الواقع، بچوں اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند و ہمہ حال بزندانے مطلع می شوند، اگرچہ از بعید باشد شرک است، چہ این صفت از مختصات حق جل جلالہ است کسی را در ان شرکت نیست۔

در فتاویٰ بنارہ می نویسد :-

لو تزوج بلا شهود و قال خدا و رسول خدا و گواہ کرم یکفر  
لانه اعتقد ان الرسول و الملك يعلمان الغیب - (انتہی)  
و نیز در بنارہ است :-

و عن هذا قال علماء و نامن قال ان ادواح الشائع حكمة  
تعلو یکفر - انتہی - والله اعلم -

(مجموعہ فتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۳۲۸)

ترجمہ :- "یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام ہر وقت حاضر و ناظر  
ہوتے ہیں اور وقت ہماری پکار (کو سنتے اور اس) سے باخبر رہتے ہیں اگرچہ دور  
ہوئے ہو، واقعی شرک ہے۔ کیونکہ یہ صفت (علم غیب) ان صفات میں سے  
ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔ اور اس میں کوئی ابن کا شریک نہیں۔

فتاویٰ بنارہ کے مؤلف لکھتے ہیں :-

اگر کسی آدمی نے گواہوں کے بغیر نکاح کیا اور کہا : خدا، رسول خدا اور فرشتوں کو  
گواہ بناتا ہوں تو کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے یہ اعتقاد کر لیا کہ رسول خدا اصلی  
اللہ علیہ وسلم اور فرشتے غیب جانتے ہیں۔

اسی طرح بنارہ یہ بھی لکھتا ہے :-

اور اسی وجہ سے ہمارے علماء نے فرمایا ہے جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ بزرگوں کی  
روحیں حاضر و ناظر ہیں اور غیب جانتی ہیں تو وہ کافر ہو جائے گا۔

## استفتاء (۲)

ما قولکم فی رجل یظن ان الاولیاء یعلمون ویسمعون



نداء المنادی قریباً وبعیداً ویستدہ بالفاظ یقولہا  
 الحاضر للحاضر وینذر بانعام یقول نذرت لہ بیلیناً ووجوہاً  
 ترجمہ: ”اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ جس کا اعتقاد ہے جو کہ اولیائے کلم  
 پکارنے بلے کی پکار کر دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور جانتے ہیں اور وہ ان  
 سے ایسے الفاظ و خطاب سے مدد مانگتا ہے جو ایک شخص اپنے سامنے موجود آدمی  
 کے لئے استعمال کرتا ہے۔ نیز وہ ان کے لئے چوپایوں کی نذریں مانتا ہے۔  
 مثلاً وہ کہتا ہے میں نے یہ جانور اس کے لئے نذر کیا۔“

جواب :-

هو المصوب - هذا رجل فاسد العقيدة بل ينحشي  
 عليه الكفر فان سماع الاولياء النداء من بعيد ليس  
 بثابت والعلم الكلي بجميع الجزئيات في جميع الازمان  
 مختص بالله جل وقد قال في الفتاوى البزازية :-

من قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم ، يكفر -  
 ( انتہی )

وذكر فيه أيضاً :-

ان من تزوج بشهادة الله ورسوله يكفر - لانه ظن  
 ان الرسول يعلم الغيب - ( انتہی )

والنذر لغير الله حرام ويحرم المنذور لغير  
 الله كما بسطه في السجرات والرقائق وغيرها والله اعلم -  
 حرره الحاج غفور به القوي ابو الحسنات محمد عبد الحمی تاجد ازاد عن زبیر الجلی والنجفی -  
 (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبد الحمی لکھنوی جلد اول صفحہ ۲۶۱)

ترجمہ :- ”وہی صواب کی توفیق دینے والا ہے۔ ایسا آدمی فاسد العقیدہ ہے، بلکہ اس پر کفر کا اندیشہ ہے اس لئے کہ اولیاء اللہ کا دوسرے بھائی نہ تھا، نہ ثابت نہیں اور تمام جزئیات کا تمام زبانوں میں کلی علم اللہ جل شانہ کے ساتھ مختص ہے۔ اور فتاویٰ بزازہ میں ہے :-

جس شخص نے یہ کہا کہ بزرگوں کی رد میں حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہیں اس کو کافر قرار دیا جائے۔

نیز اس میں مذکور ہے :-

جس آدمی نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی سے نکاح کیا اس کی تکفیر کی جائے، کیونکہ اس نے یہ خیال کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔

اور غیر خدا کے لئے نذر ماننا حرام ہے اور جو جانور غیر خدا کے لئے نذر مانا جائے وہ بھی حرام ہے جیسا کہ البحر الرائق اور ردّ مختار وغیرہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔“

### استفتاء (۳)

شخصی بریدان خود تعلیم می کنند کہ ”یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئ لک“ بطور دعا و ورد بخوانند برائے قضاے حاجات مفید است۔  
 و بعض کسان باین طریق تعلیم میکنند کہ ”یا شیخ برائے حصول مابدرگاہ خدا عاکنہ“ پس برائے تعلیم کنندہ چہ حکم است؟ و ہر دو کلام کلام شرک است یا نہ؟  
 و آیا شیخ عبد القادر جیلانی قدرت دارند کہ فریاد ہر کس شنیدہ برائے نہ اکند و دعا کنند و بفریاد رسند یافتہ؟



ترجمہ :- ”ایک شخص اپنے مریدوں کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ بطور دعا اور وظیفہ ”یا شیخ  
عبد القادر جیلانی شیئاً للہ“ پڑھا کریں۔ قصائے حاجات کے لئے  
مفید ہے۔

اور بعض لوگ اس طریقہ سے تعلیم دیتے ہیں کہ ”اے شیخ! ہماری حاجت  
بر آرمی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں۔“ ایسی تعلیم دینے والے  
کا کیا حکم ہے؟

اور کیا حضرت شیخ عبدالقادرؒ ایسی قدرت رکھتے ہیں کہ ہر ایک کی فریاد  
سُن کر پکارنے والے کے لئے دعا کریں اور اس کی فریاد رسی کریں یا نہیں؟  
جواب :-

ہو المصوب۔ از چین وظیفہ احتراز لازم و واجب است۔ اولاً ازین جہت کہ  
این وظیفہ متضمن شیئاً للہ است و بعض نقباء از پجنوں لفظ حکم کفر کردہ اند۔  
چنانکہ در در مختار می نویسند: کذا قول شیئاً للہ قیل یکفر۔ (انتہی)  
و در رد المحتار می آرد:

لعل وجهہ انه طلب شیئاً للہ واللہ غنی عن کل  
شیء والکل مفتقر الیہ وینبغی ان یرجح عدم التکفیر  
فانه یمکن ان یقول ارددت طلب شیء اکراماً للہ۔

(شرح الوہابیۃ)

قلت فیذنبغی ان یجب التباعد من هذه العبارة۔ وقد  
مر ان مافیہ یؤمر بالتوبة والاستغفار و تجدید  
النکاح۔ (انتہی)

ثانیاً ازین جہت کہ این وظیفہ متضمن ست ندائی اموات را از اکنہ بعیدہ و شرفاً

ثابت نیست کہ اولیاء را قدرتی حاصل است کہ از ائمنہ بعیدہ نداشتند۔  
البتہ سماعہ اموات سلام زائر قبر را ثابت است، بلکہ اعتقاد اینکه کسی غیر حق سبحانہ  
حاضر و ناظر و عالم خفی و جلی در ہر وقت و ہر آن است اعتقاد شرک است۔  
در فتاویٰ بنیاز می نویسد۔

تزوج بلا شہود وقال خدای و رسول خدا و فرشتگان را گواہ کردہ ام  
یکفر لانہ اعتقد ان الرسول و الملك يعلمان الغیب  
وقال علماء نامن قال ان ارواح المشائخ حاضرة  
تعلم یکفر۔ (انتہی)

و حضرت شیخ عبد القادر اگرچہ از اجلہ اولیاء است محمدیہ مستند و مناقب و  
فضائل شان لا تعد و لا تحصى اند، لیکن چنین قدرت شان کہ فریاد را از ائمنہ بعیدہ  
بشنوند و بغیر یاد در سند ثابت نیست۔ و اعتقاد اینکه آن جناب ہر وقت حال  
مریدان خود میداند و ندائی شان می شنوند از عقائد شرک است۔ واللہ اعلم۔  
حررہ ابو الحسنات محمد عبد الحئی عفی عنہ۔

(مجموعہ فتاویٰ مولانا عبد الحئی جلد اول صفحہ ۲۵۲-۲۵۳)

ترجمہ :- ”ایسے وظیفہ سے بچنا لازم اور واجب ہے۔ اول اس لئے کہ یہ وظیفہ شینائے اللہ  
پر مشتمل ہے اور بعض فقہاء نے اس قسم کے الفاظ کی بنا پر کفر کا حکم لگایا ہے  
چنانچہ در مختار میں ہے۔ اسی طرح شینائے اللہ کہنا۔ بعض نے اس پر کفر کا  
حکم لگایا ہے۔

اور رد المختار میں ہے :

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اللہ کے لئے کوئی چیز طلب کی ہے۔ حالانکہ  
اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں اور مناسب



یہ ہے کہ عدم تحکیم کو ترجیح دی جائے، کیونکہ ممکن ہے قائل یہ کہے کہ میرا ارادہ اللہ تعالیٰ کے اکرام کی خاطر مانگتا ہے۔ (شرح دیبانیہ)

میں (علامہ ابن عابدین شامیؒ) کہتا ہوں پھر بھی اس عبارت سے دور رہنا واجب ہے کیونکہ اس میں حرمت کی دوسری وجہ موجود ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اور پہلے گزر چکا ہے کہ قائل کو توبہ و استغفار اور تہجد و نیک اعمال کا حکم دیا جائے۔

دوسری وجہ (ایسے وظیفہ سے وجوب احتراز کی) یہ ہے کہ یہ وظیفہ دور دراز سے مُردوں کو پکارنے پر مشتمل ہے اور دور دراز سے ادیاء اللہ کے لئے پکار سننے کی قدرت شریعت سے ثابت نہیں۔ البتہ مُردوں کا زائر کا سلام سنا ثابت ہے۔ بلکہ یہ اعتقاد کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور حاضر و ناظر ہے اور ہر وقت اور ہر آن میں ہر ظاہر و پوشیدہ کو جانتا ہے یہ اعتقاد شرک ہے۔ (فتاویٰ بزاز یہ کی عبارت کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

اور حضرت شیخ عبد القادرؒ اگرچہ امت محمدیہ کے بلند پایہ ادیاء میں سے ہیں۔ ان کے مناقب اور فضائل بے شمار ہیں، لیکن ان کے لئے ایسی قدرت کہ وہ دور دراز سے فریادیں سنتے اور فریادیں کرتے ہیں اور یہ اعتقاد کہ وہ ہر وقت اپنے مریدوں کے احوال سے باخبر رہتے ہیں اور ان کی پکاریں سنتے ہیں، عقائد شرک میں سے ہے۔

## استفتاء (۴)

ما قولکم فی هذه المسئلة۔

اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت غوث اعظمؒ کی یہ قوت حاصل ہے کہ جس

مقام سے کوئی ان کو پکارے اس کی نذا کو وہ سنتے ہیں اور اس کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو موافق قواعد شرعیہ کے یہ عقیدہ کیسا ہے۔  
جواب: ہوا المصوب۔

یہ عقیدہ خلاف عقائد اہل اسلام بلکہ منجرا لى الشکر ہے۔ ہر شخص کی نذا کو ہر جگہ سے ہر وقت سنا خاص ہے پروردگار عالم کے ساتھ کسی مخلوق میں یہ صفت نہیں۔  
واللہ اعلم۔ حررہ الراجی عفو بہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحئی تجاوز اللہ  
عن ذنبہ الجلی و خفی۔ (مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۹۰)

## استفتاء (۵)

مرد چاہتا ہے پیغمبران و ولی اللہ سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:-

مرد چاہتا ہے واسطے قبول ہونے دعا اور حاصل ہونے مطلب کے جناب پیغمبران و ولی اللہ سے بالاتفاق جائز تھا اور ذات باریکات آپ لوگوں کے باعث حصول مقاصد اور موجب قبولیت دعا ہوتی رہی اور سلف صالح کا قرون ثلاثہ وغیرہ میں یہی دستور رہا کہ جو حضرات اپنے زمانہ میں صالح و ولی اللہ معلوم ہوئے ان کو لوگ اپنی قبولیت دعا کے واسطے تکلیف دیتے رہے اور ان سے دعا کرانے کی خواستگاری رہی۔

بناءً علیہ اگر اب بھی کوئی صالح یا ولی اللہ معلوم ہو اور اس سے لوگ دعا کریں یا اپنی دعا کی قبولیت میں اس کو وسیلہ ٹھہرائیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے پیشوا کر کے اپنی طلب حاجت کی تھی۔ بالاتفاق جائز ہو گا اور اس میں کسی فقہائی حنفیہ اختلاف نہیں۔



واضح رہے کہ یہی مذہب اکثر فقہار کا قابلِ فتویٰ زمانہ ہمارے کہے،  
کیونکہ اس میں احتیاط ہے جیسا کہ واقف کتب فقہیہ میں ہیں۔

واللہ اعلم وعلیہ اتم

عمرہ محمد اسحاق بڑوسری البہمدی

(مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحق بکھوی جلد اول صفحہ ۱۲۸)

# حضرت سلطان بابو حجتہ علیہ فرماتے ہیں

دیوان ہامو مترجم : صفحہ : ۱

یقیناً دینِ دوس عالم کہ لا معبود الا ہو	ولا موجود فی الخونین لا متعبد الا ہو
نمل یقین کمال کمال ایہ کمال ثابت ہوئی	ددہیں جہانیں حاضر ناظر اللہ باہجہ نہ کوئی

تمام اہل اسلام کا اس بات پر پختہ اعتقاد ہے کہ :-

وَالْيَوْمَ يَخْشَرُهُمْ وَمَا يُعْبَدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
فَيَقُولُ عَاَنْتُمْ أَصْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَوْ هُمْ  
مَنْ لَوْ السَّبِيلُ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي  
لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَدْلِيَاءَ وَلَكِنْ مَتَّعْتُمْ  
وَأَبَاءَهُمْ حَتَّى نَسْأَلَ الْبُكَرَةَ كَالْوَاقِئِ مَا بُورَاهُ

(پٹ - سورۃ الفرقان - ع)

ترجمہ :- "اور جس دن اللہ جمع کرے گا ان (مشرکین) کو ابدان (بند رگول) کو جن کی وہ  
اللہ کے سوا پوجا کرتے رہے، تو ان سے (جن کی پوجا کی گئی) پوچھے گا کہ کیا

تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا (کہ وہ تمہاری پرستش کرنے لگ گئے) یا وہ خود ہی راہِ راست سے ہٹک گئے، تو وہ جواب دیں گے کہ اے اللہ تو پاک ہے۔ ہمارے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ (ہم خود) اپنے لئے تیرے سوا کسی کو کار ساز بناتے (تو بھلا ہم ان کو کس طرح یہ تعلیم دے سکتے تھے کہ وہ ہمیں کار ساز سمجھ کر ہماری پوجا کریں) لیکن تو ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو ناندے پہنچا تا رہا۔ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھلا بیٹھے اور یہ لوگ تباہ ہونے والے تھے۔

## مشرکین مکہ مشرک کیوں تھے؟

بعض لوگوں کو یہ بھول لگی ہوئی ہے (میں یہ نہیں کتا کہ وہ بذیاتی سے قرآنی آیات و تعلیمات پر پردہ ڈالتے ہیں۔ محض بھول کی وجہ سے کہتے ہیں) کہ کافر لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف لا کر بُت توڑے، کلمہ پڑھایا اور لوگوں کو مسلمان بنایا۔

مشرک چونکہ بتوں کی پوجا کرتے تھے اس لئے وہ مشرک تھے اور بتوں کی پوجا پرستش نہ کرے وہ مسلمان ہے۔ آج میں یہ بھول دُور کر دینا چاہتا ہوں۔ بات دراصل یہ ہے کہ مشرک لوگ بتوں کی پوجا کرتے بھی تھے اور نہیں بھی کرتے تھے۔ دونوں باتیں سمجھ لینے کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچ جانا آسان ہو گا۔

۱۔ نصرانی مذہب والوں کی کئی قومیں ہیں، وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور کہتے ہیں۔ لیکن اگر آپ انہیں کسی کابت بنا کر پیش کریں۔ وہ کتنا ہی قہقہے، خنجر و سوز اور اعلیٰ کیوں نہ ہو وہ ہرگز پوجا نہیں کریں گے۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مریم علیہا السلام کی تصاویر اور بتوں ہی کی پوجا کریں گے۔ دراصل وہ حضرت عیسیٰ



اور حضرت مریمؑ کو حاجت روا، مشکل کشا سمجھا کر ان کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کے بتوں اور تصویروں کو وہ حاجت روا اور مشکل کشا نہیں سمجھتے، اس لحاظ سے وہ بتوں کی پوجا نہیں کرتے۔

مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریمؑ (جن کو نصاریٰ عالم الغیب، حاجت روا اور اپنا مشکل کشا سمجھتے ہیں) کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان کی تصاویر اور بت سامنے رکھتے تھے اور رکھتے ہیں، اس لحاظ سے وہ بتوں کی پوجا کرتے بھی ہیں۔ اصل مقصود ان کا عیسیٰؑ اور مریمؑ کی پرستش ہے نہ ان کے بتوں کی، بت تو محض ان کی یاد تازہ کرنے کے لئے سامنے رکھ لئے گئے در نہ ہمارے تھما کے بنائے ہوئے کسی بت کی وہ پوجا کیوں نہیں کرتے۔

۲۔ اسی طرح ہندو قوم، بت پرست ہوتے ہوئے ہمارے بنائے ہوئے بتوں کی پرستش نہیں کریں گے۔ اگر بتوں ہی کی پرستش مطلوب ہوتی تو کوئی بت بھی مل جاتا وہ اسی کی پوجا کر لیتے گردہ صرف کرشن، مادایو، رام چندر جی وغیرہ کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو وہ اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں، اصل میں ان کی پرستش کرتے ہیں، ان کی پرستش ہی ان کا مقصود و مطلوب ہے، اس لحاظ سے وہ ان کی پوجا نہیں کرتے مگر ان کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان کی اور صرف ان کی ہی تصاویر سامنے رکھ کر پوجا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ بتوں کی پوجا کرتے بھی ہیں مگر مقصود بتوں کی پوجا نہیں، بلکہ ان بزرگوں کی جن کے یہ بت ہیں۔

۳۔ اسی طرح مشرقین عرب بتوں کی پوجا کرتے بھی تھے اور نہیں بھی۔ صحیح بخاری باب فتح مکہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہر میں دس ہزار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا لشکر ہمراہ لے کر داخل مکہ ہوئے لو ابی اَنْ يَدْخُلَ



الْبَيْتِ وَفِيهِ الْبَيْتُ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں  
غیر اللہ کے بتوں کی موجودگی میں داخل ہونے سے انکار فرمادیا۔

ان بتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر بھی تھیں۔  
جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں:-

فَأَخْرَجَ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ  
ہبل، جو مخفف ہے ہابیل کا اور ہبل حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا تھا۔ جسے  
اس کے بھائی قابیل نے شہید کر دیا تھا۔ یہ چونکہ کائناتِ انسانی میں سب سے  
پہلا شہید تھا۔ اس لئے اس کے مجسمہ کو سب سے بڑے مقرب اور حاجت روا  
کابت مانتے ہوئے اسے کعبہ کی چھت پر رکھا ہوا تھا۔ ان کے علاوہ ثَلَاثَ  
مِائَةِ وَسِتُّونَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - تین سو ساٹھ بت کعبہ کے ارد گرد  
تھے۔

غرض کہ مشرکین عرب اور مشرکین مکہ بتوں اور تصاویر کی پرستش کرتے تھے، مگر وہ  
بت اور تصاویر شہداء، اولیاء اور حضرت ابراہیم و اسماعیل جیسے جلیل القدر اور  
اولو العزم انبیاء کی تھیں جنہیں وہ اپنا حاجت روا، فریاد رس اور مشکل کشا سمجھتے تھے۔  
ہر کس و ناکس کی تصویر کی پرستش کرنے پر کبھی آمادہ اور تیار نہ تھے۔ اس سے معلوم  
ہوا کہ مشرکین عرب بتوں کی پوجا اور عبادت نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بتوں کو حاجت روا  
یا اوصاف کا مدد کا مالک ہی سمجھتے تھے۔ البتہ ان بنہ گانِ دین اور انبیاء کرام کی یاد تازہ  
کرنے کے لئے ان کے مجسمے اور تصاویر سامنے رکھ لیتے تھے اور ان کے آگے نیازات  
اور نذرانے پیش کرتے اور حق پرستش ادا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے وہ بتوں کی پوجا  
کرتے بھی تھے مگر مقصود ان کا سامنے رکھے ہوئے بتوں کی پرستش نہ ہوتی تھی، بلکہ  
مقصود وہ ہوتے جن کے یہ بت تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نصاریٰ، ہندو اقوام



اور مشرکین عرب محض اس لئے مشرک نہیں تھے کہ وہ بتوں کی پرستش کرتے تھے بلکہ اس لئے مشرک کہلائے کہ وہ **مِنْ دُونِ اللّٰهِ** یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا شعلہ اور اولیاء اور انبیاء و صلحاء کی پرستش کرتے تھے۔ ان کو خدا کی صفات، اس کے حقوق اور اختیارات میں شریک و شریک سمجھتے تھے، ان کی نذریں، نیازیں دیتے تھے، غائبانہ حاجات میں پکارتے تھے اور ان بزرگوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے نازیاد و بالبعث ان کے مجھے بھی بنا کر سامنے رکھ لیتے تھے، تو وہ غیر اللہ کی پرستش کرنے سے مشرک اور کافر ٹھہرے نہ کہ صرف بتوں کی پرستش سے۔

## مشرک کی ابتدا کب اور کس طرح ہوئی

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک اٹھ پچشتیس گزری ہیں جو جادہ حق پر تھے اور توحید پرست تھے۔ سب سے پہلے مشرک کا منہوس قدم دنیا میں اس طرح آیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے ان کی قوم کے پانچ بزرگ تھے۔ (۱) ود (۲) سواع (۳) یغوث (۴) یعوق (۵) نسر۔ جن کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ **اَسْمَاءُ بَرَجَالٍ صَالِحِينَ** **مِنْ قَوْمِ نُوحٍ**۔ یعنی یہ ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے صالح اور نیک مردوں کے اسمائے گرامی تھے۔ ان کے گزر جانے کے بعد ان کے عقیدت مندوں نے ان کے مجھے بنا کر ان کی پرستش شروع کر دی۔

آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا اور حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس انہیں تبلیغ کی۔ لیکن چونکہ مشرکین اپنے معبودوں کو پیارا اور محبوب سمجھتے تھے اور ان کی عبادت اور پرستش کو بہت بڑی نیکی اور تقرب الہی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اس لئے حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ



اور غیر اللہ کی پرستش سے روکنے پر مشرکین کو غصہ آیا اور وہ حضرت نوح علیہ السلام کی مخالفت کرنے لگے، جیسے کسی نمازی کو نماز سے روکا جائے تو اسے غصہ آتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اسے نیکی سے روکا گیا ہے، اس لئے وہ روکنے والے کو بُرا سمجھتا ہے، اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کو بھی وہ بُرا سمجھنے لگے تھے کیونکہ یہ انہیں بزرگوں کی پرستش (جو ان کے خیال میں نیکی تھی) سے منع کرتے تھے اور ان کی مخالفت اس قدر شدید ہو گئی کہ وہ بیٹوں کو حضرت نوحؑ کے رو بہد کو کھینچتے تھے۔ اِنَّ اَبْنٰی اٰدَمَ اِنِّیْ دِیْہَا اِذَا۔ کہ بیٹا! اس نوحؑ سے بچنا، اس کے قریب مت جانا اور اس کی باتیں ہرگز نہ سُننا۔ بیشک میرے باپ نے مجھے بھی اس بات کی وصیت کی تھی۔

ایسے حالات میں نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال دن رات ایک کر کے تبلیغِ دین و اشاعتِ توحید کا فریضہ ادا کیا۔ مگر اس قدر طویل عرصہ کے دغلو و تبلیغ کے بعد مَا اَمْسَنَ مَعَا اِلَّا قَلْبِیْل۔ صرف چند آدمی ہی آپ کے ساتھ ایمان لائے۔

## حکمت

دنیا میں سب سے پہلے تبلیغِ توحید حضرت نوحؑ کا ساڑھے نو سو سال کا عرصہ تبلیغِ توحید پر لگانے اور پھر بھی حوصلہ افزا و خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہونے میں یہ حکمت بتلانا مقصود تھی کہ شرک کا مقابلہ آسان کام نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی تبلیغِ توحید کی وجہ سے آگ میں ڈالا گیا تھا کہ وہ لوگوں کو نیکیوں کی پوجا سے روکتے تھے۔ بس اس پر وہ آگ بجولا ہو گئے اور حضرت ابراہیمؑ کو بُرا جان کر آگ میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ محمدؐ میں اپنے اللہ اور معبودوں کے

نام پر منتیں مانتی تھیں کہ میرا فلاں کام بن گیا۔ میری فلاں حاجت پوری ہو گئی تو میں اس چتا کے لئے ایندھن کا اندازہ دوں گی جو بزرگوں کی پرستش سے روکنے والے ابراہیمؑ کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔

جنگ بدر میں ابو جہل نے بھی کہا تھا کہ میرے مولا جو حق پر ہے اسے فتح دے، اسے اپنی نیکیوں یعنی ابراہیمؑ و اسماعیلؑ اور دوسرے نیک بندوں کی پوجا کرنے پر ناز اور گھمٹ تھا۔ وہ غیر اللہ کی پوجا کو نیکی سمجھتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ اس نیکی پر خدا راضی ہے، اور ہم نیکی کرنے والوں کو ضرور ان بُرے لوگوں پر فتح دے گا جو ہمیں ان بزرگوں کی بندگی اور پرستش سے منع کرتے ہیں۔

## واقعہ

جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا، تو حضرت جبرائیلؑ حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ابراہیمؑ کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے، ہمارے متعلق کچھ خدمت ہے؟ تو حضرت ابراہیمؑ نے جواب میں فرمایا اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا۔ یعنی ضرورت اور حاجت تو ہے مگر اے جبرائیلؑ! میں آپ سے متعلق نہیں خدائے متعلق ہے۔

یہ ہے توحید کہ آگ میں جل جانا منقطع کر لیا جاتے مگر خدا کے سوا اگر جبرائیلؑ بھی ہو تو اس سے بھی حاجت برآری کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا احقر ہیں کہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

## توحید پرستوں کا امتحان

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ مومنین، مومنین میدانِ قیامت میں کھڑے ہوں گے



اللہ تعالیٰ ایک تجلی سے ظاہر ہوں گے، مگر ایمان والے لوگ کہیں گے کہ معلوم نہیں کہ کس کی تجلی ہے اور اس صورت میں کون ظاہر ہو رہا ہے، ہم تو سجدہ نہیں کریں گے۔ پھر رب تعالیٰ دوسری صورت میں ظاہر ہوں گے، اور مومنین جب پہچان لیں گے کہ واقعی یہ ہمارے پروردگار معبود حقیقی، مقصود حقیقی، موجود حقیقی، وہی کی تجلیات ہیں اور وہی تعالیٰ ان تجلیوں میں ظاہر ہو رہا ہے، تب سجدہ کریں گے۔ یہ ہے توحید پرستوں اور ایمان والوں کی قوتِ ایمانی کہ خدا کو بھی جب تک پہچان نہ لیں سجدہ نہیں کرتے۔

الحقۃً مشرکین انبیاء علیہم السلام، صلحاء اور شہداء کی پرستش اور بزرگانِ دین کی پوجا کرنے کی وجہ سے مشرک کہلاتے ہیں اور ان کی ہی پوجا ان کا اصلی مقصد بھی ہوتا ہے، بُت تو محض ان کی یاد تازہ کرنے کا ذریعہ ہیں۔ وَیُؤْمَرُ بِحُسْرَاهُمْ وَمَا يُعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ - قیامت کو اللہ تعالیٰ نبیوں، بزرگوں کی پرستش کرنے والے عابدین مشرکین کو اور ان بزرگوں کو جن کی یہ مشرک پوجا کرتے رہے، اکٹھا کریں گے۔

فَيَقُولُ عَذَابُكُمْ أَضَلُّ لَكُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَهْلُ هُمْ مَنَلُوا السَّبِيلَ۔ اور پوچھیں گے کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے سیدھے راستے سے بھٹکایا اور اپنی پرستش اور بندگی پر لگایا یا وہ خود بخود سیدھی راہ سے بھٹک گئے اور تمہیں معبود والا سمجھ کر تمہاری پرستش کرنے رہے۔

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ۔ وہ (جن کی پرستش کی جاتی تھی) کہیں گے کہ اے باری تعالیٰ تو پاک ہے تمام محبوب سے، اولاد سے، بیوی سے، شریکوں سے، اعجز سے، جب تو شریکوں سے ہے ہی پاک، تیرا کوئی بھی ذات و صفات میں، ملک و اختیارات میں



اور حقوق و تصرفات میں شریک و ہم نہیں ہے تو ہم تیرے سوا کسی کو اپنا رفیق،  
معبود، حاجت روا اور مشکل کشا جانتے۔

جب ہم خود کسی کو تیرے سوا معبود نہیں ٹھہرتے تو ان مشرکوں کو ہم کیسے شرک  
کرنے کی طرف اور اپنی بندگی کی طرف بلا سکتے تھے۔ بجا تک۔ دراصل ان کی گمراہی  
اور شرک اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ۔

وَلٰكِنْ تَتَّخِذُهُمْ وَاٰبَاءَهُمْ حَتّٰى نَسُو الْبَذَرَ وَكَاثِرًا  
قَوْمًا بُرَآءَ ۚ یہ ہمیں بلاتے تھے، ہمیں پکارتے تھے، ہم سے حاجات اور  
مرادات طلب کرتے تھے۔ لیکن ان کی مرادات و حاجات تو خود بُرلا تا تھا۔ ان کے  
اور ان کے آباؤ اجداد کے کام تو بنا دیتا تھا۔ ان کی خشکیں تو آسان کر دیتا تھا تو اس  
کا مطلب پورا ہو جانے کی وجہ سے وہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ تیرے  
ذکر، تیرے احکام اور تیری توحید کو ہی بھول گئے اور ہلاک ہو گئے۔

وَلٰكِنْ تَتَّخِذُهُمْ وَاٰبَاءَهُمْ سَیِّئًا مَّا عَلَّمُوْهُمْ ۚ سَیِّئًا مَّا عَلَّمُوْهُمْ  
ہوئے کام بھی اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ ہر طرح کی دنیوی نعمتوں سے وہی نواز تا  
ہے جیسا کہ اس کا اپنا ارشاد ہے۔

لَاۤ اَغْنٰ عَنْهُمُ اٰیٰتِیْ وَهَآؤُ لَاۤیِّ مِنْ عَطَاۤءِ رَبِّیْكَ ۚ کہ ہم ہر  
ایک کو دشمن، دوست، فرمانبردار اور نافرمان، مشرک اور موحد، کافر، مؤمن تمام کو  
ہم دے دیتے ہیں۔ تمام کے کام ہم ہی بناتے ہیں اور سب کی حاجات و مرادات  
ہم خود ہی پوری کرتے ہیں۔

مگر مشرکین اس حاجت برآری اور مشکل کنافی کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں،  
نیز خدا سے مانگنے والوں کی مرادیں دیر سے برآتی ہیں اور غیر اللہ سے مانگنے والے کی  
مرادات جلد ہی پوری ہو جاتی ہیں۔ جیسے کاشتکار ہل چلاتا ہے، زمین تیار کرتا ہے؛



تخم ریزی کرتا ہے۔ آبپاری کرتا ہے۔ حفاظت کرتا ہے۔ تب سال چھ مہینے کے بعد جائزہ اور حلال طریقہ سے اسے روزی نصیب ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ناجائز ذرائع استعمال کرنے والا مثلاً چور، راشی وغیرہ کس قدر جلد اپنی روزی کا سامان بنا لیتے ہیں یا ایک دکاندار جائز صورت میں کمانے والا پہلے سرمایہ لگاتا ہے۔ سامان تجارت خرید کرتا ہے، پھر صبح سے شام تک گاہکوں کے انتظار میں بیٹھتا ہے۔ تب کہیں جا کر کچھ کما تا ہے، مگر اس کے مقابلہ میں قمار باز یعنی جو آگیا ایک ہی داؤ سے ہزاروں روپے کما کر گھر لوٹ آتا ہے۔

ایسی صورتوں میں ناجائز ذرائع استعمال کرنے والوں کو بھی روزی خدا ہی دیتا ہے اور جائز ذرائع سے کمانے والوں کی نسبت جلدی بھی دیتا ہے اور حکم خداوندی کے مطابق چلنے والوں کو دیسے دیتا ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ خدا کے نزدیک کون سا طریقہ جائز مقبول اور پسندیدہ ہے اور کونسا طریقہ ناجائز، حرام اور ممنوع ہے۔

لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جس قدر دلائل قویہ و براہین قاطعہ سے مسئلہ توحید سمجھایا جا جائے۔ قرآن مجید کی آیات، تیناات و احادیث نبویؐ کی روشنی میں شکوک رفع کئے جائیں، اس کے باوجود لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب کوئی جاہل اپنی من گھڑت روایات اور جھوٹی حکایات سنا سنا کر شرک اور بدعت کی اشاعت کرے گا، تو سب یہ کہنے لگیں گے کہ حق تو یہ ہے کہ پہلے تو سب جھوٹ اور غلط ہی سنتے رہے ہیں۔

جیسا کہ حضرت موسیٰؑ سے بنی اسرائیل نے مختلف معجزات دیکھے، عصا دیکھا، ید بیضا دیکھا۔ حضرت موسیٰؑ کے دشمنوں پر طرح طرح کے عذاب دیکھے کہ فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم والایہ ذریعہ راستہ دیتا ہوا دیکھا، اپنے دشمن فرعون کو بمعلاؤ لشکر اپنے روبرو غرق ہوتے



ہوا دیکھا۔ سب معجزات و کمالات کے علاوہ عزت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی و عطا  
تبلیغ بھی سنتے رہے، یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود جب حضرت موسیٰؑ تورات لینے  
کوہ طور پر گئے اور تیس چالیس روز کی دیر لگ گئی۔ پیچھے ہماری نے بنی اسرائیل  
کے زلیورات اکٹھے کر کے پھڑا بنایا اور اس کی ساخت کچھ اس قسم کی تھی کہ اس  
میں سے گائے کے پھڑے کی سی آواز آنے لگی تو اس کی ایک آواز پر جابل اور  
بد نصیب قوم نے حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات، مواعظ اور معجزات کو پس پشت  
ڈال دیا اور کہنے لگے **هَذَا إِلَهُنَا وَالْهَؤُلَاءِ سُلُوسٌ فَنُتَبِّعُ** یہی حال ہے  
ہماری قوم کا بھی۔

وای بر قومیکہ بت را سجدہ بے حجت کنند  
بارسل گویند فاقونا بلسطان مقبیل

حضرات ہماری دعوت صرف یہ ہے کہ نذر دنیا کے لائق، عالم الغیب،  
مشکل کشا، حاجت روا، فریادرس اور ہر جگہ حاضر و ناظر خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی  
نہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اولیائے کرام ہمارے جیسے ہیں یا ہم ان جیسے ہیں بلکہ ہم تو  
ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ہمیں بھی ان کی  
لطیف بخش دے گا۔ زندہ ہوں تو ان سے دعا کرائی جائے مگر خدا پر زور نہیں دے  
سکتے اور نہ ہی خدا کو مجبور کر سکتے ہیں۔ یہ ہے ہمارا عقیدہ مگر اس کے باوجود کوئی  
کہہ دے کہ یہ وہابی ہیں۔ بس سب بلا سوچے سمجھے اصل بات کی تحقیق کئے بغیر  
اس کے سہوا ہو کر وہابی کہنے لگیں گے۔

یہ ان کے دماغ کی خرابی کے سوا اور کچھ نہیں۔ کیونکہ مشرکین و مبتدعین کے  
دماغ شیطان لعین کی آماجگاہ بن چکے ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ جس کا دماغ شیطانی چالوں کا مرکز بن جائے تو اس دماغ میں ہوائے



فتنہ و فساد اور ابلیمسی آئین کی حمایت کے سوا کوئی بات آہی نہیں سکتی اور رضا خانی اہل بدعت تمام زندگی شرک و بدعت میں صرف کریں اور پھر بھی پکا اہل سنت و الجماعت ہونے کا دعویٰ کریں۔ قرآن و حدیث کے معانی و مفہوم و تشریحات میں تحریف و خیانت کریں اور عامی شرک و بدعت بنیں۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں دن رات گستاخیاں کریں اور حق تعالیٰ جل شانہ کی قدرتِ کاملہ کا انکار کریں اور اپنے کو دین اسلام کا ٹھیکیدار سمجھیں اور دن رات شرک و بدعت کی تردید میں لگے رہیں۔ لیکن اس تمام کچھ کے باوجود بھی اپنے کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں اور اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ ہم ہی صدر الامۃ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ حالانکہ رضا خانی اہل بدعت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مقلد ہیں۔ رضا خانی اہل بدعت کا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اپنی نسبت کرنا یہ کھلم کھلا دھوکہ ہے۔

اب آخر پر ملاحظہ فرمائیں کہ اہل سنت و جماعت کونسا گروہ ہے۔

## اہل سنت و جماعت کون ہیں

اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں کہ اہل سنت و جماعت کے کہا جائے۔ دیوبندی اہل سنت و جماعت ہیں یا کہ بریلوی یا دیگر فرقے جو اپنے کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔ اس بارے میں حضرات گرامی اہل سنت و جماعت اور فرقہ ناجیہ وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے اور سنت کا مطیع و منفع ہو جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے۔



تَفْتَرِقَ اُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ  
فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمِلَّةٌ يَا رَسُولَ  
اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي.

ترجمہ: "میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور سو ایک فرقے کے  
سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا  
یا رسول اللہ وہ ایک فرقہ کونسا ہے ارشاد فرمایا کہ جس طریقہ پر میں ہوں  
اور میرے صحابہ کرام ہیں۔"

معلوم ہو کہ کتاب و سنت کا اتباع کرنے والا فرقہ نجات پانے والا اور اہل سنت  
و جماعت ہے۔ ترمذی جلد دوم میں کَلَهُمْ فِي النَّاسِ کا معنی یہ ہے  
بد اعتقاد کی بنا پر جہنم میں جائیں گے اور پھر جن کا عقیدہ حد کفر تک نہ پہنچا ہو  
وہ اپنی مزا بجگت کر دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

مکتوبات امام ربانی جلد ۲ مکتوب ۳۵ اور توفیق و تلوح میں ہے  
السَّوَادُ الْأَعْظَمُ أُمَّةُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ هَوَامَةِ مَطْلَقَةٍ  
وَالْمُرَادُ بِالْأُمَّةِ الْمَطْلَقَةِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ  
وَهُمُ الَّذِينَ طَرِيقَهُمُ طَرِيقُ رَسُولِ اللَّهِ وَاصْحَابِهِ  
دُونَ أَهْلِ الْبِدْعِ۔

ترجمہ: "سوادِ اعظم سے اہل سنت و الجماعت مراد ہیں جن کا طریقہ وہ ہے  
جو کہ پیغمبرِ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے اصحاب کا طریقہ تھا۔  
اہل بدعت ان میں سے خارج ہیں۔"

اور حضرت شیخ احمد رومی فرماتے ہیں:-

لَا نَالِ الْمُرَادُ بِالْأُمَّةِ الْمَطْلَقَةِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَهُمْ

الذین طریقہم طریق رسول اللہ و اصحابہ دون اہل  
البدع و الضلال کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
امتی من استن بسنتی -

ترجمہ :- ”امت مطلقہ سے مراد اہل سنت و الجماعت ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن  
کا طریقہ وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا طریقہ  
تھا۔ اہل بدعت و ضلال مراد نہیں جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے میری  
امت وہ ہے جس نے میرا طریقہ اختیار کیا۔“

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں :-

”شک نیست کہ فرقہ ملتزم اتباع اصحاب آل سرورند و علیہم الصلوٰت و  
التسلیمات اہل سنت و الجماعت اند شکر اللہ سعیم“

ترجمہ :- ”اس بات میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ فرقہ جس نے آپ کے اصحاب  
کی اتباع ضروری ٹھہرائی وہی اہل سنت و الجماعت ہے۔ خدا پاک ان  
کی مساعی کو مشکور فرمائے۔“

(مکتوبات امام ربانی - مکتوب ۸)

شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلیؒ فرماتے ہیں کہ :-

فعلی المؤمن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما  
سنه رسول الله صلى الله عليه وسلم في خلافته  
الاثنتي عشرة الخلفاء الراشدين المهديين رحمة  
الله عليهم اجمعين - (غلیۃ الطالبین)

ترجمہ :- ”مؤمن بندہ پر لازم ہے کہ جس پر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین  
نے اپنے ادوار خلافت میں اتفاق کیا اور یہ اصحاب سیدھی راہ بتلانے



دلے تھے اور ان کو راہ بتلائی گئی ان سب پر خدا کی رحمت ہو۔

اور جن کا مثل خلاف سنت ہے اور سنت کے خلاف اپنے آباد اجداد کے رسم و رواج کے پابند ہیں اور ان کو اسلامی اعمال اور نیکی کے کام اور دینی سمجھ کر رہے ہیں مثلاً عید میلاد النبیؐ کا جلوس، گیارہویں ہفیر اللہ کی غائبانہ پکار، ہفیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز وغیرہ بدعت کرنے والے، ان کو ترقی دینے والے، ان کی حوصلہ افزائی کرنے والے اور ان کا احترام کرنے والے، ان کو اپنے جلعے جلوس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے دعوت دینے والے، ان پر اہل سنت والجماعت کی تعریف چسپاں نہیں ہوتی جیسا کہ پیران پیر نے لکھا ہے کہ اہل بدعت نے اہل سنت کا جو لقب ظاہر کیا ہے یہ ان کے نام کے ساتھ مزدوں نہیں ہے جیسا کہ آج کل رشتہ خانی (بریلوی) اپنے آپ کو اہل سنت ظاہر کرتے ہیں اور رشتہ خانی کہلاتے ہیں اور کثرت ان کے شیعہ سے بدتر ہیں جیسا کہ کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ساحر، شاعر، دیوانہ، آسیب زدہ اور کاہن رکھا تھا۔ (معاذ اللہ) یہ سب نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ بالکل مزدوں نہ تھے۔ آپ پر کسی طرح بھی صادق نہ آتے تھے۔ اسی طرح اہل بدعت پر اہل سنت کا لقب صادق نہیں آتا۔ اہل بدعت کی علامت اور نشانی پیر صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے کہ حدیث و سنت پر چلنے والوں کی برائی اور غیبت کرتے ہیں۔ (مجاہد الابرار) میں ہے کہ اہل بدعت لوگوں کو بدعت کی طرف بلاتے ہیں اور وہ امت مطلقہ میں داخل نہیں۔

بحر الرائق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس میں دس علامتیں موجود ہوں وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور وہ دس علامتیں مندرجہ ذیل ہیں :-

پانچویں نمازیں باجماعت پڑھتا ہو۔

۲- ولا یذکر احد من الصحابة بالسوء ولا ینقصہ۔

کسی کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے نہ کسی میں عیب نکالے۔

۳- ولا ینخرج علی السلطان بالسیف۔

مسلمان عادل بادشاہ کے خلاف تلوار نہ اٹھائے۔

۴- ولا یشک فی ایمانہ۔

اور اپنے ایمان میں شک نہ کرے۔ اپنے آپ کو پورے وثوق سے

مومن اور مسلم کہے۔

۵- ویومن بالقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ۔

ایمان رکھتا ہو مہجلی اور بُری تقدیر پر کہ جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

۶- ولا یجادل فی دین اللہ تعالیٰ۔

خدا کے دین میں کچھ جھگڑی نہ کرے۔

۷- ولا یکفر احد من اهل التوحید بذنوب۔

کسی گناہ کی بنا پر اہل توحید میں سے کسی کی تکفیر نہ کرے۔

مقصود یہ ہے کہ بیشتر فرقوں میں جو اہل توحید اور اہل قبلہ ہیں لہذا ان کی تکفیر نہ کرے

جب تک کسی فرقے کے متعلق یہ واضح نہ ہو جائے کہ مزوریات دین اور کسی ایسی بات

کا منکر جو بدیہی طور پر اسلامی بات مانی جاتی ہے، اور جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے

کہ وہ احکام شرعیہ کے تواتر کو نہیں مانتا، ان کو غیر ثابت اور غیر یقینی کہتا ہے اس کی تکفیر نہ کرے۔

۸- ولا یدع الصلوٰۃ علی من مات من اهل القبلة۔



- اور اہل قبلہ میں سے جو مرے اس کی نماز جنازہ چھوڑتا ہو۔
- ۹۔ دیری المسح علی الخفین جائز فی السفر والحضر۔  
سفر اور حضر میں موزوں پر مسح کرنے کا قائل ہو۔
- ۱۰۔ ویصلی خلف کل امارہ بر و فاجر۔  
اور ہر نیک اور گنہگار کے پیچھے نماز کو جائز سمجھتا ہو۔  
(تکمیلہ بحر الرائق)

الحاصل، دیوبندی مسلمان نبی کریم علیہ السلام اور آپ کے اصحابؓ کے سچے  
مقلد اور تابعدار ہیں اور سچے اہل سنت والجماعت سنی حنفی ہیں جیسا کہ دارالعلوم  
دیوبند کے اساسی اصول میں ہے۔ دارالعلوم دیوبند کا مسلک اہل سنت والجماعت حنفی  
مذہب اور اس کے بانیوں حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانائوی رحمہ  
اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ کے مشرب کے موافق ہوگا۔ اصول و قواعد میں  
حضرت امام ابوالحسن اشعری۔

(دستور اساسی ہے آئین دارالعلوم دیوبند)

اور امام ابو منصور ماتوریذی رحمہ کے پیروکار فروعات میں حضرت سراج الامۃ امام عظیم  
نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمہ کے متقلد اہل سنت والجماعت کی یہ دس غلامتیں پوری ان  
پر منطبق ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس علمائے دیوبند کے مخالفین یعنی رضا خانی بریلوی  
نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت اور طریقہ کے تارک اور شرک و بدعت  
کے حامی اور اس کو رواج دینے والے اس کی اشاعت کرنے والے اہل سنت و  
جماعت کی تمام غلامتیں تو یقیناً ان میں نہیں پائی جاتی۔ جو پائی جاتی ہیں وہ بھی برائے  
نام۔ مثلاً :-

۱۔ پنجگانہ نماز باجماعت کے اتنے پابند نہیں ہیں جتنے ان کاموں کے پابند ہیں جو قطعاً

خلافتِ سنت ہیں شرک و بدعت اور غیر اللہ کے نذر و نیاز وغیرہ۔

۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت ان کے دلوں میں اتنی بھی نہیں ہے جتنی رضا خانی مذہب کے بانی جناب احمد رضا خان بریلوی کی عظمت ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ ان کی کتاب ”وسایا شریف“ میں ہے۔ زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ ان کو (احمد رضا خان کو) دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔ (معاذ اللہ) یہ ہے صحابہ کرام کی عظمت۔

۳۔ سلطان سعود کو کافر مانتے ہیں۔

۴۔ دین النبی میں ناحق جھگڑے کر کے فرقہ بندی کرتے ہیں۔

۵۔ اہل قبلہ اور اہل توحید جو ان کے ہم خیال نہیں ان سب کو (معاذ اللہ) بے دین کافر اور مرتد بتاتے ہیں۔ ان کی کتاب ”تجانب اہل السنۃ“ اس غلاطی سے پُر ہے جو کہ آج کل پھر شائع ہو گئی۔

۶۔ ان کے جنازہ پر نماز پڑھنے کو حرام کہتے ہیں اور سمجھتے بھی ہیں۔

۷۔ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کو ناجائز کہتے ہیں۔

۸۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا حرام بتاتے ہیں۔ ان کے تمام فتاویٰ تجانب اور قہر القادر وغیرہ میں مذکور ہیں۔

اب ہر منصف مزاج آدمی خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ جن کے یہ عقائد ہیں، وہ

اہل سنت و جماعت ہیں یا جن کے عقائد کتاب و سنت کے مطابق ہوں۔ یعنی دیوبندی حضرات وہ اہل سنت ہیں۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ دیوبندی ہی یقیناً بلا شک و شبہ

اہل سنت و جماعت ہی ہیں اور رضا خانی اہل بدعت ہرگز ہرگز اہل سنت و

جماعت نہیں بلکہ بدعتی اور مشرک ہونے کی بنا پر اہل سنت و جماعت سے خارج



ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور جس کے عقائد قرآن و سنت کے خلاف ہوں وہ قطعاً اہل سنت و جماعت میں داخل نہیں بلکہ خارج ہے۔ اب روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ دیوبندی اسی صحیح معنوں میں اہل سنت و جماعت ہیں کہ جن کے عقائد قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں اور رضا خانی اہل بدعت کو اہل سنت و جماعت کہتا اور لکھنا دین اسلام کی توہین ہے اور اللہ تعالیٰ تمام مسلمانانِ عالم کو شرک و کفر و بدعت اور رسم و رواج سے محفوظ رکھے اور قرآن و سنت اور خلفائے راشدین و آئمہ مجتہدین کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقٍ  
مُّحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ

خاکپائے اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند

سعید احمد قادری  
حنفی





## پیر کو سجد جائز؟

حضرت نصیر الدین محمود پیراغ دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانحی کتب  
 انہوں نے اٹھ کر زانوئے مبارک پر بوسہ دیا۔ حضرت خواجہ نے فرمایا سید  
 فردوسید اور نیچے بوسہ دو۔ انہوں نے پائے مبارک پر بوسہ لیا۔ فرمایا  
 سید فردوسید انہوں نے گھوڑے کے ٹم پر بوسہ دیا۔ ایک گیسو رکاب مبارک میں  
 الجھ گیا تھا وہیں الجھا رہا اور رکاب سے ٹم تک بڑھ گیا۔ حضرت نے فرمایا سید  
 فردوسید انہوں نے ہٹ کر زمین پر بوسہ دیا۔ گیسو رکاب مبارک سے جدا کر  
 کے حضرت تشریف لے گئے۔ لوگوں کو تعجب ہوا کہ ایسے حلیل سید اتنے بڑے  
 عالم نے زانو پر بوسہ دیا اور حضرت راضی نہ ہوئے اور نیچے (برسہ) دینے  
 کو حکم فرمایا۔ انہوں نے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا۔ گھوڑے  
 کے ٹم پر بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا یہاں تک کہ زمین پر بوسہ دیا یہ امتزاج  
 حضرت سید گیسو دراز سے سنا۔ فرمایا لوگ نہیں جانتے کہ میرے فیض نے ان  
 چار بوسوں میں کیا عطا فرمایا جب میں نے زانوئے مبارک پر بوسہ دیا۔ عالم  
 ماسوت منکشف ہو گیا۔ جب پائے اقدس پر بوسہ دیا عالم ملکوت منکشف  
 ہوا۔ جب گھوڑے کے ٹم پر بوسہ دیا عالم جبروت منکشف تھا۔ جب زمین پر بوسہ  
 دیا لاہوت کا انکشاف ہو گیا۔

علیہ السلام ۱۱۰۰ تا ۱۱۰۱ ہجری ۱۱۰۰ تا ۱۱۰۱ ہجری (کچن کراچی)

قارئین کرام! رمضان المبارک کی بدعت کا عقیدہ مذکور قرآن و حدیث و فقہائے عظام و اولیائے  
 کرام کی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ اہل سنت و جماعت علماء دین و بندگان کا عقیدہ ہے کہ اولیاء

کرام تبع سنت ہوتے ہیں اور کوئی ولی کسی کو بھی ایسی مشکانہ حرکت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اولیائے کرام کا شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر مکمل عمل ہوتا ہے۔ اور ان کا ہر لمحہ شریعتِ اسلامیہ کے مطابق گزرتا ہے اور ان کے متعلق ایسی خلافِ شرع حرکت کا تصور کرنا یہ اولیائے کرام کی تفتیض کرنا ہے۔ چنانچہ ہر ذی شعور پر یہ بات واضح ہے کہ سجدہ عبادت ہے اور عبادت خالق کائنات کے سوا کسی کی ہرگز جائز نہیں اور یہ بھی سوچیں کہ اولیائے کرام تمام زندگی کس ذات کو سجدہ کرتے رہے، اپنی عزت والی پیشانی کس ہستی کے آگے جھکاتے رہے جو ساجد ہو، عابد ہو، مخلوق ہو، مرزوق ہو، محکوم ہو، ملوک ہو تو ایسے کو سجدہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ اس قسم کی تمام لغویات اولیائے کرام کی طرف منسوب کرنا یہ رضا خانیوں کا ہی مشغلہ ہے۔ یاد رکھیں ولی اللہ کتنے میں کہ جس کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا، گفتار، کردار، رفتار، شمائل، خصائل، لین دین امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے عین مطابق ہوں اور جس کا طریقہ ان تمام باتوں کے برعکس ہو وہ ولی ہرگز نہیں وہ پگلا عزازیل ہے۔

اب فی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاجرین و انصار کی ایک جماعت کے ساتھ تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بطور خرقہ عادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا تو آپ کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں ہم ان سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاکْبِرُوا لِحُكْمِهِ وَلَوْ كُنْتُمْ اِمْرًا اَحَدًا  
اَنْ تَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَّا مَرَّتُ الْمَرْوَةَ اَنْ تُسَجَّدَ



لَزُوجَهَا - (رداء احمد ۱)

ترجمہ۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔ اگر میں کسی کو یہ اجازت دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو اجازت دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ارشادِ گرامی میں سجدہ کو عبادت قرار دے کر عبادت کو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص فرمایا ہے اور اپنے لئے اکرام و تعظیم کا امر نہ فرمایا۔ محبتِ قلبی سے تعظیم کی حد تک تعظیم اور اطاعت و فرمانبرداری پر مشتمل اکرام و تکریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے لیکن جو عبادت و عبودیت کی غایت و نہایت ہے یہ صرف اللہ رب العزت کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا بھی حق نہیں اور اگر کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو پھر عورت کو حکم ہوتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

ایک دوسری حدیث ملاحظہ ہو :-

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے (نواح کو فرما) حیرہ کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حیرہ ولے اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں، آپ ان سے زیادہ حقدار ہیں کہ آج، کو سجدہ کیا جائے تو آپ نے فرمایا: اگر میری قبر پر تیرا گزرتا ہو تو کیا تو میری قبر کو سجدہ کرے گا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ قبر کو سجدہ نہیں کروں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتَ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَا مَرْتٌ  
لِلنِّسَاءِ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لَمَّا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمُ  
عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ - (البوداؤد)

ترجمہ۔ سجدہ نہ کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے



شہرہوں کو سجدہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عزتوں پر مردوں کا حق رکھا ہے۔

ان ارشاداتِ نبوت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور حق تعالیٰ کے سوا کسی کا بھی جتنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حق نہیں، تو وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کو سجدہ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے بلکہ کفر ہے۔ چنانچہ شمس المکرمہ سرخی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

اِنْ كَانَ لِغَيْرِ اللَّهِ عَلَى دَجْبِهِ التَّعْظِيْمُ كُفْرًا قَالُوا الْقَهْطَانِي  
وَفِي الظَّهْرِ يَكْفُرُ بِالتَّجْدَةِ مُطْلَقًا۔

(رد المحتار جلد ۵، صفحہ ۲۵۵)

ترجمہ۔ اگر سجدہ غیر اللہ کی تعظیم کے پیش نظر ہے تو کفر ہے۔ قہستانی نے کہا اور ظہیر  
میں ہے کہ مطلق سجدہ کرنے سے کافر ہو جائے گا۔

پس شریعتِ اسلام میں مخلوق کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ جو کوئی خالقِ لایزال کا درجہ پروردگار  
مخلوق کو سجدہ کرتا ہے وہ راہِ حق سے ہٹکا ہوا ہے۔ حق تعالیٰ ہر ایک کو سزا دے گا۔  
پرچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## کیا شیخ جیلانیؒ نے فرمایا؟

شیخ قاسم سیستانی نے بعض مشائخ سے بھی نقل کیا ہے اور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ  
سے بھی کہتے ہیں۔ فرمایا غوثِ اعظم نے جب اللہ کے حبیب کو معراج ہوئی تو  
اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اولیاء کی ارداح کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا  
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ مجید کے پاس پہنچے تو اس کو بہت اونچا پایا،  
جس پر چڑھنے کے لئے سیر می کا ہونا ضروری تھا تو اللہ تعالیٰ نے میری روح  
کو بھیجا۔ میں نے سیر می کی جگہ اپنے کندھے رکھ دیئے۔ جب آپؐ نے میرے

گندھوں پر اپنے قدم مبارک رکھنے کا ارادہ کیا تو میرے پاسے پوچھا  
 تو الہام ہوا کہ یہ تیرا بیٹا ہے اس کا نام عبد القادر ہے۔ اگر آپ خاتم  
 النبیین نہ ہوتے تو تیرے بعد عہد نبوت ان کو عطا ہوتا اس پر آپ  
 نے اللہ کا شکر ادا کیا اور میرے نانا جان علی اللہ علیہ وسلم نے مندرمایا۔  
 اے میرے بیٹے: تجھے مبارک ہو تو نے مجھے دیکھا اور میری نعمت مجھے  
 بہرہ اندوز ہوا پھر اس کو بھی مبارک ہو جو تجھے دیکھے یا تیرے دیکھنے  
 والے کو دیکھے یا دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھے اسی طرح آپ نے  
 ستائیس تک فرمایا اور میں نے تجھے دنیا اور آخرت میں اپنا وزیر بنایا،  
 اور میں نے اپنا یہ قدم تیری گردن پر رکھا اور تیرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں  
 پر بلا غرر کئے ہوگا۔ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو میرے بعد تم نبی ہوتے لیکن  
 میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(تفزیح النجا طرہ ۲۰ تا ۱۹ مطبوعہ مئیں دارالاشاعت ممبئی)

— ڈجکٹ روڈ فیصل آباد —

قارئین کرام! رضا خانی اہل بدعت پر واقعہ مذکور خالص شیطانی الہام ہے اور  
 جو بات ان کا بابا ابیسیس ان کے دل میں ڈالتا ہے یہ اس کو قرآن کی آیت سمجھ کر بیان  
 کرتے ہیں۔

واقعہ مذکور میں مجدد بدعات کے مقلدین و متبعین نے کذب بیانی کا ایسا فریضہ  
 سرانجام دیا ہے جو انگوں سے بھی ممکن نہ تھا۔ چنانچہ پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ جب نبی  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج پر تشریف لے گئے تو اولیائے کرام کی ارواح کو استقبال کے  
 لئے بھیجا۔ دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ منسوب کرنا کہ عرش  
 مجید کو بہت اونچا پایا اور فرمایا کہ میں کیسے چڑھوں وغیرہ اور پھر حضرت شیخ عبد القادر



جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو بھیجا تو شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح حضور علیہ القلوۃ والسلام کو کندھا دینے کے لئے حاضر ہوئی۔ اب یہ سوچنے کی بات ہے کہ جو خالق کائنات اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلائے پر قادر ہے تو کیا کہ وہی خالق لایزال بقول رضا فانیوں کے اس قدر عاجز اور کمزور ہے کہ اس کو شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کی خدمات حاصل کرنا پڑیں۔ العیاذ باللہ۔  
 یسرا جھوٹ یہ ہے کہ جب نبی علیہ القلوۃ والسلام کو شیخ جیلانی کی روح کندھے دینے کے لئے حاضر ہوئی تو حضور علیہ القلوۃ والسلام نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو۔ حالانکہ رضا فانیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ القلوۃ والسلام عالم الغیب ہیں تو کیا عالم الغیب کی یہی شان ہے کہ جو سامنے موجود ہو پھر لو پچھا جائے کہ تم کون ہو۔ چوتھا جھوٹ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا بیٹا عبد القادر جیلانی ہے پانچواں جھوٹ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو شیخ جیلانی آپ کے بعد نبی ہوتے وغیرہ۔ چھٹا جھوٹ یہ ہے کہ پھر حضور علیہ القلوۃ والسلام نے اس بات پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ساتواں جھوٹ یہ ہے کہ حضور علیہ القلوۃ والسلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے تجھے مبارک ہو، تو نے مجھے دیکھا اور نعمت سے بہرہ اندوز ہوا۔ آٹھواں جھوٹ یہ ہے کہ فرمایا پھر اس بات کی بھی مبارک ہو کہ تجھے دیکھے یا تیرے دیکھنے والے کو دیکھے یا دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تائیس مرتبہ فرمایا۔ نوواں جھوٹ یہ ہے کہ میں نے تمہیں دنیا اور آخرت میں اپنا وزیر بنایا حالانکہ نبی علیہ القلوۃ والسلام نے فرمایا :-

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قله و وزیران من اهل السماء و وزیران



من اهل الارض فاما وزير الى من اهل السماء فاجبرئيل و  
ميكائيل واما وزير الى من اهل الارض فابوبكر وعمر  
(ترمذی)

ارشاد نبوی سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو وزیر کائنات  
پر ہیں یعنی کہ جبرائیل اور میکائیل اور دو وزیر زمین پر ہیں یعنی ابوبکر و عمر  
رضی اللہ عنہما۔

وہو آں جھوٹ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے اپنا قدم تیری گردن پر  
رکھا اور تیرا قدم تمام اولیائے کرام کی گردنوں پر۔ کیا یہ ہواں جھوٹ یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو تم میرے بعد نبی ہوتے وغیرہ۔

محرم حضرات! آپ سوچیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی تو یہ ہے۔  
عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب۔ (ترمذی)

فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔  
ہر ایک کو خالق لایزال جھوٹ جیسی غلیٹ مرض سے بچنے کی توفیق بخشے۔

## اُمّتی نے کندھا دیا؟

رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج  
پر تشریف لے گئے تو جب ساتواں آسمان طے کر کے سدۃ المنتہی ایک پہنچے تو نبی علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کو اس سے آگے جانے کی خدمات شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے سرانجام دیں۔  
عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج

میں سات آسمان ملے کر کے عرشِ عظیم کے پاس پہنچے تو بہت بلند پایا، اور  
عالمِ اقدس سے آواز سُنی کہ پیاسے جیبِ اُپر آؤ تو اپنے خیال میں فرمایا کہ میں اتنے  
بلند عرش پر کیسے چڑھوں فوراً ایک خوبصورت نوجوان (عبداللہ جیلانیؒ)  
حاضر ہوا اور آپ کی ذاتِ اقدس کے مناسب آداب بجا لاکر بیٹھ گیا اور زبانِ  
باطن سے اپنے کندھے پر قدم مبارک رکھنے کی آرزو کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنا قدم اس کی گردن پر رکھا، پھر وہ کھڑا ہو کر بڑھنے لگا حتیٰ کہ عرشِ عظیم  
تک پہنچ گیا۔  
(تفہیم الناطق صفحہ ۱۲۴)

قارئین کرام! رضا خانی اہل بدعت جو صحیح معنوں میں معزایں کے نقش قدم پر  
چل رہے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ معراج کی رات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے خالق  
کے پاس پہنچنے کے لئے شیخ جیلانیؒ کی مدد حاصل کرنا پڑی تھی اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
شیخ جیلانیؒ کے کندھے پر قدم رکھا اور شیخ جیلانیؒ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے رب تک  
پہنچایا اور شیخ جیلانیؒ کا قدم اس قدر ہلکا ہوا کہ عرشِ عظیم تک پہنچ گیا۔ رضا خانیوں کے اس گمراہ کن  
عقیدے سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ رضا خانی اہل بدعت حق تعالیٰ کو عاجز و اذیہ بس  
سمجھتے ہیں۔ (الایاد باللہ) حالانکہ قرآن حکیم کلامِ اعلان ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (القرآن)

ہم رضا خانیوں سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ ان پر حضرت شیخ عبدالقدور  
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ انسان تھے یا جن۔ اور یہ بھی سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ جو ذات  
احکم الحاکمین اپنے محبوب نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس  
بلانے پر قدرت رکھتی ہے تو اس خالق کائنات کو یہ ان پر کی خدمات کیوں حاصل کرنا پڑیں  
بات دراصل یہ ہے کہ رضا خانی فرقہ خالق کائنات کی قدرت کا بد یقین نہیں رکھتا۔ اگر  
اس بد نصیب فرقے کا حق تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین ہوتا تو یہ خلافِ شرع و کفر یہ حرکت



ان سے ہرگز صادر نہ ہوتی۔ رضا خانیو! ہوش میں آؤ۔ ذرا قتل سے کام لو۔ یومِ حساب قریب ہے۔ تم اس قسم کی من گھڑت باتیں ادلیاتِ کرام کی طرف منسوب کر کے نقدِ خسرِ خسر انا بے یمننا۔ کے مصداق کیوں بنتے جا رہے ہو۔ حشر کے دن سوائے ذلت آمیز رسوائی کے کچھ بچے نہیں پڑے گا۔

## امتی نے لگام پکڑ لی؟

(حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا جب میرے نانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور سدرۃ المنتہی پر پہنچے تو جبرائیل امین علیہ السلام پیچھے رہ گئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو بل جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ نے اس جگہ میری روح کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بھیجا تو میں نے زیارت کی اور نعمتِ عظمیٰ اور وراثت و خلافتِ کبریٰ سے بہرہ اندوز ہوا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے نانار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لگام اپنے ہاتھ میں پکڑ کر سوار ہوئے حتیٰ کہ مقامِ قاب قوسین اور ادنیٰ پر جا پہنچے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ میرے یہ قدم تیری گردن پر ہیں اور تیرے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

(تفہیم الخاطر ص ۱۸۱)

قارئین کرام! رضا خانی اہل بدعت پر حق تعالیٰ کی مچھٹکار ہو اور ان کو اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ پر خدایا دے، جنہوں نے یہ جھوٹ بانڈھا کہ سدرۃ المنتہی سے آگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقامِ قاب قوسین اور ادنیٰ تک لے جانے کی خدمات شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے انجام دیں اور اس شاطر فرقہ پر حق تعالیٰ کا کس قدر غضب نازل ہے کہ ان اور ان



کھوڑی والوں نے کہیں یہ تحریر کر دیا کہ محراج کی رات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شیخ  
عبد القادر جیلانیؒ کی رُوح نے کندھا دیا۔ اور یہاں یہ تحریر کیا کہ پیر جیلانیؒ کی رُوح کو ایک  
براق کی شکل میں مشکل کیا گیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مشکل براق کی گام تھامی  
وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام واقعہ رضا خانی اہل بدعت نے اس لئے گھڑا ہے کہ لوگ پیران پیر کو مشکل کُنا  
اور حاجت روا سمجھنے لگیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس واقعہ میں پیران پیر کی شدید توبہ ہے۔  
معلوم نہیں کہ رضا خانی اہل بدعت قرآن و حدیث سے ثابت شدہ عقائد کو مسخ کرنے پر کیوں  
ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور فرقہ فِئال و فضل قرآن و حدیث سے رُود گردانی کر کے مشرکین و  
منافقین مکہ کی طرح مندرجہ ذیل آیت کریمہ کا مصداق کیوں بنتا جا رہا ہے۔ حق تعالیٰ  
کا ارشاد ہے :-

وَيَسُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ  
اشْتَرُوا الْمَلَلَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبَحَتِ تِجَارَتُهُمْ  
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ - (پا)

ترجمہ۔ اور کھینچتا ہے ان کو نیچے سرکشی ان کی کے بہکتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں  
نے مول لی گمراہی بدلے ہدایت کے۔ پس نہ فائدہ پایا سوداگری ان کی نے  
اور نہ ہونے راہ پانے والے۔

**نوٹ :-** رضا خانی اہل بدعت کو چاہیے کہ مجدد و بدعات مولوی احمد رضا  
خان بریلوی کی تقلید چھوڑ کر صدر الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل طور پر تقلید  
کریں اور اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ کَآفَّةً کا مصداق بن کر اپنے آپ کو جہنم کی دہکتی  
ہوتی آگ سے بچائیں اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرامؑ  
کی طرف الکاذب کو منسوب کرنے والا مکروہ و ہند اترک کر دیں کیونکہ رضا خانی فرستہ  
انبیائے کرام و اولیائے کرام کو قدرتی اختیارات سونپنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ گستاخیؑ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دگت خئی اولیائے کرام اور اولیائے امت کے نتیجہ میں ان پر  
 حق تعالیٰ کا اس قدر غضب نازل ہے کہ جب مرتے ہیں تو ان کے چہرے مسخ ہو جاتے  
 ہیں جب کہ رضا خانی مولوی محمد شفیع اڈکار ڈوی کراچی کا حشر ہوا۔ اب اس سلسلہ میں  
 فاضل جلیل حضرت مولانا ضیاء الرحمن ارشد بہادر پوری خلیفہ اعظم کراچی کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔  
**قارئین کرام:** واقعہ یہ ہے کہ جب رضا خانی مولوی محمد شفیع اڈکار ڈوی  
 کراچی جناح ہسپتال نزد کینٹ کراچی میں تین دن تک زیر علاج رہنے کے بعد  
 ۲۷ اپریل بروز منگل ۱۹۸۷ء کو انتقال ہوا تو جب اڈکار ڈوی صاحب پر نزع کا عالم  
 طاری تھا تو آخری وقت رضا خانی مولوی محمد شفیع اڈکار ڈوی کے منہ سے یہ الفاظ نکل  
 رہے تھے۔ ”یا غوثِ اعظم مجھے بچاؤ۔ یا داتا سرکار مجھے بچاؤ۔ یا معین الدین جستی مجھے  
 بچاؤ۔ یا خواجہ نظام الدین مجھے بچاؤ۔“ تو پاس اس کا بیٹا کو کب نورانی بیٹھا ہوا تھا وہ  
 کہنے لگا: ”اب جان آخری وقت ہے کلمہ پڑھ لو، کلمہ پڑھ لو۔“ لیکن پھر بھی یہی الفاظ کہتا  
 رہا کہ وہ فلاں پیر صاحب آرہے ہیں، وہ فلاں بزدگ آرہے ہیں۔ آخر کار حضرت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو کلمہ علیہ پڑھنا نصیب نہ ہوا۔ اس کے بعد  
 جب سکراتِ مرگ گئی اور بیہوشی طاری ہوئی۔ زبان باہر لٹک گئی۔ شکل مسخ ہو گئی۔ اسی  
 حالت میں رُوح پرواز ہو گئی۔ سارا دن نعش جناح ہسپتال کے کمرہ میں بند پڑی رہی لو  
 بدن سے تعفن اور بدبو پیدا ہونے لگی۔ جسم بھول گیا، شکل تبدیل ہو گئی۔ نعش کی حالت  
 ابتر سے ابتر ہو گئی۔ اس بد نصیب نعش پر حق تعالیٰ کا اس قدر غضب اور عذاب نازل  
 تھا کہ کو کب نورانی اور اڈکار ڈوی صاحب کے حواریوں نے کمرہ کو تالا لگا کر باہر چلے گئے۔  
 اور کسی کو اطلاع تک نہیں کی۔ آخر مشورہ کرنے کے بعد انہوں نے رات کو اس کے  
 گھر موت کی خبر پہنچائی اور نعش کو ہسپتال ہی میں رہنے دیا۔ پھر عوام میں یہ اعلان کر دیا  
 گیا کہ کل بروز بدھ بعد از نماز ظہر شتر پارک میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور ادھر  
 راتوں رات اڈکار ڈوی کی میت کو کہیں لے جا کر دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو آنے والے



معتقدین کو بغیر دیدار کر لئے خالی واپس لوٹتے رہے اور کہتے رہے کہ آپ نشتر پارک میں جمع ہوں وہاں دیدار کرایا جائے گا، تو جب جنازہ کے لئے میت کو لے جانا تھا تو خالی چار پائی پر کوئی ٹکڑی وغیرہ رکھ کر اوپر میت چادر ڈال کر اس مصنوعی میت کو میت گاڑی میں رکھ کر نشتر پارک میں پہنچایا گیا۔ لوگوں کا ہجوم کافی تھا جس پر کوکب نوری نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد مولانا محمد شفیع ادکار ڈی صاحب ابھی زندہ ہیں فوت نہیں ہوئے۔ دلیل یہ ہے کہ مولانا کے فوت ہونے کے تقریباً ۱۰ یا ۱۱ گھنٹہ بعد جب رات کے گیارہ بجے حضرت استاذ مولانا احمد سعید کاظمی ملتان سے تشریف لائے تو میرے والد پانچ منٹ تک اپنے استاذ صاحب کے چہرہ کی طرف آنکھیں کھول کر دیکھتے اور مسکراتے رہے۔ بعد ازیں آنکھیں بند کر لیں۔ اس لئے اب نماز جنازہ میں نیت یوں کرنی ہوگی کہ چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثلث واسطے اللہ تعالیٰ کے اور درود شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور دُعا مولانا محمد شفیع ادکار ڈی کے لئے۔ یاد رکھیں یوں نہیں کہنا کہ دعا واسطے اس حاضر میت کے بلکہ مولانا کا نام لینا ہوگا اور پھر کہا کہ جنازہ کے بعد چار پائی کو کندھا دینے والے یعنی کہ اٹھانے والے حضرات حضرت مولانا صاحب کے مخلص خدام منتخب ہیں وہی مولانا کی چار پائی کو اٹھائیں گے۔ ان کے علاوہ کوئی صاحب چار پائی کو کندھا دینے کی کوشش نہ کرے کیونکہ حضرت والد صاحب نے اپنے چند خدام خاص کو چار پائی اٹھانے کی وصیت فرمائی تھی اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ کوکب نوری اور دیگر خدام خاص نے مصنوعی میت کے ارد گرد خدو دار تار لگائے ہوئے تھے تاکہ کوئی شخص چار پائی کو لانا نہ لگا سکے۔ کیونکہ خدشہ تھا کہ اگر کسی کا ہاتھ لگ گیا تو پول کھل جائے گا تو جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو ان کے چند مخلص خدام نے فوراً جلدی سے چار پائی اٹھالی اور کسی کو دیدار نہیں کرنے دیا اور لوگ کہتے رہے کہ حضرت مولانا صاحب کا دیدار کرادو تو



جواب میں کوکب نوری اور خدام خاص یہ کہتے رہے کہ میت کو جلدی رخصت کرنا چاہیے۔ تاخیر جائز نہیں۔ جب مصنوعی میت کو لے کر مسجد گلزارِ حبیب جہاں اوکاڑوی صاحب خطابت کرتے تھے) میں پہنچے تو اس مصنوعی میت کو ایک منتخب کمرہ کے قریب اتارنے لگے، تو جوم کی وجہ سے کچھ آدمیوں کے ہاتھ چارپائی کے اوپر لگے اور چارپائی کی طرف ہٹ گئی تو دیکھا کہ چارپائی پر ایک بکڑی رکھی ہوئی تھی اور میت نہیں تھی تو انہی لوگوں نے شور مچا دیا کہ چارپائی خالی ہے تب ہی تو کوکب نوری صاحب ہمیں یہ بات کہنے پر زور دیا کہ دعا واسطے مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے۔ اگر میت چارپائی پر موجود ہوتی تو یہ الفاظ کہے جاتے کہ دعا واسطے حاضریت کے، تو خدام خاص نے فوراً چارپائی کو کمرہ میں لے جا کر کمرہ کو فوراً بند کر دیا اور کافی دیر کے بعد قبر بنا کر کمرہ کو کھول دیا گیا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مولانا اوکاڑوی کی شکل نہیں ہوئی اور جسم نہیں پھولا، متعفن نہیں ہوا، زبان باہر نہیں نکلی اور گھر قریب ہونے کے باوجود میت کو گھر میں نہیں لایا گیا اور یقیناً میت کو گھر نہیں لایا گیا۔ کیونکہ کراچی کے کثیر مسلمانوں کی زبانی سنا گیا ہے کہ اوکاڑوی کے رخصت کے دوسرے دن کسی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی کہ مولانا کی بیوی کا بیان تھا کہ مجھے اپنے شوہر کی شکل نہیں دیکھنے دی۔ دوسرے دن جنازہ کیوں پڑھایا گیا۔ پہلے دن کیوں نہیں پڑھا گیا، خالھی صاحب رات کے گیارہ بجے کیوں گئے، دن کو کیوں نہیں گئے۔ پھر راتوں رات عوام سے چھپا کر لاش کیوں گم کی گئی۔ اگر چارپائی خالی نہیں تھی تو آخر وقت تک عوام کو دیدار سے محروم کیوں رکھا گیا اور جنازہ کی نیت کیوں تبدیل کی گئی۔ دعا واسطے حاضریت کیوں نہیں کہا گیا اور دوسرے لوگوں کو چارپائی اٹھانے سے کیوں منع کیا گیا۔ دفن کے وقت کمرہ کیوں بند کیا گیا۔ مخصوص چند خدام کے علاوہ باقی لوگوں کو چارپائی کے قریب کیوں نہیں آنے دیا۔ اگر مولانا چارپائی پر موجود تھے تو جنازہ کی نیت لفظ حاضریت کیوں نہیں کہا گیا۔ اگر

وہ چار پائی پر زندہ تھے تو مولانا پر یہ زندہ درگور کا ظلم عظیم کیوں کیا گیا۔ کیا زندہ کو سخت کیا جاتا ہے۔؟

اگر وہ سچا عاشق رسول تھا تو مکہ طیبہ نصیب کیوں نہ ہوا۔ اس وقت اس کو عذاب نہیں ہو رہا تھا تو بزرگوں، ولیوں، پیروں کو کیوں پکار رہا تھا کہ مجھے بچاؤ، مجھے بچاؤ، مجھے بچاؤ۔ اگر موحد ہوتا تو آخر وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا جیسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:-

من كان اخيرا كلامه لا اله الا الله دخل الجنة۔ (الحديث)

(اחר ضیاء الرحمن ارشد۔ بہادر پوری)

احقر ضیاء اللہ علیہ السلام

مزید سنئے

مولانا اوکاڑوی شروع شروع میں ایک نعت خواں تھے۔ انہوں نے مستقل کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ آواز اچھی تھی نعت خوانی میں خوب حصہ لیتے تھے۔ بعد اس کے چک ۵۴ ٹو ایل نزد اوکاڑہ میں آواز کی خوش الحانی کی وجہ سے امامت مل گئی۔ حضرت اوکاڑوی صاحب سے چک ۵۴ ٹو ایل سے رفاختیت کا ارتکاب ہوا تو چک والوں نے ڈنڈوں اور جوتوں سے استقبال کیا اور چک سے ذلت آمیز رسوائی کے بعد سیدھا کراچی کا رخ کیا اور وہاں پر مولانا صاحب کے چار چاند لگ گئے اور رفتہ رفتہ جاہل عوام نے خطیب پاکستان کے لقب سے نواز دیا۔ بس اتنا یاد رکھیں کہ یہ ہیں گستاخ رسول مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کہ جن کو مرتے وقت مگر بھی نصیب نہ ہوا۔

واقعہ مذکور نقل کرنے سے مطلب یہ ہے کہ

یہ ایک حقیقت ہے جو ہر عقلا جاسی ہے آشکار

مدھی میرا کسی کی آبروریزی نہیں



## جوڑا مبارک چاندی کا تھا

رضا خانی عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے جوڑے مبارک چاندی اور لعل اور یا قوت سے جڑے ہوئے تھے۔ حالانکہ بزرگوں کو ان چیزوں سے کیا تعلق وہ تو صرف سادگی میں وقت گزارتے ہیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے لو لگاتے رہتے ہیں وہ ان چیزوں کی طرف ہرگز توجہ نہیں دیتے۔ آپ کا جوڑا مبارک لعل و زمرد اور یا قوت سے جڑا ہوتا تھا اور اس کے نیچے چاندی کی میخیں لگی ہوتی تھیں۔

(تفہیم الخاطر ص ۵۲)

یہ بات یاد رہے کہ اولیاء کرام سجاد اور زیب و زینت کے قائل نہیں ہوتے۔ وہ اپنی تمام زندگی عیش و عشرت کی بجائے نہایت سادگی کے ساتھ گزارتے ہیں۔ ان لعل و زمرد، یا قوت، چاندی کی میخوں سے جڑے ہوئے نعلین سے کیا تعلق۔ وہ تو ہر وقت ذکر الہی میں مست رہتے ہیں۔ یعنی کہ دنیاوی چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ بقول رضا خانیؒ کے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے جوڑے کو چاندی کی میخیں لگی ہوئی تھیں تو پھر وہ مہر مہر احمد رضا بریلوی نے لگائی ہوں گی۔ اس کے سوا اور کیا ہی کہا سکتا ہے۔

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قبر سے نکلے؟

کہتے ہیں کہ ایک شہر میں غوث اعظم کا مخلص معتقد ایک تاجر رہتا تھا جو صرف معتقد ہی نہ تھا بلکہ اُس نے اپنے دل میں آپ کے سلسلہ میں بغیر کسی واسطہ کے داخل ہونے کا (مرید بننے کا) عزم بھی رکھتا تھا۔ دنیا کے کاروبار کے سبب آپ کی خدمت میں چالیس سال تک حاضری نہ ہو سکا۔ آخر آپ کی



زیارت کے لئے سفر طے کر کے بغداد پہنچا تو سنا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے  
 اپنی مراد کے بر نہ آنے پر اُس نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر  
 لیا (لیکن یہ خیال بھی آیا کہ پہلے آپ کی قبر انور کی زیارت کر لیں) چنانچہ  
 زیارت قبر کے لئے آیا اور آداب زیارت بجالایا جعفرت عظیم و عظم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر انور سے نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر توجہ دی  
 اور اپنے سلسلہ میں داخل فرمایا اور وہ اور تین صد آدمی دوسرے آپ  
 کے ارشاد کے مشرف سے مشرف ہو کر واصل بالہ ہو گئے۔

(تفزیح الخاطر ص ۵۵-۵۶)

عبارت مذکور سے رضا خانی اہل بدعت سادہ لوح مسلمانوں کو یہ تاثر دینا  
 چاہتے ہیں کہ اولیائے کرام مرنے کے بعد بھی لوگوں کو بیعت کرتے رہتے ہیں اور جو  
 شخص بھی کسی ولی کا مرید ہونا چاہے تو وہ دلی کے مزار پر جا کر مرید ہو سکتا ہے اور  
 اولیائے کرام کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہیں اپنی قبر سے نکل کر لوگوں کو مرید کریں  
 اور جب چاہیں اپنی قبر میں داخل ہو جائیں۔ لہذا وہ کسی کے پابند نہیں ہیں۔ افسوس  
 ہے اہل بدعت پر کہ ایسا باطل عقیدہ تو مشرکین مکہ سے بھی منقول نہیں جو رضا خانیوں  
 نے اپنایا ہوا ہے۔ اہل سنت و جماعت علمائے حق کا عقیدہ ہے کہ ولی جنت میں  
 ہوتا ہے اور اس کو جنت سے نکل کر باہر آنے کی کیا ضرورت ہے یعنی کہ کسی جنتی کا دل  
 نہیں چاہتا کہ وہ جنت سے نکل کر دنیا میں لوگوں کو مرید کرنے آئے۔ یہ سب کچھ رضا خانی  
 اہل بدعت کی افسانہ نگاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو فہم سلیم عطا فرمائے۔

ولی عورت پر عاشق ہو گیا؟

شیخ رمضان بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے اپنے کامل مریدین

کے ہمراہ نکلے۔ شیخ محمود مغربی اور شیخ محمد فرید الدین عطار بھی ان مریدین  
 میں سے ہیں۔ چلتے چلتے ان کا کفار کے شہروں میں سے ایک شہر پر گذر  
 ہوا تو شیخ صنعان کی اچانک ایک ایسی لڑکی پر نظر پڑ گئی جس کی حسن و  
 جمال میں کوئی مثال نہ ملتی تھی۔ وہ اپنے محل پر کھڑی اطراف و جانب  
 کا نظارہ دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں جھانکنے والوں کو صرف ایک نظر  
 سے شکار بنا دیتی تھیں۔ شیخ یہ دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے اور عقل  
 کا جنازہ نکل گیا اور اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر جگہ چھوڑ کر آگے چلنے کی  
 طاقت نہ رہی۔ یہ دیکھ کر لڑکی بھی اپنا دل دے بیٹھی اور اس نے بھی  
 اپنی جگہ نہ چھوڑی اور کھانا پینا بھول گئی۔ اس کے والد کو خبر ہوئی تو  
 فکر ہوا کہ اب اس کا کیا حال ہو گا اور سخت گھبرایا اور سوائے شیخ سے  
 نکاح کر دینے کے اور کچھ نہ سوچی۔ پھر اپنے ارادے سے ان کو مطلع کیا  
 تو شیخ نے گمراہی کا راستہ اختیار کر لیا۔ لڑکی کے والد نے بتایا ہمارے  
 نکاح کرنے کا یہ دستور ہے کہ لڑکی دینے سے (چند دن پہلے) وہ ہمارے  
 خزانہ پر چراتا ہے اور روزانہ لڑکی والوں کو ایک خنزیر کا بچہ لاکر دیتا  
 ہے تاکہ وہ اپنے دستور کے مطابق نکاح تک کھائیں۔ پھر وقت نکاح  
 چراغ روشن کرتے ہیں اور مرد کے ایک ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور  
 شراب رکھتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں دلہن کا پلہ بغیر کسی پردے  
 کے پکڑا دیا جاتا ہے۔ یہ خبر سن کر شیخ بہت خوش ہوئے اور اس  
 خدمت کو بغیر کسی پردے کے پورا کر دیا اور ہر صبح خنزیر کا بچہ اسی گردن  
 پر اٹھا کر لاتا اور انہیں دینا مدت پوری ہونے کے بعد انہوں نے اس  
 کے ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب رکھی اور دوسرے ہاتھ میں



اس جیبہ کا خوشی سے پکڑ پکڑایا۔ جب شیخ نے بغیر پرہیز کے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا تو شیخ فرید الدین عطار نے دربارِ غوثیہ میں فریاد کی کہ اے اولیاء کے بادشاہ اے محی الدین! اے سید عابد القادر ہمارے شیخ ہمارے ماتحتوں سے جا رہے ہیں بشد امراد کرنا۔ یہ سنتے ہی اُن کے جسم میں لرزہ پیدا ہوا جس سے گوشت اور پیلا ماتحت سے گر گیا اور غفلت کی پٹی آنکھ سے کھل گئی۔ فوراً جنگل کی طرف متوجہ ہوئے۔ شیخ فرید الدین نے پوچھا آپ کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ جواب دیا: "اُس ہستی کی طرف جس کا تیرے ادب، منکروں کو بگنے والا ہے (اس سے) گت خلی کی معافی مانگنے کے لئے (جا رہا ہوں) جب یہ بغداد پہنچے تو چہرہ پر سیاہ مل کے اور دونوں ہاتھوں کو بیڑیوں سے مضبوط باندھ لیا اور خادموں کے ساتھ غوثِ پاک کے دروازہ کی چوٹ پر کھڑے ہو گئے اور آپ کے سامنے رونے لگے۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آیا اور اس کا قصور معاف کر دیا۔ اور چہرہ دھوئے اور ہاتھ کھولنے کا حکم فرمایا اور بارگاہِ الہی میں اس کے گناہ معاف کرنے کی دعا کی، اللہ جل شانہ کی طرف سے خطاب ہوا کہ یہ تیری شان میں گت خلی کرنے کی وجہ سے مردود ہو چکا ہے۔ حضور غوثِ پاک نے اس کے حق میں زاری کرتے ہوئے دعا کی، یہاں تک کہ بارگاہِ الہی سے ندا آئی۔ میں اس کے حق میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گا۔ یہ سنتے ہی آپ دنیاوی تعلقات اور مراہم غوثیہ سے دستبردار ہو گئے اور عزم کیا الہی جب تو نے اس کے حق میں میری اور دوسرے ولیوں کی شفاعت قبول نہیں کی تو میرے مریدوں کا کیا حال ہوگا۔ اس عظیم آفت کی وجہ سے میں ان امور سے



دستبردار ہوتا ہوں اور تیرے بندوں کے کام تیرے سپرد کرتا ہوں اور  
تو جاننے والا قادر ہے اور تجھے تمام اختیاریں خالق و مالک کی طرف  
سے خطاب ہوا، میں نے اس کی توبہ قبول کی اور تیرے لئے اس کو معاف  
کر دیا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے سریدوں کو توبہ کے بغیر نہ اڑیں  
گا اور ان کا خاتمہ بالآخر ہوگا۔ (تفہیم القرآن ص ۶۹ تا ۷۱)

نوٹ: مندرجہ بالا خلاف شرع واقعہ اگر واقعاً شیخ صنعان سے صادر  
ہوا ہے تو پھر شیخ صنعان گمراہ ہے۔

قارئین کرام! رضا خانی اہل بدعت کے خلاف شرع عقائد پڑھ کر تو ایک  
عام انسان بھی ان بے چاروں کو اچھے ٹکڑے کا ہدیہ تبریک پیش کئے بغیر نہ گزرتا  
رہ سکتا۔ ہدیہ تبریک کیوں نہ پیش کیا جائے جبکہ رضا خانیوں کا ایک دلی کے بارے میں  
یہ عقیدہ ہو کہ وہ ایک حسین و جمیل لڑکی پر عاشق ہو گیا اور وہ دلی اس قدر کا زور ایمان  
والا تھا کہ وہ بھی اس خوبصورت عورت کے جال میں پھنس گیا اور اس پر فریب جال  
میں ایسا پھنسا کہ اس کی عقل کا جنازہ نکل گیا حتیٰ کہ اس چکر میں پھنس کر اس نے  
بھوک و پیاس کی پرواہ تک نہ کی حتیٰ کہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا القلۃ والسلام  
کے قوانین کو بھی پس پشت ڈال کر نہایت افعالِ قبیحہ و شنیعہ میں مبتلا ہو گیا۔ اس  
خبیث مرض میں مبتلا ہو کر لڑکی والوں کی ہر غیر اسلامی شرط کو بھی قبول کر لیا کہ  
وہ روزانہ ان کے خنازیر چرایا کرے اور روزانہ ایک خنزیر کا بچہ لایا کر سنا کر  
اکٹھلے چل کر اس کا گوشت بھون کر بڑے مزے سے بوقتِ نکاح تک کھایا کریں۔  
بوقتِ نکاح دلیہا کے ایک ہاتھ پر خنزیر کا گوشت اور شراب رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔  
اللہ کے ولی نے یہ تمام شرائط بڑی فراخ دلی سے قبول کر لیں، اور جب اللہ کا ولی ان  
تمام غیر اسلامی رسومات پر کاربند ہوا تو دلی کامل شیخ فرید الدین نے حق تعالیٰ کے  
دربار میں التجار و زاری کرنے کی بجائے سیدھے حضرت پیرانِ بیرون کے دربار میں



دُعا کی کہ اسے پیران پیر ادا کرو۔ بعد ازیں ولی بقول رضا خانیوں کے جو گمراہی کا  
 راستہ اختیار کر چکا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بیڑیوں میں جکڑ کر خالق کائنات کے در  
 پر جھکنے کی بجائے پیران پیر کے در پر اپنے کافرانہ طرز عمل کی معافی مانگی اور جب مجرم اپنی  
 خطا و شرمندگی کا اظہار کر رہا تھا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اسے پیران پیر  
 اس شخص نے تیری شان میں گستاخی کی تھی۔ بس اس جرم کی پاداش میں یہ مرید ہوا۔  
 اب اس کی سفارش بھی اس کے حق میں قبول نہیں ہوگی۔ بس خالق کائنات کا  
 اتنا فرما تا تھا کہ پیران پیر بڑے ظالم ہیں اگر حق تعالیٰ کو دھکی دے دی (العیاذ باللہ) کہ  
 اپنے عہدہ غوثیت سے دستبردار ہوتا ہوں۔ مجھے اس عہدے کی ضرورت نہیں،  
 کیونکہ جب تو نے اس کے حق میں میری اور دوسرے ولیوں کی بھی سفارش قبول نہیں  
 کی تو میرے بقیۂ مریدوں کا کیا حال ہوگا۔ بس اس عظیم سانحہ کی بنا پر دنیاوی تصرفات  
 اور تمام اختیارات سے استعفیٰ دیتا ہوں۔ تیرے بندوں کے کام تیرے سپرد کرتا  
 ہوں۔ آپ خود اپنے بندوں کے کام کیا کریں۔ آج کے بعد میں آپ کے کسی بندے  
 کی مشکل کشائی نہیں کروں گا۔ پیران پیر کا بھی اتنا کہنا تھا کہ فوراً حق تعالیٰ کی طرف  
 سے ندا آئی، اس شخص کے حق میں آپ کی سفارش قبول کر لی اور اس کو معاف کر  
 دیا حتیٰ کہ تیرے کسی مرید کو بغیر توبہ کے نہیں ماروں گا اور جو آپ کا مرید ہوگا اس کا  
 خاتمہ ایمان پر ہوگا وغیرہ۔ رضا خانی اہل بدعت اس قسم کے باطل عقائد کی نشر و  
 اشاعت کر کے مسرور ہوتے ہیں کہ ہم نے ایک اہم دینی فریضہ سرانجام دیا ہے حالانکہ  
 رضا خانی شجر اسلام کو جڑوں سے اکھاڑنے کی سعی مذمومہ میں لگے ہوئے ہیں اور آٹے  
 دن نئے نئے عقائد فاسدہ اولیائے کرام کی طرف منسوب کرتے رہتے ہیں حقیقت  
 یہ ہے کہ ولی حق تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے اور اس سے کوئی فعل بھی جو خلاف شرع ہو  
 ہرگز صادر نہیں ہوتا بلکہ ولی کے تمام انفعال و اقوال شریعت اسلام کے تابع ہوتے ہیں۔



اور جو اللہ کے ولی کی شان میں گستاخی کرتا ہے گویا کہ وہ خوب سمجھ لے کہ اس بد نصیب نے حق تعالیٰ کو جنگ کا چیلنج کر دیا اور جس نے خالقِ لایزال کو اعلانِ جنگ کیا وہ تباہ و برباد ہو گیا جیسا کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ (بخاری ترجمہ)۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو، پس تحقیق خبردار کرتا ہوں میں اس کو ساتھ لڑائی کے۔

فرمانِ نبویؐ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رضا خانی فرقہ ادلیائے کرامؒ کی شان میں گستاخی کر کے خالقِ کائنات کو اعلانِ جنگ کرتا ہے اور جو بد بخت خدا تعالیٰ کو جنگ کا چیلنج کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم سمجھے۔ علاوہ ازیں امام المصلین مجددِ بیانات مولوی احمد رضا خان بریلوی کی ذریتِ خبیثہ سے سوال ہے کہ وہ خنزیر کا بچہ اور خراب اب کہاں ہے۔ یہ بھی عین ممکن ہے کہ رضا خانیوں نے خانقاہ بریلی شریف پر چڑھاوا چڑھا دیا ہو۔

## ولی کے سر پر پاخانے کا ٹوکرا؟

فیض محمود اپنے شیخ کی خدمت میں ہی رہے اور شیخ فرید الدین بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بغداد میں حضورِ غوثِ پاک کی سرائے میں پہنچے تو خدمت کا کوئی محل تلاش کیا مگر خالی کوئی نہ پایا تو شیخ فرید نے آپ کے پاخانہ کا ٹوکرا اٹھا کر حنک میں پھینکا، ہی غنیمت جانا۔ اس کے باوجود



میں خادموں میں سے کسی خاص کی ڈیوٹی نہ تھی اس لئے کچھ عرصہ بعد یہ خدمت مستقل آپ کے حوالہ ہو گئی۔ کچھ دن بعد پھر پہلے خادموں نے حضور غوث پاک کی خدمت میں شکایت کی کہ ہم آپ کی خدمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی غریب درویش نیا آگیا ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں اُس نے ہم سے یہ خدمت لے لی ہے۔ فرمایا وہ اس خدمت پر ہے؟ پھر آپ دھوکے لئے اُٹھے۔ دیکھا کہ ایک نوجوان اپنے سر پر ٹوکرا اٹھائے لے جا رہا ہے اور بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے پلیدی کے قطرے اس پر ٹپک رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو کون ہے عرض کی میں شیخ صفیان کامرید ہوں۔ آپ کو نوجوان کی حالت پر رحم آیا۔ فرمایا مانگ جو مانگنا ہے۔ عرض کی آپ میری خواہش جانتے ہی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھ سے کوئی تو اعلیٰ مقام مانگ۔ عرض کی میرے نزدیک اس کے سوا کوئی اعلیٰ مقام نہیں کہ آپ میرے شیخ کا قصور معاف کر دیں۔ فرمایا تمہاری خاطر میں نے تمہارے شیخ کا قصور معاف کر دیا۔

(تفزیح النخاطر ص ۴۳-۴۴)

قارئین کرام!۔ واقعہ مذکور اوّل تا آخر جھوٹ پر مبنی ہے اور اولیائے کرامؒ کی شان میں گستاخی کا مکر وہ دھند اور منافانہوں نے شروع کر رکھا ہے وہ نہایت قبیح جو قرآن کے خلاف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بھی خلاف ہے۔ رضا خانی اہل بدعت کو اولیائے کرامؒ کی گستاخی کے باعث ہم انہیں بس اتنی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی

نیز جس شخص کے ذمہ یہ ڈیوٹی سونپی گئی کہ وہ پانخانہ اٹھانے کی ڈیوٹی سرانجام دے تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص پانخانہ کے ٹوکے اٹھا اٹھا کر اعلیٰ حضرت بریلوی کی

خالقہ میں پھیلتا ہو، کیونکہ یہ شرک و بدعات کا مرکز ہے اور اس میں غالباً نقطہ یہ ہوگا کہ جہاں شرک کی گندگی جمع ہے وہیں پر جسمانی گندگی کو بھی اکٹھا کر دیا جائے تاکہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی روح نہر وقت معطر رہے۔

## ابدال کو منصب سے معزول کرنے کے بعد معاف کر دیا

ایک ابدال اپنے فرض منصبی کو انجام دے رہا تھا تو اس سے کوئی خطا نہرزد ہو گئی جس کی وجہ سے وہ اپنے منصب سے معزول ہو گیا اور اس کو اس مقام سے اتار دیا گیا۔ وہ غوثِ پاک کی طرف ملحق ہوا اور امداد کے لئے عرض کیا اور اپنی پیشانی مدرسہ کی خاک پر رکھ کر (روئے لگا) ابھی زبان سے توبہ کا کلمہ نہ نکلنے پایا تھا کہ ہاتھ غیبی نے پکارا: "اے فلاں! چونکہ تونے میرے محبوب سید عبدالقادرؒ کے دروازہ کی خاک پر پیشانی رکھ دی ہے اس لئے جاؤ میں نے تجھے معاف کر دیا اور تجھے پہلے سے کچھ بلند مقام عطا کیا۔ ہمارے محبوب کی خدمت میں جا کر اس نعمتِ عظمیٰ کے بدلے میرا شکر یہ ادا کرو۔ (تفزیح الخاطر ص ۷۷)

رضا خانی یہودیوں کی خواہش ہے کہ ہر انسان حق تعالیٰ کا درجہ چھوڑ کر مخلوق کے در پر سجدہ ریز ہو جائے تاکہ مشرکینِ مکہ کی پیروی ہو سکے۔ درنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو کوئی خالقِ لایزال کا درجہ چھوڑ کر اغیار کے سایہ میں پناہ لے اور مخلوق کو حاجت روا سمجھے تو پھر خالقِ کائنات اس پر راضی ہو، یہ قطعاً ہو ہی نہیں سکتا۔ رضا خانیو! ذرا ہوش میں آؤ اور اس ہستی لایزال کے در پر جھکا کر جس کے دربار میں انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم جمعین جھکتے ہیں اور جھکتے رہے۔



## پیران پیر کی زنا کے وقت نصرت!

ایک خوبصورت عورت نے حضرت (عبد القادر جیلانیؒ) سے بیعت کی۔ اس سے پہلے اس پر ایک فاسق عاشق تھا۔ ایک روز وہ عورت اپنے کسی کام کے لئے پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اس کا عاشق بھی اس کے غار کی طرف جانے کی خبر سن کر اس کے پیچھے ہو گیا اور اس کے پاس جا کر عصمت ریزی کرنے لگا۔ عورت نے اپنی خلاصی کی جب کوئی صورت نہ دیکھی تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام مبارک لے کر اس طرح پکارنے لگی (الغیاث یا غوث اعظم الغیاث یا غوث الثقتلین الغیاث یا نصیح محی الدین الغیاث یا سیدی عبد القادر) آپ اس وقت مدرسہ میں وضو کر رہے تھے اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں آپ نے انہیں پاؤں سے اتار کر غار کی طرف پھینکا۔ وہ فاسق کے مراد کے پانے سے پہلے سینچے اور سر پر پڑنے لگیں حتیٰ کہ وہ مر گیا پھر وہ عورت انہیں اٹھا کر حضور غوث صمدانی کے دربار عالی میں حاضر ہوئی اور حاضرین کے سامنے آپ سے سارا واقعہ عرض کیا۔ رضی اللہ عنہ۔

(تفہیم النخاطر ص ۸۳-۸۴)

میرے سنی حنفی بھائیو! واقعہ مذکور سے رضا خانی اہل بدعت کا مقصد یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمان یہ عقیدہ رکھیں کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ اپنے ہر مرید کی ہر وقت امداد کو پہنچتے ہیں۔ مرید جہاں کہیں بھی ہو۔ جیسا کہ ذکر ہے کہ پیران پیر کی مریدنی پر ایک فاسق عاشق تھا۔ وہ ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتا کہ کسی طرح اپنی خواہش کو پورا کر دے۔ آخر کار ایک دن پیران پیر کی مریدنی جنگل میں گئی تو اس فاسق نے موقع پا کر اس عورت



پیرِ رضا خانی قانون نافذ کرنا چاہا تو اودھر حضرت نے اپنے شیخ حضرت پیران پیر کو  
 یانغوث الثقلیٰ الغیاث یا شیخ محی الدین الکیاٹ یا سید دی  
 عبد القادر۔ کہہ کر پکارنا شروع کیا تو اودھر پیران پیر اپنے محلہ میں وضو فرمانے  
 کی حالت میں اپنی لکڑی کی کھڑاویں کو پاؤں سے نکال کر اس فاسق کی طرف پھینکی۔  
 جب پیر صاحب کی کھڑاویں اس کے سر پر بارش کی طرح برسنے لگیں تو اس حالت  
 نے خلاصی پائی۔ اب ہم رضا خانیوں سے پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ صفت ہر ایک  
 ولی میں ہے یا کہ صرف اور صرف پیران پیر کو حاصل ہے کہ جب کوئی ان کی کسی مرید فی  
 سے زنا کرے تو بر وقت امداد کرتے ہیں تاکہ مرید فی پر بریہویت کا قانون نافذ نہ ہو سکے  
 اور اس کے ساتھ ساتھ کیا رضا خانی یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ آج کل زنا کے وقت مغویہ  
 کے ساتھ امداد کرنے کی ڈیوٹی پیران پیر کے ذمہ ہے یا کسی اور ولی کے۔ اگر  
 ہر ولی میں یہ صفت ہے تو پھر مقابر اولیاء کرام پر جو کچھ ہو رہا ہے یہ کیا ہے۔  
 اگر اس صفت خاصہ کے مستحق صرف پیران پیر ہی ہیں تو ان کی خالقانہ میں جو مجاہد  
 خالق ہی کرشمے دکھا رہے ہیں تو کیا اس میں پیران پیر کی کیا رائے ہے۔  
 بینوا بالکتاب توجروا یوہ الحباب۔

## شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے اونٹ تلاش کر دیے

ایک تاجر قافلہ کی روانگی کا انتظار کرتا رہا تاکہ ان کے ہمراہ تجارت  
 کے لئے جائے۔ جب قافلہ روانہ ہوا تو یہ چھ اونٹوں پر سُرخی شکر لاد کر  
 قافلہ کے ہمراہ روانہ ہو گیا۔ راستہ میں درات کے وقت اس کے اونٹ  
 گم ہو گئے۔ بہت تلاش کیا مگر نہ ملے، سخت گھبرا یا۔ چونکہ حضرت غوث  
 پاک کا مرید اور معتقد تھا اس لئے باوازی بلند پکارنے لگا ”یا سید غوث“

اعظم میرے اونٹ اسباب سمیت غائب ہو گئے ہیں۔ دیکھا کہ پیاد پر ایک سفید پوش بزرگ کھڑے اپنی آستین سے اپنی جانب اشارہ فرما رہے ہیں گویا کہ اپنی طرف بلا رہے ہیں جب اس کی طرف گیا تو اس اشارہ کرنے والے کو گم پایا۔ اونٹ مع اسباب اس مکان سے مل گئے۔  
(تفریح الخاطر ص ۸۴-۸۵)

رضا خانی اہل بدعت جو حقیقت میں شانِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کے گستاخ ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ اولیائے کرام مسروقہ چیز کو برآمد کر لیتے ہیں تو کیا پیرانِ پیر کے انتقال کے بعد مسروقہ چیز کو برآمد کرتے ہیں یا نہیں اگر برآمد کرتے ہیں تو پھر شریعتِ ادا میں اکثر وارد آئیں ہوتی رہتی ہیں لیکن ان کا کبھی کوئی سراغ نہیں ملا اور اس کے علاوہ کئی اخلاقی جرائم بھی پیش آتے ہیں تو کیا ان تمام واقعات سے حضرت پیر صاحبؒ باخبر ہیں یا کہ بے خبر، اگر باخبر ہیں تو اس کا سد باب کیوں نہیں کرتے، اگر بے خبر ہیں تو پھر پیر صاحب کے بارے میں باطل عقیدہ کیوں اپنایا ہوا ہے۔ افسوس صد افسوس رضا خانی مذہب کس قدر غلیظ مذہب ہے کہ جو پیرانِ پیر کے متعلق یہ خیال رکھتے ہیں کہ تاجر کے اونٹ گم ہو گئے اور اس نے مصیبت کے وقت پیر صاحب کو پکارا تو پیر صاحب خود بنفس نفیس حاضر ہوئے اور اونٹوں کو تلاش کر کے تاجر کے حوالے کئے تو کیا رضا خانی کو بچڑے بنا سکتے ہیں کہ آج کل اونٹ تلاش کرنے کی ڈیوٹی ٹکس دلی کے ذمہ ہے۔ وقف ہو تم پر۔

## دلی کو چھنی ہوئی ولایت دوبارہ مل گئی

ایک دلی سے آپ کے زمانہ میں ولایت سلب ہو گئی۔ وہ بہت سے اولیاء کرام کو باس گیا، مگر کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ سب نے یہی کہا کہ ہماری



دعا تیرے حق میں قبول نہیں ہوئی تو غوثِ اعظم کے حضور میں التجا کرتا تو اپنا مرتبہ پلے وہ آپ کے پاس آکر التجا کرنے لگا تو آپ نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ ہاتھ غیبی سے ندا آئی اس کے لئے بہت سے اولیاء دعا کر بیٹھے، میں نے کسی کی دعا بھی قبول نہیں کی، آپ بھی اس کے لئے دعا نہ کریں۔ یہ نہ دانتے ہی اپنا جاتے نماز پڑھ کر جنگل کی طرف چلنے لگے ایک ہی قدم اٹھانے پر ہاتھ غیبی نے پکارا، اُسے محبوب غوثِ اعظم! میں نے تیری خاطر اس کو اور اس جیسے اور ایک ہزار کو معاف کر دیا اور دوسرے قدم پر ہاتھ غیبی نے اسی طرح فرمایا کہ میں نے اس کو اور اس جیسے دو ہزار کو معاف فرما کر اُن کے مرتبے پر پہنچا دیا اور تیسرے قدم پر ندا آئی میں نے اس کو اور اس جیسے تین ہزار آدمیوں کو معاف فرما کر ان کے ان کو مرتبہ عطا کئے۔ یہ سُن کر غوثِ صمدانی خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس شخص نے آپ کی برکت سے سلب شدہ مقام و مرتبہ پالیا۔ رضی اللہ عنہ۔ (تفریح الخاطر ص ۸۵-۸۶)

**حقیقت**! عجیب بات ہے کہ ایک دلی کی پیرانِ پیر کے دور میں ولایت چھن گئی اور وہ تمام اولیائے کرام کے پاس گیا اور التجا کی کہ کسی طرح سلب شدہ ولایت واپس مل جائے لیکن خالق کائنات نے کسی دلی کی دعا قبول نہ کی۔ آخر کار یہ شخص پیرانِ پیر کی خدمت میں حاضر ہوا کہ تمام اولیائے کرام کے پاس گیا ہوں اور انہوں نے میرے حق میں سلب شدہ ولایت واپس ہونے کی دعا کی مگر حق تعالیٰ نے قبول نہیں کی۔ مگر جب وہ شخص حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت پیرانِ پیر نے بات سُن کر حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو غیب سے آواز آئی اس کے حق میں دعا نہ کرو اس کی سلب شدہ ولایت واپس نہ ہوگی تو پیرانِ پیر یہ سُن کر اپنی جائے نماز



پکڑ کر جیب جنگل کی طرف روانہ ہوتے لگے تو ابھی ایک ہی قدم اٹھا کہ فوراً غیب سے ندا آئی کہ اے شیخ جیلانی! ہم نے تیری خاطر اس کو اور اس جیسے ہزار کو معاف کر دیا، اسی طرح جیب دوسرا قدم اٹھایا تو پھر ندا آئی کہ اس کو اور اس کے ساتھ دو ہزار کو معاف کر دیا تو جب تیسرا قدم اٹھایا تو غیب سے ندا آئی کہ شیخ جیلانی! اس کو اور اس کے ساتھ تین ہزار اور کو بھی معاف کر دیا۔ غرضیکہ اس واقعہ سے رضا خانی اہل بدعت عوام الناس کو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ حق تعالیٰ پیر کے مقابل میں اپنے کئے ہوئے فیصلے کو تبدیل کر دیتا ہے حتیٰ کہ بھول رضا خانیوں کے پیران پیر کا حکم خدا تعالیٰ پر چلتا ہے (العیاذ باللہ) تب ہی تو شیخ جیلانیؒ کے ایک ایک قدم اٹھانے پر ایک ایک ہزار تعداد اضافہ فرما دیا۔ یہ بھی انکشاف ہو کہ خالق کائنات تمام ادیانے کرام کی بات کو رد کر سکتا ہے لیکن پیران پیر کی کوئی بات بھی رد نہیں کر سکتا۔ یاد رکھیں رضا خانیوں کے خود ساختہ عقیدہ کے مقابل میں اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے فیصلے اٹل، ذرہ بھر تبدیلی نہیں ہوتی۔ وہی ذات ہی مختارِ کل ہے۔ اور وہی کارِ ساز ہے۔

## ایک عجیب انکشاف

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو دلی بنانا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ اس کو میرے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر کرو۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضر کیا جاتا ہے تو آپ حکم فرماتے ہیں کہ اس کو میرے پیارے بیٹے سید عبد القادر کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ دیکھیں کہ منصبِ ولایت کے مستحق ہے یا نہیں۔ پھر غوثِ پاک کے دربار میں حاضر کیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس کو منصبِ ولایت کے



لائق دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفترِ محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیش کیا جاتا ہے اور غوثِ پاک کی جُٹھی کے مطابق امرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جاتا ہے اور ولایت کی خلعت سے آگاہ کیا جاتا ہے جو غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دست سے عنایت کی جاتی ہے اور وہ شخص اُسے پہن لیتا ہے اور عالمِ غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے اور اس عہدہ پر غوثِ اعظم قیامت تک فائز رہیں گے۔ (تفہیم الخاطر ص ۸۷-۸۸)

اس واقعہ سے رضا خانی اہل بدعت حوام الناس کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ پیرانِ پیر حق تعالیٰ اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑے ہیں۔ تب ہی تو خدا تعالیٰ کو ہر کام کے کرنے اور نہ کرنے کی ان سے منظوری لینا پڑتی ہے جیسا کہ واقعہ مذکور میں مرقوم ہے کہ جب خالق کائنات کسی کو مقامِ ولایت پر فائز کرنا چاہتے ہیں تو قبل اس کے اس شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضری کے بعد آخری مرحلہ میٹے کرنا پڑتا ہے کہ اس شخص کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے پاس حاضری کیا جاتا ہے۔ حاضری کے بعد اگر اس شخص کے متعلق حضرت پیر صاحب نے منظوری دے دی تو اس کو مقامِ ولایت حاصل ہوگا۔ اگر پیرانِ پیر نے اس کو پاس نہ کیا تو پھر اس کو پوری کائنات میں کوئی بھی حتیٰ کہ حق تعالیٰ بھی مقامِ ولایت پر فائز نہیں کر سکتے (العیاذ باللہ) کیونکہ بقول رضا خانیوں کے مقامِ ولایت کے سرٹیفکیٹ پیرانِ پیر جاری کرتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب جس کو منصبِ ولایت کا مستحق سمجھیں گے اس کا نام دفترِ محمدیہ میں بموہر لکھ دیں گے۔ عجب بات یہ ہے کہ حضرت پیرانِ پیر کے سرٹیفکیٹ کے مطابق تمام نارروائی مکمل کرنے کے بعد ولایت کی خلعت عطا کی جاتی ہے اور اس عظیم عہدہ پر حضرت پیر صاحب قیامت تک فائز رہیں گے اور اولیاءِ کرام

کو مقام ولایت ملنے اور نہ ملنے کے سٹرٹیفکیٹ جاری کرتے رہیں گے یہی تو رضائانی مذہب کا دستور عمل ہے جس کی بنا پر ہر وقت اٹھتے بیٹھتے حضرت پیران پیر کا ان الفاظ میں وظیفہ پڑھتے ہیں:-

امداد کن امداد کن ہر رنج و غم آزاد کن  
دردین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر

**امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پیران پیر کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے**

ایک دن حضور غوث پاک منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ جلدی سے نیچے کی سیڑھی پر اتر آئے اور دست بستہ متواضع کھڑے ہو گئے۔ پھر کچھ دیر منبر پر چڑھے اور اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ میں مشغول ہو گئے۔ حاضرین میں سے بعض نے اس کیفیت کا سبب پوچھا تو فرمایا، میں نے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو میں ادباً نیچے کی سیڑھی پر اتر آیا اور جب تشریف لے جانے لگے تو مجھے اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ کرنے کا حکم فرمایا۔ رضی اللہ عنہ۔

(تفہیم النظار ص ۹۲)

رضا خانی اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیران پیر کا مرتبہ و مقام اس قدر بلند و بالا ہے کہ جب وہ مجلس وعظ قائم کرتے ہیں تو خطیب الانبیاء امام الانبیاء و سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنفس نفیس ان کی مجلس وعظ میں تشریف لاتے ہیں۔ اس واقعہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین ہے مگر کیا کریں کہ رضا خانی اہل بدعت جب ہی منہ کھولتے ہیں غلاظت ہی منہ سے نکلتی ہے۔



## فوت شدہ لڑکے کے زندہ ہو گئے

ایک روز ایک محنت غوث پاک کے دربار میں آئی اور آپ سے اولاد کے بارے میں دعا کرنے کی گزارش کی۔ آپ نے مراقبہ میں کچھ محفوظ کا مشاہدہ کیا مگر اس میں اس عورت کے لئے کوئی اولاد لکھی نہ پائی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی، اس کے لئے لوح محفوظ میں ایک بھی بیٹا نہیں لکھا ہوا تو آپ دو بیٹوں کا سوال کرتے ہیں۔ آپ نے تین بیٹوں کا سوال کیا تو پہلے جیسا جواب ملا۔ پھر آپ نے چار بیٹوں کا سوال کیا۔ پھر جواب اسی طرح ملا۔ پھر پانچ کا سوال کیا مگر جواب وہی ملا۔ پھر چھ کا سوال کیا مگر جواب حسب سابق ہے۔ پھر سات کا سوال کیا۔ ندا آئی، اے غوث! اتنا ہی کافی ہے زیادہ نہ طلب کرنا اور یہ بھی بشارت ملی کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کو سات بیٹے عطا کرے گا۔ غوث پاک نے اس عورت کو کچھ مٹی عطا فرمائی۔ یہ عورت اس وقت آپ سے کامل صدق و اعتقاد رکھتی تھی، اس نے وہ مٹی چاندی میں رکھ کر تعویذ کی طرح گلے میں ڈال لی تو اللہ تعالیٰ نے سات سے اس کو عزت بخشی۔ کچھ عرصہ بعد یہ آپ سے بد اعتقاد ہو گئی اور کہنے لگی غوث کی اس مٹی سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ ابھی اس نے یہ پوری کلام منہ سے نہ نکالی تھی کہ اس کے جب لڑکے فوت ہو گئے۔ پھر غوث اعظم کی خدمت میں آہ دزاری کرتی ہوئی آئی اور عرض کی اے غوث! میری مدد کرو تو آپ نے فرمایا وہ وقت وقت تھا اور اس وقت (یعنی بے اعتقادی کے وقت) اس مٹی میں کیا فائدہ ہے۔ اور ایک روایت میں یوں



ہے کہ آپ نے فرمایا گھر لوٹ جا جس نیت کو تو ہمارے پاس لے کر  
آئی ہے اسی طرح تو اپنے لڑکوں کو زندہ پائے گی۔ چنانچہ وہ گھر پہنچی تو  
بیٹوں کو زندہ پایا۔

### (تفریح الخاطر ص ۹۴ تا ۹۶)

قارئین کرام! رضا خانی فرقہ کس قدر بے لگام اور دیوث ہو چکا ہے کہ واقعہ  
مذکور میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے متعلق الوہیت کا تصور ایک عجیب انداز میں پیش  
کیا ہے کہ سادہ لوح مسلمان جب ہی اولاد طلب کریں تو خدا تعالیٰ سے مانگنے کی  
بجائے یہ سب سے حضرت پیران پیرؒ کے در پر جائیں۔ کیونکہ بقول رضا خانیوں  
کے اولاد دینے کے تمام تر وسیع اختیارات پیران پیر کے پاس ہیں۔ وہ جس کو  
چاہیں لڑکا لڑکی دیں اور جس کو چاہیں لڑکے لڑکیاں بیک وقت عطا فرمائیں اور جس  
کو چاہیں بانجھ رکھیں اور جس کو چاہیں سات لڑکے عطا کریں اور جس کو حق تعالیٰ  
اولاد نہ دیں تو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ بس پیران پیر کے دربار میں  
حاضر ہو کر اولاد مانگو فوراً اولاد ملے گی۔ کبھی بھی مایوسی نہیں ہوگی۔ رضا خانی عقیدہ یہ  
ہے کہ حق تعالیٰ سے مانگتے ہیں مایوسی ممکن ہے لیکن جس نے پیران پیر سے اولاد  
مانگی وہ کبھی مایوس نہ ہوا (العیاذ باللہ) جیسا کہ مندرجہ بالا واقعہ سے ظاہر ہے کہ ایک  
عورت کو اولاد کی تمنا تھی تو وہ خالق کائنات کے در سے مایوس ہو کر حضرت پیران  
پیر کے پاس اولاد کی غرض سے حاضر ہوئی تو شیخ جیلانیؒ نے فرمایا کہ میں نے لوح محفوظ  
کا مشاہدہ کیا ہے مگر تیری قسمت میں کوئی اولاد نہیں اور حق تعالیٰ نے مجھ بتلادیا ہے  
کہ اس عورت کے لئے کوئی اولاد نہیں تو حضرت شیخ جیلانیؒ نے حق تعالیٰ سے دو  
بیٹوں کا سوال کیا تو غیب سے ندا آئی کہ اس عورت کے لئے ایک لڑکا بھی نہیں تو تم  
دو بیٹوں کا سوال کیسے کرتے ہو تو اس طرح حضرت شیخ جیلانیؒ نے سات بیٹوں کا سوال



کیا تو نہ اکتی کہ اسے شیخ جیلانی! بس اتنا کافی ہے اس کو سات لڑکے میں گئے۔ تو اس عورت کو سات لڑکے ملے حضرت پیر صاحب نے بطور تعویذ کچھ مٹی دم کر کے دی کہ اس کو چاندی میں بند کر کے گھر میں ڈالو۔ کچھ عرصہ بعد یہ عورت حضرت پیر صاحب سے بد اعتقاد ہو گئی کہ یہ سات لڑکے تو خدا تعالیٰ نے عطا کئے ہیں تو وہ تمام لڑکے فوراً فوت ہو گئے تو پھر وہ عورت آہ و زاری کرتی ہوئی حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کی کہ حضرت مجھے معاف فرمادیں، مجھ سے سنگین غلطی ہوئی۔ یہ سب کچھ آپ کا دیا ہوا تھا۔ یعنی کہ سات لڑکے آپ نے جو عطا کئے تھے وہ فوت ہو گئے ہیں آپ ان کو زندہ کریں۔ آئندہ میرے عقیدے میں کچھ خلل نہیں پائے گا۔ تو شیخ جیلانی نے فرمایا کہ اچھا گھر لوٹ جاؤ اپنے لڑکوں کو زندہ و سلامت پائے گی۔ جب وہ عورت پیران پیر کے متعلق اولاد دینے کا پختہ اعتقاد لے کر گھر لوٹی تو تمام لڑکوں کو زندہ پایا۔

رفقا خانو! اب آپ ہی اپنی اداؤں پر غور کریں کہ ہم آپ کو خالق کائنات کی قدرت کا منہ کا منکر نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔ اگر تم نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی فتوح الغیب یا غیۃ الطالبین یا فتح الربانی وغیرہ میں سے کسی ایک کا سرسری طور پر مطالعہ کیا ہوتا تو یہ قبیح واقعہ حق تعالیٰ کے خلاف تم سے ہرگز سرزد نہ ہوتا اور یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے عبد الوہاب کو وصیت کی کہ جب یہ کسی قسم کی حاجت و مشکل پیش آئے اس خالق کائنات سے مانگیں اور وہ ذات لایزال مشکل کشا و حاجت رد ہے۔ تمام تر کئی اختیارات اس ذات کو حاصل ہیں۔ کاش کہ اہل بدعت نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی سوچا ہوتا کہ حضرت پیران پیر کس ذات کے آگے رکوع و سجود کرتے ہیں؟ کس ذات کی عبادت کرتے رہے؟ کس ذات سے مانگتے رہے اور کس ذات نے ان کو مقام ولایت



پر فائز کیا اور کس ذاتِ قدیم نے پیرانِ پیر کو اولاد عطا کی۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس ذاتِ قدیم نے پیرانِ پیر کو اولاد عطا فرمائی وہی ذاتِ قدیم اولاد دینے والی ہے۔ اس کے سوا کوئی ہستی نہیں جو اولاد عطا کرے جس کی انبیاء علیہم السلام والسلام کو بھی وہی ذاتِ قدیم اولاد عطا کرنے والی ہے۔ اگر پیرانِ پیر کے بارے میں یہ فاسد عقیدہ قائم کیا جاتے کہ اولاد کی فیکٹری ان کے پاس ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ پیرانِ پیر کو کس ذات نے اولاد عطا کی۔ ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ نے اولاد دی۔ جو ذاتِ قدیم پیرانِ پیر کو اولاد دینے والی ہے تو بس وہی ذاتِ قدیم ہر ایک انسان کو اولاد دینے والی ہے۔ مخلوق کے بارے میں اولاد دینے کا عقیدہ رکھنے والا ابوجہل والولہب کی اولاد میں سے ہے۔

## ایک باطل خیال

کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جن و شیاطین مخلوق پر مسلط تھے (یعنی لوگوں کو تکلیفیں دیتے تھے) تو آپ نے ایک دن سوچا کہ جب میرے زمانہ میں لوگوں کو جن و شیاطین سے نقصان اور اذیتیں پہنچتی ہیں حالانکہ یہ سب میرے ماتحت ہیں تو میرے بعد مخلوق خدا کا کیا حال ہوگا۔ آپ اسی فکر میں تھے کہ ہاتفِ علی نے آواز دی کہ میں اخیر زمانہ میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوتِ شتم کرادوں گا اور آپ کی نسل سے عبد القادر نامی ایک شخص پیدا ہوگا۔ یہ تمام جن و شیاطین اُس کے حکم و طاعت اور قید میں ہوں گے۔ یہ کلام سن کر یہ ناسلیمان علیہ السلام خوش ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ ان کو قید کر کے سمندر میں ڈال دو اور فرمایا ان کی زنجیریں اخیر زمانہ میں کھلیں گی اور یہ حضرت



غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تحت حکم اور آپ کی قید میں ہوں گے اور اپنے  
گھروں میں بیٹھے آپ کے خوف سے کانپتے ہوں گے کیونکہ آپ انسانوں  
جنوں اور ملائکہ کے شیخ ہوں گے اور وہ اب آپ کے خطہ اور مریدین  
کی طاعت میں ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔ (تفزیح الخاطر صفحہ ۹۱-۹۲)

مندرجہ بالا واقعہ ہمیں تورعنا غانی اہل بدعت کی ایک حالت کے لئے گواہی دیتا ہے۔ یہ بات کسی معتبر کتاب سے بھی ثابت نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام  
اس فکر میں مبتلا ہو گئے کہ میرے بعد حق و شیطان مخلوق کو ستائیں گے تو خدا  
تعالیٰ کی مخلوق کا پھر کیا حال ہوگا۔ اسی دوران غیب سے آواز آئی کہ فکر نہ کریں  
کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے حضرت شیخ عبدالقادر  
جیلانیؒ پیدا ہوں گے، تمام حق و شیاطین ان کے قبضہ میں ہوں گے اور اکیلا اُمت  
کریں گے۔ پھر فرمایا کہ تمام حق و شیاطین زنجیروں میں جکڑ کر سمندوں میں ڈال دیں۔ پھر  
آخر زمانہ کھلیں گے اور حضرت پیران پیر کی قید میں رہیں گے اور آپ کے خوف و حلال  
سے کانپتے رہیں گے اور عبارت مذکور میں ایک جملہ میں تو غضب ہی کر دیا کہ حضرت پیران  
پیر جنوں کے توشیح ہیں ہی مگر ملائکہ کے بھی شیخ ہیں۔ رضانا غانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ حضرت  
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ملائکہ کے بھی شیخ ہیں یہ سراسر جہالت اور کیسگی ہے۔ نیز یہ جملہ اپنی جگہ  
صحیح ہے کہ شیاطین حضرت پیران پیر کی قید میں ہیں اور اطاعت گزار ہیں اور شیاطین آپ  
کو اس کلمہ ارض پر رضانا غانی اہل بدعت کی شکل میں نظر آئیں گے۔

## غوث نے مرید کو منکر نکیر کے غدا سے چھوڑا یا؟

آپ کے مریدوں میں سے ایک شخص آپ کا بہت ہی معتقد تھا،  
اور آپ کی محبت میں فنا ہو کر بقا فی المحبتہ تک پہنچ گیا تھا۔ جب فوت ہو



گیا تو لوگوں نے دفن کر دیا۔ پھر اس کے پاس منکر نکیر آکر سوال کرتے  
 ہیں کہ تیرا رب، پیغمبر اور مذہب کیا ہے؟ اس کے جواب دیا میں اپنے  
 شیخ سید عبدالقادر کے علاوہ کسی کو نہیں پہچانتا۔ فرشتے حیران ہو گئے تو  
 دربار الہی میں عرض کی کہ اسے پروردگار! تو جانتا ہے جیسے تیرے غلام  
 بندے نے جواب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عذاب دینے کا حکم فرمایا  
 اور ان دونوں فرشتوں نے جب عذاب دینے کا قصد کیا تو حضرت غوث  
 اعظم رضی اللہ عنہ ظاہر ہو گئے اور فرشتوں سے کہا کہ یہ اللہ و رسول اللہ ہیں  
 کو نہیں پہچانتا (یعنی امور سے ناواقف ہے) لیکن یہ مجھے جانتا ہے اور اس  
 نے میری اقتداء کی ہے اور جو تم اس سے پوچھتے ہو اس کو میں خوب جانتا  
 ہوں۔ پس تم میری خاطر اسے عذاب نہ دو۔ فرشتوں نے پھر اللہ تعالیٰ  
 سے عرض کیا: اسے پروردگار! تو خوب جانتا ہے کہ تیرے محبوب غوث  
 اعظم سلطان محی الدین عبدالقادر ایسے ایسے کہتے ہیں (یعنی اس شخص کو  
 عذاب نہ دو) لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی عذاب کا ہی حکم فرمایا۔ فرشتوں  
 نے عذاب دینے کا ارادہ کیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کے  
 ہاتھ سے ہتھوڑے لے لئے اور ان سے فرمایا کہ اس کے قریب نہ جانا ورنہ  
 میرے باطن میں عشق کی اتنی آگ ہے جو عقل و قیاس سے باہر ہے۔  
 میں اس آگ سے جنت و دوزخ دونوں کو جلا دوں گا (یعنی نہ جنت میں  
 آرام نہ دوزخ میں عذاب)۔ اتنے میں منکر نکیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 ندا آئی کہ اسے میں نے غوث پاک کی خاطر معاف کر دیا اس کو عذاب نہ دو۔  
 (تفہیم النبی ص ۹۷-۹۸)

قارئین کرام! رضا خانی اہل بدعت کے اس کافرانہ طرز عمل کو دیکھئے



کہ انہوں نے کس قدر رسوائی و ذلت کا طوق اپنے گلے میں پہن رکھا ہے کہ جب ہی کوئی بات کریں گے تو یہی نقشہ پیش کریں گے کہ حضرت پیرانِ پیر کا حکم حق تعالیٰ پر چلتا ہے۔ دُنیا تو دُنیا رہی حتیٰ کہ قبر میں بھی اپنے مریدوں کی خبر گیری فرماتے ہیں، جیسا کہ مندرجہ بالا واقعہ میں ذکر ہے۔ حضرت شیخ جیلانیؒ کا ایک مرید انتقال کر گیا تو دفن کے بعد قبر میں جب محضرِ حاضری ہو کر سوال کرنے لگے کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تو ان سوالات کے جواب میں مرید نے کہا کہ میں کسی کو نہیں جانتا۔ بس صرف اتنا جانتا ہوں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ میرے پیر و مرشد ہیں۔ سوالات کے جواب غلط دینے پر فرشتوں نے بحکمِ الہی اس مرید کو عذاب دینا چاہا، حضرت پیرانِ پیر قبر میں حاضر ہوئے اور اپنے مرید کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے جواب دیا کہ یہ میرا مرید اللہ و رسولؐ اور دین کو نہیں جانتا اور اس نے میری اطاعت کی ہے جو تم نے اس سے سوالات کئے ہیں میں انکو بخوبی جانتا ہوں تم اس کو عذاب نہ دو۔ پھر فرشتوں نے حق تعالیٰ سے ذکر کیا کہ حضرت پیرانِ پیر اپنے مرید کو عذاب نہیں دینے دیتے، اب کیا کیا جاوے۔ خالق کائنات نے پھر بھی اس مرید کو عذاب دینے کا فیصلہ سنایا تو بالآخر عذاب کے فرشتوں نے یہ پیر صاحب کے مرید کو عذاب دینے کے لئے اپنے ہتھوڑوں کو سنبھالا تو حضرت پیرانِ پیر نے فرشتوں سے ہتھوڑے چھین لئے اور دھمکی دے دی کہ اگر آپ کے اندر جرأت ہے تو اب قریب آؤ۔ میں اپنے مرید کو ہرگز عذاب نہیں دینے دوں گا۔ اگر تم میرے مرید کو عذاب دینے سے باز نہ آئے تو یاد رکھو میرے باطن میں ایسی آگ ہے کہ جس سے میں جنت و دوزخ دونوں کو تباہ کر دوں گا۔ حضرت پیرانِ پیر کے اس خوفناک بیان سے خالق کائنات کو معلوم ہو گیا کہ پیرانِ پیر اپنے مرید کو عذاب نہیں دینے دیں گے۔ اسی میں خیریت ہے کہ اپنا قانون بدل لوں۔ لہذا حق تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اے



فرشتو! اس کو چھوڑ دو۔ یہ حضرت پیران پیر کا مرید ہے۔ اس کو عذاب نہ ہوگا۔ رننا خانی  
اہل بدعت اس خیال کے کبیرہ گناہوں کا بھی بلا تکلف انکساک کرتے ہیں۔ کیونکہ  
ان کا عقیدہ ہے کہ قبر میں پیران پیر حاضر ہو کر عذاب دینے والے فرشتوں پر رعب  
ڈال دیں گے اور ہمیں عذاب ہرگز نہ ہوگا یعنی کہ قبر میں حضرت شیخ جیلانیؒ کا رعب  
ہمیں بچائے گا چاہے خدا تعالیٰ بار بار فرشتوں کو عذاب کا حکم دیں پھر بھی خدا تعالیٰ کو  
ہی اپنا کیا ہوا فیصلہ تبدیل کرنا پڑے گا لیکن حضرت پیران پیر اپنے مرید کو ہرگز عذاب  
نہیں دینے دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر رننا خانی اہل بدعت تارک القلوۃ ہوتے  
ہیں اور مقابر اولیاء کرام پر دن رات سادہ لوح مسلمانوں کی ہوبوٹیوں کی عصمت  
لوٹنے کو دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ سوال کرنے والے منکر نکیر ہوتے ہیں جس کا معنی خوفناک  
شکل والے۔ وہ کسی خانقاہ کے مجاور اور کسی چند ٹو خانے کے چر سی نہیں ہو ڈر کر  
بھاگ جائیں اور اپنے ہتھوڑے بھی مضطرب نہ کرنا بیٹھیں۔

اہل بدعت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ قبر میں ہر ایک انسان سے سوال ہوگا جو  
سوالوں کے جواب صحیح دے گا ان کے لئے قبر جنت ہے اور جو بیچارے سوالوں  
کے جواب صحیح نہیں دے سکیں گے ان کے لئے قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا  
ہے جو بدعت یہ باطل عقیدہ دیکھے کہ قبر میں حضرت پیران پیر شریف لاتے ہیں وہ پکا باتیں  
لعین ہے کیونکہ نبی علیہ القلوۃ والسلام کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیں:-

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَا بُنَيَّ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ تَبَكَ فَيَقُولُ  
رَبِّي اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ  
مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُعِشُ فَيَكُفُّ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ



اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ  
 فَأَمِنْتُ بِهِ فَصَدَّقْتُ ذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ الْكَافِرِينَ آمَنُوا  
 بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْآيَةُ قَالَ فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ  
 صَدَقَ عَبْدِي فَأَقْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْيسُوءُ مِنَ  
 الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيهِ  
 مِنْ رَوْحِهَا طَيِّبٌ هَا وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَدٌ بِصِرَةٍ وَأَمَّا  
 الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ فَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ  
 وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ دُرْبِكَ فَيَقُولُ  
 هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دُرْبُكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا  
 أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ  
 هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ كَذَبَ فَأَقْرِشُوهُ  
 مِنَ النَّارِ وَالْيسُوءُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ  
 قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُوءٍ مِمَّا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَابُورُ  
 حَتَّى تَخْتَلِفُ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يَقَيِّضُ لَهُ أَعْمَى أَمْسَمٌ مَعَهُ  
 مِرْزَبَةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ فُضِيَ بِهَا جَبَلٌ لَصَادَ شَرَابًا  
 فَيَضْرِبُ بِهَا فُضْرَبَةً يَمْلَأُهَا مَائِنِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا  
 الثَّقَلَيْنِ يَصِيرُ تَرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ -  
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

ترجمہ: حضرت برابن مازبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردے کے پاس دو فرشتے  
 آتے ہیں۔ پس بٹھاتے ہیں اس کو اور پوچھتے ہیں اس سے کہ تیرا رب کون ہے؟



وہ جواب میں کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں اس سے کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ جو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کا رسول ہے۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ کس چیز نے تجھ کو یہ باتیں بتلائیں؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہی معنی میں خدا تعالیٰ کے اس قول کے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الذِّیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر ایک شخص آسمان سے پکار کر کہے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ پس جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا، جس سے ہوائیں اور خوشبوئیں آئیں گی اور حدِ نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ اب رہا کافر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد کہا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ، آگ کا لباس اس کو پہناؤ اور اس کے واسطے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ آپ نے کہا کہ دوزخ سے اس کے



پاس گرم ہوائیں اور لوئیں آتی ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ اُدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی پسلیاں اُدھر نکل آتی ہیں۔ پھر اس پر ایک اندھا اور بہرہ فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے اور اس گرز سے اس کو مارتا ہے جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں سنتے اور اسے ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر اس کے اندر روح ڈالی جاتی ہے۔ (احمد - البوداؤد)

ارشادِ نبویؐ سے یہیت واضح ہو گئی ہے کہ جو انسان قانونِ الہی کے مطابق جواب دے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو قانونِ الہی کے مطابق جواب نہیں دے گا وہ فی النار ہوگا۔

اس میں گھڑت واقعہ کو پیش کرنے سے رفاہی اہل بدعت کا خیال ہے کہ لوگ حق تعالیٰ کو بے بس اور عاجز سمجھیں (العیاذ باللہ) اور جو عرصہ دراز سے خالق کائنات کے متعلق قدرتِ کاملہ کا تصور چلا آ رہا ہے وہ لوگوں کے اذنان سے نکل جائے اور تمام لوگ حضرت پیرانِ پیر کے متعلق یہ پختہ عقیدہ قائم کریں کہ جو کام حق تعالیٰ سے نہیں ہو سکتا یا جس کام کے ہونے میں حق تعالیٰ کی طرف سے تاخیر ہو تو پھر ایک ہی درجے حضرت پیرانِ پیر کا۔ کہ یہاں آگراپنی مشکل حل کر او ذرا پھر تاخیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی خالق کائنات کا درجہ چھوڑ کر مخلوق سے مانگتا ہے وہ خالق کائنات کے درجے اندھا ہو چکا ہے۔ بس ہر ایک کو خدا تعالیٰ اپنے درجہ پر چھکنے کی توفیق بخشے آمین۔

## پیران پیر کا نام خدا نے رکھا

رضا خانی اہل بدعت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یوں منسوب کرتے ہیں کہ پیران پیرؒ فرماتے ہیں ————— میں عرش مجید میں پہنچا تو انوار الہی مجھ پر روشن ہوئے اور مجھے یہ مرتبہ ملا۔ میں نے اپنی پیدائش سے پہلے عرش اللہ کو دیکھا تو مجھ پر اللہ کے تمام ملک ظاہر ہوئے اور میرا نام غوث اعظم رکھا اور اپنی نظر عنایت سے مجھے تاج وصال اور بزرگی و قرب کی خلعت پہنائی۔

(تفزیح الخاطر ص ۱۸)

رضا خانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ پیران پیرؒ کا نام گرامی حق تعالیٰ نے رکھا۔ یہ محض باطل ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ والدین نے اپنے بیٹے کا نام عبدالقادر رکھا اور نام بھی ایسا رکھا کہ نام سے حق تعالیٰ کی توحید کا سبق ملتا ہے کہ قادر کا بندہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز نہیں فرمایا کہ میرا نام خالق کائنات نے غوث اعظم رکھا بلکہ عبداللہ ابن سبا کی روحانی اولاد نے یہ کذب بیانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اس کے سوا ہم کچھ نہیں کہتے۔ صرف اور صرف ہم انہیں یہ تحفہ پیش کرتے ہیں کہ :-

لعنة الله على الكاذبين۔



## گیارہ سو لڑکے پیدا ہوئے؟

رضا خانی اہل بدعت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ جس رات شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی پیدائش ہوئی تو اس رات شہر گیلان میں ۱۱۰۰ لڑکے پیدا ہوئے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”اس رات گیلان میں سب لڑکے ہی پیدا ہوئے جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور وہ سب کے سب اولیا و مردانِ خدا ہوئے۔ شیخ محمد عیسیٰ برہان پوری کے ملفوظات سے منقول ہے کہ جب نبوتِ اعظم رضی اللہ عنہ کا نطفہ آپ کے باپ کی پشت سے نکل کر والدہ کے رحم میں متمکن ہوا اور آپ کی ولادت سے تو ان کو ان منور ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر اولیائے کرام کے نطفے اپنے بالوں کی پشتوں سے نکال کر ماڈوں کے رحم میں متمکن کئے اور ان کو پیدا کیا تاکہ وہ آپ کے فیضِ خصوصی سے مستفیض ہوں۔“

(تفہیم النبی ص ۳۲)

حضرت ابراہیمؑ عبارت مذکورہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رضا خانی اہل بدعت نے جھوٹ جیسی خبیث مرض کو اپنے اوپر واجب کر رکھا ہے کہ جس رات شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی پیدائش ہوئی تو اس رات شہر گیلان میں گیارہ سو لڑکے پیدا ہوئے اور وہ سب کے سب ولی کامل اور مردانِ خدا ہوئے حالانکہ کسی معتبر کتاب سے اس واقعہ کا قطعاً ثبوت نہیں ملتا۔ یہ سب کچھ گیارہویں شریف کا مال اڑانے کا چکر ہے اور کچھ نہیں ورنہ تعداد کی

تخفیف بھی ہو سکتی تھی اور شیخ محمد علیؒ برائے بدنیاں اہل بدعت کا سنگین الزام ہے کہ انہوں نے ذہن نایا کہ جب شیخ جیلانی رحمہ اللہ کا نطفہ بارپا ہے ماں کے رحم میں منتقل ہوا تو حق تعالیٰ پیران پیر کی خاطر اپنا نظام قدرت اور فیصلہ کو تبدیل کر کے تمام ادویہ کے کرام کے نطفے اپنے باپوں کی پشت سے نکال کر ماؤں کے رحم میں منتقل کر دیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ مافی الارحام کا علم قرآن و حدیث کی روش سے سوائے خالق کائنات کے کسی دلی کو تو کچا کسی نبی کو بھی نہیں ہوتا اور اہل بدعت کا یہ نجس عقیدہ کہ ولی ماں کے رحم میں نطفہ کو آتا جاتا دیکھتا ہے اور ولی کامل وہ ہوتا ہے جو عورتوں کے رحم میں نطفہ کو منتقل ہوتا دیکھے۔ چنانچہ رضا خانی مولوی محمد منظور احمد فیضی رقمطراز ہیں کہ :-

لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریدہ  
فی انتقالہ فی الاصلاب وهو نطفۃ من یوم  
الست بریکم الی استقرارہ فی الجنۃ او النار۔  
ترجمہ :- ہمارے نزدیک اس وقت تک مرد کامل تک نہیں پہنچتا جب تک وہ  
الست دلے دن سے لے کر دخول جنت یا دوزخ تک اپنے مرید کی ہر  
حرکت اور ہر ہر حالت کو نہ جانے۔ (مقام رسول جلد ۲ صفحہ ۶۴ طبع اول)  
نیز رقمطراز ہیں کہ :-

”نبی ولی ہبستری کے وقت حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور سب واقعہ بچشم خود  
دیکھتے ہیں۔ مادہ کی شرکاء میں نطفہ جاتے دیکھتے ہیں۔“

(مقام رسول جلد ۲ صفحہ ۶۴)

پھر رقم کرتے ہیں کہ :-

”اس قسم کی عبادات آئمہ میں مقام ولایت کی وسعت نظری اور وسعت



علمی کا بیان ہے۔ (مقام رسول جلد ۲ صفحہ ۶۴۱ طبع اول)

رضا خانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ اللہ کے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان کے بھی خلاف ہے گویا کہ رضا خانی اپنے گروہی کی تربیت کا شاہکار ہیں کہ اپنے آپ میں معمولی سی لچک پیدا کرنا جہاں تک ممکن ہو سکے قرآن و حدیث کو تبدیل کر دینا کیونکہ میری وصیت بدعت ہی عمل ہو سکتا ہے۔ اس لئے رضا خانی خود نہیں بدلتے بلکہ قرآن و حدیث کو بدل دیتے ہیں۔ اور یہ کہنا کہ نطفہ کو ماں کے رحم میں آتا جاتا دیکھنا کہ یہ اولیاء کرام کی وصیت نظری اور وسعت علمی پر مبنی ہے حالانکہ یہ ولی کو پرکھنے کا معیار ہرگز نہیں۔ یہ رضا خانی شریعت میں توجائز ہوگا لیکن شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یہ معیار بے غیرتی پر مبنی ہوگا خدا تعالیٰ ہر ایک کو فہم سلیم عطا فرمائے۔

### کندھے پر تھا ؟

رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ معراج کی رات شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کندھا دیا تو شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کندھے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک کا نشان لگ گیا۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معراج کی رات آپ کے کندھے پر پاؤں رکھا تھا۔ اس کا نشان آپ کے کندھے پر موجود تھا“  
(تفريح النظار ص ۲)

یاد رہے کہ یہ نشان حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کندھے پر صرف اور صرف رضا خانیوں کو ہی نظر آیا اور کسی کو نظر نہ آیا۔ شاید ایسی آنکھ ہی رضا خانی فرقے کے لئے مخصوص ہو۔ چنانچہ رضا خانی عقیدہ رکھتے ہوں گے کہ ان کو اس قدر



تیز آنکھیں پیران پیر نے عطا کی ہوں۔ اس لئے ان کے ایک شاعر نے کہا ہے :-

بیشک رب قادر ہے لیکن بُنا کرے اُدھار

چل چلے معبد القادرؒ کو ل جیڑا کرے نہ کرے اکلا

رضا خانیوں کی اس قسم کی تمام عبادات ان کے عقائدِ باطلہ اور خیالاتِ فاسدہ ہیں جو کتاب و سنت اور ارشاداتِ سلف کے صریح خلاف ہیں۔

## بغیر وضو ہلاک؟

رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ جو شخص شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک بغیر وضو کے لیتا تو وہ فوراً ہلاک ہو جاتا۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

”شروع شروع میں آپ (یعنی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) پر جلالت

کا بہت غلبہ تھا۔ اس غلبہ کی یہ حالت تھی کہ جو آپ کا نام بغیر وضو کے لیتا

اس کا سر بدن سے جدا ہو جاتا اور وہ مر جاتا۔“ (تفریح الخواطر ص ۲۳)

عبارت مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ رضا خانی مذہب میں رب ذوالجلال کی جلالت کو شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت کے مقابلے میں خاصا کم سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ رب ذوالجلال کا نام بغیر وضو لیتے آج تک نہ کسی کا سر بدن سے جدا ہوا اور نہ ہی کوئی ہلاک ہوا حالانکہ مقابلہ اولیاء کرام پر مخصوص کاروبار کرنے والا رضا خانی اگر وہ حق تعالیٰ کا نام مبارک جُلّیٰ حالت میں لیتے ہیں تب بھی کوئی ہلاک نہیں ہوا جب کہ پیران پیر کا نام بغیر وضو کے لئے انسان مر جاتے تھے۔

غور کا مقام ہے کہ رضا خانی مذہب کی رُوسے ہمارے خدا کا مرتبہ و مقام حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت ہی کم ہے (العیاذ باللہ) اور پیران پیر کو خالق کائنات سے کتنا بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے۔ اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے

خدا کو خدائی کا مقام دو اور ولی کو ولی کا مقام دو۔ اور یہ ظلم بالائے ظلم ہے کہ ولی کو ولی کے مقام کی بجائے خدائی مسند پر بٹھا دینا اور ولی کو خدا سے بڑھا دینا اور ایسے بڑھانا چڑھانا کہ لوگ ولی کو خدا سے زیادہ قدرت والا سمجھنے لگ جائیں یہ بہت بڑی گمراہی ہے۔

یاد رکھیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے دور کے اہل حق کو کیا تھا کہ شریعت اسلامیہ کے ساتھ وہ سلوک کر دیں گا۔ پوچھا وہ کیسے کہ لاؤں گا وہ تمہارے گلوں سے ممکن نہ تھا۔ یہی تو وہ کارہائے نمایاں ہیں جن کی وجہ سے اعلیٰ حضرت حامی، شرک و بدعت، حامی، توحید و سنت، مکفر الصحابہ و المسلمین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

### شترمذہ کیوں کیا؟

رضا خانی اہل بدعت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قدرت کا مطالعہ بایں طور یقین لکھتے ہیں کہ :-

”ایک عورت کا لڑکا دریا میں غرق ہو گیا وہ حضرت غوث الاعظمؒ کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگی کہ میرا لڑکا دریا میں غرق ہو گیا ہے اور میرا یہ اعتقاد جاذم ہے کہ آپ میرے لڑکے کو زندہ کر کے میری طرف لوٹا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ گھر لوٹ جاؤ اپنے لڑکے کو پائے گی۔ وہ گھر گئی مگر بچہ نہ پایا۔ دوسری دفعہ آکر زاری کی تو آپ نے اسی طرح پھر فرمایا گھر لوٹ جاؤ اپنے لڑکے کو پائے گی۔ وہ گھر گئی لیکن بچہ نہ پایا۔ پھر تیسری دفعہ روتی زاری کرتی ہوئی آئی تو غوث پاکؒ نے سراقبہ کیا اور اپنے سر مبارک کو ہلایا۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ گھر جاؤ اپنے بیٹے کو گھر پائے گی۔ وہ گھر آئی تو بیٹا گھر موجود تھا۔ غوث اعظمؒ نے محبوبیت کی حالت میں آکر عرض کیا، اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اس عورت کے آگے



دو دفعہ کیوں شرمندہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ تیری کلام سچی  
 تھی مگر پہلی مرتبہ ملائکہ نے اس کے اجزاء لکھنے کے اور دوسری مرتبہ میں  
 نے اس کو زندہ کر دیا اور تیسری مرتبہ میں نے اسے دریائے کمال کر گھر  
 پہنچا دیا۔ (تفہیم الخواطر ص ۲۷ تا ۲۸)

قارئین کرام! رضا خانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ قرآن کریم کے مزج خلاف ہے چنانچہ  
 قرآن کریم کا ارشاد ہے،

۱- وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِیْ وَ نَمِیْتُ وَ نَحْنُ نُوْرِ ثُوْنَه (پ)

اور بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور آخر مالک بھی ہم ہی ہیں۔

۲- خَلَقْکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلْ مِنْهَا زَوْجَهَا

وَ اَنْزَلَ لَکُم مِّنْ الْاَنْعَامِ ثَمَنِیَّةً اَزْوَاجٍ یَّخْلُقْکُمْ

فِیْ بُطُوْنٍ اُمَّهَتِکُمْ یَخْلُقْکُمْ مِّنْ اَبْعَدِ خَلْقٍ فِیْ ظِلْمٍ

ثَلَاثٍ ذٰلِکُمْ اِلٰهُ رَبِّکُمْ ذٰلِکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

فَاِنِّیْ لَمَعْرِ فُوْنَه (پ)

”اس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا۔

اسی سے تمہارے لئے موشیوں میں سے آٹھ نر و مادہ پیدا کئے۔ وہ

تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد ایک شکل میں

تاریک پردوں کے اندر بناتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا اب

اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی الہ نہیں۔ پھر تم کہاں

پھیرے جا رہے ہو؟

۳- رَبِّیْ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ (پ)

”میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔“



رضا خانی مذہب کی تعلیمات کی رو سے اللہ تعالیٰ کی قدرت جو قرآن کریم کے لفظ کُن سے ثابت ہے وہ محض غلط ہے (العیاذ باللہ) اگر ایک آدمی کو حق تعالیٰ زندہ کرنے پر اتنی دیر لگاتا ہے کہ ایک مرتبہ ملائکہ نے اس کے اجناس کی کیا پھر خالق کائنات نے اس کو زندہ کیا۔ بعد اس کے اس کو گھر پہنچایا تو اتنی دیر میں ایک انسان کو وجود بخشنے پھر تو کُن فیکون والا ارشاد عبث ہو کر رہ جاتا ہے کہ شیخ جیلانیؒ کو جس مرتبہ عورت کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔ اگر خالق کائنات ایک انسان کو زندہ کرنے پر اتنی دیر لگاتے ہیں تو پھر قیامت کے دن تمام مخلوقات کو حق تعالیٰ کیسے اور کتنے برسوں میں زندہ کرے گا۔

عبارت مذکور میں رضا خانیوں نے پیران پیرؒ کو مختار کل، مشکل کشا و حاجت روا ثابت کرنے کی مذموم حرکت کی ہے تاکہ لوگ یہ عقیدہ رکھیں کہ اگر کسی کو حق تعالیٰ غرق کر دیں تو فکر کی کوئی بات نہیں۔ نہ ہی حق تعالیٰ کے در پر جانا پڑے گا اور نہ ہی حق تعالیٰ کے دربار میں اپنی جبین نیاز جھکا کر دعا کرنا پڑے کہ اے اللہ! افلاں کو زندہ کر دے اور نہ ہی خالق کائنات کو اپنی مشکلات و مصائب و شدائد و حاجات میں پکارنا پڑے بلکہ سیدھے شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے در پر زاری کرنے سے تمام مشکلات و مصائب حل ہو جائیں گے۔ اگر کسی کو خدا تعالیٰ نے غرق کر ہی دیا تو پیران پیر اپنی قدرتِ کاملہ سے اس کو زندہ کر دیں گے۔ حق تعالیٰ کے دربار میں التجا کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں کیونکہ بقول رضا خانیوں کے خالق کائنات نے پیران پیرؒ کو مکمل اختیارات سونپ دیئے ہیں۔ بس اب ہمیں پیران پیرؒ کا در ہی کافی ہے جو غرق شدہ کو زندہ کر رہے۔

رضا خانی اہل بدعت نے پیران پیرؒ کی مدح میں اس قدر غلو سے کام لیا ہے کہ ولی کو خدائی مسند پر بٹھاتے ہوئے یوں کہتے ہیں :-

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف  
کعبہ کرتا ہے طوافِ درود اللہ تیرا  
اور پردانے میں جو ہوتے ہیں کعبے پہ نماز  
شمع ایک تو ہے کہ پردانہ ہے کعبہ تیرا  
(عدائی بخشش جلد ۱ ص ۱۸)

بندہ قادر کا بھی فائدہ ہے عبد القادر  
مسترباطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبد القادر  
ذی تعریف بھی ہے رمازون بھی مختار بھی ہے  
کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبد العتاد

(عدائی بخشش جلد ۱ ص ۲۰)

جس کی مرضی خدا نہ ملے میرا ہے وہ نامدار آقا  
ہے ملک خدا پر جس کا قبضہ میرا ہے وہ کامگار آقا  
(عدائی بخشش جلد ۱ ص ۱۲)

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ  
بندہ بیکور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا  
حکم نافذ ہے ترا حاتم ترا سیف تری  
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہ تیرا  
کنجیاں دل کی خدا سے تجھے دیں ایسی کہ  
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

(عدائی بخشش جلد ۱ ص ۱۸)

علم ہو گئے بے شمار آقا بندہ تیرے نشان آقا



بگڑ جاتا ہے کھیل میرا      اک آہستہ سوار آقا  
 منجھڑا رہا آکے ناڈ ٹوٹی      دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا  
 ٹوٹی جاتی ہے پلیٹھ میری      بٹھ یہ بوجھ اُتار آقا  
 مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے      تم کو تو ہے اختیار آقا  
 میں دُور ہوں تم تو ہو میرے پاس      سن لو میری پکار آقا  
 مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہو گا      تم سا نہیں غمگسار آقا  
 گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی      ڈوبا ڈوبا اُتار آقا  
 (مدائق بخشش جلد ۱ ص ۱)

الامان قمر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا  
 مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا  
 (مدائق بخشش جلد ۱ ص ۱)

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا  
 تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے پیاسا تیرا  
 (مدائق بخشش جلد ۱ ص ۱)

عزائم الہی جن کے عقائد میں اس قدر فراوانی ہو کہ جنہوں نے مخلوق کو مشکل کشا و  
 حاجت روا سمجھا ہو تو ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ خالق کائنات کے متعلق شکل کشد و  
 حاجت روا کا عقیدہ رکھیں گے بالکل بعثت ہے اور انہیں گمراہ لوگوں کے متعلق  
 مولانا ظفر علی خان نے کیا خوب کہا ہے۔

۵

اسلام کے خلاف خدا کے حریف ہیں  
 یہ لوگ یادگار و صایا شریف ہیں



اسلام ان کے دشمن الحاد کا شکار  
 مذہب کے اعتبار سے غنوغیف میں  
 فطرت کے اعتبار سے دشنام و دشنام  
 پیشہ کی رو سے تاجر دین حنیف میں  
 اقلیت میں سے تاجر سواد طرابلس  
 برطانیہ کی فصل ربیع و خریف میں  
 اربابِ دُور نساد کی تصویر خانہ ساز  
 یارانِ بد زبان کے سیانہ حلیف میں  
 سو برس سے شرک نوازی میں بے مثال  
 طُردوں کی تیج و خم کی بنا پر شریف میں  
 مفتی نہیں فقیہ نہیں پیشوا نہیں  
 یہ خانزادگانِ بریلی شریف میں

(مولانا ظفر علی خان)

چونکہ اسی سلمان سے یہ بات مخفی نہیں کہ رضا خانی عقائد اور یہودی عقائد  
 ایک ہی ہیں یعنی کہ رضا خانت، یہودیت کی فوٹو کپیٹ ہے۔ ان کا مذہب اسلام  
 سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ جب رضا خانیوں نے اہل سنت و جماعت علماء دلیوبند  
 کہتے ہیں کہ تم شریفیت اسلامیہ کے مقابلے میں اپنی من مانی کیوں کرتے ہو تو جواب  
 میں کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو مسلمانوں کی اصلاح کرنے والے والے ہیں تو دشمنانِ اسلام  
 منافقین و مشرکین بھی یہی کہتے تھے کہ ہم تو مسلمانوں کی اصلاح کرنے والے ہیں۔ ہم  
 مَنُوبٌ دِیْنٌ فِی الْاَرْضِ ہرگز نہیں جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے :-  
 ۴۔ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا

نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۚ إِلَّا أَنْتُمْ هِيَ الْمُفْسِدُونَ  
وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۚ (پ)

”اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ ڈالو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! بے شک وہی لوگ فساد ہیں لیکن نہیں سمجھتے۔“

رضا خانی اہل بدعت حق تعالیٰ کی بادشاہت اور احکم الحاکمین ہونے کا مرجع انکار کرتے ہیں حالانکہ رب ذوالجلال کی بادشاہت سچا اور وہی مختارِ کل، سب سے بڑا حاکم ہے جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے :-

۵- أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ ۚ (پ)

”کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟“ (مترود ہے)

۶- أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

مَالِكُهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ وَإِلَىٰ وَلَا نُصِيرُهُ (پ)

”کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

ہے اور تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار۔“

۷- أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ (پ)

”کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۸- وَاللَّهُ يُخَيِّرُ وَيُجِيبُ ۚ

”اور اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔“

۹- أَلَمْ يَكُنْ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُضْمَنُ ۚ ثُمَّ عُلِقَ ۚ

فَخُلِيَ فَرْثًا ۚ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۚ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ



أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى ۚ (پ)

”کیا وہ ٹپکتی مٹی کی ایک بوند نہ تھا۔ پھر وہ لوٹھا بنا۔ پھر اللہ نے اسے بنا کر ٹھیک کیا۔ پھر اس نے مرد و عورت کا جوڑا بنایا۔ پھر کیا وہ اللہ مردے زندہ کر دینے پر قادر نہیں۔“

۱۰۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ تُطْنَةٍ اُمْشَاجٍ تَبْتَلِيهِمْ  
فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۚ (الدر - پ)

”بیشک ہم نے انسان کو ایک مرکب بوند سے پیدا کیا۔ ہم اس کی آزمائش کرنا چاہتے تھے۔ پس ہم نے اسے سننے دیکھنے والا بنایا۔“

۱۱۔

أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَهِينٍ ۚ فَجَعَلْنَاهُ فِي  
قَرَارٍ مَكِينٍ ۚ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۚ فَقَدَرُنَا فَنِعْمَ  
الْقَدَرُونَ ۚ (پ)

”کیا ہم نے تمہیں ایک ذلیل پانی سے نہیں پیدا کیا پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ ٹھکانے میں رکھ دیا ایک معین اندازے تک۔ پھر ہم نے اندازہ لگایا تو ہم کیسے اچھے اندازہ لگانے والے ہیں۔“

۱۲۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَئًا فَاحْيَاكُمْ  
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ  
تَرْجَعُونَ ۚ (پ)

”تم اللہ کا کیونکر انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے۔ پھر تمہیں زندہ کیا۔ پھر تمہیں مار دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر تم اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔“

۱۳۔

إِنَّ ذَٰلِكَ الْمَرْءُ الْمَرْغِيُّ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ (پ)



”بیشک وہی مردوں کو پھر زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۱۴۔ وَهُوَ الَّذِي يَبْدُؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُمْ لِيُقْضٰى عَلَيْهِمْ ؕ

(پاک)

”اور وہی ہے جو پہلی بار بناتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور وہ اس پر آسان ہے۔“

رضا خانی اہل بدعت ذرا غور و فکر سے کام لیں کہ جو خالق کائنات انسان کو دم سے وجود میں لا سکتا ہے یعنی کہ جس خالق لایزال نے انسان کو گندے اور غلیظ قطرے سے پیدا کیا تو کیا وہ ذات قدیم غرق شدہ کو زندہ نہیں کر سکتا۔ ضرور کہ سکتا ہے اور یقیناً کر سکتا ہے۔

۱۵۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

”بیشک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

یعنی کہ وہ ذات قدیم جس کو چاہے غرق کر دے اور چاہے تو غرق شدہ کو زندہ نکال لے اور جس کو حق تعالیٰ غرق کر دے اس کو کوئی بھی زندہ نہیں کر سکتا اور جس کو حق تعالیٰ زندہ کرے اس کو کوئی بھی ڈبو نہیں سکتا۔ غرض کہ تمام تر طاقت، قوت، بادشاہت اس خالق لایزال کو حاصل ہے جس کی تمام مخلوقات محتاج ہیں اور وہ کسی کا بھی محتاج نہیں اور جو کسی کا محتاج ہو وہ مشکل کنفا و حاجت روا نہیں رہتا۔ کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا۔

دن ہند ماں جیٹرا دیوا لوٹے اس نے اچن کئے

جو رچ دیاں ہندیاں غیر دن تو منگے اس نول کی کئے

رضا خانی اہل بدعت جب یہی کوئی بات کرتے ہیں تو خالق لایزال کو عاجز و بے بس کہہ کر انہیں انہماک کوشش کرتے

ہیں تاکہ لوگ خالق کائنات کا درجہ و درجہ پیران پیر کو اپنا خالق و رازق زندگی و موت کا مالک سمجھنے لگیں تاکہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی پوری قلمی و لکھی ہوئی اور مذہب اسلام کے خلاف اہل بدعت گمراہی پھیلانے کا ٹھیکہ رکھا ہے۔ اس مذہب اسلام کی توحید انسانوں کے اذنان سے نکال کر رضا خان توحید راسخ کرنا چاہتے ہیں جو کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سراسر خلاف اور فی النار ہونے کا ثبوت ثبوت ہے اور جو توحید امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی وہی ظلالہ و اربعہ اور اسی پر دخول جنت کا دار و مدار ہے اور جو کوئی رضا خان عقائد کو حق سمجھا ہو وہ یقیناً بنائے کہ وہ مراۃ مستقیم سے ہٹ کر مضبوط علیہم و الضالین کے رستے پر گامزن ہے اور خالق کائنات ہر ایک کو مراۃ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

### ارواح چھین لیں؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عزرائیل علیہ السلام سے ارواح چھین لیں جو عزرائیل علیہ السلام نے حق تعالیٰ کے حکم پر قیوم کی تمہیں۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آہ و زاری سے اپنے خاؤ کے زندہ ہونے کی التجا کی۔ آپ نے مراقبہ اور علم باطن سے دیکھا کہ ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دن کی تمام ارواح متجوڑہ لے کر آسمان کی طرف جا رہے تو آپ نے ملک الموت سے کہا ”تھہر جائیں اور مجھے میرے غلام کی روح واپس کر دیں۔“ تو



ملک الموت نے جواب میں فرمایا: "میں ارواح کو کھانسی سے قبض کر کے اس کی درگاہِ عظیم پر پیش کرتا ہوں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں اس شخص کی رُوح تجھے دے دوں جس کو میں بکلم پر در درگاہ قبض کر چکا ہوں مگر آپ نے تکرار سے کہا، لیکن ملک الموت نہ مانے اور ان کے ایک ہاتھ میں ٹوکری تھی جس میں اس دن کی ارواح مقبوضہ تھیں۔ قوتِ محبوبیت سے ٹوکری ان کے ہاتھ سے لے لی تو ارواح متفرق ہو کر اپنے اپنے بدنوں میں چلی گئیں۔ ملک الموت نے اپنے رب سے مناجات کی اور عرض کیا کہ اے پروردگار! تو جانتا ہے جو میرے اور تیرے محبوب عبد القادر کے درمیان گندری اس نے مجھ سے آج کی تمام مقبوضہ ارواح لے لی ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ملک الموت! بیشک غوثِ اعظم میرا محبوب و مطلوب ہے، تو نے اسے اس کے خادم کی رُوح واپس کیوں نہ دے دی (اگر ایک رُوح واپس دے دیتے تو اتنی رُوحیں ایک رُوح کے سبب کیوں واپس جاتیں اور کیوں پچھتاتے۔"

(تفزیح النیاط ص ۴ تا ۴۱)

قادر مین محترم! رضا خانی اہل بدعت کو داد دیجئے، جب ہی کوئی بات کریں گے اور کچھ نہ ہو سکے تو خدا تعالیٰ کو اپنا ہیج ضرور ثابت کریں گے (العیاذ باللہ)۔ ان مذہبی قیدیوں نے اس بات کا نتیجہ کر رکھا ہے کہ جب تک ہمارا وجود منحوس اس کفرِ ارض پر رہے گا ہم شریعتِ اسلام کے آبِ شیریں کو کٹر کرتے رہیں گے۔ مذہبِ اسلام کا نقشہ بگاڑ کر چھوڑیں گے اور جاں تک ممکن ہو سکا سادہ لوح مسلمانوں کو خالقِ کائنات کے در سے ہٹا کر اولیائے کرام کے در پر لا کھڑا کریں گے تاکہ لوگ



اللہ تعالیٰ کو مشکل کشا و حاجت روا ماننے کی بجائے ادویائے کرام کو ماننے لگ جائیں۔ یہ وہ ضال و مضل فرقہ ہے جو ابلیس ملعون کا پیروکار ہے جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ ابلیس لعین بیکار بیٹھا ہوا ہے تو اس لعین سے حضرت مجد و الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ اے ابلیس! تو نے حق تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا اور تو اپنا کام چھوڑ کر بیکار بیٹھا ہوا ہے، اپنا کام سرانجام کیوں نہیں دیتا تو ابلیس لعین نے جواب دیا کہ آپ کا سوال سبھا ہے، لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جو صحیح معنوں میں میرے جانشین ہیں اور وہ میرے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں یعنی کہ انہوں نے میرا کام سنبھال لیا ہے اس لیے میری ضرورت ختم ہو چکی ہے۔

معلوم ہوا کہ رضا خانی اہل بدعت بھی ابلیس لعین کے پیروکار ہیں جو توحید و سنت کے درخت کو اکھاڑ کر وہاں پر شرک و بدعت کا شجرہ خبیثہ لگاتے ہیں تاکہ لوگ توحید و سنت کو چھوڑ کر مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خیالات فاسدہ و رسم و رواج کو دین سمجھنے لگ جائیں۔

اب آپ ہی سوچیں اور فیصلہ کریں کہ وہ کون لوگ ہیں جو قرآن و سنت کی مرتج تعلیمات کے مقابلہ میں شرک و بدعت کی نشر و اشاعت کون کر رہا ہے، اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کو پس پشت کون ڈال رہا ہے اور شریعت اسلامیہ میں ملاوٹ جیسی خبیث مرض کا کون مرتکب ہو رہا ہے۔ سوچنے اور سمجھنے کے بعد انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ رضا خانی اہل بدعت ہی ابلیسی آئین کے پیروکار ہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو خالق کائنات کے قدم سے مایوس کر کے مخلوق کے ذریعہ لاکھڑا کرتے ہیں اور لوگوں کے ذہنوں میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کا تصور نکال کر شرک جیسی موزی مرض پر گامزن کرتے ہیں اور لوگوں کو کہتے ہیں



کہ جب اولیائے کرام ہماری مشکل کشائی و حاجت روائی فرما سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو مکمل اختیارات دے رکھے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی ضرورت ہی کیا۔

بس جو کچھ مانگنا ہو مانگ لیں گے اولیاء سے

تب ہی تو رضا خانی بر ملا کہتے ہیں کہ:-

ساڈا جہد القادر ہے سانوں ہو در قادر دی لوند نہیں (العیاذ باللہ)

جب حق تعالیٰ نے اولیائے کرام کو مکمل اختیارات سونپ دیے ہیں، اور کائنات کے تمام خزانے اولیائے کرام کے کنٹرول میں ہیں کہ جس کو چاہیں عطا کر دیں اور جس کو چاہیں محروم رکھیں۔ بس رضا خانی اس قسم کی بے بنیاد باتیں کر کے لوگوں کو حق تعالیٰ کے در سے متنفذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ لوگ اولیائے کرام کو خدا سمجھنے لگ جائیں اور اس عقیدے کا پیر چادر کرتے ہیں کہ ہمیں سب کچھ اولیائے کرام کے در سے ملتا ہے۔

اہل بدعت خالق لایزال کی عدم قدرت ثابت کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ کیونکہ رضا خانی عبد اللہ ابن سبا کے روحانی فرزند اعلیٰ حضرت بریلوی کی پیروی کو فخر سمجھتے ہیں۔

حضرات! یاد رکھیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رضا خانی اہل بدعت شرک و بدعت کی نجاست اپنے سرول پر اٹھاتے ہوئے مارے مارے پھر رہے ہوں گے تو پھر ان بدتماشوں کو معلوم ہو جائے گا کہ لاکش ہم نے انگریز سرکار کے ٹاؤٹ احمد رضا خان بریلوی کی پیروی کرنے کے بجائے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین پر عمل پیرا ہوتے تو آج رسوائی و ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ یہ بات بھی بخوبی سمجھ لیں کہ رضا خانی اہل بدعت

نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حاکم کائنات اور موت و حیات کا مالک سمجھ کر قرآن و حدیث سے بغاوت کر کے اپنے آپ کو ابلیسی آئین کا پیروکار ثابت کیا ہے اور جو فرقہ ابلیس لعین کی پیروی کرتا ہے۔ اس کے متعلق حق تعالیٰ کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں :-

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنٰسَهُمْ ذِكْرُ اللّٰهِ  
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اِلَّا اِنْ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ  
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (المجادلہ - ۲۸)

”اُن پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے۔ پس اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ یہی شیطان کا گروہ ہے۔ خبردار! بے شک شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔“

رمضان خانی فرقہ حزب الشیطن ہے۔ تب ہی تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے حکم سے عزرائیل علیہ السلام نے ارواح قبض کیں اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے عزرائیل علیہ السلام سے ارواح والی ٹوکری چھین لی اور تمام ارواح کو اڑا دیا۔

رمضان خانیوں نے یہ من گھڑت واقعہ یوں پیش کیا کہ شیخ جیلانی کے خادم کی روح مقبوضہ ارواح میں شامل تھی تو شیخ نے عزرائیل علیہ السلام سے اپنے خادم کی روح طلب کی لیکن عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ارواح قبض کی ہیں اور اس کے دربار میں پیش کروں گا۔ یہ میری ڈیوٹی ہے۔ میں آپ کو آپ کے خادم کی روح ہرگز نہیں دوں گا۔ جس پر شیخ نے مزاحمت کی۔ جس کے نتیجہ میں شیخ جیلانی نے عزرائیل کے درمیان ہاتھ پائی اور تلخ کلامی ہوئی۔ معاملہ یہاں تک بڑھ گیا کہ بقول رمضان خانیوں کے شیخ جیلانی نے عزرائیل پر غالب آگئے اور



ارواح کی ٹوکری چھین لی اور تمام ارواح کو اڑا دیا۔

یہ تمام واقعہ عزرائیل علیہ السلام نے پروردگار کے سامنے پیش کیا تو خالق کائنات نے فرمایا: شیخ جیلانیؒ میرا محبوب و مطلوب ہے۔ تم خیر و عافیت سے مجھ تک پہنچ آئے ہو۔ اگر تم شیخ جیلانیؒ کے کہنے پر ان کے قلام کی روح واپس کر دیتے تو نہ ہاتھ پائی اور تلخ کلامی ہوتی اور نہ ہی ارواح واپس لوٹ کر آتی۔ اب میرے محبوب نے تمام ارواح کو اپنے اپنے اجسام میں واپس لوٹا دیا ہے۔ اے عزرائیلؑ! اگر تم میرے محبوب کی بات مان جلتے تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو گزرتا۔

گویا کہ رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ رحمۃ تعالیٰ سے زیادہ قدرت کاملہ رکھتے ہیں تب ہی توحید شے خدا کے حکم سے قبض کی ہوئی ارواح چھین لیں تو معلوم ہو کہ رضا خانیوں کے نزدیک پیران پیر کا حکم خدا تعالیٰ پر چلتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

رضا خانیوں سے سوال ہے کہ عزرائیل علیہ السلام سے ارواح کی ٹوکری چھیننے کے لئے آج کل کس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور مولوی احمد رضا خان بریلوی، مولوی نعیم الدین مراد آبادی، مولوی امجد علی اعظمی، مولوی شمس علی، مولوی سردار فیصل آبادی، مولوی مصطفیٰ رضا، مولوی حامد رضا، مولوی اشرف کچھوچھو، مولوی ابوالبرکات، مولوی ابوالحسنات، مولوی محمد عمر اچھودی، مولوی عبدالغفور ہزاروی، مولوی نور اللہ نعیمی، مولوی احمد یار گجراتی، مولوی عبدالحمید بدایونی، وغیرہ وغیرہ کی روحیں نجات کے کس مرحلے میں ہیں، آیا ٹوکری سے باہر آ گئی ہیں یا ابھی تک ٹوکری کے اندر ہی پڑی سسک رہی ہیں۔

بینوا بالکتاب تو جروا بالثواب

## جنس تبدیل کر دی

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبد العادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنس تبدیل کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔  
عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”ایک شخص حضورِ غوثِ پاک کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یہ دعا کی قبلہ حاجات و لمجاہ النجاہ ہے۔ بے شک میں اس کی طرف التجا کرتا ہوں اور ایک لڑکا طلب کرتا ہوں تو غوثِ پاک نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے دعا کی ہے۔ وہ تجھے جو تو چاہتا ہے عطا کر دے گا۔ کیا یہ سن کر وہ شخص ہر روز آپ کی مجلس میں حاضر ہونے لگا۔ قادرِ مطلق کے حکم سے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو گئی۔ وہ اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر کے کھنے لگا: آپ نے فرمایا تمہارا لڑکا ہو گا اور یہ لڑکی ہے۔ تو غوثِ پاک نے فرمایا: اس کو لپیٹ کر گھر لے جاؤ اور پروردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اس کو لپیٹ کر گھر لے آیا۔ دیکھا تو قدرتِ الہی سے لڑکا تھا۔“  
(تفریح الخاطر ص ۳۱ تا ۳۲)

قارین کرام! رضا خانی اہل بہت کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

لَا تَبْدِلُ يَوْمَ الْبِرِّ لِلْخَلْقِ اللَّهُ - (پاک)

اللہ کی بناوٹ میں رد و بدل نہیں۔

وَلَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ



يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ  
 الذَّكَوْرَ ۚ اَوْ يَزْوِجُھُمْ ذُكْرًا اَوْ اِنَاثًا وَّ  
 يَجْعَلُ لِمَن يَشَاءُ عَاقِبًا ۚ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ (پ)

”واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ پیدا کرتا  
 ہے جو کچھ چاہتا ہے۔ دیتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے  
 جس کو چاہے بیٹے۔ ابلا دیتا ہے ان کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر  
 دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ۔ تحقیق وہ جاننے والا قادر ہے۔“  
 يَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنٍ اُمَّھَاتِکُمْ خُلُقًا مِّنْۢ بَعْدِ  
 خَلْقِ فِیْ ظُلُمٍ ثَلَاثٍ - (پ)

”وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک کیفیت کے بعد  
 دوسری کیفیت پر تین اندھیروں میں بناتا ہے۔“

معلوم ہوا کہ جو خالق کائنات ماں کے پیٹ کے اندھیرے میں بچے کی  
 تصویر بناتا ہے اور تصویر بنانے کے بعد اس کو رزق پہنچاتا ہے۔ وہی  
 خالق کائنات جنس تبدیل کرنے کی قوت رکھتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَّوْاْ فَعَدَّ لَکَ ۙ فِیْۤ اٰیِ مُسَوِّرَۃٍ  
 مَا شَاءَ وَکَبَّ ۙ

”جس نے تجھ پیدا کیا، پھر تجھے ٹھیک کیا، پھر تجھے برابر کیا جس صورت  
 میں چاہا تیرے اعضاء کو جوڑ دیا۔“

وَبَلَّغَ مَلٰٓئِکَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِیْنَ وَ مَا بَیْنَهُمَا یَخْلُقُ  
 مَا یَشَآءُ ۚ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (پ)

”اور آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ



ہی کے واسطے ہے جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔  
 ذَٰلِكۡمُ اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیدُ۔ (سجہ)  
 ”لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

”وہی جس طرح چاہے ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ بناتا ہے اس  
 کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ سب پر دستِ مہمت والا ہے۔“

قَارِئینِ محترم! رضا خانی اہل بدعت جب ہی کوئی بات کریں تو خالقِ کائنات  
 کو محکوم اور اولیائے کرام کو حاکم ثابت کرتے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمان خالقِ حقیقی کا  
 درجہ و درجہ کر مخلوق کے در پر پڑے ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ اور وقوفِ دہا الناس  
 وَالْجَبَّارَةُ اُجِدَتْ لِلْكَافِرِینَ ہ کے مستحق بن جائیں۔ رضا خانی لو پوچھے  
 اپنے زعمِ فاسد کی بنا پر سمجھ بیٹھے ہیں کہ قدرتِ کاملہ کا ڈپو اولیائے کرام کے پاس ہے  
 حالانکہ یہ بہت بڑی جہالت و گمراہی ہے۔ حق تعالیٰ کے سوا اولیائے کرام کو مختارِ کل  
 سمجھنا دینِ اسلام سے بعد کی عمارت ہے۔ مذہبِ اسلام تو اس بات کی تعلیم دیتا  
 ہے کہ مختارِ کل خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور اختیارات کے تمام ڈپو اس خالقِ  
 کائنات کے پاس ہیں اور اولادِ نبی کا ڈپو بھی اس ذاتِ قدیم کے پاس ہے  
 وہ جسے چاہے عطا کرے اور جسے چاہے محروم رکھے اور جس کو چاہے جڑ دیں  
 اور جسے چاہے ایک دے اور جس کو چاہے جتنے عطا کرے اور جس کو چاہے اولاد  
 دے کر پھر محروم کر دے اور جس کو چاہے لڑکے ہی عطا کرے اور جس کو چاہے  
 صرف لڑکیاں ہی عطا کرے اور جس کو چاہے لڑکے و لڑکیاں دونوں ملا کر عطا  
 کرے وہ جس کو چاہے بانجھ کر دے۔ کسی کو طاقت و قوت نہیں کہ اس ذاتِ



قدیم کے آگے کسی کو دم مارنے کی مجال ہو۔ وہ جیسے چاہے کوئی اس کے قانون قدرت میں دخل اندازی کرنے والا نہیں۔ تمام تر اختیارات اسی کو دیے ہیں۔ وہی دنیا کے تمام نظام کو چلا رہا ہے۔

اولیائے کرام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ جنس تبدیل کر دیتے ہیں اور جس کو خالق کائنات لڑکی عطا کریں اس کو اولیائے کرام لڑکا بنا دیتے ہیں اور جس کو حق تعالیٰ اولاد نہ دیں اس کو اولیائے کرام اولاد عطا کرتے ہیں اس قسم کے کافرانہ ملت سائنس فی النار کرتے ہیں۔

رضا خانی اہل بدعت کو اس ذات قدیم سے چڑ ہے۔ کیونکہ رضا خانیوں نے مشرکین کے طرح سینکڑوں مشکل کشا حاجت روا سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ کیسے خدا تعالیٰ کے بارے میں مختار کل ہونے کا عقیدہ رکھیں۔ جب تک ان کے دماغ میں شرک و بدعت کی نجاست موجود ہے اس وقت تک ان سے توحید خالص کا پرچار عبث ہے۔ یہ غالی فرقہ اللہ تعالیٰ کی خالص توحید میں ملاوٹ کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ جو مخلوق ہو، مرزوق ہو، محکوم ہو، حادث ہو، سونے والا ہو، افکنے والا، کھانے والا ہو، عابد ہو، ساجد ہو وغیرہ وغیرہ۔ وہ مشکل کشا، حاجت روا اور مختار کل ہرگز نہیں ہو سکتا اور رضا خانیوں کے عقیدے کے مطابق دنیا میں پیدا ہونے والے تمام اولیائے کرام رضا خانیوں کی جنس تبدیل کرنے میں مصروف ہیں اور ساتھ ہی اہل بدعت سے سوال ہے کہ یہ بتائیں کہ آج کل جنس تبدیل کرنے میں کس دلی کی ڈیوٹی ملے گی ہوئی ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔



## مُصِیبت کے وقت کس کو پکارو؟

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ جب کوئی مصیبت پہنچے تو سیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لینے سے مصیبت رفع ہو جاتی ہے اور شیخ جیلانیؒ کا نام لینے سے ہی درجات میں بندہ ہی ہوتی ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”کسی کو جن چٹ جائے اس کے کان میں یا حضرت اشیش قطب عالم فی الحق والحق والید عبدالقادر الگیلانی کا کلمہ پھونک دیا جائے تو وہ دفع ہو جائے گا۔ اگر کافروں کا لشکر ملک اسلام پر چڑھ آئے یا کسی کو راہزنوں کا خوف ہو تو زمین سے سیاہ مٹی لے کر اس پر غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا نام مبارک پڑھ کر پھونکے اور وہ مٹی ان کی طرف پھینک دے جیسا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص ایسے کدے گا یہ مٹی دشمنوں کی آنکھوں میں ڈال کر اللہ تعالیٰ ان کو اندھا کر دے گا۔ اور ان پر غضب فرمائے گا۔ اور فرمایا جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو کر حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے توسل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو آسانی سے بدل دے گا اور وہ عجز سے خلاصی پائے گا اور اسے خوشی حاصل ہوگی اور جس شخص نے حضرت سے خرقہ خلافت پہنا وہ دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات پانے کے علاوہ مراتبِ عالیہ کو بھی پہنچ گیا۔“

(تفزیح الخاطر - ص ۱۷۱)

مندرجہ بالا عبارت مشرکین کے عقیدے کی تائید کر رہی ہے۔ رضا خانیوں کا



شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام ہے۔ شیخ جیلانی جسے ایسا مشرکانہ عمل قطعاً منقول نہیں کیونکہ اولیائے کرام کا شریعت اسلامیہ پر مکمل عمل ہوتا ہے اور ان سے شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بغویات کا صادر ہونا ناممکن ہے۔ اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ کسی کو جن و بھوت وغیرہ چمٹ جائے تو اس کے کان میں حق تعالیٰ کا نام لے کر پھونک ماری جائے تو آسیب فرار ہل جائے گا۔ اگر کافروں کا لشکر حملہ آور ہو جائے یا رہنروں کے اڈے کا خوف ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کی طرف چھوٹا جائے یا مٹی پر اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ کر دشمن کی طرف پھینکی جائے۔ غرض کہ کسی قسم کی مصیبت ٹوٹ پڑے خالق کائنات کے نام میں اس قدر جلالت و ہیبت و رعب ہے کہ اس کا نام لینے سے دشمن سے نجات حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم فرمائیں گے اور حق تعالیٰ مصیبت کو آسانی میں بدل دیں گے اور رضا فانیوں کا ناسد عقیدہ ہے کہ جس نے حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے فتوہ خلافت پسنا وہ دنیا و آخرت کی تمام مصیبتوں سے مامون رہے گا یہ معیار بالکل باطل ہے بلکہ ہر وہ شخص جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مکمل طور پر پیروی کرنے والا ہے یعنی کہ کتاب و سنت پر عمل میرا ہے وہ دنیا و آخرت کی تمام آفات سے امن میں رہے گا۔ سادہ لوح مسلمان رضا فانیوں کے شرک و بدعت کے پُر فریب جال میں پھنس کر اپنی عاقبت تباہ کر بیٹھتے ہیں۔ ورنہ اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ تم میں سے کسی کو خواہ کوئی تکلیف پہنچے۔ غرض کہ ہر پیش آنے والی مصیبت میں اس وحدۃ لا شریک ذات کو ہی پکارا جائے اور اسی کے نام پاک کی برکت سے تمام مشکلات حل ہوں گی اور وہی کار ساز ہے۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن کا مقابلہ کرتے تو



اپنے حقیقی پسدر دگار کے نام کو بلند فرما کر فتح سے ہمکنار ہوتے۔ جب پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی مشکل وقت آتا تو رب ذوالجلال کی ذات کو پکارتے۔ جیسا کہ نبی علیہ السلام کو کافروں نے اس قدر تنگ کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم خدا تعالیٰ ہجرت فرمائی اور دوسرے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ جس وقت دونوں صاحبِ خاثر میں موجود تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی دشمن آپہنچا تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کٹھن وقت میں اپنے ہمراہی سے فرمایا کہ تم کچھ غم نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

إِذْ يَقُولُ بِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّا أَنشَأْنَا مَعَكَ  
 "جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے تو غم نہ کھا بے شک اللہ تعالیٰ  
 ہمارے ساتھ ہے۔"

میرے سنی حنفی بھائیو! آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ہر مصیبت اور ہر مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتے اسی کا ہی نام بلند فرماتے تھے۔ تو اس اسلامی عقیدے کے مقابلے میں رضا خانی اہل بدعت کا گمراہ کن عقیدہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ ہر مصیبت و ہر مشکل وقت دشمن پر غالب آنے کے لئے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا وظیفہ پڑھا جائے تب آپ کی ہر مصیبت رفع ہوگی اور کفار کے لشکر پر غالب آنے کا راز اسی میں مندر ہے۔

رضا خانیو! ذرا ہوش میں آؤ اور اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو کہ جو تم دینِ اسلام کے ساتھ سلوک کر رہے ہو اور تم کس قدر بے دردی سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین کو پس پشت ڈال کر مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تقلید میں کس قدر



اندھے ہو چکے ہو کہ تمہیں شریعتِ اسلامیہ کا قطعاً کوئی پکس نہیں کہ جو دین حضرت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے تم اس دینِ خالص کے مقابلے  
 میں اٹھتے ہو یوں ہی کے خیالات فاسدہ کو دین سمجھ رہے ہو اور جو اسلامی طریقہ آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تم اس کو مسخ کرنے کی اُن تحک کو کشتی کر رہے ہو۔  
 یہ بات یاد رکھیں کہ حشر کے دن اپنے کے ہوئے کا مزا اچھٹا پڑے گا اور نبی علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ سَحْحًا۔ سَحْحًا۔ دُورِی۔ دُورِی۔ دُورِی۔  
 کہ مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ میرے قریب مت آؤ۔  
 رضا فانیو! اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی سائنس کو لو آنے والے دُور سے۔

## ولی نے موت کو منسوخ کر دیا؟

رسنا ۱۰ ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدی شیخ محمد شریفی رحمۃ اللہ علیہ  
 نے موت کے وقت کو منسوخ کر دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-  
 امام مارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب  
 مستطاب لواقع الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شریفی قدس سرہ  
 میں لکھتے ہیں:-

”لما ضعف دلہ احمد واشرف علی  
 الموت وحضرت عزرائیل لقبض روحہ فان  
 له الشیخ ارجع الی ربك فراجعہ فان الامر  
 نسخ فارجع عزرائیل وشفی احمد من تلك  
 الفعوفۃ وعاشی بعد ماثلثین علما“

”یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ



ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ القلوۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے  
آئے۔ حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس  
جانیے۔ اس سے پوچھ لیجئے کہ موت کا حکم سوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل  
علیہ القلوۃ والسلام پٹ گئے۔ صاحبزادے نے شفا پائی اور اس  
کے بعد بیس سال زندہ رہے۔

(عرفان شریعت حصہ سوم۔ ص ۸۵)

حضرات! رننا خانی چمگا دڑوں کے گمراہ کن عقیدہ کے مقابلے میں قرآن کریم  
کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو۔

لَمْ يَكُنْ نَفْسٌ ذَا نِقَمَةٍ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ ۲  
”ہر باندہ موت کا ذاتی اثر چکھنے والا ہے۔ پھر ہمارے ہی پاس  
پھر کراؤ گے۔“

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كَيْتَبَ  
مَوْتَهَا ۚ

”اور اللہ تعالیٰ سے حکم کے سوا کوئی مر نہیں سکتا۔ ایک وقت مقرر  
لکھا ہوا ہے۔“

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ يَتَّخِذُ  
وَأَدْوَاءَ مَا يَكُونُ لَكَ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ  
كُلَّ شَيْءٍ خَفِيٍّ مَرَّةً تَعْدِيرًا وَاتَّخَذَ ذَا مِثْنٍ  
دُوبَةَ إِلَهَةٍ لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ  
وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ  
مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نَشُورًا (۲)

”وہ جس کی آسمانوں اور زمین میں سلطنت ہے اور اس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ کوئی سلطنت میں اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اندازہ پر قائم کر دیا اور انہوں نے اللہ کے سوا ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ حالانکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ اپنی ذات کے لئے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور موت اور زندگی اور دوبارہ اٹھنے کے بھی مالک نہیں۔“

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۚ

”تیرا کوئی اختیار نہیں ہے۔“

نَحْنُ قَدْ زَبَّابُكُمْ الْمَوْتِ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوتِينَ ۚ

”ہم نے ہی تمہارے درمیان موت مقرر کر دی ہے اور ہم عاجز

نہیں ہیں۔“ (پٹا)

نصوص قطعیہ شرعیہ سے ثابت ہوا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی کسی کی موت کے وقت کو منسوخ کرنا تو کجاء موت کے وقت کو ایک آن ایک ساعت، ایک سال تک کے لئے آگے پیچھے ہرگز نہیں کر سکتا۔ جب یہ اختیار کسی نبی کو حاصل نہیں تو پھر ادیانے کرام کو یہ اختیار کہاں سے مل گیا کہ وہ خدا کی نشانم کو درہم برہم کر سکیں۔ رضائے خدا اور افسانے ناخن کو کہ جو خود موت کا شکار ہو، فنا ہونے والا ہو، عاود ہو وہ اپنے اختیار سے موت کے وقت کو کیسے منسوخ کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں کر سکتا، اور جس کا یہ عقیدہ ہو کہ اولیائے کرام کو اختیارات حاصل ہیں تو وہ بہت بڑا شرک ہے اور شرک کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ ہو:-

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنَ الْمَنَارِ



”بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس پر جنت حرام کی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا؟“ (پ)

سب بادشاہت رب ذو الجلال کی ہے۔ وہی زندگی اور موت کا پیدا کرنے والا مالک ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

مَبْرُكٌ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (پ)

”وہ ذات بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں سب حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کے کام اچھے ہیں۔“

معلوم ہوا کہ جو موت و حیات کا پیدا کرنے والا ہے، وہی مختار و کل ذات ہے، مخلوق میں سے کسی کو قدرت نہیں کہ خدائی فیصلوں میں دخل اندازی کر سکے۔ خالق کائنات نے جس کسی کے لئے موت جس وقت مقرر کی ہے اسی وقت آئے گی اور یقیناً اگر ہے گی۔

## کم نہیں؟

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ و مقام خدا تعالیٰ سے کم نہیں بلکہ برابر ہے۔ العیاذ باللہ۔  
شعر ملاحظہ فرمائیں:-

”بنالیتا ہے سلطان آپ سا جس پر عنایت ہو۔ خدا سے کم

نہیں عز وجلال اس دین کے سلطان کا۔

(مدح غوث الاعظمؒ مجالس الارار مترجم ص ۱۱۸)

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جو یہ عقیدہ رکھے کہ ان کا مقام مرتبہ رب ذوالجلال سے کم نہیں۔ وہ متحد، زندیق، کذاب، کافر و الیٰس لعین ہے حالانکہ خالق کائنات کے مقابلے میں اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق کمتر سے کمتر اور عاجز ہے جس کی تخلیق ایک گندے قطرے سے ہوئی ہو اس کا مقام خالق کائنات کے برابر کیسے ہو سکتا ہے۔

### کرنا جائز؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ۔

”اولیاء اللہ کی قبور کا حج کرنا جائز ہے۔“

مناسک الحج

بہر ذی شعور پر دروز روشن کی طرح واضح ہے کہ پوری کائنات میں صرف ایک مقام ہے جس کا طواف کیا جائے یعنی کربیت اللہ شریفہ اس کے علاوہ کسی مقام کا طواف کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ بہت بڑی ذلالت ہے جو جمال مقابر اولیائے کرام کا طواف کرتے ہیں وہ از روئے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام فعل جہرام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ کیونکہ مخلوق کی قبور کا طواف شریعت اسلامیہ کی رو سے قطعاً جائز نہیں بلکہ گمراہی ہے۔

### ہندو غوث اعظم کا بیٹا تھا؟

میاں عظمت اللہ بن قاضی عمار بن میاں نظام محمد بن محمد قدوة العلماء و



العارفين وجيه الحق والدين العلوي فرماتے ہیں کہ

”شہر بہان پور میں ایک مالدار آتش پرست مندور ہوتا تھا۔

جس کا گھر ہمارے گھر کے متصل تھا مگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

کا بہت معتقد تھا اور اپنے آپ کو آپ کا مرید بتاتا تھا اور ہر سال

قسم قسم کے کھانے پکا کر علماء و فقراء کو کھلاتا اور مشعلوں کو روشن کیا

اور مجلس کو طرح طرح کی زینتوں اور خوشبو سے مزین و معطر کرتا۔ یہ سب

کچھ آپ کی محبت کی وجہ سے کرتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو ہندوؤں

نے مرگھٹ میں بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان پر گھی ڈالا اور اس کو

کڑیلوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ لیکن دیکھو خدا کی قدرت آگ نے اس

کا ایک بال تک بھی نہیں جلایا۔ جب ہندوؤں نے یہ دیکھا تو آپس

میں طرح طرح کے مشورے کرنے لگے۔ آخر اس بات پر اتفاق ہوا

کہ اسے جاری پانی میں پھینک دیا جائے۔ جب اس کو پانی میں

ڈال دیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک کو خواب میں فرمایا

کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے جس کا نام مردان خدا کے نزدیک

سعد اللہ ہے اسے پھر دکر غسل دو اور اس پر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر

دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مریدوں

کو میں دنیا و آخرت کی آگ میں نہ جلاؤں گا اور ان کا دنیا میں خاتمہ

بالخیر کروں گا۔ اس نعمت پر اللہ کا شکر ہے۔“

(تفہیم المناظر ص ۲۲ تا ۲۳)

تاریخ محترم! رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ جو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ

علیہ کا مرید ہو گا یا ان سے نسبت رکھتا ہو گا وہ کبھی بھی جہنم میں داخل نہ ہو گا اگرچہ



کوئی ہندو بھی ہو تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ جہنم میں نہیں ڈالیں گے جیسا کہ آپ نے مندرجہ بالا عبادت میں پڑھا کہ ہندو تھا اس کو صرف اور صرف شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ سے محبت تھی اور اس محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس ہندو کو بخش دیا۔ بات قابلِ غور ہے کہ اگر ہندو کو پیرانِ پیر سے محبت تھی تو پھر وہ مسلمان کیوں نہ ہوا، کیا محبت کا یہی مدار ہے اور یہی یہ بات کہ پیرانِ پیر کی نسبت سے حق تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ یہ سراسر کذب بیانی ہے۔ حالانکہ کوئی نسبت بھی انسان کو کام نہیں آئے گی۔ چاہے کتنی ہی اونچی نسبت ہی کیوں نہ ہو۔ صرف اور صرف اعمالِ صالحہ ہی انسان کی نجات کا ذریعہ بنتے ہیں اور وہ بھی نبی علیہ السلام کی شریعت کے عین مطابق ہوں گے۔ تو تب اگر انسان کے اعمال اچھے ہیں تو پھر قبرِ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔ اگر اعمال اچھے نہیں تو پھر قبرِ جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ چنانچہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی فاطمہ! قبر میں اعمالِ صالحہ ہی کام آئیں گے۔ کوئی نسبت ہرگز کام نہ دے گی۔ یہ تصورات کرنا کہیں امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہوں۔ اب بتائیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی اونچی نسبت ہوگی، ہرگز نہیں۔

نیز اگر دخولِ جنت کا دار و مدار نسبت پر موقوف ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی چچا ابولہب جہنم میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کا حقیقی بیٹا ان کی آنکھوں کے سامنے قطعاً غرق نہ ہوتا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باپ آزر بھی ہرگز جہنم کا ایندھن نہ بنتے۔



معلوم ہوا کہ نسبت قطعاً کافی نہیں مگر رمضان غائبوں کے نزدیک تو سیران پیر  
 شاید دنیا میں آئے ہی اسی لئے ہوں کہ وہ کافروں کو جنت میں داخل کریں لیکن  
 پیغمبر علیہ السلام کی تعلیمات اور حق تعالیٰ کے قانون کے تحت تو کافر جنت میں ہرگز  
 داخل نہیں ہو سکتے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلتے رہیں گے۔  
 جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے:-

۱۔ بِسْمَاِ الشُّرُوْا بِہِ اَنْفُسُہُمْ اَنْ یَّکْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ  
 اللّٰہُ بَغْیًا اَنْ یُّنَزَّلَ اللّٰہُ مِنْ فُضْلٍ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ  
 مِنْ عِبَادِہٖ فَبَکُوْا وَابْغَضْ عَلٰی غَضَبٍ وَّلِلْکَافِرِیْنَ  
 عَذَابٌ مُّہِیْنٌ (پ)

ترجمہ:- ”انہوں نے اپنی جانوں کو بہت ہی بُری چیز کے لئے بیچ ڈالا  
 کہ اللہ کی نازل کی ہوئی چیزوں کو اس ضد میں اگر انکار کرنے لگے  
 کہ وہ اپنے فعل کو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے کہیں  
 نازل کر دیتا ہے۔ سو غضب پر غضب میں آگئے اور کافروں کے  
 لئے ذلت کا عذاب ہے۔“

۲۔ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَاللَّکْفِرِیْنَ (پ)

ترجمہ:- ”تو بے شک اللہ تعالیٰ بھی ان کافروں کا دشمن ہے۔“

۳۔ فَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلِی الْکَافِرِیْنَ (پ)

ترجمہ:- ”سو کافروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔“

۴۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُہَا النَّاسُ وَ الْحِجَابَةُ

اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ (پ)

ترجمہ:- ”سو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے



لئے تیار کی گئی ہے۔

۵۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَآتَ لَهُمْ مِمَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا  
قَمِثْلًا مَعَهُ لَيَفْتَدُوهُ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ  
الْأَلِيمِ (پ)

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس دنیا بھر کی چیزیں ہوں  
اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہوتا کہ قیامت کے عذاب سے بچنے  
کے لئے بدلہ میں دیں تو بھی ان سے قبول نہ ہوگا۔ اور ان کے لئے  
دروناک عذاب ہے۔“

۶۔ يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوكَ مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ  
بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ (پ)  
ترجمہ: ”وہ (کفار) چاہیں گے کہ آگ نے کل جانیں مالا نکھ وہ اس سے  
نکلنے والے نہیں اور ان کے لئے عذاب دائمی ہے۔“

۷۔ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ (پ)  
ترجمہ: ”اور کافروں کی جتنی پکار ہے مگر اسی ہے۔“

۸۔ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرِينَ (پ)  
ترجمہ: ”بے شک کافر نجات نہیں پائیں گے۔“

۹۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ الْأَوَّغِلُونَ  
فِي أَعْنَاقِهِمْ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا  
خَالِدُونَ (پ)

ترجمہ: ”یہی وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہو گئے اور انہی کی گردنوں میں



طوق ہوں گے اور یہی دوزخی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔  
 کتنی تعجب خیر بات ہے کہ رضا خانی اہل بدعت کس قدر بے باکی سے  
 قرآن کریم کے ارشادات کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ رضا خانیوں نے یہ من گھڑت  
 قصہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے پیران پیر کو  
 مختارِ کل ثابت کرنے کی مذموم حرکت کی ہے تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کے دہنوں  
 میں جو توحیدِ خالص کا تصور موجود ہے اس سے یہ لوگ ہاتھ دھو بیٹھیں اور  
 لوگ حق تعالیٰ کا درجہ چھوڑ کر بین الاقوامی یتیموں کی طرح مخلوق کے درپر اپنی  
 عزت والی پیشانی رگڑتے رگڑتے ہی دنیا سے رخصت ہو جائیں، اور بقول  
 رضا خانیوں کے پیران پیر تو ہندوؤں کو جنت میں داخل کریں گے۔ افسوس  
 صد افسوس حد ہو گئی کور باطنی اور کوڑھ مغربی کی کہ رضا خانی اہل بدعت خدائی  
 فیصلوں کو چیلنج کر کے اپنا نامہ اعمال کیوں سیاہ کر رہے ہیں۔

## غوث کا قاتل ہندو؟

مجددِ بدعات مولوی احمد رضا خان بریلوی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ  
 سے اپنی عقیدت ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:-

ستم کوری و بابی را فتنی کی۔ کہ ہندو تک تیرا قاتل ہے یا غوث۔  
 (حدائقِ بخشش جلد ۲ صفحہ ۱۱۱۔ مطبوعہ مدینہ پیشنگ کلپنی کراچی)  
 ہندو کلمہ اسلام نہیں پڑھتے، نہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو رسولِ برحق مانتے ہیں ایسے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ کو ماننے کا سوال  
 ہی پیدا نہیں ہوتا جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر ایمان نہ رکھتا ہو  
 اس کا حضرت پیران پیر کو ماننا بالکل بے سود ہے۔ نہ اس کے بارے میں یہ کہا

جا سکتا ہے کہ وہ حضرت پیران پیرؒ کا قائل ہے۔ اب رضا خانی اہل بدعت خود  
 ہی سمجھ لیں کہ یہاں سے کونسا ہندو مراد ہے۔

## مردود کو مقبول بنالیا

حنصور غوث پاک کے زمانہ میں ایک ولی مقرب کی ولایت چھین لی  
 گئی اور چھوٹے بڑے سب اسے مردود کہنے لگے۔ اس نے تین سو  
 ساٹھ (۳۶۰) اولیاء کاملین سے التجا کی اور سب نے اس کی  
 اللہ تعالیٰ کے دربار میں سفارش کی لیکن ان کی سفارش نے کچھ  
 فائدہ نہ دیا اور انہوں نے اس کا نام لوح محفوظ میں فرست اشتیاء  
 میں لکھا دیکھا تو اسے خبر دی کہ تم کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ پھر اس  
 کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ آخر کار سلطان الاولیاء حنصور غوث اعظمؒ کی  
 خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا آ جاؤ۔ اگر تم مردود ہو گئے ہو تو  
 میں خدا کے اذن سے مقبول بنا سکتا ہوں۔ پھر آپ نے اس کے  
 لئے دعا کی ندا آئی۔ کیا تم نہیں جانتے تین سو ساٹھ (۳۶۰) اولیاء  
 کاملین اس کے لئے سفارش کر چکے ہیں اور میں نے ان کی سفارش  
 منظور نہ کی۔ کیونکہ لوح محفوظ میں شقی بد بخت لکھا جا چکا ہے۔ غوث  
 پاک نے عرض کیا۔ الہی! تم مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے  
 پر قادر ہو۔ اگر تمہارا ایسی ارادہ ہے کہ یہ مردود ہی ہے تو تم نے مجھ  
 سے مقبول بنانے کی دعا کیوں کرائی ہے۔ ندا آئی اسے میں نے  
 تیرے سپرد کر دیا جو چاہو بنا دو اور تمہارا مقبول میرا مقبول ہے اور  
 تمہارا مردود میرا مردود ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسے منہ دھونے



کا حکم فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا نام اختیار کی فہرست سے مٹا کر اصغیاء کی فہرست میں لکھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا، اے عورتِ اعظم میں نے تمہیں عدل و انصاف کے اختیارات دے دیئے ہیں اور تمہارا مقبول میرا مقبول اور تمہارا مردود میرا مردود ہے۔“ (تفسیر کج النماظر ص ۳۸ تا ۳۹)

رضا خانیو! کچھ تو شرم و حیا سے کام لو۔ کیوں تم نے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو مداری کا کھیل بنا رکھا ہے اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو کیوں ایذا پہنچا رہے ہو اور پیرانِ پیر کو مختارِ کل ثابت کرنے کے لئے کیساں گھڑت افسانہ پیش کیا ہے۔ اب رضا خانی اہل بدعت کے گمراہ کن عقیدے کے مقابلے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (پ)

ترجمہ:- ”بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا، جسے تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور وہ ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔“

۲۔ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ مِّنْۢ بَعْدِہٖ ۝ (پ)

ترجمہ:- ”اور جسے اللہ گمراہ کر دے سو اس کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں۔“

۳۔ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَاۤءَہُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِیْنَ ۝ (پ)

ترجمہ:- ”بلکہ یہ بے انصاف بے سمجھے اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں۔ پھر کون ہدایت کر سکتا ہے جسے اللہ نے گمراہ کر دیا اور ان کا کوئی بھی

۲۱  
بددگار نہیں ہے۔“

۴۔ لَيْسَ عَلَيْكَ هَذَا هَمٌّ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ

يَشَاءُ۔ (پ)

ترجمہ:۔ انہیں راہ ہدایت پر لانا تیرے ذمہ نہیں اور لیکن اللہ جسے چاہے  
راہ پر لاتا ہے۔“

۵۔ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَ

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (پ)

ترجمہ:۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت  
دیتا ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔“

۶۔ كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ

يَشَاءُ۔ (پ)

ترجمہ:۔ اور اللہ اس طرح سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے  
چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔“

۷۔ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ۔ (پ)

ترجمہ:۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے پھر اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا  
نہیں ہے۔“

۸۔ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ

أَنَابَ۔ (پ)

ترجمہ:۔ کہہ دو اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف  
رجوع کرتا ہے اسے اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔“

۹۔ مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي



طُعْيَانِهِمْ يَعْتَهُونَ (پ)

ترجمہ۔ ”جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ دکھائے والا نہیں اور انہیں

اللہ چھوڑ دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں حیران پھریں۔“

حضرات! نصوص قطعہ سے معلوم ہوا کہ جس کو خالق کائنات مردود و گمراہ کر دیں اس کو کوئی مقبول نہیں بنا سکتا اور جس کو حق تعالیٰ مقبول بنالیں اُس کو بھی کوئی مردود نہیں بنا سکتا۔ یعنی کہ ہدایت دینا اور نہ دینا حق تعالیٰ کے قبضہ قدرت

میں ہے یعنی کہ تمام طاقت و قوت و اختیارات حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں مخلوق میں سے کسی کو طاقت نہیں کہ وہ شقی کو سعید بنائیں اور مردود کو مقبول بنائیں۔

رفا خانی اہل بدعت نے واقعہ مذکور کو پیران پیرؑ کی طرف منسوب کر کے گستاخِ اولیاءِ کرام کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پیران پیرؑ سے ایسا خلافِ شرع واقعہ ہرگز منقول نہیں۔ یہ سب کچھ رفا خانیوں کی کذب بیانی ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے :-

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي قَوْمًا كَافَرًا۔ (پ)

ترجمہ۔ ”بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹا ناشکر گزار ہو۔“

جب انبیائے کرام علیہم السلام مختارِ کل نہیں ہیں تو اولیائے کرام کے بارے میں مختارِ کل کا عقیدہ رکھنا کیسے روا ہے، اور جو مخلوق ہو وہ مختارِ کل نہ رہا۔ بس صاف ظاہر ہے کہ رفا خانی اہل بدعت کے نزدیک حضرت پیران پیرؑ کی وفات کے بعد انسانوں کے لئے توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہے لہذا کسی گمراہ کو توبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ چلو چھیٹی ہوئی۔ مزے اڑاؤ اور بغلیں بجاؤ۔



## چور کو قطب بنا دیا

رضا خانی لال بھکڑوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چوروں کو قطب بنا دیتے تھے۔ کیونکہ شیخ جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام اختیارات سونپ دیئے۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

”جناب غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ سے واپس ننگے پاؤں بغداد کی طرف لوٹے تو راستہ میں ایک چور کھڑا ہوا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا تاکہ یہ اس سے سامان چھینے۔ آپ اس کے پاس پہنچے تو فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں بدوی ہوں۔ آپ کو کشف کے ذریعہ اس کی بدکرداری کا حال معلوم ہوا۔ اس کے دل میں بھی خیال گزرا کہ عجب نہیں کہ یہ باہمیت و عظمت شخص غوثِ اعظم ہی ہو۔ آپ کو اس کے اس خیال کا بھی مکاشفہ کے ذریعہ علم ہو گیا اور فرمایا میں عبد القادر ہوں۔ چور فوراً آپ کے قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر یاسیدی عبد القادر شیدا للہ - جاری ہو گیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آیا اور اس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ندا آئی: اے غوثِ اعظم چور کو یہاں راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرما کر اسے قطب بنا دو۔ چنانچہ آپ کی ایک نظر مبارک سے وہ قطب بن گیا۔“

(تفریح الخاطر صفحہ ۵۱)

قارئین محترم! رضا خانی لو بھکڑوں کے باطل عقیدے کے مقابلے میں حق تعالیٰ



کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں :-

۱- اِنْ تَخْرِمْنِ عَلٰی هٰذِهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ هٰمْ  
يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ مُّصْرِئٍ ؕ (پ)

”اگر تو انہیں ہدایت پر لانے کی طمع کرے تو اللہ ہدایت نہیں دیتا اس  
شخص کو جسے گمراہ کرے اور نہ ان کے لئے کوئی مددگار ہوگا۔“

۲- وَالَّذِي تَدْرِغُهُۥ دِي - (پ)

”اور جس نے اندازہ ٹھہرایا پھر راہ دی۔“

پس ثابت ہوا کہ کسی کو ہدایت دینا اور نہ دینا سب اختیارات اس ذات  
قدیم کو حاصل ہیں کہ جس کی یہ شان ہے لِسَنِ الْمَلِكِ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ  
الْقَهَّارِ - (پ) رضا خانی مذہب کے مطابق تقدیر تبدیل کرنے کا اختیار  
اولیائے کرام کے پاس ہے جو چہدوں کو قطب بناتے ہیں اور تمام جہانم پریشہ  
لوگوں کو ایک نظر میں مقام ولایت پر فائز کر دیتے ہیں اور مقام ولایت تک پہنچنے  
کے لئے صرف اتنی زحمت برداشت کرنی پڑتی ہے کہ زبان پر صرف اور صرف یا سیدی  
عبد القادر شیعہؒ کا وظیفہ جاری و ساری رہے۔ اس شریک و وظیفہ سے اہل  
بدعت کا مقصد یہ ہے کہ تمام مسلمان حق تعالیٰ وحدہ لا شریک کا ذکر چھوڑ کر شیخ عبد القادر  
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر شروع کر دیں تاکہ جلد از جلد ان کی عاقبت تباہ ہو سکے۔

اگر حق تعالیٰ تقدیر تبدیل کرنے کا اختیار مخلوق میں سے کسی کو عطا فرماتا تو سب  
سے پہلے اپنے برگزیدہ گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ضرور عطا فرماتا لیکن تمام تر  
اختیارات اس ذات قدیم کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اگر حق تعالیٰ مخلوق میں سے  
اختیار کسی کو عطا فرماتا تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے عزیز و اقارب کی تقدیریں  
بدل دیتے تاکہ وہ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے بچ جاتے۔ لیکن مخلوق میں سے کسی کو

کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں سونپا۔ چنانچہ رضا خانی فقرہ شرک و بدعت کے موذی جراثیم سے مذہبِ اسلام کے آبِ شیریں کو کس قدر ملحد و مکرر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ رضا خانیوں کے نزدیک اگر کوئی بلند مقام حاصل کرنا چاہے تو پہلے چوری کرنے میں مہارت حاصل کرے۔ بعدہ ولایت کے بلند ترین مقام پر فائز ہو گا۔ تو شاید یہی وجہ ہے کہ بریلوی لوگ مساجد سے اسی لئے لوگوں سے جوتے اٹھا لیتے ہیں کہ ان کی نیت ہی قطب بننے کی ہی ہوتی ہوگی۔

یاد رکھیں کہ کسی جرائم پیشہ کو ہدایت دینا اور قطب بنانا یہ طاقت و قدرت ربِ ذوالجلال ہی کو حاصل ہے۔ مخلوق کے بارے میں چور کو قطب بنا دینے کا عقیدہ رکھنا خاص یہودیت ہے اور عبد اللہ ابن سبا کی روحانی اولاد نے مسلمانوں کے عقائد سے لے کر اعمال تک اور معاملات سے لے کر اخلاق تک کو بگاڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت ادا لیا مئے کرام علیہ السلام دیوبند بھی اس رضا خانی شاطر فرقہ کے دجل و بلعس و فریب کاری کا پردہ چاک کرتے رہیں گے۔

## فاسق کو بخش دیا؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ:-

”حضرت غوثِ پاکؒ کے زمانہ میں ایک فاسق فسق و فجور میں

سمرست رہتا تھا لیکن اس کو آپؐ سے خاص محبت تھی۔ جب

وہ فوت ہو گیا اور اس کو دفن کر دیا تو منکر نکیر اگر اس سے سوال کرنے

لگے کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اس

نے تمام سوالوں کے جواب میں کہا عبد القادر۔ ادھر ربِ قدیر کی طرف



سے مذاق آئی کہ اسے منکر نکیر اگرچہ یہ بندہ گنہگار ہے مگر میرے محبوب  
سید عبد القادرؒ کی سچی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے اس لئے میں  
نے اسے بخش کر اس کی قبر کو فراخ کر دیا ہے۔“

(تفزیح الخاطر صفحہ ۵۲)

یہ تمام واقعات اول تا آخر جھوٹ پر مبنی ہے۔ کیونکہ ہر ذی شعور پر یہ بات واضح  
ہے کہ قبر میں اللہ کی رحمت اور اعمال صالحہ ہی کام آئیں گے۔ کسی قسم کی نسبت ہرگز کام نہیں لائی  
معلوم نہیں کہ رضا خانی اہل بدعت نے جھوٹ جیسی افہامیت لعنت کا طوق اپنے گلے  
میں کیوں پہن رکھا ہے۔ چنانچہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
ارشاد گرامی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الْكَذِبَ  
يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ  
وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحِيرُ فِي الْكَذِبِ حَتَّى  
يَكْتُبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا۔

(ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۹)

ترجمہ: ”پس تحقیق جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و  
فجور جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور  
پختہ ارادہ جھوٹ پر کئے ہوئے ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ  
کے ہاں بہت بڑا کذاب لکھا جاتا ہے۔“

میرے سستی حنفی بھائیو! رضا خانی اہل بدعت جب جھوٹ بولتے ہیں تو یہ  
کذب بیانی میں میلہ کذاب کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ اور رضا خانی اہل  
بدعت کا یہ خیال کہ قبر میں پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا نام لینے سے فرشتے

عذاب نہیں دیں گے اور قبر فرائخ ہو جائے گی یہ محض باطل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کے متعلق حق تعالیٰ فرمائیں گے "اے فرشتو! یہ میرا بندہ ہے اس کی قبر فرائخ کرو" اس کا بیڑا پار ہے ورنہ بیڑا غرق ہے۔  
 برادرانِ اسلام! قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ جو  
 یہاں کامیاب ہو گیا وہ انشاء اللہ آگے بھی کامیاب ہوگا جیسا کہ حضرت عثمان  
 غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے :-

عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ نَبِيٍّ حَتَّى يَبْلُغَ  
 لَتَحِيَّتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي  
 وَتُبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقُبُورَ أَقْلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ  
 فَإِنْ نَجَّيْنَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ  
 مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَ  
 الْقُبُورُ أَفْطَحَ مِنْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

ترجمہ :- "حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جب وہ کسی قبر  
 کے پاس کھڑے ہوتے تو بے اختیار ہو کر روتے یہاں تک کہ ان کی  
 دائرہی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ ان سے کہا گیا کہ تم جنت اور دوزخ  
 کا ذکر کرتے ہو اور اس کے ذکر سے نہیں روتے اور اس جگہ روتے  
 ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے  
 پس جس نے اس منزل سے نجات پائی اس کو اس کے بعد آسانی



ہے اور جس نے اس منزل سے نجات حاصل نہیں کی اس کے بعد سخت دشواری ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے کبھی کوئی مسکرتہ سے زیادہ سخت نہیں دیکھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خوفِ قبر سے اس قدر روتے کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہبشرہ میں سے ہیں کہ جن کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری دے دی۔ فرمایا۔ عثمان فی الجنة۔ خالق کائنات کی طرف سے جنت کا سرٹیفیکیٹ ملنے کے باوجود قبر کی منزل سے خوف کے مارے زار و قطار روتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ ان اور مذہبی کھوپڑی والوں پر کہ اس لغو خیال کی بنا پر کہ قبر میں پیرانِ پیر کا نام لیں گے تو عذاب نہیں ہوگا بلکہ جنت میں داخل ہوں گے۔ رضا خانی اس باطل عقیدے کی بنا پر بلا جھجک شریکِ اعمال کرتے ہیں اور مذابِ قبر سے قطعاً خائف نہیں ہوتے بلکہ مذابِ قبر کا تذکرہ کیا جائے تو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ گیارہویں والی سرکار ہی کافی ہے۔ بس گیارہویں شریف پکار تقسیم کر دیا کرو۔ بے غم ہو کر بیٹھے رہو۔ اور یہی وظیفہ پڑھتے رہو۔

ساڈ اعبد الفت اور فت اور ہے

سانوں ہو رفت اور دی لوڑ نہیں

(العیاذ باللہ)

## خدا کو پھر تو کیا سمجھا

مسلمان یاد ہے تجھ کو تو کیا تھا اور کیا اب ہے  
تیرا تلو آنے دنیا سے باطل کو مٹایا تھا  
رسول پاک کی تعلیم تھا مقصد بتانے کا  
نہیں تھی غرض اپنی اور دوسرے کی زندگی  
مگر تو وہ نہیں سمجھو کبھی تھا اک نہاتے میں  
خدا کے نیک بندوں کو جو توجہ حاجت و ابجھا  
خدا کو چھوڑ کر غرض کی رٹ ایسی لگائی ہے  
بنائے عقل کا اندھا تو اپنا گھر جلاتا ہے  
سنبھل جا اب بھی موقع ہے اگر عزت جینا ہے  
خدا کا نام لے کر اپنی ہمت کو دو بالا کر!  
مٹا دے شرک کو اچھا تیرا انجام ہو جائے

تو دنیا کا معلم تھا مگر اب طفلِ کمرب ہے  
اسی ہندستان پر بھی کبھی تو آ کے چھایا تھا  
بھٹک کر جانے والوں کو صحیح رستہ دکھانے کا  
غرض تھی شرک کی لعنت کو دنیا سے مٹانے کی  
وقت درکار ہے غافل تیری قسمت بنانے میں  
خدا را یہ بتا پہلے۔ خدا کو پھر تو کیا سمجھا  
اصل بنیاد مذہب کی تباد کے یوں گرائی ہے  
شمع توحید کی ظلم تو بھونکوں سے بجھاتا ہے  
کہ طفلان کے پیڑوں میں پھیلتا تیرا سفینہ ہے  
تیرے آقا کی جو تعلیم ہے اسے اجالا کر!  
خدا نے پاک کی توحید گھر گھر مام ہو جائے

ختم ہے اب صداسلم کی یہ مقبول ہو جائے  
یہ قصہ مختصر اپنا مبادا طول ہو جائے



## سورج، سال، ہفتہ پیران پیر کو سلام کرتا ہے؟

"غوثِ اعظم اپنی مجلس میں حاضرین کے سروں پر ہوا میں چلتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب سورج چڑھتا ہے تو مجھ پر سلام کرتا ہے اور (ہر نیا) سال میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام کہتا ہے اور مجھے وہ باتیں بتاتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں اور (ہر) مہینہ میرے پاس آکر سلام کہتا ہے اور ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں اور ہفتہ میرے پاس آکر سلام کرتا ہے اور مجھے ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو ان میں ہونی ہوتی ہیں۔ دن میرے پاس آکر سلام کرتا ہے اور اپنے افسانے کی خبر دیتا ہے۔ مجھے اپنے رب کی قسم نیک اور بد بخت فجر پر پیش کے جلتے ہیں۔ میری نظروں میں ہے۔" (تفہیم النظار صفحہ ۱۰۵)

قارئین کرام! رضا خانی اہل بدعت کی جماعت و حماقت کا اندازہ کیجئے کہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ پیران پیر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ روزانہ سورج، ہر نیا سال، ہر نیا مہینہ، ہر نیا ہفتہ، ہر نیا دن اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے سے پہلے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں روزانہ ہر صبح و شام حاضر ہونے کے بعد اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور یہ تمام مخلوق اس مدت میں سب کچھ ہونے والے واقعات سے مطلع کرتے ہیں حتیٰ کہ شفقی و سعید بھی پیش کئے جاتے ہیں اور حضرت پیران پیر کی نظر اس قدر وسیع و عریض ہے کہ ہر وقت لوح محفوظ کا مشاہدہ کرتے ہیں

فرقہ ضال و مفصل کے اس نجس عقیدے کو پڑھ کر ہم اہل بدعت سے یہ پوچھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل جب سورج

طلوع وغروب ہوتا، نیا سال، نیا تہینہ، نیا ہفتہ، نیا دن آتا تو یہ اپنے رب کی  
 سرانجام دینے سے پہلے کس ذات کی خدمت میں ہر صبح و شام حاضر ہو کر سلام  
 عرض کرنے کے بعد اپنے اپنے کام کو پورا کرنے کی اجازت طلب کرتے تھے،  
 اور شقی و سعید کس پر پیش کئے جاتے اور کون ذات ہے جو ہر وقت لوح محفوظ  
 کا مشاہدہ کرتی۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ مخلوق کس ذات کی محکوم تھی اور اب  
 کس ذات کی محکوم ہے اور اس ذات پر کس کا حکم چلتا تھا اور اب کس کا حکم  
 چلتا ہے۔ پہلے کس ذات کی تابع تھی اور اب کس کے تابع ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے :-

۱۔ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيرٌ۔ (پ ۲۹)

ترجمہ :- ”وہ ذات بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں سب حکومت ہے اور  
 وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۲۔ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ  
 السَّلَامُ۔ (پ ۲۸)

ترجمہ :- ”وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ پاک  
 ذات سلامتی دینے والا ہے۔“

۳۔ يَمُنُ الْمَلِكُ الْيَوْمَ بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ (پ ۲۷)

ترجمہ :- ”آج کس کی حکومت ہے۔ اللہ ہی کی جو ایک ہے بڑا غالب۔“

۴۔ وَبِاللَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ (پ ۲۶)

ترجمہ :- ”اور آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی سلطنت اللہ



ہی کے واسطے ہے۔“

۵۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔ (پ)  
ترجمہ:- کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے  
واسطے ہے۔“

۶۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا قُلُّهُ  
یَكُنْ لَّهِ شَرِیْكَ فِی الْمُلْكِ۔ (پ)

ترجمہ:- اور کہہ دو سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کی نہ کوئی اولاد ہے  
اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے۔“

۷۔ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْعَظِیْمِ۔ سَیَقُولُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۔ قُلْ  
مَنْ بِیَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَیْءٍ۔ (پ)

ترجمہ:- ان سے پوچھو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟  
وہ فوراً کہیں گے اللہ ہے۔ کہہ دو کیا پھر تم اللہ سے نہیں ڈرتے  
ان سے پوچھو کہ ہر چیز کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہے۔“

۸۔ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔  
سَیَقُولُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۔ (پ)

ترجمہ:- ان سے پوچھو کہ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کا ہے۔ اگر تم  
جانتے ہو۔ وہ فوراً کہیں گے اللہ کا ہے۔ کہہ دو پھر تم کیوں نہیں  
سمجھتے؟

۹۔ یُوَلِّجُ الْاَیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِی الْاَیْلِ وَ سَخَّرَ  
الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْزِیْ لِوَجْهِ مُسَبِّحٍ

ذَٰلِكُمْ اِلَهُكُمْ اَن تَكُوْنُوْا اِلٰهًا مِّمَّاۤ اَشْرَكْتُمْ (۲۲)

ترجمہ:- ”وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی خدے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک وقت مقررہ تک چل رہا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے۔“

۱۔ ذٰلِکَ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۲۳)

ترجمہ:- ”اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے۔“

مندرجہ بالا آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اُس ذات قدیم کی بادشاہت ہے تمام مخلوقات جس کے قبضہ و کنٹرول میں ہیں اور تمام مخلوقات اسی کے تابع ہیں ہر ایک مخلوق اس کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو قدرت حاصل نہیں کہ وہ خالق کائنات کے نظام میں دخل ہو سکے۔ وہی ذات قدیم مختارِ کل ہے۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام شیخ جیلانی کی مجلس میں؛

رضا خانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

”اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی نبی اور کوئی ولی ایسا نہیں

ہے جو میری اس مجلس میں حاضر نہ ہوا ہو۔ زندہ اپنے جسموں سمیت

اور فوت شدہ اپنی رُوحوں کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔“

(تفزیح النظار صفحہ ۱۰)

عبادت مذکور میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شہید توہین ہے۔ اہلسنت و



جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ انہماکے کرام، اولیائے کرام وغیرہ تمام کے تمام حضرت پیرانِ پیر کی مجلسِ دو عظمیٰ تشریف لاتے ہیں، وہ مرتد و بے دین گمراہ ہے۔ اس غلیظ عقیدے کو ذکر کرنے سے رضا خانیوں کا مقصد صرف اتنا ہے کہ لوگ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا مقام در مرتبہ بلند سمجھیں۔

اس عبارت میں ایک لطیف اشارہ یہ بھی ہے کہ لوگ قرآن و سنت کی تعلیمات کو چھوڑ کر ان کے حضرت مجددِ بدعاتِ ردی اللہ عنہ کے مذہب پر چلنے لگ جائیں۔

### شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی لمبی کتاب:

غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ایک بہت لمبی کتاب دی گئی۔ ہے جس میں میرے مصاحبوں اور قیامت تک جتنے بھی مرید ہوں گے تمام کے نام اس میں درج ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ تمام آدمی تمہارے حوالے کئے گئے ہیں۔ میں نے دوزخ کے دربان سے پوچھا کہ کیا میرے پاس دوزخ میں کوئی میرا مرید بھی ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ مجھے اپنے رب کے جلال و عزت کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر عادی ہے۔ اگر میرا مرید اچھا نہیں ہے تو میں تو اچھا ہوں اور مجھے اپنے پورے دگر کی عزت و جلال کی قسم میں اس کی بارگاہ سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک تمہیں (مریدوں) کو ساتھ لے کر جنت میں نہ چلا جاؤں۔ (تفہیم القرآن ص ۱۱۹-۱۲۰)



برادران اسلام! رضا خانی اہل بدعت کی بدعتیہ دہودگی اس قدر درجہ کمال کر پہنچ چکی ہے کہ حضرت پیران پیر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کو ایک لمبی چوڑی کتاب دی گئی ہے۔ اس لمبی چوڑی کتاب کے متعلق آج تک سوائے رضا خانیوں کے کسی نے انکشاف نہیں کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لمبی چوڑی کتاب بانس بریلی کے کتب خانہ میں موجود ہو جس میں قیامت تک کے تمام مریدین کے نام درج ہیں اور یہ تمام کے تمام نفوس حضرت پیر صاحب کی قید میں ہیں جبکہ حضرت پیر صاحب کو بغیر کسی واسطہ کے جہنم کے دربان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جہنم میں حضرت پیر صاحب کا کوئی مرید نہیں اور نہ ہی پیران پیر کا کوئی مرید دوزخ میں جائے گا۔ کیونکہ بقول رضا خانیوں کے کہ حق تعالیٰ نے پیران پیر سے پختہ وعدہ کیا ہے کہ جو آپ کا مرید ہوگا، وہ بلا تکلف کناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے تب بھی وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا بلکہ بغیر کسی حساب و کتاب کے یہ صاحب جنت میں جائے گا یعنی کہ حضرت پیر صاحب اپنے کسی مرید کو جہنم میں نہیں جانے دیں گے۔ کیونکہ حضرت پیر صاحب تمام زمین و آسمان پر حاوی ہیں۔ اور قیامت کے دن حضرت پیر حق تعالیٰ کے دربار میں دھڑنا مار کر یعنی بھوک ہڑتال کر کے بیٹھ جائیں گے اور جب تک حق تعالیٰ حضرت پیر صاحب کے تمام مریدین کو شیخ جیلانیؒ کے ہمراہ جنت میں داخل نہ کریں گے اس وقت تک حضرت پیر صاحب بارگاہ الہی میں بیٹھیں رہیں گے حتیٰ کہ حق تعالیٰ حضرت پیر صاحب کے تمام مریدین کو جنت میں داخل کرنے پر مجبور ہو جائیں گے (العیاذ باللہ) بس رضا خانی مذہب کی رُو سے پیران پیرؒ حاکم ہیں اور حق تعالیٰ عاجز و بے بس ہیں ورنہ ایسا عقیدہ کیوں؟



اعلیٰ حضرت مجددِ بدعات غضب اللہ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں حضرت  
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کو یوں پیش کیا جاتا ہے۔

سارے اقطاب جہاں کہتے ہیں کعبہ کا طواف  
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

(حدائقِ بخشش جلد ۱ صفحہ ۷۷)

الاماں کہے اے غوث وہ تیکھا تیرا  
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

(حدائقِ بخشش جلد ۱ صفحہ ۷۸)

غرضِ آقا سے کہوں عرض کر تیری ہے پناہ  
بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا  
حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری  
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شام تیرا

(حدائقِ بخشش جلد ۱ صفحہ ۷۹)

کنجیاں دل کی خدانے تجھے دیں ایسی کر  
کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا  
دل پہ کندہ ہو تیرا نام کہ وہ دزدِ رجم  
اٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا  
نزدائیں گوہر میں میزان میں سر پہلی یہ کہیں  
نہ چھٹے ہاتھ سے دامان معسے تیرا  
زحوظِ محشر کی وہ جانسوز قیامت ہے مگر  
مظنن ہوں کہ مرے سر پر ہے ہلا تیرا

(ایضاً)

شکر کے جوش میں جو ہیں دو تھے کیا جانیں  
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رُتبہ تیرا  
(حدائق بخشش جلد ۱ صفحہ ۵)

حق ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامتی تیرا  
شائیں جھلک جھلک کے بجا لاتی ہیں جبرائیرا  
راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے قدم  
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا  
(حدائق بخشش جلد ۱ صفحہ ۷)

سورج اگلوں کے چمکنے تھے چمک کر ڈبلے  
افق نور پر ہے مہر ہمیشہ تیرا  
(حدائق بخشش جلد ۱ صفحہ ۶)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا  
اونچے اونچوں کے سر دل سے قدم اُٹا تیرا  
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا  
شریر کو خطرے میں لاتا نہیں گستا تیرا  
(حدائق بخشش جلد ۱ صفحہ ۱۲)



## شیخ عبد القادر کا منکر نکیر سے وعدہ؟

غوث پاک نے ارشاد فرمایا:۔

”اگر میرا مرید نیک نہ ہو تو مجھی میں اس کے لئے کافی ہوں۔

خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ہے اگرچہ میرا مرید مغرب میں ہو اور میں مشرق میں ہوں (یعنی خواہ وہ کتنی سی دور ہو میرا ہاتھ

اس کے سر پر ہوتا ہے) اور اگر میرا مرید ننگا ہو جائے (یعنی اس

سے کوئی قصور ہو جائے) تو میں (مشرق یعنی دور سے) لپکا ہاتھ کر کے

اس کے قصور پر پردہ ڈال دیتا ہوں۔ خدا کی قسم میں قیامت کے دن

دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوں گا۔ حتیٰ کہ میرے سب کے سب

مرید گزر جائیں۔ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیرے کسی مرید کو

دوزخ میں نہ ڈالوں گا۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو میرا مرید کہے، میں

اسے قبول کر کے مریدوں میں شامل کرتا ہوں اور اس کی طرف توجہ

رکھتا ہوں۔ میں نے منکر نکیر سے اس بات کا اہم لیا ہے کہ وہ میرے

مریدوں کو قبر میں نہ ڈالیں گے۔“

(تفہیم الناطق جلد ۱ صفحہ ۱۲)

قارئین محترم! رضا خانی اہل بدعت کا یہ جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہ عقیدہ باطل  
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مرتکب خلاف ہے۔ یہ  
عجیب نقطہ ہیں رضا خانی مذہب سے ہی ملتا ہے کہ میرا مرید کسی قصور یعنی کسی  
گناہ کا مرتکب بھی ہو جائے خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں ہرگز پریشان ہونے  
کی ضرورت نہیں۔ میرے اختیارات اس قدر وسیع و عریض ہیں کہ ہر مرید پر میرا



بکمل ہوا ہے۔ جب اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے تو فوراً اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیتا ہوں تاکہ مواخذہ نہ ہو اور مجھے یہاں تک اختیار ہے کہ حشر کے دن جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوں گا اور اپنے کسی مرید کو جہنم میں ہرگز داخل نہ ہونے دوں گا اور خالق کائنات نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے کسی مرید کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا۔ جو کوئی میری طرف اپنی نسبت کرے اسے نسبت کی ہی وجہ سے اس کا داخلہ جنت میں یقینی ہے اور میں نے منکر نکیر سے اس بات کا پختہ وعدہ لیا ہے کہ جو کوئی میرا مرید قبر میں آئے اس کو عذاب ہرگز نہ دینا، بلکہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کرنا۔

یاد رکھیں جنت میں داخلے کا دار و مدار منکر نکیر کے سوال و جواب کے بعد حق تعالیٰ کی رحمت پر موقوف ہے۔ جو ملعون یہ عقیدہ رکھے کہ اعمال صالحہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف حضرت پیرانِ پیرؒ کے نام کی گیارہویں شریف دینے سے حضرت پیر صاحب سے نسبت جڑ جائے گی تو پھر بغیر حساب کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ یہ بالکل فاسد خیال ہے۔ جب رضا خانی اہل بدعت کو اپنے کئے ہوئے شرکیہ اعمال کے سبب عذاب ہو گا تو پھر کہیں گے کہ ہائے افسوس! ہائے افسوس! ہائے افسوس! کاش کہ ہم سے شریعتِ اسلامیہ کے خلاف افعال و اقوال ہرگز صادر نہ ہوتے اور نہ ہمیں آج یہ عبرتناک سزا ملتی اور قیامت کے دن نفس و نفسی کا یہ عالم ہو گا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑھی ہوگی۔ اس دن کوئی کسی کے کام ہرگز نہ آئے گا اور خدا تعالیٰ اس قدر جلال میں ہوں گے کہ فرمائیں گے۔ لَیْسَ الْمَلٰٓئِکَةُ الْیَوٰو۔ اور ہر طرف سنا ہی سنا ہو گا۔ کسی کو دم مارنے کی مجال نہ ہوگی اور ربِ ذوالجلال خود ہی فرمائیں گے بِلَہِ الْوٰحِیِ یٰۤاَقْہَار۔



اس دن پیران پیر دتو کجا انبیائے کرام عظیم القلوۃ والسلام کو بھی خالق کائنات کے اذن کے بغیر سفارش کرنے کی جرأت نہ ہوگی، تو جب تمام امتیں ہر نبی کے پاس حاضر ہوں گی کہ خالق کائنات کے دربار میں ہماری سفارش کرو تو ہر نبی کوئی نہ کوئی عذر پیش کرے گا۔ آخر کار شافع محشر، ساتی کوثر، امام کوثر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں گی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق حقیقی کے دربار میں اپنی نبوت والی پیشانی رکھ دیں گے تو حق تعالیٰ فرمائیں گے۔  
 ارفع راسک یا محمد اشفع تشفع۔

سل۔ تعطی۔

”حق تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائیں گے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو اٹھا لو اور سفارش کرو آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ سوال کرو، پورا کیا جائے گا۔“  
 یہ سب کچھ حق تعالیٰ کے اذن سے ہوگا، تو معلوم ہوا کہ مختار کل حق تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔ اسی ذات قدیم کے وسیع و عریض اختیارات ہیں۔ مخلوق کے بارے میں مختار کل کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔

### پیران پیر نے فرمایا تھا؟

”حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت میں مجھے پکارتا ہے میں اس کی مصیبت کو رفع کروں گا اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارتا ہے میں اس کی سختی کو دور کرتا ہوں۔“  
 (تفزیح الحاضر صفحہ ۱۲۷)

رضا خانیو! تم پر خالق کائنات کا کسی قدر غضب نازل ہے کہ کبھی بھی  
 کبھی بات تمہاری زبان سے نہیں نکلی۔ اس ناماقبت اندیش فرقہ کو حق گوئی  
 جیسی نعمت کیسے حاصل ہو جب کہ یہ فرقہ منال وفضل اولیائے کرام کی  
 طرف کذب بیانی منسوب کرنے میں یگانہ ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالقادر  
 جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کذب منسوب کیا ہے کہ حضرت شیخ جیلانیؒ  
 نے فرمایا کہ جو کوئی مصیبت اور سختی میں مجھے پکارتا ہے میں اس کی  
 مصیبت اور سختی کو دور کرتا ہوں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ کیونکہ حضرت  
 پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے عبدالوہاب کو وصیت کی کہ بیٹے جب  
 مصیبت اور سختی پیش آئے حق تعالیٰ کو پکارا کر اور جب ہی کوئی حاجت پیش  
 آئے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور توحید کو لازم پکڑو۔ توحید کو لازم پکڑو۔  
 (فتوح الغیب)

اب حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی واضح تعلیمات کے ہوتے ہوئے  
 ہم کیسے مان لیں کہ حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ جب مصیبت یا سختی پیش  
 آئے تو مجھے پکارا کر و۔ رضا خانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ اولیائے کرام مصیبت  
 سختی میں حاجت روائی فرماتے ہیں یہ عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ حق تعالیٰ  
 کا ارشاد ہوتا ہے :-

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنِّبِهِ أَوْ قَاعِدًا  
 أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ  
 يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّهِ مَتَىٰ كَذَلِكَ لَذُنِ لِلْمُسْرِفِينَ  
 مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ (پ)

ترجمہ م۔ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے ہونے



کی حالت میں ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس سے اس تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی تکلیف پہنچنے پر پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح بیاکوں کو پسند آیا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔

قرآن کریم کی تعلیمات سے معلوم ہوا کہ جب ہی مصیبت و سختی میں پکارو تو خالق کائنات ہی کو پکار کر دو۔ وہی ذات لایزال اپنے بندوں کی مصیبتوں اور سختیوں کو دور کرنے والی ہے۔

### صلوٰۃ حاجت یا مشترکانہ عمل

نماز حاجت پڑھنے والے کے لئے اس کی کیفیت ذرا تفصیلاً بیان کرتا ہوں۔ وہ یوں کہ نمازی اس طرح نیت کرے۔ دو رکعت نماز صلوٰۃ الاسرار یا صلوٰۃ قضاء حاجت۔ عبادت اللہ کی منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر۔ پھر سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس طرح دوسری رکعت میں بھی پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد یہ کہے (یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محی الدین ابامحمد السید عبد القادر الجیلانی اغثنی و امدادی فی قضاء حاجتی ہذا یا قاضی الحاجات) پھر کھڑے ہو کر گیارہ قدم بغداد کی طرف چلے اور ہر قدم کے ساتھ یہ کلمات پڑھے (یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محمداً السید



عبد القادر الجیلانی) پھر اپنے داہنے پاؤں کو یائیں پاؤں  
 پر رکھ کر اولاً گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر سورۃ فاتحہ  
 اور سورۃ اخلاص اور اذا جاء نصر اللہ ہر ایک گیارہ مرتبہ  
 پڑھے۔ پھر یہ کہے (یا جنود اللہ و یا عباد اللہ اغیثونی  
 و امدادی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات  
 آمین آمین یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یا غوث  
 الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محی الدین ابامحمد  
 السید عبد القادر جیلانی) پھر مراقبہ کرے اور نماز کی جگہ  
 بیٹھ کر ایک سو آٹھ بار کلمہ توحید پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر یہ  
 پڑھے (یا روح القدس و یا جنود اللہ یا عباد اللہ اغیثونی  
 و امدادی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات  
 آمین آمین۔ (تفزیح الخاطر صفحہ ۱۲۴-۱۲۸)

مندرجہ بالا وظیفہ شریکیہ مکمل ہے۔ اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا  
 عقیدہ ہے کہ اولیائے کرام اس قسم کے کسی شریکیہ وظیفہ کی کسی کو بھی ہرگز تعلیم  
 نہیں دیتے۔ جو کوئی اس قسم کے شریکیہ عمل کی تعلیم دیتا ہے وہ قرآن و حدیث سے  
 روگردانی کر رہا ہے اور وہ باغی ہے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و  
 السلام کا۔

### مک الموت خدا کی طرف سے خط لایا تھا؟

(تو شیخ عبد القادر جیلانی) جب وفات پانے لگے تو شام کے وقت مک  
 الموت نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ملفوظ خط لاکر آپ کے فرزند



حضرت شیخ عبد الوہاب کو دیا خط کی پشت پر یہ عبارت لکھی تھی۔  
 ”یہ خط محب کی طرف سے محبوب کو پہنچے“ شیخ عبد الوہاب خط کو  
 دیکھ کر رو پڑے اور افسردہ ہو گئے اور ملک الموت کے سمیت  
 حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اس نے سات روز  
 قبل آپ کو عالم غلوی کی طرف منتقل ہونے اور وطن اصلی کی طرف  
 لوٹنے (یعنی وفات پانے) کا علم ہو چکا تھا۔“  
 (تفریح النظار صفحہ ۱۲۹)

رضا خانی یہودیوں کا یہ عقیدہ کہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ جب وفات پانے  
 لگے تو حق تعالیٰ کی طرف فرشتہ ایک خط لایا جو کہ پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے  
 بیٹے عبد الوہاب کو دیا گیا۔ پھر عبد الوہاب فرشتہ کو لے کر اپنے باپ کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے۔ قبل اس کے حضرت شیخ جیلانیؒ کو سات روز پہلے موت  
 کا علم ہو چکا تھا۔ یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسا کہ کوئی دن کو رات کہے اور  
 رات کو دن کہے۔ کیونکہ یہ خط والا قصہ حضرت شیخ جیلانی کی کسی معتبر تصنیف  
 میں مرقوم نہیں۔ یہ رضا خانی اختراع ہے۔

### شیخ جیلانیؒ بیل کے پیچھے

ایک دن (شیخ عبد القادر جیلانیؒ) گھر سے باہر سیر کے لئے نکلے۔ یہ  
 یوم عرفہ تھا۔ راستے میں کسی کسان کا بیل جا رہا تھا آپ اس کے  
 پیچھے پیچھے جا رہے تھے کہ یکایک بیل نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا  
 اور بزبان انسانی بول گویا ہوا۔

مَا لِهَذَا اَخْلَقْتُ وَلَا بِهَذَا اُمِرْتُ۔

ترجمہ: (اے عبد القادرؒ) تو اس لئے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت اس پر اسرارِ بیل کے ذریعے یہ اشارہ غیبی پاکر تیراں رہ گئے۔  
(تذکرہ سیدنا خوث اعظم صفحہ ۴۸)

ناشر شعاع ادب، لاہور۔

رضا خانی اہلِ بدعت نے واقعہ مذکور میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ کی توہین کی ہے۔ کیونکہ عبارت مذکور سے تو یہ لازم آتا ہے کہ حضرت پیرانِ پیرؒ کو اتنا بھی شغور نہیں تھا کہ میں کس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ گویا کہ ایک بیل نے حضرت جیلانیؒ کو دنیا میں آنے کے مقصد کی طرف رہنمائی کی۔ اب سوچیں کہ اس میں حضرت پیرانِ پیرؒ کی تعظیم ہے یا توہین۔

رضا خانی عقیدے سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آیت قرآنی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ کا مقہوم حضرت جیلانیؒ نہیں سمجھ سکے۔

## ایک سوچا پس ولی بنا دئے،

ایک دن ایک فقیر کافی دیر تک حضرت (شیخ عبد القادر جیلانیؒ) کی خدمت میں حاضر رہا اور عرض کیا سیدھی! پہلے تو یہاں روزانہ دریائے سخاوت ٹھاٹھیں مارا کرتا تھا لیکن آج بالکل سکون ہے اور دریائے سخاوت تھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت ایک سوچا پس گمراہ اور بدکار لوگ مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے ان سب کو اپنے دونوں جانب کھڑا کر لیا اور پھر ان پر اپنی توجہ ڈالی۔



ایک ہی نظر میں سب کے دل کی دنیا بدل گئی اور سب سرخرو و شاد  
 پر فائز ہو گئے۔ آپ نے فرمایا جا آج کی سخاوت یہی ہے۔  
 (تذکرہ سیدنا خورشید اعظم صفحہ ۱۵۵)

ناشر شعاع ادب۔ لاہور

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ منسوب کہنا کہ انہوں  
 نے ایک نظر سے ایک سو چالیس گمراہ بدکاروں کو مقام ولایت پر فائز کر دیا اور  
 حضرت پیران پیرؒ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے تھے۔ یہ عقیدہ قرآن کے  
 خلاف ہے۔ کیونکہ تمام مخلوقات کے دلوں پر حق تعالیٰ کا قبضہ و کنٹرول ہے۔  
 وہی ذات قدیم مُطَلَبُ الْقُلُوبِ ہے۔

## ولی نے موت کی خبر بُدی

اشیخ عبد القادر جیلانیؒ کا ایک شاگرد عظیم نفع میں نہایت غبی تھا  
 اور کند ذہن تھا لیکن آپ اس کے ساتھ بہت محنت کرتے۔ آپ  
 کے ایک عقیدت مند ابن سمحل نے ایک دن کہا۔ سیدی! آپ ایسے  
 کند ذہن طالب علم پر ایسی محنت فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ  
 ایک مہفتہ کے بعد یہ محنت ختم ہو جائے گی۔ ابن سمحل کہتے ہیں کہ  
 جب ساتواں دن آیا تو وہ طالب علم یکایک بیمار ہو گیا اور شام سے  
 پہلے ہی فوت ہو گیا۔ (تذکرہ سیدنا خورشید اعظم صفحہ ۱۵۵)

ناشر شعاع ادب۔ لاہور

بقول رضا خانیوں کے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے  
 قبل از وقت موت کی خبر دے دی۔ اس سے رضا خانی اس باطل عقیدے



پر قائم ہیں کہ اولیائے کرام کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے جو بھی مستقبل میں پیش آنے والا ہو۔ جو یہ عقیدہ رکھے وہ از روئے شریعت اسلامیہ بہت بڑا گمراہ ہے۔ کیونکہ کئی کہاں مرے گا یا کب مرے گا خالق کائنات کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

### حضرت عبدالقادر جیلانی نے چیل کو ہلاک کر دیا

ایک دن (شیخ عبدالقادرؒ) آپ اپنی مجلس میں وعظ فرما رہے تھے۔ اس وقت سخت تیز ہوا چل رہی تھی۔ اتنے میں ایک چیل شور مچاتی ہوئی مجلس پر سے گزری جس سے اہل مجلس کے خیالات پرالگ نہ ہو گئے۔ آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا: اے ہوا اس چیل کا سرا ڈا دے۔ یہ الفاظ ابھی زبان مبارک پر ہی تھے کہ چیل کا سر ایک طرف اور دھڑ دوڑتی طرف جاگرا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۵)

ناشر: شعاع ادب۔ لاہور

عبارت مذکور سے رہنما خانی اہل بدعت سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ پیران پیر صاحب تصرف میں مختارِ کل ہیں۔ حتمی کہ ہوا پر بھی حضرت پیران پیر کا قبضہ ہے۔ حالانکہ یہ بات حضرت پیران پیر سے ہرگز ثابت نہیں۔ کیونکہ کسی جاندار کو بلا وجہ ہلاک کرنا شرعاً جائز نہیں اور اولیائے کرام کسی جاندار پر ظلم نہیں کرتے۔ یہ سب کچھ اہل بدعت کا جھوٹ ہے تاکہ لوگ پیران پیر کو صاحب تصرف اور مختارِ کل سمجھیں جو کہ سراسر جہالت اور دین اسلام سے بعد کی علامت ہے۔



## شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے چڑیا کو ہلاک کر دیا

(شیخ عبد القادرؒ) ایک دفعہ وضو کر رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتے ہوئے آئی اور آپ پر بیٹ کر دی اور بیٹ کر تے ہی چڑیا مر کر گر پڑی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۵۸)

افسوس کہ رضا خانی جھوٹ بولنے میں میلہ کذاب کو بھی مات کر گئے کہ قبل از یہ ذکر کیا کہ حضرت پیران پیر نے ایک چیل کو ہلاک کر دیا اور اب یہ ذکر کیا کہ حضرت پیران پیر صاحب نے ایک چڑیا کو بیٹ کسنے کے جرم میں ہلاک کر دیا۔

اس قسم کی بیہودہ و لغو باتوں کو پڑھ کر ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ رضا خانی اہل بدعت جھوٹ بولنے میں میلہ کذاب کی اولاد ہیں ورنہ اس قسم کا مکروہ دھند اتر کر کہہ دیتے لیکن رضا خانی ازلی بد بخت ہیں۔ یہ اپنے کو جہنم میں ڈال سکتے ہیں لیکن جھوٹ جیسا قبیح فعل ہرگز ترک نہیں کر سکتے۔ جب تک رضا خانی جھوٹ نہ بولیں اس وقت تک ان کا وعدہ ٹھیک نہیں رہتا۔

## شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے جہاز کو ڈوبنے سے بچایا

ایک دن آپ اپنے مدرسہ میں درس و تدریس میں مشغول تھے کہ یکایک آپ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا اور آپ نے اپنا ہاتھ چادر کے اندر کر لیا۔ کچھ دیر بعد جب باہر نکلا تو آستین سے پانی ٹپک

راتھا۔ طلباء آپ کے جلال سے مبہوت ہو گئے اور کچھ دریافت نہ کر سکے۔ اس واقعہ کے دو ماہ بعد کچھ سوداگر انہی سفر کے بعد بغداد پہنچے اور بہت سے تحائف لے کر حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے طلباء کے سامنے ان کا حال پوچھا۔ سوداگر دن نے بیان کیا کہ دو ماہ ہوئے ہم پُر سکون سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ یکایک تیز و تند ہوا چلنے لگی اور سمندر میں ایک ہولناک تلاطم پیدا ہوا۔ ہمارا جہاز گرداب میں پھنس کر ڈوبنے لگا۔ اس وقت بے اختیار ہماری زبان سے یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نکلا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک ہاتھ غیب سے برآمد ہوا اور اس نے جہاز کو کھینچ کر کنارے پر لگا دیا۔ طلبہ نے اس واقعہ کی تاریخ پوچھی تو وہی تھی جس دن آپ نے بھیگی ہوئی آستین اپنی چادر سے نکالی تھی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۶۳)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضا خانی اہل بدعت شرک کرنے میں مشرکین کہ سے بھی بڑھ گئے ہیں حالانکہ جب مشرکین کہ دریاؤں میں سفر کرتے باد و باران کے طوفان اٹھتے کشتیوں کو غرق ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا تو اس وقت غیر اللہ کو بھول کر خالص ایک الہ واحد کو پکارتے تھے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ:-

فَإِذَا دَرَكُوا فِي الْفُلِّ دَعَوْا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ.

فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ۔ (آپ)

ترجمہ:- پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد سے اللہ ہی



کو پکارتے ہیں۔ پھر جب انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے  
آتا ہے فوراً ہی شکر کرنے لگتے ہیں۔

وَإِذَا غَشِيَهُمْ شَوْحٌ كَالظَّلِيلِ دَعَوْا اللَّهَ مُخْلِصِينَ  
لَهُمُ الدِّينَ (ب)

ترجمہ:- "اور جب انہیں سائبالوں کی طرح موح و حاکم لیتی ہے تو خالص  
اعتقاد سے اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔"

وَجَزَيْنَ بِهِمْ بِرِجْحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرَّحُوا بِهَا جَاءَتْهَا  
رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَ  
ظَنُّوْا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ  
لَهُمُ الدِّينَ (ب)

ترجمہ:- "اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعے سے لے کر چلتی ہیں۔  
اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں تیز ہوا چلتی ہے  
اور ہر طرف سے ان پر لہریں چھانے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے  
ہیں کہ بے شک وہ لہروں میں گھر گئے ہیں تو سب خالص اعتقاد  
سے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں۔"

اس آیت میں ان مدعیان اسلام کے لئے بڑی عبرت ہے جو ہاز یا کشتی  
کے طوفان میں گھر جانے کے وقت بھی خدا کے واحد کو چھوڑ کر غیر اللہ کو  
مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ فتح مکہ کے بعد ابو جہل کا بیٹا عکرمہ مسلمان نہ ہوا تھا،  
مکہ سے بھاگ کر بحری سفر اختیار کیا۔ متھوڑی دور جا کر کشتی کو طوفانی ہواؤں  
نے گھیر لیا۔ ناخدا نے مسافروں سے کہا کہ ایک خدا کو پکارو۔ یہاں تمہارے  
معبود کچھ کام نہ آئیں گے۔ عکرمہ نے کہا کہ یہ ہی تو وہ خدا ہے جس کی طرف

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو بلاتے ہیں۔ اگر دریا میں رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بغیر نجات نہیں مل سکتی تو خشکی میں بھی اس کی دستیاری اور امانت کے بغیر نجات پانا محال ہے۔ اے خدا! اگر تو نے اس مصیبت کے نکال دیا تو میں واپس ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اپنے اخلاق کریم سے میری تقصیرات کو معاف فرمائیں گے چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ چنانچہ مشرکین کو مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے تھے اور اس حقیقت سے بھی تو باخبر رہیں کہ آج لوگوں کو زمین پر یا سمندر میں جب کوئی بہت بڑا صلابہ واقعہ اور سخت خطرناک حالات پیش آجائیں، تو وہ ان کو پکارنے لگتے ہیں جو نہ نفع و نقصان پر قادر ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں۔ بعض تو حضرت اور الیاس کو پکارتے ہیں اور رفا خانی مشرکین تو یہ مشرکین کو سے بھی گئے گزرے ہیں کہ جب کشتی کو تیز و تند ہوا آ لیتی ہے یا جہاز کے فرق ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ بد نصیب لوگ یا شیخ عبد القادر اعظمی پکارتے ہیں یا کہتے ہیں بہاؤ الحق بیڑا دھک یا خواجہ معین الدین کو یوں پکارتے ہیں :-

ہر گرداب بلاؤنت دکشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی (العیاذ باللہ)

چنانچہ جس نے صرف اللہ کو مصیبت کے وقت پکارا تو وہ ان خوفناک مصائب سے نجات پا جائے گا۔ جو اپنے مصائب میں غیر اللہ کو پکارے گا تو وہ تباہ و برباد ہو گیا اور وہ بہت بڑا مشرک ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :-  
 اِنَّهُ مِنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ



الْجَنَّةَ دَمَادُهُ النَّارُ - (پ)

ترجمہ: ”بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس پر جنت حرام کی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔“

رضا خانی اہل بدعت کو چاہیے کہ شرک و بدعت سے تائب ہو جائیں اور توحید و سنت پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے بچائیں۔

### شیخ عبد القادرؒ نے چوبے کو ہلاک کر دیا ؟

۱۔ (حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ) ایک رات آپ کچھ کھ رہے تھے کہ ایک چوبے نے جھت میں سے کئی بار مٹی گرائی۔ آپ نے ہر بار مٹی صاف کی لیکن چوبہ باز نہ آیا۔ آخر آپ نے اوپر نظر اٹھائی اور فرمایا: ”تیرا سر اڑ جائے“ اسی وقت وہ چوبہ مر کر گر پڑا۔ (تذکرہ غوث اعظم - صفحہ ۱۶۲)

ناشر - شعاع ادب - لاہور

قارئین کرام! واقعہ مذکور سے قبل بھی آپ رضا خانیوں کی لغویات بڑھ چکے ہیں جو ان بدعت لوگوں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کی ہیں۔ اہل بدعت سے سوال ہے کہ کیا مقام ولایت اس چیز کا نام ہے کہ کبھی چیل کو ہلاک کر دینا، کبھی چڑیا کو ہلاک کر دینا اور کبھی چوبے کو ہلاک کر دینا۔

ہم یہ بات نہیں سمجھ سکے کہ اہل بدعت اس قسم کی فضولیات کو حضرت پیر صاحب کی طرف منسوب کر کے پیران پیر حضرت شیخ صاحب کو کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

## کبوتری اور قمری نے انڈے دیے؟

ایک دفعہ آپ شیخ ابوالحسن علی بن احمد الازہریؒ کی عیادت کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ انہوں نے ایک کبوتری لادو ایک قمری پال رکھی تھی۔ شیخ ابوالحسنؒ نے حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) سے عرض کیا کہ حضور اس قمری نے نو ماہ سے بولنا ترک کر دیا اور یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی۔ آپ نے قمری سے مخاطب ہو کر فرمایا: "اسے قمری؟ اپنے دب کی تسبیح کر۔" آپ کا ارشاد سنتے ہی قمری نہایت خوش الحانی سے بولنے لگی۔ پھر آپ نے کبوتری سے فرمایا: "اے کبوتری! اپنے مالک کو فائدہ پہنچا۔" چند دن اس کبوتری نے انڈے دیئے اور بچے نکالے اور پھر کبھی بیمار نہ ہوئی۔ قمری اس کے بعد کبھی خاموش نہ ہوئی۔ بعد ازاں لوگ اکثر شیخ ابوالحسنؒ کے گھر اس کی آواز سننے آتے تھے۔

(تذکرہ سیدنا نوٹ اعظم صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور۔

واقعہ مذکور سے رضا خانی اہل بدعت لوگوں نے ذہنوں میں شیطان کی طرح دوسرے ڈالتے ہیں کہ حضرت پیر ابن پیر رحمۃ اللہ علیہ کا پرندوں پر بھی قبضہ تھا۔ جب قمری کو حضرت پیر صاحب نے مخاطب فرمایا کہ بولنا شروع کر دے تو قمری اس زور سے بولنے لگی کہ بعد ازاں تمام لوگ اس قمری کی آواز کو سنتے ہیں اور جب شیخ صاحب نے کبوتری کو مخاطب فرمایا کہ اپنے مالک کو فائدہ پہنچا تو اس نے اپنے گروں میں انڈے دینے شروع کر دیئے اس قسم کی بے بنیاد باتوں سے رضا خانی یہ



رہتا۔ (تذکرہ غوث اعظم صفحہ ۱۹۸)

ناشر۔ شعاع ادب اسلام آباد

رضا خانی لوچڑوں کا عقیدہ ہے کہ ایک دلی جو بغداد سے گزر رہا تھا لیکن اس کے دل میں آیا کہ مقام ولایت پر میری مثل کوئی نہیں لیکن اس دلی کے دل میں اتنا خیال آنا تھا کہ ادھر حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ کر کے اس کی ولایت سلب کر لی یعنی کہ مقام ولایت سے معزول کر دیا اور وہ شیخ جیلانی کے دروازے پر چت پڑا مقام ولایت پر فائز ہونے کی بھیک مانگ رہا تھا لیکن درگاہ جیلاں میں اس کی درخواست قبول نہیں ہو رہی تھی کہ اتنے میں شیخ علی بن الہیسیؒ کی آمد ہوئی تو اس معزول شدہ دلی نے ان کی خدمت میں گزارش کی کہ آپ حضرت پیران پیر کی خدمت میں میری سفارش کریں کہ وہ مجھے مقام ولایت پر فائز کر دیں۔

بس اس سفارشی کا حضرت شیخ جیلانیؒ کی خدمت میں پہنچنا ہی تھا کہ خود حضرت پیران پیر نے شیخ علی بن الہیسیؒ سے فرمایا کہ آج ایک دلی بغداد سے گزرتا ہوا جا رہا تھا کہ بوجہ غور میں نے اس کی ولایت سلب کر دی ہے اب میں وہ آپ کو دیتا ہوں تو شیخ علی بن الہیسیؒ کا اتنا کہنا تھا کہ حضرت پیران پیر نے آپ کے حق میں سفارش قبول کر لی ہے تو بس اتنے میں وہ معزول شدہ دلی ہوا میں پرواز کر گیا۔ بعد ازاں حضرت پیران پیرؒ نے فرمایا کہ وہ دلی تکبراً نہ انداز میں پرواز کرتا ہوا شہر بغداد سے جا رہا تھا۔ اس کے تکبر کی وجہ سے میں نے اس کو ولایت سے معزول کر دیا اور وہ پرواز کرنے کی قوت سے محروم ہو گیا۔ اگر وہ آپ کی خدمت میں سفارش کی گزارش نہ کرتا تو وہ قیامت تک یونہی پڑا رہتا۔ یہ واقعہ اول تا آخر جھوٹ پر مبنی ہے۔ کیونکہ حضرت شیخ

عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کسی معتبر تصنیف سے یہ واقعہ مذکور ثابت نہیں۔  
 اور یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی دلی کو مقام ولایت پر فائز کرنا کسی دلی سے مقام  
 ولایت کو سلب کرنا یعنی کسی کو ولایت سے محروم کرنا یا عہد کے تمام  
 اختیارات خالق کائنات کو ہی حاصل ہیں۔ وہی مختارِ کل ذات ہے۔  
 جیسے چاہے ویسے کرے۔ وہی عزت و ذلت دینے کا مالک ہے جسے  
 خالق لایزال نے پیرانِ پیر کو مقام ولایت پر فائز کیا ہے۔ وہی ذات  
 قدیم بقیہ تمام کے تمام اولیائے کرام کو مقام ولایت پر فائز کرنے والی ہے۔  
 وہی ذات قدیم مختارِ کل ہے۔ حضرت پیرانِ پیر کے بارے میں اختیار کا  
 عقیدہ رکھنا شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بعض کی  
 علامت ہے۔

### شیخ عبد القادر جیلانیؒ سانپ سے ہم کلام ہوتے!

(حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ) ایک دفعہ مدرسہ نظامیہ میں  
 مسد قناد و قدر پر گفتگو فرما رہے تھے۔ بہت سے لوگ وہاں  
 حاضر تھے۔ یکایک ایک بڑا سانپ پھٹ سے گرا اور اپنا بچن  
 اٹھا کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ لوگ ڈر کر ادھر ادھر ہو گئے لیکن آپ  
 نہایت اطمینان سے بیٹھے رہے اور تقریر جاری رکھی۔ سانپ  
 تھوڑی دیر اپنا منہ ہلا کر بھاگ گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضور اس  
 سانپ نے کیا کہا۔ آپ نے فرمایا یہ سانپ کہتا تھا کہ میں نے  
 بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا لیکن آپ جیسی استقامت کسی میں نہ  
 پائی۔ (تذکرہ غوثِ اعظم صفحہ ۱۶۹) ناشر: شعاع ادب۔ لاہور



یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ مدرسہ نظامیہ کی چھت سے ایک بہت بڑا سانپ گرا اور وہ سانپ پیران پیر کی استقامت دیکھ کر اپنے منہ کو حرکت دینے لگا اور پیران پیر اس کے منہ کی حرکت سے یہ بات بخوبی سمجھ گئے کہ سانپ یہ کہہ رہا ہے کہ آپ سے قبل بہت سے اولیاء کرام میرے اس طرح گرنے سے ثابت قدم نہیں رہے لیکن میں نے آپ کو اپنے مقام پر ثابت قدم پایا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جب قرآن کریم نے اولیائے کرام کے مقام کو بیان کر دیا تو پھر رضا خانیوں کو کس سانپ نے ڈس لیا ہے کہ وہ پیران پیر کی استقامت سانپ کی گواہی سے ثابت کر رہے ہیں۔ رضا خانیوں کے دل و دماغ میں شرک و بدعت کا جو سانپ بیٹھا ہوا ہے وہ ان سے اس قسم کی خلاف شرع حرکات کروا رہا ہے۔

### غائبانہ امداد کی؟

شیخ ابو عمر عثمان اور شیخ عبدالحق حریجی کا بیان ہے کہ ۲۰ صفر ۱۴۵۵ھ کو ہم مدرسہ میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر تھے کہ یکایک آپ نے کھڑائیوں پہنیں اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ سلام پھیر کر آپ نے زور سے نعرہ مارا اور ایک کھڑاؤں پاؤں سے اتاری اور ہوا میں اچھال دی۔ یہ کھڑاؤں اٹھانا نظر دوں سے غائب ہو گئی۔ پھر آپ نے ایک اور نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں بھی ہوا میں پھینک دی۔ آپ اس وقت غایت جلال کی حالت میں تھے۔ اس لئے ہم میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ آپ سے کھڑاؤں پھینکنے کا سبب پوچھے۔ زیادہ سے زیادہ

ہم نے یہ کیا کہ اس واقعہ کا دن اور وقت لکھ لیا۔ تین دن کے بعد بغداد میں ایک قافلہ آیا۔ اہل قافلہ آپ کی خدمت میں بہت سے مخالف اور زرقہ لائے اور ان کے ساتھ آپ کی دونوں کھڑائیوں بھی حاضر کیں۔ ہم نے ان سے ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ۲ صفر ۵۵۵ھ کو فلاں وقت ہمارا قافلہ ایک جنگل سے گزر رہا تھا کہ بہت سے سلج ڈاکو ہم پر ٹوٹ پڑے اور سب کچھ لوٹ لیا۔ اس وقت ہم نے سیدنا غوث اعظمؒ کی دُہائی دی یہ کہ ہم نے دو خوفناک نعرے سنے جن سے سارا جنگل لرز اٹھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیزاق دوڑتے ہوئے ہمارے پاس آئے اور کہا خدا کے لئے ہمیں معاف کر دو اور چل کر اپنا مال لے لو۔ ہم ان کے ساتھ گئے اور دیکھا کہ ان کے دو سردار سرے پڑے ہیں اور یہ دونوں کھڑائیوں ان کے سینوں پر رکھی ہیں۔ ہم نے اپنا مال و اسباب واپس لے لیا اور آج یہاں پہنچے۔

اس واقعہ کا وقت ملایا گیا جب آپ نے کھڑائیوں ہو ایس پھینکی تھیں۔ (تذکرہ غوث اعظم صفحہ ۱۷۱-۱۷۲)

ناشر: شعاع ادب۔

رہنما خانیوں نے واقعہ مذکور کو ذکر کرتے وقت اتنا بھی نہیں سوچا کہ جھوٹ جیسی اجنبی مرض سے بچنا کس قدر ضروری ہے اور جھوٹ کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منافق کی علامت بیان فرمایا ہے لیکن رہنما خانی اہل بدعت نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ من گھڑت قصہ بیان کیا ہے کہ جب جنگل میں ایک تجارتی قافلہ جا رہا تھا تو اس قافلہ والوں کو ڈاکوؤں نے لوٹ



لیا تو اس وقت قافلہ والوں نے حضرت پیران پیر کی دہائی دی تو عین اس وقت حضرت پیر صاحب نے اپنے مدرسہ میں دعوہ کر کے دو رکعت نماز ادا کی تو سلام پھیرنے کے بعد فوراً ہی ایک زوردار نعرہ لگا کر اپنی ایک کھڑاں کو ہوا میں زور سے پھینکا۔ پھر دوسرا نعرہ لگایا اور دوسری کھڑاں ہوا میں پھینک دی تو کھڑاؤں کا پھینکنا ہی تھا کہ جو ڈاکو تجارتی قافلہ کو روٹ چکے تھے یہ کھڑاں ان ڈاکوؤں کے دوسرا روں کے سر پر موسلا دھار بارش کی طرح پڑنے لگیں جس کے نتیجہ میں دونوں سردار اللہ کو پیارے ہو گئے اور کھڑاؤں نے ان کے سینہ پر قرار پکڑا۔ جب ڈاکوؤں نے اپنے سرداروں کی عبرت ناک منزا کو دیکھا تو پکار کر کہا کہ اپنا تمام سامان واپس لے لو اور ہماری جان بخشی کرو۔ رضا خانی اہل بدعت اس قسم کی من گھڑت باتیں بیان کر کے عوام کو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے غلاموں کی سر جگہ اور ہر وقت دہائی، مشکلی کٹائی، حاجت روائی فرماتے ہیں۔ جب ہی حضرت پیران پیر کو پکارا جائے تو وہ فوراً امداد کو پہنچتے ہیں۔

یہ بھتیدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہے اور جو بات شریعت اسلامیہ کے خلاف ہو وہ مردود ہے۔

### دلی کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی؟

رضا خانی بھتیدہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ عبارت ملاحظہ ہو:-

شیخ محمد بن خضر سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں تیرہ سال تک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا لیکن میں نے

آپ کے جسم مبارک پر کبھی کبھی بیٹھتے نہیں دیکھی اور نہ ہی کبھی آپ کی ناک سے رنٹھ یا ذہن مبارک سے بغم نکلتے دیکھی۔

(تذکرہ سیدنا حضرت اعظم - صفحہ ۱۷۱)

ناشر - شعاع ادب - لاہور

تارمین کرام! ہمیں کا جسم پر نہ بیٹھنا امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے۔ حضرت پیران پیر کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کے جسم پر کبھی نہیں بیٹھتی تھی یہ سراسر جہالت، حماقت اور بد بختی کی علامت ہے علاوہ ازیں شیخ محمد بن خضرؒ سے یہ بات ہرگز منقول نہیں اور اہلسنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ اولیائے کرام کے منہ سے کوئی بات بھی خلاف شریعت اسلامیہ ہرگز نہیں نکلتی۔ یہ سب کچھ رفاغیانوں کی افسانہ نگاری ہے۔

## حضرت علیہ السلام نے پیران پیر کا کلام سنا؟

آپ کے خادم خطاب کا بیان ہے کہ :-

ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی اور آپ وعظ ترک کر کے تمام اہل مجلس کے سامنے ہوا میں پرواز کرنے لگے۔ دوران پرواز آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ "آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی کچھ دیر یہاں تشریف رکھئے اور اس محمدی کی چند باتیں سن لیجئے۔" چند لمحات کے بعد آپ ممبر پر تشریف لے آئے اور پھر وعظ میں مشغول ہو گئے۔ مجلس برخاست ہوئی لوگوں نے دوران پرواز آپ کے ارشادات کی وضاحت چاہی۔ آپ نے فرمایا: "حسن اتفاق سے آج حضرت خضر علیہ السلام



کا گذر اس طرف ہوا۔ میں ان سے مجلس میں تشریف آوری کے لئے کہہ رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے میری درخواست قبول کر لی اور مجلس میں کچھ دیر میرا کلام سنتے رہے۔  
(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۱۷۶)  
ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت پیران پیر ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک ہوا میں پرواز کیا اور آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی ہوں۔“ بعد ازاں حضرت پیران پیر نے حضرت خضر علیہ السلام کو گھیر کر اپنی مجلس وعظ میں آنے کا حکم دیا، اور حضرت خضر علیہ السلام پیران پیر کا وعظ و نصیحت سن کر واپس چلے گئے۔  
یہ من گھڑت واقعہ بیان کرتے وقت رضا خانیوں نے عالم آخرت کو فراموش کر دیا اور یہ بھی نہیں سوچا کہ ایک ولی کی عظمت بیان کرتے ہوئے ایک نبی کی توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ حالانکہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی انبیائے کرام کی توہین کرے اسے قتل کیا جائے۔  
واقعہ مذکور سے حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں شدید توہین ہے۔

## دین آدمی کی شکل میں؟

ایک دفعہ سیدنا غوث اعظمؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ محی الدین کے لقب سے کیسے مشہور ہوئے۔ آپ نے جواب میں اپنا ایک عجیب و غریب بیان کیا۔ فرمایا: ایک دن بغداد سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو راستے میں ایک بیمار اور خستہ حال شخص کو دیکھا جو ضعیف

لاٹری کے سبب چلنے سے عاجز تھا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو  
 کہنے لگا: اے شیخ! مجھ پر اپنی توجہ کر اور اپنے دم میں نفس  
 سے مجھے قوت عطا کر۔ میں نے بارگاہ رب العزت میں اس کی  
 صحت یابی کے لئے دعا مانگی اور پھر اس پر دم کیا۔ میرے دیکھتے  
 ہی دیکھتے اس شخص کی لاٹری اور نقاہت یک لحظ دور ہو گئی  
 اور وہ تندرست و توانا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا، عبدالقادر!  
 مجھے پہچانا؟ میں نے کہا، نہیں۔ وہ بولا: میں تمہارے نانا کا دین  
 ہوں۔ منف کی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے۔ اب  
 اللہ تعالیٰ نے تیرے ذریعے سے مجھے حیات تازہ عطا کی ہے۔  
 تو محی الدین ہے اور اسلام کا مصلح اعظم ہے۔ میں اس شخص  
 کو چھوڑ کر بغداد کی جامع مسجد کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک  
 شخص ننگے پاؤں بھاگتا ہوا میرے پاس سے گزرا اور بلند آواز  
 سے پکارا: سید محی الدین۔ میں حیران رہ گیا۔ پھر میں نے مسجد  
 میں جا کر دو گانہ ادا کیا۔ جو نہی میں نے سلام پھیرا میرے چاروں طرف  
 لوگ انبوه در انبوه جمع ہو گئے اور محی الدین، محی الدین کے فلک  
 شگاف نعرے لگانے لگے۔ اس سے پہلے کبھی کسی نے مجھے اس  
 لقب سے نہیں پکارا تھا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۰۳-۱۰۴)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

واقعہ مذکور میں مکاشفہ کا ذکر ہے یہ مکاشفہ حضرت پیران پیر کی کسی معتبر  
 کتاب سے قطعاً ثابت نہیں۔ بقول رفا فانیوں کے کہ ایک مرتبہ حضرت



پیران پیر نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو لاغر و ضعیف تھا۔ حضرت شیخ کے سوال کرنے پر اس کمزور شخص نے جواب دیا کہ میں دینِ اسلام ہوں اور میں نہایت لاغر و کمزور ہو چکا ہوں۔ آپ اپنے دمِ مسیحا نفس سے مجھے قوت عطا فرمائیں، جس کی وجہ سے شیخ محی الدین آپ کا لقب مشہور ہوا وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ شخص جھوٹ و بے اصل ہے۔

رضا خانی اہل بدعت سے سوال ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کثیر التعداد اولیائے کرام تشریف لائے۔ کیا کسی نے دینِ اسلام کو قوت نہیں بخشی اور کیا بقیہ اولیائے کرام نے دینِ اسلام کو پھیلانے کا فریضہ سرانجام نہیں دیا اور رضا خانی امت کا یہ کہنا کہ حضرت پیران پیر سے پہلے دینِ اسلام مردہ ہو چکا تھا اور کسی نے دینِ اسلام کو زندہ نہیں کیا۔

معلوم ہوا کہ حضرت پیران پیر سے قبل جتنے نیک انسان گزرے ہیں یعنی صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین، اولیائے کرام سب نے دینِ اسلام کو قوت نہیں بخشی اور کسی نے محی الدین کا فریضہ سرانجام نہیں دیا۔ اس قسم کے غلیظ عقیدے سے ہر ایک کو حق تعالیٰ محفوظ فرما کے۔ آمین

## ولی نے جنس تبدیل کر دی؟

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے والد لاؤلد تھے۔ ان کی زوجہ سیدہ ناعوثہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اولاد کے لئے دعا کی طالب ہوئیں۔ آپ نے ان کے حق میں دعا مانگی اور پھر فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں فرزند عطا کرے گا۔ خدا کی قدرت اسی شب حاملہ ہو گئیں۔ نو ماہ بعد سچہ پیدا ہوا تو وہ لڑکی تھی۔ آپ کو اطلاع

تو اس کو پیران پیر لڑکا بنا دیتے ہیں اور جس کو حق تعالیٰ جانچ رکھیں تو اس کو بھی حضرت پیر صاحب اولاد عطا کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ رضا خانی امت سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت پیران پیر کی پیدائش سے پہلے جنس تبدیل کرنے پر کس کی ڈیوٹی ملے گی ہوئی تھی۔ نیز شیخ شہاب الدین سہروردیؒ جنس تبدیل شدہ ولی ہیں۔ حق تعالیٰ ہر ایک کو اس قسم کی یادہ کوئی سے محفوظ رکھے۔

### سربند غائب؟

(حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ) ایک دن آپ دغظ فرما رہے تھے کہ عمامہ کا بیچ کھل گیا لیکن آپ کو خبر نہ ہوئی۔ یہ دیکھ کر تمام اہل مجلس نے اپنے عمامے سروں سے اتار کر آپ کے نمبر کے نیچے پھینک دیئے جب آپ دغظ سے فارغ ہوئے تو آپ نے خادم کو حکم دیا کہ سب لوگوں کے عمامے واپس دے دو۔ خادم نے حکم کی تعمیل کی لیکن ایک سربند باقی رہ گیا۔ مجلس میں کوئی اس کا لینے والا باقی نہ رہا تھا۔ آپ نے وہ سربند خادم سے لے کر اپنے دوش مبارک پر رکھ لیا، جہاں سے وہ فوراً غائب ہو گیا۔ لوگوں کو حیران ہوتے دیکھ کر آپ نے فرمایا، اصفہان میں ہماری ایک عارفہ بہن رہتی ہے۔ اس نے جب مجلس والوں کو عمامے پھینکتے دیکھا تو برداشت نہ کر سکی کہ ان سے پیچھے رہ جائے۔ چنانچہ اس نے بھی اپنا سربند اتار کر پھینک دیا، اور پھر جب میں نے اسے اپنے کندھے پر رکھا تو اس نے اٹھالیا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۸۲)



رضا خانی اہل بدعت مندرجہ بالا افسانہ کو شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی طرف  
 بایں الفاظ منسوب کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت پیر صاحب و غلط فرما رہے  
 تھے اور دورانِ وعظ آپ کے عمامہ کا بیچ کھل گیا۔ جس کا حاضرین مجلس کمال  
 اتباع کرتے ہوئے اپنے اپنے سروں سے عملے اتار کر حضرت پیران پر کے نمبر  
 کے نیچے پھینک دیئے۔ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ و غلط سے ناراض  
 ہوئے تو اپنے خادم خاص کو حکم دیا کہ ہر ایک کو اپنا اپنا عمامہ واپس کر دو۔  
 چنانچہ خادم خاص نے حکم کے مطابق عمل کیا اور ایک سر بند باقی رہ گیا۔ وہ حضرت  
 پیران پر صاحب نے لے کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور وہ فوراً غائب ہو گیا۔  
 حاضرین مجلس نے سر بند کا راز دریافت کیا تو حضرت پیر صاحب نے جواب دیا  
 کہ جب تم نے اپنے اپنے عملے اتار کر نمبر کے نیچے پھینکے تو ہماری ایک عارفہ بن  
 جو کہ اصفہان کی رہائش پذیر تھی۔ وہ اس عجیب منظر کو دیکھ کر برداشت نہ کرتی  
 ہوئی اپنا سر بند پھینک دیا اور جب میں اس کے سر بند کو اپنے کندھے پر  
 رکھا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھالیا۔ رضا خانی اہل بدعت نے اس افسانہ نگاری کو  
 ولایت اور کمال اتباع کی شرافت کا نام دیا حالانکہ یہ کمال اتباع نہیں بلکہ ضلالت ہے۔  
 اپنے سر سے عمامہ اتار کر زمین پر پھینکتا ہے۔ یہاں اگر حضرت پیر صاحب کا  
 اتباع کرنا ہی تھا تو اپنے اپنے عملے کے بیچ کھول دیتے۔ اپنے عمامہ کو  
 زمین پر پھینکنا تو حضرت پیران پر سے ثابت نہیں۔

بقول رضا خانیوں کے حضرت پیر صاحب نے تو اپنے عمامہ کو زمین پر  
 پھینکا نہیں۔ بہر حال اس قسم کے بناوٹی طعنے کہانیاں بیان کرنے سے اہل  
 بدعت کا مقصد ہوتا ہے کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ جائے کہ پیران  
 پر سے تعلق رکھنے والوں کی نظر فوق العرش سے لے کر تحت الثریٰ تک

پہنچتی ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے مریخ خلاف ہے۔

### سارے بغداد شعلوں کی لپیٹ میں

ایک دفعہ ایک بوڑھا ایک جوان لڑکے کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یہ جوان میرا فرزند ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیے۔ درحقیقت یہ لڑکا اس بوڑھے کا فرزند نہیں تھا۔ اس کے دانت جھوٹ بولنے بدستہ نافوٹ اعظمؐ کو جلال آگیا اور آپ نے فرمایا:-

کار شما با من این چه رسید

یہ فرما کر آپ تو غصہ کی حالت میں گھر تشریف لے گئے لیکن بغداد میں جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ لوگ ایک جگہ سے بھاگتے تو دوسری جگہ سے شعلے بھڑک اٹھتے۔ غرض ہر طرف شور و محشر مچا ہو گیا اور لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ آپ کے ایک ہم عصر دلی اللہ شیخ بقا بن بطورؒ کو اطلاع ملی تو وہ دوڑے دوڑے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رو کر کہنے لگے: "یا بیدی! بر خلق رحم کن کہ ہلاک شدند" (اے آقا لوگوں پر رحم کیجے کہ ہلاک ہو رہے ہیں) اس وقت آپ کا غصہ سرد ہو گیا اور اسی کے ساتھ ہر طرف امن و سکون ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کبھی آگ لگی ہی نہیں تھی۔

(تذکرہ سیدہ نافوٹ اعظمؐ ص ۱۸۳)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور



رضا خانی اہل بدعت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یوں غلو سے کام لیتے ہیں کہ ایک بوڑھے آدمی نے ایک لڑکے کی طرف جھوٹی نسبت کی جس کی پاداش میں حضرت پیر صاحب اس قدر غیص و غضب میں آئے اور گھر تشریف لے گئے اور شیخ جیلانیؒ کے گھر تشریف لے جانے کے فوراً بعد پورے بغداد میں گھر گھر آگ کے شعلے بھڑک اٹھے اور لوگ جہاں سے آگ کو بجھاتے آگ دوسری جگہ بھڑک اٹھتی تو شیخ جیلانیؒ کے ایک ہمعصر ولیؒ ایک المناک واقعہ کی خبر ملی تو وہ حضرت پیران پیر کی خدمت میں حاضر ہو کر آدھ زاری کی کہ میرے آقا اس مخلوق خدا پر رحم کرو۔ بعدہ بغداد کے ہر گھر سے آگ کے شعلے بھڑکنے بند ہو گئے۔

بہر حال ولی حق تعالیٰ مقرب بندہ ہوتا ہے وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور رضا خانی اہل بدعت کا حضرت پیران پیرؒ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ بوڑھے آدمی کے جھوٹ بولنے کا شیخ جیلانیؒ کو علم ہوا تو حضرت پیر صاحب کے جلال نے پورے بغداد میں تباہی مچا دی۔ اگر ولی چاہے تو ایک پل میں پوری کائنات کے نظام کو بدل کے رکھ دیں۔ یہ عقیدہ مخلوق کے بارے میں قائم کرنا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین کو پس پشت ڈالنا ہے اور جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کو پس پشت ڈال دیا وہ فی النار ہوا۔

## گدھے فوراً رک گئے؛

ایک دفعہ آپ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) اپنے صاحبزادگان شیخ عبدالرزاقؒ اور شیخ عیسیٰؒ کے ہمراہ نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں کو توwal شہر اور کچھ دوسرے سرکاری ملازم

گدھوں پر تین مٹکے لاد کر لے جا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے اور تم کہاں جا رہے ہو؟ ان لوگوں نے چلتے چلتے جواب دیا کہ اس میں شراب ہے اور بادشاہ کے لئے جا رہی ہے۔ آپ یہ سن کر غضبناک ہو گئے اور فرمایا: ”رُک جاؤ۔“ لیکن ان لوگوں نے آپ کا حکم نہ مانا۔ اب آپ نے گدھوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”تم رُک جاؤ۔“ گدھے فوراً رُک گئے۔ اس کے ساتھ ہی کو توال اور دو سرکاری ملازمین کے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور وہ گر کر ترپنے لگے۔ اب انہوں نے توبہ کی۔ حضرت (شیخ عبد القادر جیلانی) کو رحم آگیا، اور فرمایا: ”جاؤ۔“ انہوں نے اٹھ کر جب منگوں کو کھولا تو اس میں شراب کی بجائے سرکہ تھا۔

جب بادشاہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی خوف سے لرز اٹھا، اور اسی وقت دربار سے اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معافی مانگی اور آئندہ شراب پینے سے توبہ کر لی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۸۶-۱۸۷)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضا خانی اہل بدعت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت بیان کرتے ہوئے یوں توہین کا ارتکاب کرتے ہیں کہ کو توال شہر کے لوگ اور کچھ سرکاری ملازم گدھوں پر شراب کے مٹکے لاد کر جا رہے تھے حضرت پیران پیرؒ نے دریافت فرمایا تو انہوں نے چلتے چلتے جواب دیا کہ یہ شراب ہے۔ لیکن رُکے نہیں۔ پیر صاحب کو ان کے نہ رُکنے کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آپ جلال میں آکر کہنے لگے کہ اے لوگوں رُک جاؤ لیکن ان لوگوں نے حضرت پیر صاحب



ہے جو پانی کے کنارے یا کنوئیں کی منڈیر پر کھڑا ہو کر پانی کی طرف ہاتھ بھیلے اور آہ و زاری کے ساتھ اس سے التجا کرے کہ وہ اس کے منہ میں آکر اس کی پیاس بجھائے تو پانی کبھی بھی اس کے منہ میں نہیں آئے گا اور اس کی پیاس بجھائے گا۔ کیونکہ پانی جمادِ محض ہے بچھنے سننے اور جاننے اور بچھنے کی جس کے محرم ہے۔ اور حاجہ۔ روائی کی قدرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جس طرح پانی پکارنے والے کی پکار کو دُش سکتا ہے اور نہ اس کی مقصد بجا دی کرنے کی قدرت ہی رکھتا ہے۔ بعینہ یہی حال ان خود ساختہ معبودوں کا ہے جن کو مشرکین پکارتے ہیں۔ جس طرح پانی اس معاملے میں بے بس ہے اور اسے پکارنے پر کوئی فائدہ مرتب نہیں ہو سکتا بالکل اسی طرح معبودانِ باطلہ اس سلسلے میں بے بس ہیں اور ان کو پکارنے میں کوئی نفع اور مصلحت نہیں ہے اور ان کو پکارنا سراسر صوابِ بھرا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں کہ حاجات و مشکلات میں غیر خدا کو پکارنے والے کی مثال:-

۱۳۔ ہو كالعطشان حلى شفة البئر فلا يبلغ قعر البئر ولا الماء يرتفع اليه۔

(تفسیر قرطبی جلد ۹ صفحہ ۳۰۱)

ترجمہ:- ”اس پیاس سے آدمی کی سی ہے جو کنوئیں کی منڈیر پر کھڑا ہو، نہ وہ کنوئیں کی تہ تک پہنچ سکتا ہے اور نہ پانی ہی تہ سے بلند ہو کر اس کے پاس آ سکتا ہے۔“

جلیل القدر تابعی امام مجاہد بن جبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

۱۴۔ ان الذی يدعو الها من دون الله كالظلمات الذی

کی ایک نہ سنی اور اپنے سفر کو جاری رکھا۔ لیکن حضرت پیر صاحب نے اپنے کمال ولایت کے دبدبے اور رعب سے کام لیتے ہوئے گدھوں کو حکم دیا کہ رُک جاؤ اور گدھے فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہوئے رُک گئے۔ رضا خانی حضرت پیران پیر کی کرامت کو یوں بیان کرتے ہیں کہ انسانوں نے تو حضرت پیر صاحب کا حکم نہ مانا لیکن گدھوں نے فوراً حکم مان لیا۔

رضا خانیو! اب خود ہی سوچو اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو اور سمجھو کہ اس واقعہ میں حضرت پیران پیر کی توہین ہے یا کہ تعظیم۔ یقیناً توہین ہے کہ جس کو اہل بدعت کرامت کا نام دے رہے ہیں۔ جب سرکاری ملازم یہ شراب کے منگے بادشاہ کی خدمت میں لے کر پہنچے تو وہ شراب سکر کہ بن گئی۔ بہر حال شراب کا سکر کہ بن جانا یہ ولی کی کرامت ہے، اور کرامت خرق عادت ہوتی ہے۔ حتیٰ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں میں سے جس کے ہاتھ پر چاہیں کرامت ظاہر کر دیتے ہیں۔ ولی اپنی مرضی سے کرامت کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ بہر حال کرامت ظاہر کرنے میں ولی کو کچا اختیار نہیں ہوتا۔

اہل بدعت ایسے واقعات بیان کر کے لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ دیکھو جی حضرت پیران پیرؒ کا حکم گدھوں پر بھی چلتا ہے اور پھر شراب کو سکر کہ بنا دیا اور اولیائے کرام کو طاقت حاصل ہے کہ وہ جس چیز کو چاہیں بنا ڈالیں۔ حتیٰ کہ دودھ کو پانی بنا دیں اور پانی کو دودھ بنا دیں۔ اس قسم کے تمام تر اختیارات اولیائے کرام کو حاصل ہیں۔

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے تو انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مخلوق کو کچھ اختیار حاصل نہیں۔ تمام تر اختیارات خالقِ لایزال کو حاصل ہیں۔



مخلوق کے بارے میں اختیارات کا عقیدہ رکھنا ان کو خدائی مسند پر بیٹھانا  
جست گمراہی ہے۔

## بیت اللہ منتقل ہو گیا؟

آپ کے ایک ہم عصر شیخ ابو مدینؒ بڑے پہنچے ہوئے بزرگ  
تھے۔ ایک دن انہوں نے اپنے مرید ابو صالحؒ ولد جان محمد الزکالیؒ  
کو حکم دیا کہ بغداد جا کر شیخ عبد القادر جیلانیؒ سے فقر کی تعلیم حاصل  
کر دو۔ چنانچہ وہ اپنے مرشد کے حکم کے مطابق حضرت کی خدمت  
میں بغداد پہنچے۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں نے شیخ عبد القادرؒ  
جیسا جلال کسی میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میرے  
خلوت خانہ کے دروازے پر بیس دن بیٹھو۔ میں نے حکم کی تعمیل  
کی۔ بیس دن پورے ہوئے تو آپ نے اپنے قبلہ کی طرف اشارہ  
کر کے فرمایا ابو صالح! ادھر دیکھو۔ میں نے دیکھا تو اپنے آپ  
کو عین بیت اللہ کے سامنے پایا۔ پھر فرمایا اس طرف دیکھو۔ میں  
نے دوسری طرف دیکھا تو اپنے شیخ ابو مدینؒ کو کھڑا پایا۔ پھر آپ  
نے مجھ سے پوچھا کہ اب تم بیت اللہ جانا چاہتے ہو یا اپنے شیخ کے  
پاس؟ میں نے عرض کی: اپنے شیخ کے پاس۔ پھر فرمایا: ایک  
قدم میں جانا چاہتے ہو یا جس طرح آئے تھے ویسے ہی؟ میں نے  
عرض کیا جس طرح آیا تھا ویسے ہی جاؤں گا۔

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضا خانی عقیدہ ہے کہ ایک بزرگ اپنے شیخ کے حکم کے مطابق حضرت  
پیران پیر سے فقر کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ فقر کا کورس  
پورا کرنے کے بعد حضرت پیران پیر نے حاضر ہونے والے کو فرمایا کہ قبلہ کی  
طرف دیکھو۔ جب دیکھا تو بیت اللہ کو اپنے سامنے پایا گو یا کہ بیت اللہ  
منتقل ہو کر ولی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر دوسری طرف دیکھنے کا حکم دیا  
تو اس ولی نے اپنے شیخ کو پایا۔ بعد ازاں پیران پیر نے دریافت فرمایا کہ ایک  
قدم میں اپنے شیخ کی خدمت میں جانا چاہتے ہو یا جیسے آئے ہو۔ جواب دیا  
جیسے آیا ہوں۔

بقول رضا خانیوں کے کہ حضرت پیران پیر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ  
بیت اللہ کو منتقل کر کے ایک ولی کی خدمت میں حاضر کر دیں لیکن تعجب  
ہے اس بات پر کہ جب امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک خواب دیکھا کہ آپ اور آپ کے کچھ اصحاب مکہ مکرمہ میں امن کے  
ساتھ داخل ہوئے اور عمرہ کر کے بعض اصحاب نے سر منڈایا اور بعض نے  
کترا یا۔ یہ خواب سننے ہی دلوں میں جو بیت اللہ کی محبت اور شوق کی  
چنگاری دہی ہوئی تھی وہ بھڑک اٹھی اور زیارت بیت اللہ کے شوق نے سب  
کو بے چین اور بے تاب کر دیا۔

یوم ذو شعبہ یکم ذی القعدہ ۶۷۰ھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بقصد عمرہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد فرمایا۔ تقریباً پندرہ سو مہاجرین اور  
انصار آپ کے ہمراہ تھے۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر ہدی کے قلاوہ ڈالا اور اشعار کیا  
عمرہ کا احرام باندھا اور بسر بن سفیان کو جاسوس بنا کر قریش کی خبر معلوم کرنے



کے لئے آگے روانہ فرمایا۔ چونکہ ارادہ جنگ کا تھا اس لئے کسی قسم کا سامان  
 حرب اور سلاح جنگ ساتھ نہیں لیا۔ صرف اپنے ہتھیار ساتھ رکھے جتنا  
 کہ مسافر کو ضروری اور لازمی ہے اور وہ بھی نیام میں۔ جب آپ غزیرہ شیطا  
 پر پہنچے تو آپ کے جاسوس نے آپ کو یہ اطلاع دی کہ قریش نے آپ کی  
 خبر پاتے ہی لشکر جمع کیا ہے اور آپ کے مقابلہ کے لئے تلے گئے ہیں اور  
 یہ عہد کیا ہے کہ آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہونے دیں گے اور یہی ہوا کہ  
 قریش مکہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو مکہ مکرمہ  
 میں داخل نہ ہونے دیا۔

حضرات گرامی! اب آپ ہی سوچیں اور سمجھیں اور رضا خانی اہل بدعت  
 کے عقیدے پر خون کے آنسو روئیں کہ امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو حق تعالیٰ نے حدیبیہ کے مقام پر بیت اللہ منتقل  
 نہیں فرمایا اور ایک دلی کے لئے شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے بیت اللہ کو  
 منتقل کر دیا یہ کس قدر معجزہ خیرات ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ  
 میں خالق کائنات سے زیادہ قوت ہے؟

رضا خانیوں کا اس سے اور مقصد ہی کیا ہو سکتا ہے۔ یہ بدتماش لوگ جب  
 ہی کوئی بات کریں گے تو پیران پیر کو پوری کائنات کا مالک و خالق و کار ساز  
 ثابت کریں گے جو مریخ کفر ہے۔

### آفتابہ رو بہ قبلہ ہو گیا

ایک دفعہ آپ کی شہرت سن کر جیلان سے تین بزرگ آپ کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ آپ کا خادم آپ کے سامنے کھڑا ہے اور

آپ کا آفتابہ رو بہ قبلہ نہیں ہے۔ ان بزرگوں کے دل میں کچھ  
کراہت پیدا ہوئی کہ آپ کی شہرت تو چاند انگ عالم میں  
بھیلی ہوئی ہے لیکن آفتابہ کے رو بہ قبلہ ہونے کا خیال نہیں۔  
معا آپ نے خادم کی طرف نظر اٹھائی۔ وہ بے ہوش ہو کر  
گرہ پڑا اور آفتابہ فوراً خود بخود رو بہ قبلہ ہو گیا۔ یہ بزرگ شہر  
ہو گئے اور آپ سے معذرت کی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۹۳)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضاخانی اہل بدعت واقعہ مذکور سے حضرت پیران پیر کی رفعت و  
منقبت ثابت کرنے کے لئے بے بنیاد واقعات پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ  
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت سب کو مسلم ہے بلکہ اولیاء  
کرام کے ہمدار ہیں لیکن حضرت پیر صاحب کو ڈرامہ بنا کر لوگوں کے سامنے  
پیش کرنا کہاں کی شرافت و دیانت ہے۔

رضاخانیو! ذرا عقل کے ناخن لو اور ہوش میں آؤ کہ تم آئے دن کیا کیا

گل کھلا رہے ہو۔

### مستقبل کا پتہ بتادیا؟

ابوالحجر الحارثیؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عبدالقادر  
جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی جائے نماز بچھا کر آپ  
کے قریب بیٹھ گیا۔ آپ نے معامیری طرف دیکھا اور فرمایا تمہیں  
ایک دن بادشاہ کا قرب نصیب ہوگا اور سلطنت میں بڑا ارتبہ



ملے گا۔ جب میں حمران واپس آیا تو سلطان نور الدین شہیدؒ نے  
مجھے اپنا مصاحب بنالیا اور پھر ناظم اوقاف کے عہدہ پر مقرر  
کر دیا۔ اس وقت مجھے سیدنا غوث اعظمؒ کا قول یاد آیا۔  
(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۱۹۳)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

مندرجہ بالا عبارت سے رونا فانی یہ ثابت کرنے کی مذموم حرکت کرتے ہیں  
کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے مستقبل کا پتہ بتا دیا حالانکہ اس عبارت سے  
مستقبل کی خبر جان لینا قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ بعض اوقات انسان کوئی بات  
زبان سے نکالے تو کبھی ویسے ہی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس قسم کی بات کو مستقبل  
پر فرٹ کر نا بہت بڑی حماقت ہوگی  
مستقبل کی خبریں دنیا حق تعالیٰ کی شان ہے، ہاں مخلوق میں سے حق  
تعالیٰ اپنے برگزیدہ گروہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ وحی مستقبل  
کی باتوں سے باخبر کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھی حق تعالیٰ کے بتلانے سے بغیر بتلائے  
کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

## فلسفہ کو قرآن میں بدل دیا؟

شیخ ابوالمنظر منصور بن الباریؒ کا بیان ہے کہ اد اہل شباب میں  
مجھے علم فلسفہ میں بہت دلچسپی تھی اور اس علم کی کتابیں پڑھ پڑھ کر  
میرے خیالات بھی فلسفیانہ ہو گئے تھے۔ ایک دن میں فلسفہ کی ایک  
کتاب ہاتھ میں لے کر سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔  
آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا منصور یہ کتاب تیرا بڑا ساتھی ہے اسے

چھوڑ دو۔ مجھے اس کتاب اور اس کے مضامین سے بڑی دلچسپی تھی۔ میں حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں تامل کیا۔ آپ نے فرمایا اسے کھولو۔ جب میں نے کتاب کھولی تو دیکھا کہ تمام صفحات غائب ہیں اور وہ کتاب محض سفید اوراق کا مجموعہ ہے۔ آپ نے کتاب میرے ہاتھ سے لے لی اور اس کی ورق گردانی کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ فضائل قرآنی کی کتاب ہے اور ابن الفریس کی تصنیف ہے۔ میں نے اب جو اس کتاب کو دیکھا تو فی الواقع وہ فضائل قرآنی کی کتاب تھی اور نہایت خوش خط لکھی ہوئی تھی۔ میں حیران رہ گیا۔ آپ نے فرمایا: منظور! توبہ کرو۔ جو بات دل میں نہ ہو وہ زبان سے کبھی نہ کہو۔ میں نے عرض کیا۔ میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد جب میں وہاں سے اٹھا تو فلسفہ کے تمام علوم میرے دل سے محو ہو چکے تھے۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۹۴)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

واقعہ مذکور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے اور اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند ادیبائے کرام کی کرامات کے قائل ہیں۔ ولی کے ہاتھ پر کرامت کے ظہور سے یہ قطعاً لازم نہیں آتا کہ ولی اختیار رکھتا ہے۔ مالا کہ جو خود پیدا ہوا ہو وہ مختار کیے ہو سکتا ہے۔ رضا خانیوں نے مخلوق کو مختار کل کا مسٹرٹیکٹ جاری کرنے کو مداری کا کھیل سمجھ رکھا ہے۔ ان بدقسمت لوگوں کو شریعت اسلامیکہ کا کوئی پاس نہیں۔ یہ اپنی من مانی کہتے ہیں اور اپنی عقل کے مطابق دین اسلام کو ڈھلنے کے چکر میں رہتے ہیں۔ جو کہ



ابلیسی آئین ہے۔

## طویل عمر کی بشارت می؛

رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ تم طویل العمر ہو۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ عبادت ملاحظہ فرمائیں :-

”آپ کے خادم شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابو الفتح السروی کا بیان ہے کہ حضرت مجھے ہمیشہ محمد طویل کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا تو طویل نہیں تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا: ”بتدی! میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں، آپ مجھے طویل فرماتے ہیں۔“ فرمایا: ”تو طویل العمر ہے۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد ایک سو تفتیس برس تک جیئے۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۵۱)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

واقعہ مذکور سے رضا خانی کو تاہ فہم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت پیر صاحب غیب دان ہیں اور مستقبل میں تمام پیش آنے والے واقعات سے باخبر ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے مریدین کے خطرات قلبی و اچھے بُرے اعمال کو بھی جانتے ہیں۔ غرض ان سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن کے بھی خلاف ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بھی خلاف ہے۔

اگر رضا خانی اہل بدعت واقعہ مذکور سے حضرت پیران پیر کو غیب دان مانتے ہیں تو پھر دریافت طلب امر یہ ہے کہ ماں اپنے بچے کو پیار سے کہہ دیتی ہے کہ بیٹا! اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے یا کوئی باپ اپنی اولاد میں سے کسی کو کہہ دے کہ بیٹا! اللہ تعالیٰ تمہیں طویل العمر بنائے تاکہ تم بڑھاپے کی حالت میں میرے کام آسکو۔ تو والدین کے کہنے کے مطابق بیٹے طویل العمر ہو جائے تو کیا بچے کے والدین کو بھی غیب دان مان لیا جائے گا؟ کیونکہ انہوں نے کہا کہ بیٹا! اللہ تمہیں طویل العمر کرے۔ حالانکہ والدین کے کہنے سے عمر تو لمبی نہیں ہو سکتی۔ ہاں اتنا کہہ دینے سے حق تعالیٰ بچے کی عمر میں برکت فرما دیتے ہیں والدین کی دعا کی برکت سے بچہ جتنی زندگی گزارتا ہے۔ شکہ و چین و عزت و وقار سے گزارتا ہے۔

بصورت دیگر اگر کوئی شخص بس ٹاپ پر کھڑا ہو اور کوئی دوسرا شخص یہ کہہ دے کہ یہ آدمی ابھی بس پر بیٹھ کر چلا جائے گا تو دوسری دیر کے بعد یہ شخص بس پر بیٹھ کر چلا جاتا ہے تو کیا اس کہنے والے شخص کو غیب دان کہا جائے گا۔؟ یا کوئی آدمی علم کیا فہ سے کہتا ہے کہ دیوار بوسیدہ لہذا گر جائے گی تو وہ دیوار گر گئی تو ایسے شخص کو غیب دان کہا جائے؟

رضا خانی شیطاٹین کی عقل کا جوازہ نکل چکا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ واقعہ مذکور آپ کے خادم شیخ ابو عبد اللہ محمد بن الفتح سے کسی معتبر کتاب میں ثابت ہی نہیں۔ اگر بالفرض بقول اہل بدعت کے اس واقعہ کو مان ہی لیا جائے کہ حضرت شیخ جیلانی رحمہ کے طویل العمر کہنے سے وہ شخص طویل العمر ہو کر ایک سو ستتیس سال عمر پا کر دنیا سے رخصت ہوا حضرت گرامی! پیر صاحب نے بطور شفقت فرما دیا ہو گا کہ تم طویل العمر ہو گے تو اتفاقاً اس کی عمر طویل



ہوئی تو اس سے یہ مطلب افذکرنا کہ حضرت چیلان پیر نے زبان سے  
طویل العمر کہہ دیا۔ لہذا یہ خدائی حکم کی حیثیت رکھتا ہے نہ اس پر باطل  
ہے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان کوئی بات دلیے ہی کہہ دیتا ہے لیکن وہ  
بالکل درست ثابت ہو جاتی ہے تو کیا اس پر بھی غیب دانی کا حیدر  
رکھا جائے۔؟

رضا فانیو! ذرا ہوش میں آؤ اور آنکھوں سے شرک و بدعت کی عینک  
اتار کر سوچو اور سمجھو کہ اگر کوئی ولی بذریعہ کشف کوئی بات بتلا بھی دے تو دوسروں  
کے لئے اس پر عقیدہ رکھنا تو درکنار صاحب کشف کے لئے بھی وجہ و دلیل  
نہیں ہوتا۔ بہر حال عالم الغیب فقط حق تعالیٰ کی ذات ہے۔

### چھت گرنے کی اطلاع دی؟

ایام محرم ۱۵۵۹ء میں ایک دن سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ اپنے مہمان خانہ  
میں تشریف فرما تھے۔ تین سو کے قریب لوگ بھی آپ کی خدمت  
میں حاضر تھے۔ یکایک آپ اٹھ کر مہمان خانہ سے باہر تشریف  
لے گئے اور تمام لوگوں کو باہر آنے کے لئے پکارا۔ سب لوگ دوڑ  
کر باہر آئے۔ ان کا باہر آنا تھا کہ اس مکان کی چھت دھڑام  
سے گر پڑی۔ آپ نے فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے غیب سے  
اطلاع دی گئی کہ اس مکان کی چھت گرنے والی ہے۔ چنانچہ میں  
باہر آگیا اور آپ لوگوں کو بھی اپنے پاس بلا لیا کہ کوئی دب نہ جلے۔  
(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۵۱)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

اس واقعہ سے رضا خانی اہل بدعت مذہبی فضا کو متعفن کرنے کی مذموم حرکت کرتے ہیں کہ حضرت پیران پیر مستقبل میں پیش آنے والی ہر مصیبت سے مطلع فرماتے اور آپ غیب دانی میں مہارت تامہ کے مالک ہیں۔ اگر رضا خانیوں کو شرک و بدعات سے فرصت مل جائے تو قرآن کریم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات اظہر من الشمس واضح ہو جائے گی کہ مخلوق کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھنا پرلے درجے کی حماقت ہے اور قرآنی تعلیمات سے انحراف کرنا اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنانا ہے۔

علاوہ ازیں اگر رضا خانی اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی غیب اللہ علیہ کی تعلیمات میں اپنے آپ کو اس قدر فضا کئے ہوئے ہیں کہ ان کو قرآن کا مطالعہ کرنے کی قطعاً فرصت نہیں تو پھر مندرجہ ذیل واقعہ کا جواب دیں۔

بندہ ناچیز حقیر فقیر پتھیر ایک مرتبہ اپنے فاضل دوست حضرت مولانا قاری گلزار احمد طیب اور حضرت مولانا حافظ قاری سعید احمد کے ساتھ موٹر سن آباد لاہور ایک ہوٹل میں کھانا کھانے بیٹھے تو بندہ کے منہ سے یہ بات نکل گئی کہ وہ سامنے دیوار پر دراڑیں پڑی ہوئی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے اوپر گر جائے اور باہر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔ ہم ابھی اٹھ کر باہر نکلے ہی تھے کہ فوراً ہوٹل کی دیوار گر گئی۔ تو رضا خانی اہل بدعت سے سوال ہے کہ بندہ ناچیز کے متعلق غیب کا عقیدہ رکھو گے؟

ماہو جو ابکم فہو جو اپنا۔

اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (پہ)



## بارش موقوف ہو گئی

رمنا خان اہل بدعت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں یوں غلو کرتے ہیں :-

”ایک دن سیدنا خوت اعظمؒ اپنے مدرسہ میں وعظ فرما رہے تھے۔ سامعین ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے۔ یکا یک سیاہ بادل گھر آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ لوگ بارش سے بچنے کے لئے منتشر ہونے لگے۔ آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور کہا: مولائے کریم میں تیرے بندوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے۔ معاً بارش ختم گئی اور لوگ جم کر بیٹھ گئے۔ شیخ عدی بن مسافرؒ اور حضرت کیمانیؒ جو اس موقع پر موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ مدرسہ کے اندر جہاں تک ساقین موجود تھے بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرتا تھا۔ لیکن مدرسہ کے باہر بارش بدستور جاری تھی“

(تذکرہ سیدنا خوت اعظمؒ صفحہ ۱۵۰)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

واقعہ مذکور کسی معتبر کتاب سے ہرگز ثابت نہیں اور اس کے بے بنیاد اور من گھڑت واقعات کو پیش کرنے سے حضرت پیران پیر کا صاحب معرفت از مختار کل ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ کھینچ تان کر واقعہ مذکور ثابت بھی ہو جائے تو یہ حضرت شیخ جیلانیؒ کی کرامت ہوگی اور کرامت خرق عادت ہوتی ہے اس میں ولی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے جس کے ہاتھ پر چاہیں تو ظاہر فرمادے اور حق تعالیٰ

کی مرضی اور چاہنے کے بغیر ہرگز صادر نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی کہ امت کو ظاہر کرنے والے ہیں دلی کو کچھ اختیار نہیں۔ اور اس بات کو ہوا دینا کہ جس جگہ حضرت پیران پیر و غلط فرماتے تھے اس جگہ بارش کی ایک بوند تک نہ گرتی تھی اور بقیہ جگہ پر بارش بدستور ہوتی رہتی تھی اور جب حضرت شیخ اپنے خاص مُوڈ میں آکر کہنے لگے کہ اے اللہ! میں اپنے بندوں کو غلطی کے لئے جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے تو حضرت پیران پیر کے ابھی جملے ختم ہی ہوئے تھے کہ بارش پھونک گئی۔

رضا خانی اہل بدعت ایسی یہودہ اور لغویات کو ذکر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ جو بات حضرت پیران پیر فرمادیں بس وہی ہوتی ہے۔ گویا کہ اہل بدعت کے بقول ساری کائنات پر حضرت پیران پیر کا قبضہ ہے اور ہر چیز پر حضرت شیخ جیلانی کا حکم چلتا ہے اور بغیر حضرت پیران پیر کی مرضی کے ایک پتہ نہیں گرتا اور تمام کائنات کا نظام حضرت پیر صاحب خود چلا رہے ہیں اسی لئے رضا خانی اہل بدعت یوں حضرت پیران پیر سے استعانت طلب کرتے ہیں۔

امداد کن امداد کن از بندہ غم آزاد کن

در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین

دشگیر مہم جا حضرت غوث الثقلین

(تذکرہ سیدنا غوث الثقلین صفحہ ۱۵۱)



## عصائے مبارک روشن ہو گیا؟

شیخ ابو عبد اللہ کب ذیال کا بیان ہے کہ ایک رات میں مدرسہ عالی میں کھڑا تھا۔ اسنے میں سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو تشریف لئے۔ آپ کے دست مبارک میں عصا تھا۔ آپ کو دیکھ کر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس وقت آپ کی کوئی کرامت دیکھوں۔ معاً آپ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور اپنا عصائے مبارک زمین میں گاڑ دیا۔ وہ روشن ہو کر چمکنے لگا اور درہرہ میں ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ ایک گھنٹہ تک عصائے مبارک اسی طرح چمکتا رہا۔ پھر آپ نے اسے زمیں سے اٹھالیا تو جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صفحہ ۱۵۴)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضا خانی فرقہ شریعت اسلامیہ کا اس قدر باغی ہو چکا ہے کہ معمولی سی بات کو یوں بڑھا جڑھا کر پیش کرتے ہیں کہ گویا کہ پُر کا پرندہ بنا دیتے ہیں تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ جب حضرت پیران پیر اپنے عصائے روشنی پیش کر سکتے ہیں تو کیا وہ مشکل کشائی و حاجت روائی نہیں فرما سکتے؟ جب ہی رضا خانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی کوئی کرامت بھی بیان کریں تو ان کا مدعی یہ ہوتا ہے کہ لوگ حضرت شیخ صاحب کو صاحبِ تصرف اور مختارِ کل سمجھیں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ جب ہی مصیبت و معصوبت کے وقت پکارو تو یا شیخ عبد القادر اغثنیٰ کہو۔ حالانکہ یہ کھلا شرک ہے۔

## جن بھاگ گیا؟

ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں اسمعان سے حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت میری بیوی کو اکثر مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت علاج کئے لیکن کسی سے کچھ افاقہ نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ مرگی نہیں ہے بلکہ سر اندرپ کا ایک شریر جن خالص تیری بیوی کو ستاتا ہے۔ اب تو گھر جا اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے کان میں کہتا۔ عید القادر جو بغداد میں رہتا ہے تجھ سے کہتا ہے کہ پھر نہ آنا مارا جاٹے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیوی بالکل شفایاب ہو گئی۔ دس سال بعد وہ پھر بغداد آیا اور بیان کیا کہ جن دن سے میں نے حضرت کے ارشاد کے مطابق عمل کیا ہے میری بیوی کو کبھی دورہ نہیں پڑا۔

(تذکرہ سیدنا حفوت اعظم - صفحہ ۱۵۲)

ناشر - شعاع ادب - لاہور

رضا خانو! کس قدر تمہارے اوپر حق تعالیٰ کی پھٹکا۔ پڑ رہی ہے کہ تم کس طرح بے باکی سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مشرکانہ تعلیم کی نسبت کر رہے ہو۔ حالانکہ حضرت شیخ صاحب بہت بڑے موجد اور سید الاولیاء ہیں۔ وہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہرگز تعلیم نہیں دے سکتے۔ ولی کامل کی ملامت یہ ہے کہ اس کا قول و فعل شریعت اسلامیہ کے خلاف نہیں ہوگا بلکہ عین مطابق ہوگا۔

اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حضرت پیران پیر سے



یہ قطعاً منقول نہیں کہ انہوں نے اس شخص کو یہ فرمایا ہو کہ جب دورہ پڑے تو یہ کہنا کہ عبد القادر بلکہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے اس بات کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ جب ہی مصیبت کے وقت پکارو تو اللہ ہی کو پکارو۔ وہی خالق عجاibat کا پورا کرنے والا ہے اور تمام زندگی حضرت پیران پیر اپنی عجاibat میں اس دھندلے لاشربک کو پکارتے رہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مشرک کا تعلیم دیں، ہرگز نہیں دے سکتے۔ رضا خانی اہل بدعت جب ہی پناہ لیتے ہیں تو ان غیار کے سامنے میں پناہ لیتے ہیں جو کہ گمراہی ہے۔

## لاغر اوٹنی برق رفتار بن گئی؟

ایک دن شیخ ابو حفص عمر بن صالح الحدادیؒ اپنی اوٹنی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے لیکن میری یہ اوٹنی نہایت لاغر ہے اور طویل سفر کرنے سے معزور ہے اور کوئی سواری میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اس اوٹنی کی پیشانی پر رکھا اور اپنے قدم مبارک سے اسے ایک ٹھوک لگائی۔ شیخ ابو حفص کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ اوٹنی نہایت توانا ہو گئی اور برق رفتاری میں سب اوٹنیاں پر بازی لے گئی۔

(تذکرہ سیدنا خورشید اعظم - صفحہ ۱۵۹)

ناشر - شعاع ادب - لاہور

واقعہ مذکور بیان کرنے سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ شفا کا دوا حضرت شیخ

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے۔ ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ شفاء کا دلوچ خالق کائنات کے پاس ہے۔ وہ ذات جس کو چاہے شفاء دے دے اور جس کو چاہے شفاء سے محروم رکھے۔ شفاء اور بیماری اس ذاتِ قدیم کے اختیار میں ہے۔ رضا فانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت پیرِ صاحب کے پاؤں کی ٹھوکر سے شفاء حاصل ہوئی۔ یہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس قسم کے واقعات کو ذکر کرنے سے اہل بدعت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حضرت پیرانِ پیر رضیوں کو شفاء دینے پر بھی قدرت رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ اہل بدعت کا زعمِ فاسد ہے۔

### پیرانِ پیر کا پانی پر چلنا

ایک دفعہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کسی دن تک بغداد سے غائب رہے۔ اہل بغداد بہت مضطرب ہوئے اور آپ کی جستجو کرنے لگے۔ کسی شخص نے اگر بتایا کہ میں نے آپ کو دریائے دجلہ کی طرف جاتے دیکھا ہے۔ لوگوں کا ایک انبوہ کثیر دریا پر پہنچا۔ دیکھا کہ آپ دریا کے پانی پر چل کر ہجوم کی طرف آ رہے ہیں اور ہزار ہا مچھلیاں انبوہ در انبوہ آکر آپ کے پاؤں چوم رہی ہیں۔ اتنے میں نماز کا وقت کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی سبز جانے نماز آپ کے عین سامنے ہوا میں معلق ہو گئی۔ اس پر دو سطرین نکھی ہوئی تھیں۔ ایک سطر میں آلاَ اِنَّ اَقْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ ذُلًا هُمْ يَخُشِعُونَ۔

اور دوسری سطر میں سَلَامٌ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّ اللّٰهَ



مَجِيبٌ مُّجِيبٌ۔ لکھا ہوا تھا۔

آپ اس جائے نماز پر کھڑے ہو گئے اور بہت سے افراد غیب سے نمودار ہو کر آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان لوگوں کے چہرے نہایت باوقار تھے اور آنکھیں پریم تھیں۔ اہل بغداد نے بھی اب کنارے پر اپنی صفیں آپ کے پیچھے باندھ لیں اور سب نے عجیب کیفیت دوسرے عالم میں نماز ادا کی نماز کے بعد آپ نے یہ دعا بلند آواز میں پڑھی:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ جَبِیْبِكَ وَ  
خَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اِنَّكَ لَا تَقْبَلُ رُوْحَ  
مُرِيْدٍ اَوْ مُرِيْدٍ اِلَّا ذَا اِنِّیْ اِلَّا عَلٰی تَوْبَةٍ۔

ترجمہ: ”اے الہی تیرے حبیب اور بہترین خلائق حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر تیری بارگاہ میں التجا کرتا ہوں کہ تو میرے مریدوں کے مریدوں کی روح توبہ کے بغیر قبض نہ کرے۔“

اس وقت آپ کے لبوں پر سے ایک سبز رنگ کا نور نکل رہا تھا جس کا دُغ آسمان کی جانب تھا۔ دعا کے خاتمہ پر رجال الغیب نے آمین کہی اور غیب سے سب لوگوں نے یہ آواز سنی۔  
اَبَشِرُوْا فَاِنِّیْ قَدْ اَسْتَجَبْتُ لَّكُمْ۔

ترجمہ: ”خوش ہو جاؤ۔ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی۔“

(مذکرہ سیدنا غوث اعظم۔ صفحہ ۱۵۹-۱۶۰)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضا خانی لونچر والوں نے قصہ مذکور میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی طرف ایک بہت بڑا جھوٹ منسوب کیا ہے۔ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى  
الْكَاذِبِينَ۔

منا قافی یہ ایسی آئین کے پیر و کار ہیں اس لئے ان کے نہ سچے بات  
کا نکلتا دشوار ہو چکا ہے۔ یہ جب سچی بات کریں گے تو شریعت اسلام  
کے قوانین کو پس پشت ڈال کر من گھڑت قسے اور بے بنیاد بائیں بیان  
کریں گے جن کا دین اسلام کے ساتھ دُور کا بھی واسطہ نہ ہو۔ جب ہی  
اہل بدعت نے پیران پیر کے متعلق گفتگو کی تو حضرت پیر صاحب کو ایک  
قدامائی انداز میں پیش کرتے ہیں اور سادہ لوگ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں  
کہ اب ہم حضرت پیران پیرؒ کو خالق سمجھے یا مخلوق۔

علامہ ازیں اہل بدعت نے حضرت پیر صاحبؒ کی مدح سرائی میں ایک  
من گھڑت قصہ کا سارا لیا ہے کہ حضرت پیر صاحبؒ بغاوت کئی دن  
غائب رہے تو بہت تلاش کے بعد علم ہوا کہ حضرت پیر صاحبؒ تو دجلہ  
پر تشریف فرما ہیں۔ جب لوگ دجلہ کی طرف گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ حضرت  
پیر صاحبؒ پانی پر چل رہے ہیں اور مچھلیاں ان کے قدموں کو بوسہ دے  
رہی ہیں۔ پھر نماز کا وقت ہوا تو لوگوں نے ان کے عین سامنے مینارنگ  
کی ایک جگہ نماز دیکھی۔ اس پر دو سطریں تحریر تھیں۔ پھر آپ اس  
جائے نماز پر کھڑے ہو گئے اور غیب سے بہت سے افراد نے آپ کے  
پیچھے صفیں باندھ کر نماز ادا کی اور آپ کو تلاش کرنے والوں نے بھی دجلہ کے  
کنارے آپ کی اقتدار میں نماز کی نیت باندھ لی اور بعد فراغت نماز کے حضرت  
پیران پیرؒ نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے مریدوں کو اور مریدوں کے مریدوں  
کو بغیر توبہ کے نہ مارنا تو اس پر رجال الغیب سے آئین کی آواز آئی اور یہ



آواز غیب سب لوگوں نے سنی۔ یہ تمام واقعہ مذکور ازل تا آخر لفظ بلفظ جھوٹ پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کے خلاف ہے کیونکہ اولیائے کرام کا اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل ہوتا ہے کوئی بات بھی جو کہ خلافِ شرع ہو ان سے ہرگز صادر نہیں ہوتی۔ اکثر باتیں رضا خانی اہل بدعت نے کرامات کا نام دے کر حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ اہل بدعت اس قدر دیوت ہو چکے ہیں کہ اولیائے کرام میں خدا کی صفات مانتے ہیں اور اس عقیدے کا بڑا مظاہر کرتے ہیں کہ اولیائے کرام ہر وقت ہر جگہ جو کوئی انہیں اپنی مصیبت و حاجت میں پکارے گا اولیائے کرام پکارنے والے کی حاجت ردائی و مشکل کشائی کرتے ہیں۔ جو کہ قرآنی تعلیمات کے صریح خلاف ہے۔ لیکن جو واقعات کا زب کو فلاح داریں سمجھے اس کا کیا علاج ہے۔

### عذابِ قبر سے نجات؛

ایک دن بغداد کا ایک باشندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا حضرت! آج میں نے اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھا وہ عذاب میں مبتلا تھے اور کہہ رہے تھے کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے لئے دعائے مغفرت کراؤ۔ آپ نے یہ سن کر نہایت خشوع و خضوع سے اس شخص کے والد کے حق میں دعا فرمائی۔ دوسرے دن وہ شخص پھر حاضر ہوا اور کہنے لگا یا حضرت! آج میں نے خواب میں اپنے والد کو نہایت عمدہ حالت میں دیکھا وہ سبز لباس میں ملبوس تھے اور نہایت شادان و فرحان

تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی  
دعا کی بدولت مجھے عذاب قبر سے نجات دی اور اپنی رحمتوں  
سے نوازا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم - صفحہ ۱۴۹)

ناشر شجاع ادب - لاہور

رضا خانی شاطر و عیار ہونے میں اپنی مثال آپ ہیں کہ واقعہ مذکور میں  
حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے علاوہ کسی اور ولی کا نام کیوں نہیں لیا گیا۔ کیونکہ  
اہل بدعت اپنے زعم فاسد کی بنا پر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر  
جیلانیؒ سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ جو تیرا نام لے گا یا جو تیرا مرید  
ہو گا یا تیرے مرید کا مرید ہو گا اس کو عذاب نہ دوں گا۔ بس یہی وجہ ہے  
جس کی وجہ سے حضرت پیرانِ پیر کا نام استعمال کیا گیا ہے ورنہ اس  
وقت اور بھی تو اولیائے کرام موجود تھے۔ کسی اور ولی کا نام کیوں نہیں لیا  
گیا کہ فلاں ولی کے پاس جاؤ اور دعا کرو تاکہ حق تعالیٰ عذاب سے نجات  
دیں۔ یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ حشر میں اعمالِ صالحہ ہی کام آئیں گے۔ کوئی  
نسبت ہرگز کام نہ دے گی۔ بصورتِ دیگر اگر حق تعالیٰ انصاف پر آجائیں تو  
پھر کوئی بھی جنت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ دخولِ جنت حق تعالیٰ کی رحمت و  
نظرِ کرم پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص تمام زندگی شرک و بدعات و بدکاری  
میں گزار دے تو پھر خواب میں آکر اپنے لواحقین کو آکر کہہ دے کہ فلاں  
ولی سے جا کر دعا کرو تاکہ عذاب سے بچ جاؤ۔ بحث ہے کیونکہ اسے اپنے  
کئے ہوئے بُرے اعمال کا مزہ چکھنا پڑے گا تاکہ اس کو معلوم ہو کہ میں دنیا میں  
رہ کر خالقِ کائنات کی نافرمانی کیسے کرتا رہا اور توجیہ و سُنّت پر عمل کرنے کی



بجائے شرک و بدعات کو فلاح دارین سمجھا رہا ہے اس چیز کا صلہ مل رہا ہے جو ہم نے دنیا میں کمایا تھا۔

اگر ایسے ہی عذابِ الہی سے ہر شخص بچ جائے تو پھر دنیا میں کوئی شخص بھی اعمالِ صالحہ نہ کرے گا اور مرنے سے پہلے اپنے عزیز و اقارب کو کہے گا کہ میرے مرنے کے بعد فلاں دلی سے دعا کر دینا تاکہ عذابِ الہی مجھے بچ جاؤں۔ یہ بہت بڑی حماقت ہے۔

رضا خانیوں کا قلعہ مذکور ذکر کرنا دین اسلام کے خلاف یہ بھی ایک بہت بڑی سازش ہے کہ لوگ اعمالِ صالحہ ترک کر دیں اور دعا پر تکیہ لگا کر بیٹھ جائیں۔

حضراتِ گرامی! رضا خانیوں نے جھوٹ بولتے وقت اپنے بُرے انجام کو ہرگز نہیں سوچا کہ جھوٹ کا بہت بُرا انجام ہوتا ہے لیکن اپنے طریقہ واردات کے مطابق عوام کا لالچ کرنا کہ یہ تاثر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ جب دربارِ جلیاں کے مرل گئے ہیں اس قدر طاقت ہے کہ ایک قوی شیر کو بھاڑ ڈالے تو پھر شیخ کے غلام میں کس قدر طاقت ہوگی۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ رضا خانی اہل بدعت نے بڑی جرأت اور دلیری سے ایک بے بنیاد بات کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر دیا کہ — جب زندہ پیل رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبل از اپنے شیر کے لئے گائے طلب کی جب حاضر خدمت ہونے کے بعد روانہ ہوئے تو اپنے معمول کے مطابق گائے طلب کی تو حضرت شیخ نے گائے بھی دی اور ساتھ ہی ایک اپنا مرل لکھتا بھی دے دیا۔ جب زندہ پیل کے اشارہ کرنے سے شیر نے گائے

کو کھاتا چاہا۔ ابھی پٹا ہی تھا کہ شیخ کے سر پرل کتے نے اس شیر کو چیر بھاڑ ڈالا تو رضا خانیوں نے اس واقعہ میں ایک سر پرل کتے کا ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ عوام کا لانا نظام سمجھیں کہ جب حضرت شیخ کے ایک سر پرل کتے میں اتنی قوت ہے کہ وہ شیر کو چیر بھاڑ ڈالے تو پھر اندازہ لگاؤ کہ ان کے مرید میں کس قدر قوت ہوگی۔ اور وہ کس قدر طاقت کا پاؤں ہوگا۔

### کتے کو شیر پر غالب کر دیا

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی <sup>رح</sup> کے ایک ہم عصر ولی اللہ شیخ احمد جام زندہ پیل <sup>رح</sup> ایک ہیبت ناک شیر پر سوار ہو کر پھر کرتے اور جب شہر میں جاتے دہاں کے باشندوں سے اپنے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پھرتے پھرتے بغداد پہنچے اور سیدنا غوث اعظم <sup>رح</sup> کے پاس کہلا بھیجا کہ میرے شیر کے لئے ایک گائے بھیج دیجئے۔ آپ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ جلد ہی گائے آپ کو بھیج دی جائے گی۔ شیخ احمد جام <sup>رح</sup> کی آمد کی اطلاع آپ کو ایک دن پہلے ہی مل چکی تھی اور آپ نے ایک گائے تلاش کر رکھی تھی۔ شیخ احمد جام <sup>رح</sup> کا پیغام ملنے پر آپ نے ایک خادم کے ساتھ وہ گائے روانہ کر دی۔ ایک منزل ساکتا آپ کے دروازے پر پڑا رہتا تھا۔ وہ بھی گائے کے ساتھ ہو لیا۔ جب گائے احمد جام <sup>رح</sup> کے پاس پہنچی تو انہوں نے اپنے شیر کو اشارہ کیا کہ لے تیری خوراک آ پہنچی۔ شیر فوراً گائے پر چھپٹا۔ ابھی وہ گائے



ایک نہیں پہنچا تھا کہ مرل گئے نے اچھل کر شیر کو بچہ لیا اور اپنے  
 پنجوں سے اس کا پیٹ بھاڑ ڈالا اور اس کاٹے کو ہنکاتا ہوا  
 واپس سیدنا غوث اعظمؒ کے پاس لے آیا۔ شیخ اصحابم بہت  
 نادم ہوئے اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے  
 خواستگار ہوئے۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۶۲)

ناشر: شجاع ادب۔ لاہور۔

اس واقعہ کا کسی معتبر کتاب میں ذکر نہیں۔ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے اور  
 ایک ولی پر خالص الزام ہے کہ وہ جس کے پاس جاتے اس سے اپنے شیر  
 کے لئے ایک گائے طلب کرتے تھے اور دوسری بات یہ ہے کہ رضا فانی  
 فرقہ ایسا چالباز اور شاطر ہے کہ ایسی عبارات لوگوں کے سامنے بیان کر کے  
 یہ تاثر دیتے ہیں کہ دیکھو جی جب حضرت پیران پیرؒ کے مرل کتے میں اس  
 قدر قوت ہے کہ وہ شیر پر حملہ آور ہو کر اس کو چیر بھاڑ ڈالے تو پھر حضرت  
 شیخ کے غلاموں میں کس قدر قوت ہوگی۔ پھر عوام کا لالچ اتنی سی گفتگو  
 سن کر چھوٹے لکھتے ہیں کہ جی حضرت پیران پیرؒ کے غلاموں کی طاقت کا  
 کیا کہنا۔ ہر وقت پیر صاحب ہر آن ہر جگہ پر اپنے غلاموں کے ساتھ  
 ہوتے ہیں۔ اور فوراً حاضر ہو کر امداد کو پہنچتے ہیں۔

رضی کہ ماتھ سرہ کا چلتا ہے اور طاقت پیران پیرؒ کی ہوتی ہے تو پھر  
 کیوں نہ کامرانی ہو۔ بس اس قسم کے لایعنی واقعات ہی بیان کرنا  
 پھر ان پر عقیدہ کی بنیاد رکھنا ہی دین اسلام کے خلاف خطرناک سازش  
 ہے اور حشر کے دن جس سادہ لوح مسلمان کو اہل بدعت واقعات کا ذہ

سنا کہ دین اسلام سے دُور کر رکھا ہے وہی حشر کے دن اس شاطر فرقہ کے خلاف خالق کائنات کی عدالت میں رٹ دائر کریں گے تو پھر اہل بدعت اپنے کئے ہوئے فعل پر اس قدر پشیمان ہونگے کہ سوائے دردناک عذاب کے کچھ پلے نہیں پڑے گا۔

## بابرکت قمیص؟

ایک دفعہ حضرت شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ اپنے مرید شیخ علی بن ادیس یعقوبیؒ کو سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ شیخ علی بن ابی نصر الہیتیؒ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ ان کی رعایت سے آپ شیخ علی بن ادیس یعقوبیؒ کے ساتھ نہایت تکلف سے پیش آئے اور ازراہ شفقت اپنی قمیص اتار کر انہیں پہنا دی۔ پھر ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: علی! تم نے تندرستی کی قمیص پہن لی۔ شیخ علی بن ادیس یعقوبیؒ کا بیان ہے کہ اس قمیص مبارک کو پہنے ہوئے آج مجھے سینسٹھ برس ہو چکے ہیں لیکن آج تک مجھے کوئی بیماری نہیں ہوئی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۷۳)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

اس قصہ کو ذکر کرنے سے اہل بدعت کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو حضرت پیران پیرؒ نے اپنا کُرتہ دیا تو اس شخص نے سینسٹھ برس عمر گزاری لیکن حضرت شیخ کے کُرتہ کی وجہ سے وہ کبھی بیمار نہ ہوا۔

بقول رضا فانیوں کے اگر پیران پیر کے کُرتہ سے بیمار نہ تریب نہیں آسکتی



تو پھر امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو اپنا کُرتہ مبارک  
عبداللہ بن ابی منافق کو پہنایا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب امام الانبیاء جناب  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مس ہونے والا کُرتہ کچھ  
فائدہ نہ دے سکا تو پھر امتی کے کُرتے سے فائدہ سوچنا ہی بہت بڑی  
جہالت ہے۔

### حملہ آور فوج کو پسپا کر دیا؛

ایک دفعہ بغداد پر ایک عجمی بادشاہ نے چڑھائی کی اور اس کی زبردستی  
افواج نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ خلافت عباسیہ اس وقت زوال پذیر  
تھی اور عباسی خلیفہ میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں تھی۔  
چنانچہ وہ آپ سے دعا کا طالب ہوا۔ آپ نے شیخ علی بن ابی نضر  
الہمدانی سے فرمایا۔ دشمن افواج کو پیغام بھجو کہ وہ یہاں سے چلی جائیں  
انہوں نے اپنے خادم کو بلا کر کہا کہ حملہ آور لشکر میں جاؤ۔ اس کے  
پیرے سرے پر چادر کا ایک خیمہ ہوگا۔ اس میں تین اشخاص بیٹھے  
ہوں گے۔ ان سے کہنا بغداد چلے جاؤ۔ اگر وہ کہیں کہ ہم کسی  
دوسرے کے حکم سے آئے ہیں۔ تو تم کہنا کہ میں بھی دوسرے کے  
حکم سے آیا ہوں۔ خادم نے اسی طرح عمل کیا۔ جب اس نے  
ان تینوں آدمیوں کو حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)  
کا پیغام دیا تو کہنے لگے ”ہم خود نہیں آئے کسی دوسرے کے حکم  
سے آئے ہیں۔“ خادم نے کہا ”میں بھی کسی دوسرے کے حکم سے  
آیا ہوں۔ اتنا سنتے ہی ان لوگوں نے خیمہ لپیٹ لیا اور چلتے بنے

ان کے ساتھ ہی سارا احملہ آکر لشکرِ محاصرہ اٹھا کر چل دیا۔

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظمؒ صفحہ ۱۸۵)

ناشر۔ شعاعِ ادب۔ لاہور

اس واقعہ سے اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام مخلوقات پر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قبضہ ہے اور حضرت پیران پیر ہی دلوں کے پھیرنے والے ہیں۔ جیسا کہ عباسی خلیفہ نے اپنی کمزوری و بے کسی کی پیران پیر کے ہاں شکایت کی تو حضرت پیران پیر کا پیغامِ محبی بادشاہؔ نے سنتے ہی اپنا فیصلہ بدل دیا۔ حالانکہ یہ عقیدہ رکھنا قرآنِ کریم کی تعلیمات کے خلاف ہے قرآنِ کریم کا ارشاد ہوتا ہے کہ تمام کائنات پر حق تعالیٰ کا قبضہ ہے اور اسی کی بادشاہت ہے اور تمام مخلوقات کے دلوں پر حق تعالیٰ کی حکومت ہے۔ وہی خالق کائنات دلوں کو پھیرنے والا ہے۔ وہ ذاتِ لایزال جس کو چاہے عزت سے نواز دے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے۔ تمام کی تمام قوتیں خالقِ لایزال کو حاصل ہیں جو کوئی مخلوق کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھے وہ پکا ابلیس ہے۔

### خیانت پر قاتلانہ تنبیہ فرمادی

شیخ ابو بکر تمیمیؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں حج کی نیت سے مکہ معظمہ جا رہا تھا۔ راستے میں ایک جیلانی مسافر کا ساتھ ہو گیا اثنائے سفر وہ شخص سخت بیمار ہو گیا۔ حتیٰ کہ اسے اپنے مرنے کا پورا یقین ہو گیا۔ چنانچہ اس نے مجھے دس دینار، ایک چادر اور ایک کپڑا اور وصیت کی کہ جب بغداد واپس جاؤ تو یہ چیزیں



شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ کی خدمت میں پیش کر دینا اور ان سے درخواست کرنا کہ میرے لئے دو ملے مغفرت کریں اس کے بعد وہ فوت ہو گیا۔ حج کے بعد میں بغداد واپس آیا تو میری نیت بدل گئی اور میں نے اس مرحوم شخص کی امانت اپنے پاس رکھ لی۔ ایک دن کہیں جا رہا تھا کہ سربراہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے آپ سے معاف کر لیا، تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبا دیا اور فرمایا: ابو بکر! تم دس دینار کی خاطر خوفِ خدا سے عاری ہو گئے۔ ان کا یہ ارشاد سن کر مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا اور میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو دوڑا ہوا گھر گیا اور اس جیلانی کی امانت لا کر سیدنا غوثِ اعظم رحمہ کی خدمت میں پیش کر دی۔

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم رحمہ صفحہ ۱۸۴)

ناشر - شعاع ادب - لاہور

قصہ مذکور سے رمضان فی اہل بدعت یہ بات پھیلانے کی بے جا سعی کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ پوشیدہ باتوں کے جاننے والے ہیں حالانکہ یہ محض باطل ہے۔ ہاں اگر دلی کو بذریعہ کشف کسی بات کا علم ہو جائے تو اس پر عقیدے کا دار و مدار ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ عقیدے کا دار و مدار نصِ قطعی پر ہونا چاہیئے اور شریعتِ اسلامیہ کا فیصلہ ہے کہ دلی کا کشف دوسروں کے لئے حجت ہونا تو درکنار خود صاحبِ کشف کے لئے بھی حجت اور دلیل نہیں ہوتا۔ ہر مسلمان کو اس آیت کریمہ کے مطابق عقیدہ رکھنا ضروری ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (القرآن)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہی سینے کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ جو شخص آیت بالا کے مفہوم پر پختہ یقین رکھتا ہے تو وہ شخص غیر اللہ کے متعلق ایسا عقیدہ قطعاً قائم نہیں رکھ سکتا کہ غیر اللہ پر عقیدہ باتوں کے جاننے والے ہیں۔ جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت پیران پیر پر عقیدہ باتوں کے جاننے والے ہیں۔ وہ آیت بالا کا کھلا منکر ہے اور منکر کے لئے عذاب شدید ہے۔

### منحی حالات سے باخبری؛

شیخ زین الدین ابو الحسن مہرئیؒ کا بیان ہے کہ میں اپنے دوست کے ہمراہ حج کر کے بغداد آیا۔ ہمارے پاس سولے ایک چھری کے کچھ نہ تھا۔ اسے فروخت کر کے چادل خریدے اور پکا کر کھائے لیکن شکم سیر نہ ہوئے۔ اس کے بعد شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں دیکھ کر خادم سے فرمایا کہ چند فقراء مجاز سے آئے ہیں۔ انکے پاس ایک چھری کے سوا کچھ نہ تھا۔ غریبوں نے اسے فروخت کر کے چادل کھائے لیکن ان کا پیٹ نہیں بھرا۔ ان کے لئے کھانا لاؤ۔ ہم حضرتؒ کی گفتگو سن کر سخت حیران ہوئے۔ خادم کھانا لینے گیا تو میرے دل میں شہد کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور میرے رفیق کو کھیر کی اشتہا پیدا ہوئی۔ اتنے میں خادم دو طباق لایا ایک میں کھیر تھی اور دوسرے میں شہد۔ خادم نے کھیر والا طباق میرے سامنے رکھ دیا اور شہد والا میرے دوست کے سامنے۔



آپ نے فرمایا۔ ”نہیں نہیں شہد کا طباق دین الدین کے سامنے  
 رکھو اور کھیر کا اس کے ہمراہی کے سامنے رکھو اب بے اختیار  
 ہو گیا اھار۔ کے قدموں پر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا۔  
 ”مرجا واعظ مصر“

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۲۰۳)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رضا خانی جملہ مذکورہ عبارت سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ  
 عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے مخفی حالات سے بھی باخبر رہتے ہیں  
 یعنی کہ غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں۔ چنانچہ بعض باتوں سے  
 ادلیات کرام بذریعہ کشف مطلع ہو جاتے ہیں۔ لیکن دلی کاکشف ظنی ہوتا  
 ہے نہ کہ یقینی۔ اس پر عقیدے کا دار و مدار ہرگز نہیں ہوتا۔

بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔  
 ذَاللَّهُ يُعَلِّمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ (پ)  
 ترجمہ: ”اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو چھپ کر کرتے ہو۔“  
 يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمْ  
 قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (پ)  
 ترجمہ: ”جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا۔ پھر کہے گا،  
 تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ خبر نہیں تو  
 ہی چھی باتوں کو جاننے والا ہے۔“

حضرات گرامی رحمہ رجب بالا آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ رمضان خانی  
 اہل بدعت کا عقیدہ قرآنی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔  
 اب ہم آخر پر آکر حضرت مولوی احمد رضا خان غنیم اللہ تعالیٰ علیہ کے  
 ملفوظات کا اقتباس نقل کرتے ہیں کہ وہ ولی کے غیب کے متعلق کیا فتویٰ  
 صادر فرماتے ہیں۔

عرضی۔ حضور! ایک صاحب پہلے محدث صاحب رحمۃ اللہ  
 تعالیٰ علیہ کے یہاں مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ اب ان کی حالت یہ ہے  
 کہ اکثر مخفی باتیں بتاتے ہیں۔ لوگوں کا، جو زیادہ ہے اور نماز  
 وغیرہ کی پابندی نہیں ہے۔

ارشاد:- ایک صاحب اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں  
 سے تھے۔ آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدیم بوسی کے لئے حاضر  
 ہوا۔ حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک  
 سیب دیا اور کھا دیا۔ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں۔ آپ نے



بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں  
 خطرہ آیا کہ یہ جو سیب میں بڑا اچھا خوش رنگ سیب ہے،  
 اگر اپنے ماتھے سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں تو جان لوں گا کہ یہ دلی  
 ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا۔ ہم مہر گئے تھے وہاں  
 سے ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا کہ ایک شخص ہے اس  
 کے پاس ایک گدھا ہے۔ اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔  
 ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔  
 اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گودھاماری مجلس میں دورہ  
 کرتا ہے۔ جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک  
 دیتا ہے۔

یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو  
 دلی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال کیا  
 یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ  
 وہ صفت جو غیر انسان کے لئے کمال نہیں اور وہ جو غیر مسلم  
 کے لئے ہو سکتی ہے مسلم کے لئے کمال نہیں۔

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی جلد ۲ صفحہ ۱۲۱)

### مافی الضمیر ظاہر کر دیا

شیخ بدیع الدین ابو القاسمؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں منذ  
 امام احمد بن حنبلؒ کا ایک نسخہ خریدنے بغداد آیا۔ یہاں ہر  
 شخص کو شیخ عبد القادرؒ کے علم و فضل اور کرامات کی تعریف میں

رطب اللسان پایا۔ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں بھی آپ کی خدمت میں جاؤں گا۔ اگر وہ فی الواقع صاحبِ باطن ہوتے تو میرے ضمیر کا حال جان جائیں گے۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ جب میں شیخ عبد القادرؒ کی خدمت میں جاؤں تو وہ میرے سلام کا جواب نہ دیں اور مجھ سے منہ پھیر لیں۔ پھر اپنے خادم سے کہیں اس شخص کی پیشانی کے داغ برابر ایک چھوٹا اور دو دانگ شہد لے آؤں جب یہ چیزیں خادم لے آئے تو آپ اپنی کلاہ مبارک مجھے پہنا دیں اور میرے سلام کا جواب دیں۔ شیخ ابو القاسمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جو دل میں سوچا تھا خدا کی قسم ویسا ہی وقوع پذیر ہوا اور پھر سیدنا غوث اعظمؒ نے مجھ سے فرمایا، کیوں ابو القاسم تم سے ہی چاہتے تھے۔ میں شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کی شاگردی اختیار کر لی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۲۱-۲۶)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

حضرات گرامی! عبارت مذکور سے رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ اولیائے کرام دلوں کی باتوں کو جانتے ہیں اور دل کی ہر بات سے واقف ہوتے ہیں حالانکہ دلی کاشف اور الہام ظنی ہے۔ کسی پر تو کیا خود دلی پر بھی اس کا الہام حجت بمعنی واجب العمل نہیں۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:-

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۳۳)

ترجمہ، ”بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے غائب جانتا ہے بے شک



وہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے۔“  
اب آخر میں مولوی احمد رضا خان بریلوی کا فیصلہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ  
وہ مقام ولایت کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔  
”محض کشف دلیل ولایت نہیں۔“

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی جلد ۲ صفحہ ۱۱)

”کشف مسلم تو مسلم کبھی غیر مسلم کو بھی ہوتا ہے۔ صاحب کشف  
ہونے سے ولی ہو جانا ضروری نہیں۔“

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی جلد ۲ صفحہ ۱۲)

قارئین محترم! اگر کوئی ولی بذریعہ کشف دل کی کسی بات سے واقف  
ہو جائے تو اس پر یہ عقیدہ ہرگز نہیں رکھنا چاہیے کہ ادلیائے کرام دلوں  
کی باتوں کے جاننے والے ہیں۔ بعض اوقات انسان جیسے سوچتا ہے ویسے  
ہی ہو جاتا ہے۔ بہر حال عقیدے کا دار و مدار نفس قطعی پر ہوتا ہے نہ  
کہ کشف و کرامت پر۔

### آلہ حضرت کا کہ امانی الوب

آلہ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی غنیمت اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے  
ہیں کہ:-

”میں صاحب جا رہے تھے۔ دور سے ایک جنگل میں دیکھا کہ  
بہت آدمیوں کا مجمع ہے۔ ایک راجہ گدی پر بیٹھا ہے  
حواری حاضر ہیں ایک فاحشہ ناچ رہی ہے۔ شمع روشن  
ہے۔ صاحب تیر اندازی میں بڑے مشاق تھے۔ آپس

میں کہنے لگے کہ اس مجلس میں فسق و فجور کو درہم برہم کرنا چاہیے  
 کیا تدبیر کی جائے ایک نے کہا کہ راجہ کو قتل کر دو کہ سب کچھ  
 اسی نے کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اس ناپسنے والی محبت کو  
 قتل کر دو۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ اسے بھی قتل نہ کر دو کہ وہ  
 خود نہیں آئی؛ راجہ کے حکم سے آئی ہے۔ اپنی غرض تو مجلس کا  
 درہم برہم کرنا ہے۔ اس شمع کو گل کر دو۔ یہ اسے پسند ہوئی۔ انہوں  
 نے تاک کر شمع کی ٹو پر تیر مارا۔ شمع گل ہوئی۔ اب نہ وہ راجہ رہا  
 نہ فاحشہ نہ مجمع۔ نہایت تعجب ہوا۔ بقیہ رات وہیں گزاری۔  
 جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ ایک اُٹو مرا پڑا ہے اور اس کی چونچ  
 میں وہی تیر لگا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ سب کام اُسی اُٹو کی  
 روح کر رہی تھی۔

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی جلد ۱۱ صفحہ ۱۲-۱۳)

ابوالفرح بن الہامیؒ ابتدا میں سیدنا غوثِ اعظمؒ کی کرامات کا انکار  
 کرتے تھے لیکن آپ سے ملاقات کرنے کا شوق بھی تھا۔ ایک دن عصر  
 کے وقت آپ کے مدرسہ کے قریب سے گزرے۔ اس وقت مدرسہ کی  
 مسجد میں نمازِ عصر کی تکبیر کہی جا رہی تھی اور جماعت کھڑی ہو گئی تھی۔ ابوالفرح  
 کو عجبت میں دھوکہ نہ پایا نہ رہا اور دوڑ کر جماعت میں شامل ہو گئے جب  
 نماز سے فارغ ہوئے تو سیدنا غوثِ اعظمؒ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:  
 فرزندِ من تم نے غلطی سے نماز بے وضو پڑھ لی ہے۔ وضو کر کے دوبارہ  
 نماز ادا کر دو۔ ابوالفرح حیران رہ گئے اور اسی دن سے آپ کے معتقد ہو گئے۔  
 (تذکرہ سیدنا غوثِ اعظمؒ صفحہ ۱۹۹) ناشر شعلہ ادب لاہور



مندرجہ بالا عبارت میں مرقوم ہے کہ یہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے کہ لیکن رضا خانی اہل بدعت اس قدر حضرت پیران پیر کی محبت میں اندھے ہو چکے ہیں کہ وہ یہ کرامت بیان کر کے مذہبی فضا کو مکدر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت پیران پیر دلوں کی ہر بات کو جاننے والے ہیں اور کوئی بات حضرت شیخ سے پوشیدہ نہیں حتیٰ کہ حضرت پیران پیر صاحب سینہ کے مجیدوں سے واقف ہیں اور شیخ صاحب فوق العرش سے لے کر تحت الشرحی تک جاننے والے ہیں حالانکہ قرآن اس عقیدے کی تردید کرتا ہے۔

### تاجانزادہ کا ثمرہ!

شیخ مظفر منصورؒ کا بیان ہے کہ ایک دن آپ اپنی مجلس میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ حاضرین مجلس سے کچھ لوگوں نے بیان کیا کہ نلال صاحب کرامت بزرگ کہتے ہیں کہ میں حضرت یونس علیہ السلام کے مقام سے گزر چکا ہوں۔ آپ کو یہ سن کر جلال آگیا اور منہ مایا بس بس ان کا کام تمام ہو چکا۔ حاضرین مجلس اٹھ کر ان کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہ فوت ہو چکے تھے۔ حالانکہ کچھ دیر پہلے بالکل تندرست تھے۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمہ ص ۱۹۸)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور۔

حضرات گرامی! اب اس عبارت سے اہل بدعت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مختار کل ثابت کرتے ہیں کہ ان کی توجہ کرنے سے وہ ولی فوت

ہو گیا جو محض باطل ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ مخلوق کو کچھ اختیار نہیں ہوتا۔ تمام کے تمام اختیارات خالق کائنات کو ہی حاصل ہیں جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے:-

ثَلَاثُ تَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔ (پ)

ترجمہ:- ”سو تو اللہ کے ہاں اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔“

قُلْ لَكَ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا

شَاءَ اللَّهُ۔ (پ)

ترجمہ:- ”کہ دو میں اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے۔“

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا

وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ إِلَّا نَفْسَهُمْ ضَرًّا

وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا

نُشُورًا۔ (پ)

ترجمہ:- ”اور انہوں نے اللہ کے سوا ایسے معبود بنائے ہیں جو کچھ بھی پیدا

نہیں کر سکتے۔ حالانکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ اپنی ذات

کے لئے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور موت اور زندگی اور

دوبارہ اٹھنے کے بھی مالک نہیں۔“

## دل کی خواہش کا علم ہو گیا؛

مغفّر جرمی سے روایت ہے کہ چار خنبہ کی رات کو میں آپ کے

درسہ میں سویا کرتا تھا کہ صبح میں مجلس میں شرکت کر سکوں اور



اس کے قریب بیٹھ سکوں۔ ایک رات سخت گرمی تھی نیچے سونا  
 بہت مشکل تھا۔ اس میں مدرسہ کی چھت پر لیٹ گیا۔ وہیں ادھر  
 ایک کمرہ تھا جس میں سید ناغوث اعظم ؑ تشریف فرما تھے۔ لیٹتے  
 ہی میرے دل میں کججوریں کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ میں  
 اسی وقت سید ناغوث اعظم ؑ نے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولی اور  
 میرا نام لے کر فرمایا: "لو بھئی کھجوریں کھا لو۔ اب تو تمہاری خواہش  
 پوری ہو گئی۔ میں فرحت حیرت سے دم بخود ہو گیا۔ کیونکہ آپ  
 مجھے جانتے نہیں تھے۔"

(تذکرہ سید ناغوث اعظم ؑ صفحہ ۱۹۸)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

رفنا خانی اہل بدعت اس عبارت کو سامنے رکھ کر لوگوں میں یہ بات  
 پھیلاتے ہیں کہ حضرت پیران پیر انسان کی ہر خواہش سے واقف ہیں۔ خواہش  
 چاہے جیسی ہی ہو حالانکہ یہ عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔  
 واقعہ مذکور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے،  
 اور کرامت غرق عادت ہوتی ہے ہمیشہ نہیں ہوتی اور کرامت کے ظاہر کرنے  
 میں دلی کو کچھ اختیار نہیں ہوتا۔ خالق کائنات اپنے نیک بندوں میں سے  
 جس کے ہاتھ پر چاہیں ظاہر فرمادیں وہ ذات قدیم ہی اپنے بندوں کی خواہشات  
 سے واقف ہے۔

علم کلام سینے سے محو کر دیا؟

حضرت شیخ شہاب الدین سروردیؒ ادا اہل عمر میں علم کلام و

فلسفہ سے بہت شغف رکھتے تھے اور علم کلام کی کمی کتابیں حفظ کر کے اس میں درجہ کمال حاصل کر لیا تھا۔ آپ کے چچا آپ کو اس علم کے نقصانات سے آگاہ کرتے تھے اور منع کرتے تھے کہ اس میں دلچسپی لینا چھوڑ دو۔ لیکن وہ باز نہیں آتے تھے۔ ایک دن چچا انہیں پکڑ کر حضرت غوث اعظم کی خدمت میں لے گئے اور ماجرا بیان کیا۔ آپ نے شیخ شہاب الدین کو اپنے پاس بلایا اور ان کے سینے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ حضرت شیخ شہاب الدین کا اپنا بیان ہے کہ سیدنا حضرت غوث اعظم رحمہ کے ہاتھ پھرتے ہی علم کلام یکسر میرے سینے سے محو ہو گیا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمہ صفحہ ۱۹۷)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

مندرجہ بالا عبارت سے رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اختیار ہیں جیسا کہ انہوں نے شیخ شہاب الدین سروردی کو علم کلام سے محروم کر دیا۔ حالانکہ مخلوق کے متعلق اختیار کا عقیدہ رکھنا قرآن کے خلاف ہے۔

ارشاد ہوتا ہے :-

قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ هُمُومًا أَوْ آذًا أَوْ إِعْظَامًا ۚ أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ (۲۶۱)

ترجمہ :- ”کہہ دو کہ وہ کون ہے جو اللہ کے سامنے تمہارے لئے کسی



چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو۔ اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہیے بلکہ اللہ تمہارے سبب اعمال پر خبردار ہے۔“

اللہ کا قرآن اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ مخلوق کو کچھ اختیار نہیں کہ وہ نفع و نقصان پہنچا سکیں۔ نفع و نقصان کا اختیار حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔ وہی مختار کل ذات ہے۔

### زندگی کے حالات بتا دیئے!

۱۵۶ھ میں آپ کے ایک عقیدت مند خضر حسینی موصل خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ پر اس وقت کشفی حالت طاری تھی۔ ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے خضر موصل چلا جا وہاں تیرے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ پہلے بچے کا نام محمد رکھنا۔ اسے سات سال کی عمر میں بغداد کا ایک نابینا حافظ قرآن مجید حفظ کرائے گا۔ اور تیری عمر ۹۴ سال ایک ماہ اور سات دن ہوگی۔ اور تو اہل میں بقائمی ہوش و حواس وفات پانے لگا۔ آپ کے حکم کے مطابق خضر حسینی موصل جا کر مقیم ہو گئے۔ وہاں صفر ۱۵۶ھ میں ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام انہوں نے محمد رکھا۔ وہاں ایک نابینا حافظ قرآن رہتا تھا۔ محمد کی عمر سات سال کی ہوئی تو اس حافظ کی شاگردی میں دے دیا گیا۔ اس نے سات ماہ میں محمد کو قرآن حفظ کرایا۔ اس وقت خضر حسینی نے اس سے اس کا نام اور وطن پوچھا تو

اس نے بتایا کہ میرا نام علی ہے اور میرا وطن بغداد ہے۔ معاً  
 حضرت حسینی کو سیدنا غوثِ اعظمؑ کی پیشگوئی یاد آگئی۔ یہ  
 محمد بعد میں حافظ ابو عبد اللہ محمد کے نام سے مشہور ہوئے۔  
 ان کا بیان ہے کہ میرے والد حضرت حسینی نے ۹ صفر ۹۱۵ھ  
 کو اربل میں چورائے سال ایک ماہ اور سات دن کی  
 عمر میں وفات پائی۔ اس وقت ان کے حوش و حواس بالکل  
 صحیح تھے۔

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظمؑ صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

ناشر۔ شعاع ادب۔ لاہور

حضرات گرامی! رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ اللہ کے قرآن اور نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بھی خلاف ہے۔

خالق کائنات نے اپنے محبوب امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اعلان کرایا۔ فرمایا۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبُ  
 اِلَّا اللّٰهُ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّٰنَ يُبْعَثُوْنَ۔ (پ)

ترجمہ:- ”آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں

(ان میں سے) کوئی بھی غیب نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور انہیں

اس کی بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔“

ارض و سماء زمین و آسمان کی کوئی خاک، نوری یا تاریخی مخلوق غیب نہیں جانتی۔

غیب اگر جانتا ہے تو صرف ایک اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ علم غیب خاصہ خدا ہے

کتنے ظالم ہیں وہ لوگ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے



کرام کے لئے علم غیب کا اذکار باطل کرتے ہیں جب کہ خالق لایزال نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ اعلان کرایا کہ زمین و آسمان میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ مگر اللہ تو عالم الغیب ہونے کی صفت اللہ رب العزت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ صفت کسی مخلوق کے لئے ثابت نہیں۔

ارشاد فرمایا :-

وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ - (پ)  
ترجمہ :- ”اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ جنہیں ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

معلوم ہوا کہ غیب کے خزانے اور غیب کی کنجیاں سب اللہ کے پاس ہیں۔ اور کسی کو ان تک رسائی نہیں۔ غیب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس کے سوا اور کسی کو غیب کا علم نہیں۔

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنِّي أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ - (پ)

ترجمہ :- ”کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔“

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا

تَكْسِبُ غَدًا مَاتَ ذِي نَفْسٍ بِمَا تَرَىٰ أَرْضِي تَمُوتُ  
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (البقرہ)

ترجمہ: ”بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش بہہ ساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہو رہا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مرے گا۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ان پانچ باتوں کو نہ تو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی برگزیدہ نبی۔ اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ ان میں سے کوئی بات جانتا ہے تو اس نے قرآن کریم کا انکار کیا اور قرآن کی مخالفت کی۔

هَٰذِهِ خَمْسَةٌ لَا يَعْلَمُهَا مَلَكٌ مَّقْرَبٌ وَلَا  
نَبِيٌّ مُّصْطَفًى اذَّعَىٰ أَنَّهُ يَعْلَمُ شَيْئًا  
مِّنْ هَٰذِهِ فَإِنَّهُ كَفَرَ بِالْقُرْآنِ لِأَنَّهُ خَالَفَهُ  
(تفسیر خازن - مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۴۴۵)

صرف پانچ باتوں کا نہیں بلکہ کسی غیب کی بات کا بھی کسی کو علم نہیں۔

یہاں یہ مراد نہیں کہ صرف پانچ باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کسی کو نہیں اور ان کے علاوہ دوسری غیب کی باتوں کا علم لوگوں کو ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ غیب کی کسی بات کا بھی کسی کو کوئی علم نہیں۔

اسی طرح جب کسی کو اپنی موت و حیات کا علم نہیں کہ موت کس جگہ آئے گی یا کب مرے گا یا کتنی عمر پائے گا تو وہ دوسروں کی موت و حیات



وغیرہ کا کسی کو کیا علم ہوگا۔

غرض کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کچھ آئندہ کی بات اپنے اختیار سے نہیں جان سکتا۔

اور اہل بدعت کا شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کے متعلق یہ عقیدہ حضرت حسینی موصل خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جیلانی نے ان کو یہ خوشخبری دی کہ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور جب اس کی عمر سات سال کی ہوگی تو بغداد شہر کے ایک حافظ صاحب اس لڑکے کو قرآن مجید حفظ کرائیں گے اور تیری عمر ۹۴ سال ایک ماہ اور سات دن ہوگی اور یہ پیشگوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

لیکن رنڈاؤیوں کا یہ عقیدہ مذکور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق محض باطل ہے جو قرآن و حدیث کی تعلیمات کے مرتجح خلاف ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر آپ کی خدمت اقدس سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! آپ مجھے بتائیں کہ میری عمر کتنی باقی ہے تاکہ میں نفلی حج کر سکوں۔ کیونکہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق رسالت میں اس قدر سرشار تھے کہ مدینہ منورہ سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھتے تھے تاکہ مجھے مدینہ منورہ میں موت آئے۔ بس یہی دل کی خواہش تھی جس کی بنا پر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بقیۂ عمر کے متعلق سوال کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام مالک کو یہ نبخ کا اشارہ فرمایا۔ یعنی کہ بانچہ انگلی کا۔ تو امام مالک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اشارہ سے بہت زیادہ پریشان ہو گئے کہ



- اس سے مراد پانچ منٹ، پانچ گھنٹے، پانچ ماہ یا پانچ سال مراد ہیں۔ غرض کہ تعین مدت معلوم نہیں ہو سکی۔ تو اس فکر مندی کے عالم میں امام مالکؒ نے اپنے شاگرد کو حکم دیا کہ حضرت علامہ ابن سیرینؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس خواب کی تعبیر لو چھو اور یہ مت بتانا کہ یہ خواب میرے استاد امام مالکؒ کو آیا ہے۔ شاگرد اپنے استاد صاحب کے حکم کے مطابق حضرت علامہ ابن سیرینؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے استاد صاحب کا خواب پیش کیا تو فوراً حضرت علامہ ابن سیرینؒ کہنے لگے کہ یہ خواب تو امام مالکؒ کو آیا ہے۔ سائل حیران ہو گیا کہ حضرت ابن سیرینؒ کو کیسے علم ہوا۔ میں نے تو اپنے استاد صاحب کا نام تک نہیں بتلایا۔ سائل کے پوچھنے پر ابن سیرینؒ نے جواب دیا کہ میں غیب نہیں جانتا۔ یہ علم قضا ہے کہ اس خواب کا حدیث کی طرف اشارہ ہے اور امام مالکؒ اس وقت کے بہت بڑے محدث ہیں اور یہ خواب محدث کے سوا کسی اور کو نہیں آ سکتا۔ کیونکہ اس خواب میں پانچ انگلیوں کے اشارہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمادیا کہ ان پانچ باتوں کا علم حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
- ۱۔ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے کہ کب آئے گی۔
  - ۲۔ بارش کب ہوگی اور کتنی ہوگی اور کہاں ہوگی اور کہاں نہ ہوگی۔ یہ بھی اللہ جانتا ہے۔
  - ۳۔ ماں کے رحم میں کیا ہے۔ ایک بچہ ہے یا دو بچے۔ لڑکا ہے یا لڑکی۔ سوکھا ہے یا ہرا۔ نامکمل ہے یا مکمل۔ زندہ ہے یا مردہ۔ یہ بھی اللہ ہی جانتا ہے۔
  - ۴۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا۔



۵۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا اور کتنی زندگی گزرنے کے بعد مرے گا اور اس کی کتنی عمر باقی ہے۔ یہ سب کچھ اللہ ہی جانتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی علیم وخبیر ہے۔

شاگرد نے واپس اپنے استاد محترم کی خدمت میں آ کر خواب کی تعبیر بتلا دی اور حضرت علامہ ابن میرینؒ کی تمام باتیں من و عن بتلا دیں۔ یہ غیب نہیں بلکہ علم قضا ہے۔ اس میں غیب کا کوئی دخل نہیں۔ تو حضرت امام مالکؒ کے اس خواب سے بھی معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص کتنی عمر پائے گا اور کب مرے گا اور کتنے سال، مہینے، دن، گھنٹے گزر کر مرے گا۔ یہ سب کچھ خالق کائنات ہی جانتا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔ جو کوئی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھیں کہ انہوں نے اپنے عقیدت مند کو بتلا دیا کہ تم اتنے سال، اتنے مہینے اتنے دن گزار کر مرو گے تو وہ از روئے شریعت اسلامیہ پکارا زیل ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ جس کو اپنی زندگی کے بارے میں کچھ علم نہیں کہ میں کتنے سال، کتنے مہینے، کتنے دن گزار دوں گا تو اس کے بارے میں یہ عقیدہ قائم کرنا کہ وہ جانتا ہے۔ تو وہ باغی ہے قرآن و حدیث کا اور جو قرآن و حدیث سے بغاوت کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔

### حال سلب ہو جائے گا؟

رضا خانی عقیدہ ہے کہ سید احمد رضاؒ بعد از جانے والوں کو وصیت کرتے تھے کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی زیارت نہ کرنے والے شخص کی ولایت



سلب ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی زیارت کرے گا اس کا حال سلب نہیں ہوگا۔ عجائبات ملاحظہ ہو:-

(سید احمد رفاعی) ہمیشہ اپنے بھائی کی اولاد اور اپنے مہریدوں کو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی وصیت کرتے رہتے تھے۔ ایک دن ایک شخص آپ سے بغداد کے سفر کے لئے رخصت ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: جب تم بغداد میں جاؤ تو سب سے پہلے اگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ زندہ ہوں تو ان کی اگر فوت ہو چکے ہوں تو ان کی قبر انور کی زیارت کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ ہے کہ جو شخص بغداد جائے اور آپ کی زیارت نہ کرے۔ اس کا حال سلب ہو جائے گا۔ اگرچہ مرنے کے کچھ ہی پہلے سلب ہو جائے۔ اس کے بعد غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا کہ نے نصیب ہے وہ جس نے آپ کی زیارت نہ کی۔

(تفزیح الخاطر صفحہ ۱۲۱)

حضرات گرامی: اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ولی کامل حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص بغداد جائے اور وہاں جا کر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نہ کرے گا تو حق تعالیٰ اپنے محبوب بندے حضرت سید جیلانیؒ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کے مطابق اس شخص کی ولایت سلب کر دیں گے اور وہ کہیں کا بھی نہیں رہے گا۔ یاد رکھیں کہ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے اس قسم کی خلاف شرع باتیں قطعاً صادر نہیں ہوتیں۔ یہ سب کچھ رفا خانیوں کی اپنی اختراع ہے۔ لکھائیوں ہے کہ بانس بریلی کی خانقاہ کے کسی ملنگ کی حالتِ مسکری کی گفتگو ہے جو ہر وقت



مشرک و بدعت کے نشہ میں مت رہتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اولیاء کرام کی طرف اکاذیب کو منسوب کرنا یہ رضا خانی بدقشاقوں کا ہی فیوہ ہے۔

### پیر نے مرید سے معافی مانگی؟

ایک دفعہ یہ ناخوش اعظم چند خدام کے ہمراہ قبرستان شونیزہ میں فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔ ہر قبر پر تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہرے لیکن حماد الرباسؒ (جو آپ کے استاد طریقت تھے) کی قبر پر آپ بہت دیر تک کھڑے رہے حتیٰ کہ آفتاب بلند ہو گیا اور دھوپ تیز ہو گئی۔ پھر آپ چل کھڑے ہوئے۔ اس وقت چہرہ اقدس پر بشارت تھی۔ خدام نے عرض کیا: "سیدی! شیخ حماد کی قبر پر آپ بہت دیر ٹھہرے اس کا کیا سبب ہے؟" آپ نے فرمایا: "آج سے بائیس سال قبل ۵ ارشعبان ۱۲۹۹ھ جمعہ اللہاک کے دن کا ذکر ہے کہ میں شیخ حماد اہد کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ جمعہ کی نماز کے لئے گھر سے روانہ ہوا۔ جب ہم دریا کے پل پر پہنچے تو شیخ حمادؒ نے زور سے دھکامے کر مجھ پر پانی میں گرادیا۔ اس وقت سخت سردی کا موسم تھا اور دریا کا پانی برف کی طرح سرد تھا۔ میں نے گرتے گرتے غلج جمعہ کی نیت کر لی۔ چند کتابیں میرے پاس تھیں وہ میں نے ہاتھ بلند کر کے بھینکنے سے بچالیں۔ باہر نکل کر میں نے اپنا صوف کا جبہ بچوڑ کر بھر پین لیا۔ لیکن سردی سے مجھے بہت اذیت ہوتی۔ دوسرے لوگوں نے مجھے پھر پانی میں گرانا چاہا، لیکن شیخ حمادؒ نے انہیں سخت غصہ پلائی اور فرمایا کہ میں نے شیخ عبدالقادرؒ



کو امتحان کے لئے گرایا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ان میں پہاڑ کی سی  
استقامت ہے۔ وہ وقت گزر گیا مگر آج میں جب شیخ حمادؒ  
کی (قبر) پر پہنچا تو دیکھا کہ بستی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ سر پر  
ایک تاج مرصع ہے اور ہاتھ میں سونے کی نعلیں ہیں لیکن ایک ہاتھ  
شل ہے میں نے اس ہاتھ کے شل ہونے کا سبب پوچھا تو انہوں  
نے بتایا کہ فلاں دن میں نے تمہیں دھکا دے کر پانی میں گرایا تھا  
اسی سبب سے میرا یہ ہاتھ بیکار کر دیا تھا۔ اب خدا کے لئے مجھے  
معاف کر دو۔ میں نے کہا: میں نے آپ کو بچے دل سے معاف کر  
دیا۔ پھر شیخ حمادؒ نے کہا: اب بارگاہِ الہی میں دعا کرو کہ وہ میرا ہاتھ  
درست کر دے میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ پانچ سو  
ادلیاں اللہ میری دعا کے ساتھ آمین کہتے تھے۔ اللہ نے میری دعا قبول  
فرمائی اور شیخ حمادؒ کا ہاتھ درست کر دیا۔ پھر انہوں نے اس ہاتھ  
سے میرے ساتھ معافہ کیا اور میں ان سے رخصت ہوا۔ یہی وجہ  
میرے ہاں زیادہ ٹھہرنے کی تھی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم۔ صفحہ ۱۶۱-۱۶۲)

رضا خانی اہل بدعت کو بات کرتے وقت ذرا بھر شرم نہیں آئی کہ ہم جو کہہ  
رہے ہیں۔ کیا اس سے دلی کامل کی توہین تو نہیں ہو رہی۔

حضراتِ گرامی! بات یہ ہے کہ یہ واقعہ کسی معتبر سند کے ساتھ کسی معتبر کتاب  
میں مرقوم نہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں کی موجودگی میں  
دریا کے کنارے چلتے چلتے ان کے شیخ طریقت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے پانی میں دھکا  
دے کر گرا دیا اور سردی کا موسم تھا۔ پانی میں گرنے کی وجہ سے حضرت جیلانیؒ



کو سخت افیت کا سامنا کرنا پڑا لیکن جب حضرت شیخ جیلانیؒ نے اپنے شیخ طریقت کی قبر پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بازو دخل ہو چکا ہے تو شیخ نے اپنے مرید حضرت جیلانیؒ کی خدمت میں گزارش کی کہ آپ مجھے معاف فرمائیں۔ کیونکہ جب میں نے آپ کو سردی کے موسم میں دریا میں گرا دیا تھا تو اس جرم کی پاداش میں حق تعالیٰ نے میرا یہ بازو دخل کر دیا ہے اس آپ معاف فرمادیں۔ بعدہ حضرت جیلانیؒ نے اپنے شیخ کو معاف کر دیا تو شیخ نے عرض کی کہ آپ دعا کریں کہ میرا ہاتھ درست ہو جائے۔ جب حضرت جیلانیؒ نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے تو آپ کے ساتھ پانچ سو اولیائے کرام نے بھی دعا کی اور ساتھ ساتھ آمین بھی کہتے جاتے۔ بعد ازاں اسی ہاتھ سے مصافحہ کر کے شیخ جیلانیؒ سے رخصت ہوئے وغیرہ وغیرہ۔

یہ قصہ بالکل من گھڑت ہے۔ رضا خانی پیر جیلانیؒ کی تعریف میں غلو کرتے ہوئے ان کے شیخ کی شدید توہین کر بیٹھے۔

### ایک صریح جھوٹ کا سہارا؟

شیخ ابوسعید عبد اللہ بن احمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میری کنواری جوان بیٹی کسی ضرورت سے مکان کی چھت پر گئی۔ وہاں سے اسے کوئی جن اسٹھا کر لے گیا۔ میں نے بہتیری جستجو کی لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ہمیں اس کی جدائی سے کسی کو صین نہیں پڑتا تھا۔ بالآخر میں سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنی بیٹا سنائی۔ آپ نے فرمایا۔ آج رات تم بغداد سے باہر ویرانہ کرخ



کے فلاں ٹیلے پر چلے جانا اور وہاں بِسْمِ اللہ کی نیت سے عبد القادر  
 پڑھ کر زمین پر دائرہ کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ جانا اور یہی پڑھتے  
 رہنا۔ نصف شب کے بعد جنات کے گروہ مختلف صورتوں میں  
 تمہارے پاس سے گزریں گے۔ ان سے خوف مت کرنا۔ صبح  
 کے قریب جنات کا بادشاہ اپنے لاؤشکر سمیت گزرے گا اور  
 تم سے تمہاری حاجت پوچھے گا۔ تم کہنا کہ مجھے شیخ عبد القادر جیلانیؒ  
 نے بھیجا ہے۔ پھر تم اپنی بیٹی کا واقعہ اس سے بیان کرنا۔ شیخ  
 ابوسعید عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کے حسب ارشاد  
 عمل کیا۔ صبح کے قریب شاہ جنات مع لشکر آیا اور اس نے مجھ سے  
 میری حاجت پوچھی۔ جب میں نے یہ نہا شیخ عبد القادرؒ کا اہم گرامی  
 لیا تو وہ اپنی سواری سے اتر کر دست بستہ میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور  
 کہہ کیا حکم ہے؟ میں نے اپنی بیٹی کے غائب ہونے کا سدا ماجرا بیان  
 کیا۔ بادشاہ نے اسی وقت اپنے لشکر کو حکم دیا کہ جس شہرینے حرکت  
 کی ہے اسے ابھی میرے سامنے حاضر کرو۔ چند لمحوں میں بادشاہ کے  
 لشکر کی ایک جن کو بکر دکر لے آئے۔ اس کے ہمراہ میری بیٹی بھی  
 تھی۔ لشکریوں نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں  
 میں سے ہے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تو نے یہ حرکت کیوں کی؟  
 اس نے کہا: ”میں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا۔“ بادشاہ نے اس کی  
 گردن اڑانے کا حکم دیا اور لڑکی میرے حوالے کر دی۔ رخصت ہوتے  
 وقت میں نے بادشاہ سے پوچھا: ”اے بادشاہ! کیا وجہ ہے کہ تو نے  
 شیخ عبد القادرؒ کا اتنا ادب کیا ہے؟“ بادشاہ نے کہا: ”میری کیا مجال



ہے کہ میں حضرتؑ کے ادب میں کچھ کوتاہی کروں۔ جب وہ  
نظر اٹھاتے ہیں تو ان کی ہیبت و جلال سے جن دلشیر کانپ اٹھتے  
ہیں۔ (تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۱۲۱۹)

رمضان فانی اہل بدعت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت  
میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ حضرت پیر صاحب کی مدح میں ایک  
من گھڑت قصے کا سہارا لیتا پڑا کہ شیخ ابوسعید عبد اللہ بن احمد بغدادی کی طرف  
منسوب کر کے یوں واقعہ پیش کیا کہ ایک مرتبہ شیخ ابوسعید عبد اللہ بن احمد  
بغدادی کی کنواری لڑکی کو چنات نے اٹھالیا اور میں اپنی لڑکی کو تلاش کرنے  
میں بہت بُری طرح ناکام ہوا۔ بالآخر حضرت شیخ جیلانیؒ کی خدمت اقدس  
میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے ایک وظیفہ بتلایا کہ آج رات تم شہر سے باہر جنگل  
میں ایک ٹیلے پر بیٹھ جاؤ اور اپنے ارد گرد ایک دائرہ لگا کر یہ پڑھتے رہو۔  
بسم اللہ علیٰ نیتہ عبد القادر۔ بس کثرت سے پڑھتے رہنا۔ بعدہ چنات کے  
بادشاہ حاضر ہوں گے۔ ان کو اپنی حاجت پیش کرنا۔ ایسے ہی ہوا کہ جب یہ وظیفہ  
پڑھا تو بادشاہ چنات اپنے شکر کے ساتھ حاضر ہوا تو پوچھا آپ کی کیا حاجت ہے  
تو میں نے عرض کیا کہ میری لڑکی لاپتہ ہو چکی ہے تو اس نے اپنے شکر والوں کو  
حکم دیا کہ جس شہر میں چنات نے یہ حرکت کی ہے اس کو جلد از جلد پیش کیا جائے۔  
بعد ازاں ایک شہر میں جن کو مع لڑکی کے پکڑ لایا گیا اور بادشاہ چنات نے لڑکی کو  
باپ کے حملے کر دیا اور بادشاہ چنات نے کہا کہ میری کیا طاقت ہے کہ تم حضرت  
شیخ جیلانیؒ کا نام لو اور میں آپ کی حاجت کیوں نہ پوری کروں۔ جب کہ حضرت  
پیر صاحب کی جلالت کا یہ عالم ہے کہ جب نظر اٹھاتے ہیں تو تقلیدین کانپ اٹھتے  
ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضرات گرامی! رضا خانی اہل بدعت نے واقعہ مذکور میں حضرت شیخ  
عبد القادر جیلانیؒ کی منقبت بیان کر سہے میں فالس جھوٹ کا سہارا لیا  
ہے تاکہ لوگ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرت پیر صاحب کا نام لینے سے بادشاہ جہنم  
نے مغویہ کو برآمد کر دیا اور حضرت جیلانیؒ کا نام لینے سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں  
بس اتنی سی بات کو ثابت کرنے کے لئے یہ سب کچھ کرنا پڑا۔ حق تعالیٰ سے  
دعا ہے کہ ہر ایک کو جھوٹ جیسی اخبث لغت سے بچائے۔

### شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی زوجہ کیساتھ

شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے صاحبزادے شیخ عبد الجبارؒ بیان  
کرتے ہیں کہ میری والدہ کسی تاریک کوٹھڑی یا مکان میں داخل  
ہوئیں تو وہاں خمع کی سی فلکی روشنی ہو جاتی۔ ایک دفعہ میرے  
والد ماجد نے یہ ماجرا دیکھا۔ چنانچہ وہ بھی اسی جگہ تشریف لے  
گئے جہاں میری والدہ کوٹھڑی تھیں۔ آپ کے جلتے ہی وہ  
روشنی غائب ہو گئی۔ میری والدہ محترمہ حیران ہوئیں تو فرمایا: یہ  
نزد روشتی شیطانی روشتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ میرے آتے ہی  
معدوم ہو گئی۔ اب میں اسے رحمانی روشتی میں تبدیل کے دیتا  
ہوں۔ اس کے بعد وہ جب بھی کسی تاریک جگہ جاتیں وہاں  
رو دھیا چاندنی جیسا نور پھیل جاتا۔

(مذکورہ سیدنا غوث اعظم - صفحہ ۲۱۶)

حضرات گرامی! یہ بھی شرک و بدعت کے بجا ریوں کا عقیدہ ہے کہ جب  
حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ مکان میں داخل ہوئیں تو ان کے ساتھ



ایک شیطانی شمع روشن ہو جاتی تو جب حضرت شیخ صاحب نے اس کا ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ شیطانی روشنی ہے۔ جب اس کو معدوم کر کے آپ کے ساتھ ایک رحمانی روشنی کو ملا دیتا ہوں۔ حالانکہ یہ کس قدر جہالت ہے کہ ایک طرف رضا خانی کا یہ عقیدہ کہ حضرت شیخ صاحب جب نظر اٹھاتے تو ثقلین کا پل اٹھتے اور دوسری طرف یہ عقیدہ کہ ان کی نروجہ کے ساتھ شیطانی روشنی ہوتی تھی۔ اہل بدعت اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ ہم تضاد بیانی سے کیوں کام لے رہے ہیں اور بھوٹ جیسی لعنت کا طوق اپنے گلے میں کیوں پہن رکھا ہے۔

ان بد نصیب لوگوں کے منہوس چہروں پر حق تعالیٰ کی اس قدر بھینکا رہے کہ جب بھی کوئی رضا خانی بدعتی مرتا ہے تو اس کے چہرے کی حالت ابتر ہو جاتی ہے اور دیکھنے والا اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ کسی مغضوب علیہ کا چہرہ ہے۔

### خیال میں ملاقات کرادی؟

شیخ محمد بن خضرؒ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ایک دن میں سیدنا عونؒ اعظمؒ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ دل میں خیال آیا کہ کیا خوب ہو اگر کبھی شیخ احمد کبیر رفاعیؒ سے ملاقات ہو جائے۔ یہ خیال آنے کی دیر تھی کہ آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا خضر یہ شیخ احمد کبیر رفاعی بیٹھے ہیں۔ ان سے ملاقات کر لو۔ میں نے حیران ہو کر اوپر نظر اٹھائی تو آپ کے پاس ایک پر جلال بزرگ کو بیٹھے پایا۔ میں نے انہیں مؤدبانہ سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا:



”اے خضر! جو شخص شیخ عبد القادر جیلانیؒ کو دیکھ لے اسے مجھ جیسے شخص کو دیکھنے کی آرزو نہیں کرنی چاہیے۔ یہ فرمایا کہ شیخ احمد کبیر غائب ہو گئے۔

(تذکرۃ سیدنا غوث اعظم - صفحہ ۱۷۹-۱۸۰)

مذکورہ واقعہ سے رضا خانی اہل بدعت ثابت کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے دلوں کے راز سے واقف ہیں جو کسی کے دل میں بات ہو۔ حتیٰ کہ حضرت پیر صاحب لوگوں کے دلوں کے خطرات سے بھی واقف ہیں۔ جیسا کہ شیخ محمد بن خضر رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرت شیخ جیلانیؒ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو میرے دل میں خیال ہی آیا کہ شیخ احمد کبیر رفاہیؒ کی زیارت کرے۔ دل تو فوراً حضرت شیخ جیلانیؒ میری اس آرزو سے مطلع ہو کر فرمانے لگے کہ خضر یہ شیخ احمد کبیر رفاہیؒ بیٹھے ہوئے ہیں ان سے ملاقات کر لو۔ میں متحیر ہو کر نظر اٹھائی تو ایک پڑے وقار بزرگ کی زیارت کی اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت پیر صاحب کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اسے میری زیارت کا شوق نہیں ہونا چاہیے۔ بس اتنا کہہ کر غائب ہو گئے۔

حضرات گرامی! اس واقعہ کی زیادہ سے زیادہ کھینچا تانی کی جائے تو یہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی کرامت ہے اور کرامت خرق عادت ہوتی ہے اور عقیدے کا دار و مدار کرامات پر نہیں ہوتا بلکہ نص قطعی پر ہوتا ہے اور کرامت کا ظہور ولی کی مرضی سے ہرگز نہیں ہوتا بلکہ حق تعالیٰ جب چاہیں اور جس وقت چاہیں اپنی مرضی سے اپنے نیک بندوں میں کسی کے ہاتھ پر کرامت ظاہر فرمادیں جس میں ولی کو کچھ اختیار نہیں ہوتا۔



## دلوں پر کس قبضے

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ لوگوں کے دلوں پر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا قبضہ ہے اور وہ مکمل اختیارات رکھتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو دلوں کو پھیر دیں اور تمام مخلوق کے دل شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور شیخ جیلانیؒ کے اختیارات کو ثابت کرنے کے لئے ایک من گھڑت کہانی کا سہارا لیا ہے۔

جہارت ملاحظہ ہو:-

شیخ عمر بنہ ازہ کا بیان ہے کہ میں ۱۵ جمادی الآخر ۵۵۶ھ کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی معیت میں نماز جمعہ کے لئے جا رہا تھا۔ راستے میں کسی شخص نے آپ کو سلام تک نہ کیا حالانکہ پہلے آپ جس راستے سے گزرا کرتے تھے ہجوم خلائن زیارت کے لئے ٹوٹ پڑتا تھا۔ میں حیران تھا کہ آج کیا ماجرا ہے۔ ابھی یہ بات میرے دل میں تھی کہ آپ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور چاروں طرف سے لوگ سلام و زیارت کے لئے اٹھ پڑے آپ نے فرمایا: کیوں غم تیری یہی خواہش تھی۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کے فضل سے لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۷۶)

قارئین محترم! رضا خانی اہل بدعت اس واقعہ سے بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ جو کسی کے دل میں بات کھٹکتی ہے

وہ اس سے مطلع ہو جاتے ہیں جیسا کہ شیخ عمر بن لادنؒ کا بیان ہے کہ ابھی ان کے دل میں آیا کہ حضرت پیر صاحب کو کسی نے سلام نہیں کیا تو ادھر لاتعداد لوگوں کے ہجوم نے حضرت پیر صاحب کو سلام و عقیدت کا نذرانہ پیش کیا اور حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ تمام لوگوں کے قلوب میرے قبضہ میں ہیں۔ چاہوں تو اپنی طرف پھیر لوں اور چاہوں تو متوجہ کر لوں۔

اہل سنت و جماعت علمائے دیرینہ کا عقیدہ ہے کہ یہ بات پیر صاحب سے ہرگز منقول نہیں۔ کیونکہ حضرت پیر صاحب کا عقیدہ ان کی تصنیف لطیف ”غنیۃ الطالبین“ میں مرقوم ہے کہ تمام لوگوں کے دلوں پر حق تعالیٰ کا قبضہ ہے اور وہی ذات مقرب القلوب ہے۔ اور اسی ذات قدیم کے قبضہ میں پوری مخلوقات کے دل ہیں اور وہی ذات قدیم دلوں کی ظاہری اور پوشیدہ باتوں سے واقف ہے اور یہ حق تعالیٰ کی صفت ہے کہ **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ**۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اس صفت کا حامل نہیں۔

مذکورہ بات زیادہ سے زیادہ ولی کامل کا کشف والہام ہے، جو دوسروں کے لئے توجہت ہوتا تو درکنار رہا خود صاحب کشف والہام کے لئے بھی حجت اور دلیل نہیں۔

### اکابر اولیاء کی حاضری؟

شیخ ابوالفتحؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں آپ (یعنی شیخ عبد القادر جیلانیؒ) کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے پاس چار اجنبی اشخاص بیٹھے ہیں جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔ استغاثہ میں وہ اٹھ کر جانے لگے۔ آپ نے



مجھے خطاب کر کے فرمایا: جاؤ۔ ان سے عرض کیا کہ آؤ یہاں دوڑ کر  
 دروازے پر پہنچا اور ان چاروں اشخاص سے دعا کا طالب ہوا۔  
 انہوں نے فرمایا: "بھائی، ہم کیا اور ہمارا دعا کیا، تم تو ایک عظیم المرتبت  
 ہستی کی خدمت میں ہو جس کی دعا اور نظر شفقت کے ہم محتاج ہیں"  
 یہ فرما کر وہ چاروں حضرات پیٹے گئے۔ میں نے واپس آ کر آپ  
 سے پوچھا: حضرت! یہ چاروں اشخاص کون تھے؟ فرمایا: کوہ قاف  
 کے اکابر اولیاء سے ہیں اور دروازے سے نکلے ہی اپنے اپنے  
 مسکن پر پہنچ گئے۔"

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۷۷۷)

اس واقعہ سے اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام کائنات کے کامل و اکمل  
 انسان اور برگزیدہ گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جس طرح حضرت شیخ عبد القادر  
 جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو اسی طرح کوہ قاف کے  
 اولیائے کرام بھی حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور تمام  
 کائنات کے انسان حضرت شیخ جیلانیؒ کے علوم و معارف کے محتاج ہیں۔  
 فرض کیا اگر واقعہ کو کسی مستند کتاب سے ثابت بھی ہو جائے۔ تو یہ  
 اولیائے کرام کی کرامت ہے اور اولیائے کرام حق تعالیٰ کے حکم اور مرضی کے  
 بغیر ذرہ بھر حرکت نہیں کر سکتے۔ یعنی اگر حق تعالیٰ چاہیں تو ایک دلی کو کئی  
 جگہوں پر ظاہر فرما سکتے ہیں۔ اس میں دلی کو ہر جگہ میں منتقل ہونے کا کچھ اختیار  
 حاصل نہیں۔ تمام کے تمام اختیارات خالق کائنات کو حاصل ہیں۔ وہی ذات قدیم  
 چاہے تو ایک انسان کو متعدد مقامات پر ظاہر فرما دے۔ یہ سب قوت و طاقت و  
 اختیار خالق کائنات کو حاصل ہے اور اولیائے کرام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ



وہ جب چاہیں جس وقت چاہیں اپنی مرضی دار ملک سے ہر جگہ جاسکتے ہیں  
یہ قرآن و حدیث کے مترشح خلاف ہے۔

### بزرگوں کو زنا کاری کا علم ہوتا ہے؟

ایک دفعہ آپ کے ایک خادم علی الصبح آپ کی خدمت میں روئے  
ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”یا حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)  
میں ایک بڑے موذی مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ میرے حق میں شغالی  
کی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کو کیا ہوا؟“ اس نے کہا: ”آج  
رات خواب میں میں نے ستر عورتوں سے مقاربت کی۔ اس طرح  
ستر بار مجھے غسل کی حاجت ہوئی۔“ آپ نے فرمایا: ”گھبراؤ نہیں  
مجھے اطلاع دی گئی کہ تم اپنی زندگی میں ستر بار زنا کے مرتکب ہو گے  
میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے ان واقعات کو عالم بیداری سے  
عالم خواب میں تبدیل کر لیا۔ انشاء اللہ اب تم اس گناہ کبیرہ سے  
محفوظ رہو گے۔“

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۷۲)

قارئین کرام! بقول رضا خانی اہل بدعت کے یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے  
کہ ایک شخص حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آہ و زاری  
کرتا ہوا حاضر ہوا کہ حضرت میں ایک ملک مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ آپ  
نے دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا کہ حضرت میں نے خواب میں ستر عورتوں  
سے زنا کیا ہے اور ستر مرتبہ نہانے کی ضرورت پیش آئی اور حضرت شیخ  
جیلانیؒ نے فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ستر مرتبہ بیداری میں زنا کرو گے تو



میں نے بیداری میں ہونے والی زنا کاری کو خواب میں تبدیل کر دیا ہے۔  
 پہلی بات تو یہ ہے کہ خواب غیر اختیاری ہوتا ہے اور خواب میں سزا دہونے والے  
 گناہوں پر عند اللہ کچھ مواخذہ نہیں اور اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ حضرت پیر صاحب  
 نے بیداری میں ہونے والے بُرے فعل کو خواب میں تبدیل کر دیا ہے یہ کافرانہ  
 طرزِ عمل ہے۔

ہم اہل بدعت سے یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ حضرت شیخ جیلانیؒ  
 اپنی زندگی میں تو بیداری میں پیش آنے والے بُرے فعل کو خواب میں تبدیل  
 کہتے تھے، تو کیا حضرت شیخ کی وفات کے بعد یہ اختیار ان کو اب بھی حاصل  
 ہے یا کہ اس اختیار سے معزول ہو چکے ہیں۔ تو پھر بیداری میں ہونے والے  
 بُرے کاموں کو خواب میں تبدیل کرنے پر کس کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے۔

پھر دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب کی خانقاہ پر دن رات  
 اہل بدعت جو مخصوص کاروبار کرتے ہیں کیا وہ حضرت پیر صاحب کی زیر نگرانی  
 ہوتا ہے اور حضرت شیخ جیلانیؒ اس سے مطلع ہوتے ہیں یا کہ اس سے  
 بے خبر ہیں یا دیگر مقابر اولیاء پر جو اعمال قبیح ہوتے ہیں کیا وہ اولیائے کرام بھی  
 ہر فعل سے مطلع ہوتے ہیں یا کہ غافل رہتے ہیں۔

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

**نوٹ :-** اس قسم کا نجس عقیدہ رکھنے پر ہم اہل بدعت کو لعنت اللہ علیہ  
 کا یہ یہ اخلاص پیش کرتے ہیں۔

## شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ابدالوں کو مقرر کیا کرتے ہیں

شیخ ابوالحسن بغدادیؒ سے روایت ہے کہ ۵۵۳ھ میں ایک رات میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ یکایک آپ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے۔ میں پانی کا لٹا بھر کر آپ کے پیچھے پیچھے چلا لیکن آپ نے کچھ ترجمہ نہ فرمائی۔ چلتے چلتے آپ فیصل شہر کے دروازے پر پہنچے۔ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ شہر سے باہر نکلے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے رہا۔ چند قدم چلے تھے کہ ایک عظیم الشان شہر نظر آیا۔ آپ (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) اس میں داخل ہو کر ایک مکان کے اندر چلے گئے۔ وہاں چھ آدمی بیٹھے تھے۔ وہ ازراہ تعظیم کھڑے ہو گئے اور آپ کو سلام کیا۔ مکان کے ایک کونے سے کسی کے گراہنے کی آواز آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں آواز بند ہو گئی۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس کونے سے ایک میت کندھ پر اٹھا کر باہر چلا گیا۔ پھر ایک نصرانی وضع کا شخص آپ کے سامنے حاضر ہوا۔ اس کا سر برہنہ تھا اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ آپ نے اس کے سر اور لبوں کے بال ترلے پھر اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور ان چھ اشخاص سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں بحکم الہی اس شخص کو موتی کا قائم مقام کرتا ہوں۔ ان اشخاص نے بیک زبان کہا: ہمارے سر آنکھوں پر۔ پھر آپ اس شہر سے باہر تشریف لے آئے۔ چند ہی قدم چلے تھے کہ بغداد کی شہر پناہ آ گئی۔ پہلے کی طرح اس کا دروازہ خود بخود کھل گیا، اور آپ اپنے دولت کردہ پر تشریف لے آئے۔ صبح ہوئی اور میں آپ



سے درس لینے بیٹھا تو آپ کو قسم دے کر بات کے واقعہ کی تفصیل  
 پوچھی۔ آپ نے فرمایا پہلے وعدہ کرو کہ جب تک میں زندہ ہوں اس  
 واقعہ کا اظہار کسی سے نہ کروں گے۔ میں نے وعدہ کیا تو فرمایا: رات  
 کو جس ٹھہر میں، ہم گئے تھے وہ نہادہ تھا۔ جو بغداد سے دور دراز  
 فاصلہ پر واقع ہے۔ مکان میں جو چھ آدمی تھے وہ ابدال وقت  
 ہیں۔ جس شخص کے کمرہ میں کی آواز تم نے سنی وہ ساتواں ابدال تھا  
 اس وقت اس کا عالم نزع تھا۔ جب وہ واصل باللہ ہو گیا تو  
 اس کی میت حضرت خضر علیہ السلام اٹھا کر لے گئے۔ جس آدمی کو  
 میں نے کلمہ شہادت پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا رہنے والا ایک عیسائی  
 تھا۔ میں نے اللہ کے حکم سے مرحوم ابدال کی جگہ اسے ساتواں ابدال  
 مقرر کیا۔ شیخ ابوالحسن بغدادی کہتے ہیں کہ میں اس واقعہ کی تفصیل  
 سن کر مہوت ہو گیا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ صفحہ ۱۶۵-۱۶۶)

اس واقعہ سے اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی  
 رحمۃ اللہ علیہ مکمل اختیارات رکھتے ہیں کہ ایک ابدال کا انتقال ہوا تو جب اس  
 کی میت حضرت خضر علیہ السلام اٹھا کر لے گئے تو ابدال کی سیٹ کو پُر کرنے کے  
 لئے حضرت شیخ جیلانیؒ نے ایک قسطنطنیہ کے عیسائی کو کلمہ پڑھا کر اس مرحوم  
 ابدال کے مقام پر فائز کر دیا اور رضا خانی کتب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ حضرت  
 شیخ جیلانیؒ جس کو چاہیں چور سے دلی، غوث، قطب ابدال بنا دیں اور جس کو  
 چاہیں ان تمام تر مقامات سے معزول کر دیں اور وہ کہیں کا بھی نہ رہے، اور  
 اس وقت تک کوئی ولی مقام ولایت پر فائز نہیں ہو سکتا کہ جب تک حق تعالیٰ



حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ سے منظوری نہیں۔ الیاذ باللہ۔

حضرات گرامی! کسی کو ہدایت دینا، محروم رکھنا، تمام تر اختیارات حق تعالیٰ کو حاصل ہیں جس نے ادیائے کرام کو مقام دلالت عطا کیا ہے اور حق تعالیٰ جس کو چاہیں عزت دیں اور جس کو چاہیں ذلت دیں۔ ہدایت کا ڈپو خالق کائنات کے پاس ہے۔ جو خود پیدا ہوا ہو وہ کیسے ہدایت دے سکتا ہے۔ جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ ادیائے کرام مختارِ کل ہیں اور گمراہ کو ہدایت دینے پر قادر ہیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے۔

### چھت گرنے کی اطلاع دی؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چھت گرنے کی اطلاع دی اور ادیائے کرام غیب کی باتیں جانتے ہیں کہ:-

ایک دن سیدنا غوثِ اعظمؒ اپنے مہمان خانہ میں تشریف فرما تھے تین سو کے قریب لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ یکایک آپ اٹھ کر مہمان خانہ سے باہر تشریف لے گئے اور تمام لوگوں کو باہر آنے کے لئے پکارا۔ سب لوگ دوڑ کر باہر آئے۔ ان کا باہر آنا تھا کہ اس مکان کی چھت دھڑام سے گر پڑی۔ آپ نے فرمایا؟ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے غیب سے اطلاع دی گئی کہ اس مکان کی چھت گرنے والی ہے۔ چنانچہ میں باہر آ گیا اور آپ لوگوں کو بھی اپنے پاس بلا لیا کہ کوئی دُوب نہ جاوے۔

(مذکورہ سیدنا غوثِ اعظمؒ ص ۱۵۱)

قارئین کرام! عقیدہ مذکورہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات



کے مروج خلاف ہے۔ اور نہ ہی حضرت شیخ کی کسی مستند کتاب سے یہ واقعہ ثابت ہے۔ کیونکہ حضرت شیخ کی تصنیفات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ عالم الغیب حق تعالیٰ کی ذات ہے۔ حق تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ حتیٰ کہ حضرت شیخ جیلانیؒ اپنی تصنیف ”سراۃ الحقیقہ مطبوعہ مصر میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں ہیں وہ کافر ہے۔ کیونکہ غیب حق تعالیٰ کا خاصا ہے چھت گزرنے کا واقعہ زیادہ سے زیادہ یہ حضرت صاحب کاکشف ہی ہو سکتا ہے اور کشف ظنی ہوتا ہے نہ کہ یقینی۔ جس پر عقیدے کی بنیاد رکھنا قطعاً جائز نہیں۔ علاوہ ازیں بعض اوقات انسان علم قیادہ سے نفع و نقصان کا اندازہ لگا لیتا ہے جس پر غیب کا اطلاق ہرگز صحیح نہیں اور جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ غیب کے جاننے والے ہیں۔ از روئے شریعت وہ بہت بڑا کذاب ہے۔

### مشرکانہ عمل کرو؟

رضا خانی فرقہ ضالہ شرکیہ عقیدے کی یوں تعلیم دیتے ہیں کہ اگر ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں اصفہان سے حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ ”یا حضرت! (عبد القادر جیلانیؒ) میری بیوی کو اکثر مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ بہت علاج کئے لیکن کسی سے کچھ افادہ نہ ہوا۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ مرگی نہیں ہے، بلکہ مسراندیپ کا ایک شریر جن فانس تیری بیوی کو ستا رہا ہے۔ اب تو گھر جا اور جب تیری بیوی کو دورہ پڑے تو اس کے

کان میں کہنا کہ عبد القادر جو بغداد میں رہتا ہے تجھ سے کہتا ہے  
 کہ پھر نہ آنا مارا جائے گا۔ اس شخص نے ایک ہی کیا اور  
 اس کی بیوی بالکل شفا یاب ہو گئی۔ دس سال کے بعد وہ پھر  
 بغداد آیا اور بیان کیا کہ جس دن میں نے حضرت کے ارشاد کے  
 مطابق عمل کیا ہے میری بیوی کو کبھی دورہ نہیں پڑا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ صفحہ ۱۵۱-۱۵۲)

اہل سنت و جماعت علمائے دلیوبند کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر  
 جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے موحّد اور سید الاولیاء ہیں۔ ان سے اس قسم  
 کا شرکیہ عمل ہرگز ثابت نہیں۔ یہ رضا خانیوں کا حضرت شیخ پر اعتراض ہے۔  
 کیونکہ حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تمام زندگی توحید کا پرچار کرتے رہے۔ یہ  
 کیسے تصور کیا جائے کہ وہ شرکیہ اقوال و افعال کی تعلیم دیتے ہوں گے جبکہ ان کی  
 تحریر کردہ کتب توحید سے بھری پڑی ہیں اور حضرت شیخ جیلانی تمام زندگی  
 اپنے تمام حوائج میں خالق کائنات کو پکارتے تھے اور اس کے نام کا وظیفہ پڑھتے  
 تھے۔ جو خود حق تعالیٰ کے نام کا وظیفہ پڑھتا ہو وہ دوسروں کو اپنے نام کا  
 وظیفہ پڑھنے کی کیسے تعلیم دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں دے سکتا۔ قطعاً نہیں  
 دے سکتا۔ کیونکہ جس خالق لایزال کی پیدا کردہ مخلوق ہے اسی کا نام لینے سے  
 ہی اس مخلوق کے شر سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

حق تعالیٰ تمام مخلوقات کے مالک ہیں اور تمام مخلوقات حق تعالیٰ کی  
 محکوم ہے۔



## ولی مدد کرتا ہے

رضا خانی عقیدہ ہے کہ جو شخص بھی شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ کو مصیبت کے وقت اپنی مدد کے لئے پکارے گا تو شیخ جیلانی رحمہ اس شخص کی مدد فرمائیں گے، چاہے مرید کتنا ہی دور کیوں نہ ہو۔

عبارت ملاحظہ ہو:-

حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مریدین و معتقدین و محبتین کی مدد کے لئے خواہ نزدیک ہوں یا دور ہر وقت تیار ہیں۔ اس واسطے سلسلہ قادریہ میں ولیفہر یا شیخ عبد القادر جیلانی شہداء اللہ۔

معمول ہے -

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمہ صفحہ ۱۲۷ - مطبوعہ کراچی)

قارئین کرام! یہ رضا خانی اہل بدعت کا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ پر خالص افتراء ہے کہ میں اپنے مریدین و معتقدین کی مدد کے لئے ہر وقت ہر جگہ پہنچتا ہوں۔ خواہ میرے مرید کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

رضا خانی اہل بدعت نے اس جھوٹ کو حضرت شیخ جیلانی رحمہ کی طرف منسوب کرتے وقت ذرہ بھر خوف خدا محسوس نہیں کیا۔ ان شیاطین نے سوچا کہ کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہیے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو ایک ماننا چھوڑ دیں اور اپنی گمراہی کو حق پرستی سمجھ کر نہ صرف خوش رہیں بلکہ حق سے متنفر بھی رہیں۔ سو انہوں نے یہ طریقہ وضع کیا کہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید سے ہٹانے یعنی کہ خدائی اقیامات میں کمی کرنے کے لئے لوگوں کے جذبات بندگی کا رخ خدا

تعالیٰ کے محبوب بندوں کی طرف پھیر دیا جائے تاکہ لوگ انبیاء و اولیاء کی بندگی کرتے ہوئے کہ محسوس نہ کریں کہ وہ کسی بڑھکے بُت کی پوجا کر رہے ہیں یا کہ اختیارات والی ذات کی بندگی کر رہے ہیں۔ یہ خدا پرستِ سچے یقین نہ رکھنے والے لوگ۔ رضاغانی شیاطین کی اس مکر وہ چال میں پھنس گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں نے جب اس سازش کو محسوس کیا تو وہ اس کے خلاف عملی جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایسے لوگوں میں سب سے نمایاں نام حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اختیارات کی وسعت کی تبلیغ میں تمام عمر صرف کر دی۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ارشادات توحیدِ خداوندی کی وضاحت میں تمام عمر بیان کئے ہر ایک توحیدِ خداوندی کو اپنا دستورِ حیات بنا کر اپنی نجات کا سامان کریں۔ چنانچہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

”تم پر سب مصیبتیں صرف اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری ذاتوں کو اللہ تعالیٰ جیسا سمجھے اور ان پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں۔“

(الفتح الربانی - صفحہ ۱۳۳)

سب سے بڑی بلا اور مرض یہ ہے کہ تو خدا کی پیدا کی ہوئی کسی ذات کو خدا تعالیٰ کے اختیارات میں شامل سمجھے یعنی نفع و نقصان دینے والا سمجھے کہ اپنی نگاہِ التماس اس کی طرف رکھے (خواہ وہ ذات خداے بزرگ و برتر کی کس قدر محبوب کیوں نہ ہو) کیونکہ ایسا کرنے سے خدا کے اختیارات میں کمی لازم آتی ہے جو خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف ہونے کے علاوہ ایسا سمجھنے والے



کے بغیر کی نشانی ہو گی۔ (الفتح الربانی صفحہ ۷۷)

کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا کہ تم اپنی ہر معیبت، مشکل اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کیا کرو۔ یعنی اس سے ہی مدد مانگا کرو تاکہ وہ تمہاری مشکلیں آسان فرمادے کیونکہ دکھ سکھ کے تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھوں میں ہیں۔

(الفتح الربانی صفحہ ۸۶)

مومن یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ذات کے ہاتھ میں نہ نفع دینے کے اختیارات ہیں نہ نقصان کے نہ خیر کے اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں ہے نہ شر۔ (الفتح الربانی صفحہ ۲۱۹)

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ذات سے نہ ڈرو اور ہر مشکل میں اللہ ہی کی طرف رجوع کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ذات کی طرف مدد کے لئے رجوع نہ کرو۔ (الفتح الربانی صفحہ ۷۷)

اگر تو اپنے دل کی مکمل صفائی چاہتا ہے تو اپنے دل میں سے اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو نکال کر اللہ تعالیٰ کو دل میں بسالے۔

(الفتح الربانی صفحہ ۸۵)

اس کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر کام میں ہر حالت میں ہر حاجت میں ہر مشکل میں صرف ایک اللہ ہی کی طرف امداد کے لئے رجوع کر۔ اللہ کے سوا اور کسی ذات کی طرف رجوع نہ کر۔ کیونکہ ایسا کرنے سے خدا کی خدائی میں زبردستی ہے جو مہرِ ظلم اور کفر ہے۔

حضراتِ گرامی! رضا خانی اہل بدعت کے باطل عقیدے کے تقابل میں آپ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف

الفتح الہدائی سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائے کہ جن کو پڑھ کر ایک باہوش بھی یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ رضا خانی اہل بدعت، حامی شرک و بدعت اور باجمعی توحید و سنت ہیں جو آئے دن مذہب اسلام کے خلاف مذہوم حرکات کر رہے ہیں لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں:-

الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ - (الحديث)

### کیا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا تھا؟

حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری تلوار میان سے کبھی ہوتی ہے۔ میری کمان پر چلہ چڑھا ہوا ہے۔ میرے سوار تیر شست میں رکھے ہوئے ہیں۔ میرے تیر نشانہ پر پہنچنے والے ہیں۔ میرا تیر خطی نہیں کرتا۔ میرے گھوڑے پدیزین کا ہوا ہے۔ میں اللہ کی آتش سوزاں ہوں۔ میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں۔ میں بحر بے کنار ہوں۔ میں وقت کا رہنما ہوں۔ میں اپنے غیر میں کلام کرنے والا ہوں۔ میں محفوظ ہوں۔ میں ملحوظ ہوں۔ اے روزہ دارو! اے رات کے جاگنے والو! اے پہاڑوں کے رہنے والو! پست ہوں تمہارے پہاڑ۔ اے صومو نشینو! منہم ہوں تمہارے صومے۔ اللہ کے امر کی طرف آؤ۔ میں اللہ کا امر ہوں۔ اے رستہ چلنے والو! اے مردود! اے پہلوانو! لڑکو آؤ اور اس سمندر سے فیض لو جس کا کنارہ نہیں۔

(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم صفحہ ۱۲۶-۱۲۷۔ مطبوعہ کراچی)



حضرات گرامی اند کمرہ بالا اقوال میں سے کوئی ایسا قول بھی حضرت شیخ  
عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے قطعاً ثابت نہیں۔  
حضرت شیخ جیلانیؒ ایک موجد ولی کامل ہیں۔ اس سے اس قسم کا ابلیسی  
دعویٰ ہرگز صادر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اولیائے کرام کا شریعت اسلام علیہما  
الصلوة والسلام پر مکمل عمل ہوتا ہے وہ خلاف شرع باتوں کا ارتکاب نہیں  
کرتے۔ وہ ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہتے ہیں ان کا کوئی لمحہ یاد الہی  
سے غافل نہیں رہتا۔ مذکورہ بالا دعوتے تکبر پر مبنی ہیں اور تکبر حق تعالیٰ  
کی ذات ہے۔ مخلوق میں سے جو تکبر کا شکار ہو اوہ تباہ و برباد ہو گیا۔

### بزرگ نجس عقیدے کی تعلیم دیا کرتے ہیں؟

ابو المعالی کا قول ہے کہ پھر میں شیخ ابو الحسن علی جواز کے پاس  
آیا اور اس سے یہ ماجرا کہہ سنا یا۔ اس نے کہا کہ میں نے شیخ ابو القاسم  
عمر بن از کو سنا کہ کہتے تھے کہ میں نے یہ نا شیخ محی الدین عبد القادر  
رضی اللہ عنہ کو سنا کہ فرماتے تھے۔ جس نے کسی معصیت میں مجھ سے  
فریاد کی وہ معصیت دُور ہو گئی۔ جس نے کسی سختی میں میرا نام پکارا  
وہ سختی جاتی رہی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم صغیر ۱۲۵۔ مطبوعہ کراچی)

قارئین کرام! یہ منافقانی اہل بدعت نے سراسر کذب بیانی سے کام  
لیا ہے۔ حالانکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ملاحظہ  
فرمائیں :-

فَاذْ استقبلت بوجهك الخلق عند الوفاة كان  
ایمانك باطلا۔

اگر تم نے کسی معصیت کے وقت خدا کی بجائے کسی اور ذات کی  
طرف خواہ وہ رسول ہو یا نبی یا کوئی ولی ہو مدد کے لئے رجوع کیا  
تو سمجھو تمہارا ایمان جاتا رہا۔

(الفتح الربانی صفحہ ۶۶۱)

اب رضا خانیوں کو چاہیے کہ حضرت شیخ کے فتویٰ کو بذکر نظر رکھتے ہوئے  
اپنے ایمان کا جائزہ لیں اور سوچیں کہ جو ہم کر رہے کیا یہی دین اسلام کی خدمت ہے؟

## ایک قدم سے بیت المقدس سے بغداد تک؛

ایک روز شیخ صدقہ بغدادی رضی اللہ عنہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ  
عنہ کی خانقاہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ اور دوسرے مشائخ بھی حضرت  
کی آمد کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضرت نکلے تو کسی پر  
روایتی افروز ہوئے اور کچھ کلام نہ فرمایا اور نہ قاری کو حکم دیا کہ کوئی  
آیت پڑھے مگر لوگوں میں بڑا وجد پیدا ہوا۔ شیخ صدقہ نے اپنے جی  
میں کہا کہ حضرت نے کچھ کلام نہیں فرمایا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا۔ یہ  
وجد کہاں سے۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے شیخ کی طرف نگاہ  
کی اور فرمایا میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم  
میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔ حاضرین مجلس  
تمام اس کی ضیافت میں ہیں۔ شیخ نے دل میں کہا۔ جس کا ایک  
قدم بیت المقدس سے بغداد تک ہو وہ کس بات سے توبہ کرتا ہے



اور اُسے پیر کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت نے شیخ کی طرف توجہ کی اور فرمایا وہ جو ہوا میں اڑتا ہے تو بہتر ہے کہ پھر ایسا نہ کہے گا اور وہ محتاج ہے اس بات کا کہ میں اسے محبت الہی کا طریقہ سکھاؤں۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ صفحہ ۱۲۵-۱۲۶ مطبوعہ کراچی)

قارئین محترم! اس واقعہ کو بیان کرنے سے رضا خانی اہل بدعت کا مقصد ہی یہی ہے کہ جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیت المقدس سے حاضر ہونے والا ایک مرید ایک قدم میں پہنچنے کی قوت رکھتا ہے تو حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ کو کہہ دیا کہ یہاں سے وہ تو پلک جھپکتے ہی ہر جگہ ہر وقت پہنچنے کی قوت رکھتے ہیں بلکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر جگہ ہر وقت ہر آن موجود ہیں اور اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

اس عبارت سے اہل بدعت کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ ہر ایک یہی عقیدہ رکھے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اختیارات کے مالک ہیں۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ مذکورہ باتیں حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول نہیں۔

## ولی نے جنگل میں امداد کی؟

ابو المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن مہذب قرشی نے بیان کیا کہ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن البخار بغدادی نے بغداد میں ہمیں خبر دی کہ مجھے شیخ عبد اللہ جبائی نے لکھا اور میں نے ان کے خط سے

نقل کیا کہ میں ہمدان میں اہل دمشق میں سے ایک شخص سے ملا جس کو ظریف کہتے تھے اس نے ذکر کیا کہ میں نیشاپور یا کما خوارزم کے راستے میں بشر فخری سے ملا اور اس کے ساتھ چودہ اونٹ شکر سے لدے ہوئے تھے۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم ایک خطرناک جنگل میں اترے جہاں خوف کے مارے بجائی بجائی کا ساتھ نہ دیتا تھا۔ جب ہم نے شروع رات بوجھ لا دے تو چار لدے ہوئے اونٹوں کو نہ پایا۔ میں نے ہرچند تلاش کی مگر نہ ملے۔ قافلہ چل دیا اور میں اونٹوں کو ڈھونڈنے کے لئے پیچھے رہ گیا اور شتران بھی میری خیر خواہی کے لئے میرے ساتھ ٹھہر گیا۔ ہم نے اونٹوں کو ڈھونڈا مگر نہ پایا۔ جب صبح نمودار ہوئی تو مجھے سیدہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول یاد آیا کہ اگر تو کسی سختی میں مبتلا ہو تو مجھے پکار وہ سختی جاتی رہے گی۔ اس لئے میں نے یوں فریاد کی یا شیخ عبد القادرؒ میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔ یا شیخ عبد القادرؒ میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔ پھر مشرق کی طرف توجہ کی تو میں نے فجر کی روشنی میں ٹیلے پر ایک شخص کو دیکھا جس پر نہایت سفید کپڑے تھے۔ وہ اپنی آستین سے مجھے اشارہ کر رہا تھا یعنی کہ رہا تھا کہ ادھر آؤ۔ جب ہم ٹیلے پر چڑھے تو وہاں کسی کو نہ پایا۔ پھر ہم نے چاروں اونٹ ٹیلے کے نیچے بیٹھے دیکھے۔ وہ ہم نے بچڑائے اور قافلے سے جاملے۔

(تذکرہ سیدہ نانوت اعظم - صفحہ ۱۲۴-۱۲۵ مطبوعہ کراچی)

قاریں کرام: رضا خانی اہل بدعت کی عقل کا تم کیجئے کہ جھوٹ بولنے میں سلیمہ



کذاب کو بھی مات کر گئے ہیں اور جھوٹ جیسی سرخی کو رضا خانیوں نے اپنی غذا سمجھ رکھا ہے اور جب تک اہل بدعت قدم قدم پر جھوٹ نہ بولیں تو ان کے حد خراب ہو جاتے ہیں۔ یہ اس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ اہل بدعت میں سے ایک شخص کے شکر سے لدے ہوئے اونٹ گم ہو گئے۔ بہت تلاش کیا مگر ناکامی ہوئی۔ جب صبح ہوئی تو مجھے سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یاد آیا کہ بہت اور سختی کے وقت مجھے پکارو فوراً امداد کو پہنچوں گا۔ تو میں نے کہا: یا شیخ عبدالقادر میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں اور میرے اونٹ تلاش کر دو۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ مشرق کی طرف ایک ٹیلے پر ایک شخص یعنی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اونٹ جو شکر سے لدے ہوئے تھے ان کو ہانک کر میری طرف لارہے ہیں اور ساتھ ساتھ مجھے آواز دے رہے ہیں کہ اپنے اونٹ سنبھال لو وغیرہ وغیرہ۔

حضرات گرامی! یاد رکھیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایسی تعلیم بالکل منقول نہیں کیونکہ حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ وہ فرماتے ہیں:

دع عنك الشرك بالخلق و وحد الحق عز و  
جل هو خالق الاشياء جميعاً يا طالب الاشياء  
من غيرہ ما انت عاقل هل شئ ليس هو  
في خزائن الله عز وجل۔

ترجمہ: ”خدا کے ساتھ خدا کی پیدا کی ہوئی شخصیتوں کو شریک کرنا چھوڑ دے اس کے اختیارات میں کسی اور کو شریک نہ جان۔ وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ نفع ابدی نقصان کے سب اختیارات اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ خدا کے سوا دوسروں سے مدد مانگنے والے تو بیوقوف

میں کیا ایسی بھی کوئی چیز ہے جو خدا کے خزانوں میں نہ ہو۔  
 یعنی جب سب چیزیں خدا کے پاس موجود ہیں تو پھر ان لوگوں سے مانگنے  
 کا کیا فائدہ جنہوں نے خود خدا سے مانگ کر لی ہوں۔ کیوں نہ انسان خدا سے  
 مانگے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے :-  
 اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا -  
 ترجمہ: ”کیا ایک اللہ ہی اپنے بندے کی تمام حاجتیں پوری کرنے کے لئے  
 کافی نہیں؟“

کیوں نہیں۔ صرف بیوقوف کے لئے کافی نہیں۔

(الفتح الربانی صفحہ ۷۷)

تم پر لازم ہے کہ اللہ پاک کے سوا کسی اور ذات پر بھروسہ نہ کرو۔ یعنی کسی  
 اور ذات کو، کوڑکھ ٹکھ، نفع و نقصان دے سکنے والا نہ سمجھو اور کسی کے کسی قسم کی  
 امید نہ رکھو بلکہ جو کچھ مانگنا ہو ساری کائنات کے خالق سے ہی مانگو یعنی جب  
 تم بھی اللہ کے اور چیزیں بھی اللہ کی تو پھر تم کسی اور سے کیوں کچھ مانگو۔  
 خواہ وہ ذات رسول یا ولی اللہ ہی کی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ وہ بھی اللہ ہی  
 سے سب کچھ مانگتے ہیں۔ تم بھی ان کے نقش قدم پر چلو۔  
 (الفتح الربانی صفحہ ۷۷)

اللہ پاک جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے اور وہ دور و نزدیک سے ہر  
 انسان کی آواز زور سے پکارے یا آہستہ سے وہی سننے والا اور وہی  
 سب کے حالات پر نظر رکھنے والا ہے۔ اللہ پاک کے پیارے اللہ  
 کے سوا کسی دوسری ذات کی خوشنودی نہیں چاہتے۔ وہ اللہ کے سوا  
 کسی دوسری ذات سے مدد نہیں مانگتے۔ کیونکہ وہ یہ بات اچھی طرح



سمجھ چکے ہوتے ہیں کہ جو ذات زمین و آسمان کے اندر باہر کی تمام کائنات کی مالک و مختار ہے۔ کیوں نہ وہ بھی اسی سے ہر حاجت اور ہر مراد مانگیں۔ جنہوں نے خود خدا سے مانگ کر کچھ لے کر کھا ہوا ان سے کچھ مانگنا ویسے بھی درست نہیں۔

(الفتح الربانی صفحہ ۲۲۹)

خافوه ولا تخافوا غيره وارجوه ولا

ترجوا غيره - (الفتح الربانی صفحہ ۲۲۹)

ترجمہ: ”اللہ پاک کے سوا کسی اور ذات سے نہ ڈرو اور نہ مشکل میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرو۔ اللہ کے سوا کسی اور ذات کی طرف مدد کے لئے رجوع نہ کرو۔“

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ جب ہی مصیبت اور مشکل میں پکارو تو خالق لایزال کو پکارا کرو جیسا کہ آپ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمایا۔

ہم رضا فانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ صرف اتنا ہی بتا دیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو دنیا سے رخصت ہو چکے تو اب اگر اونٹ گم ہو جائیں تو حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ کے بعد اولیائے کرام میں سے اونٹ تلاش کرنے پر کس کی ڈیوٹی ملے گی ہوئی ہے۔

یا حضرت شیخ کے ولادت سے پہلے اگر کسی کے اونٹ گم ہو جاتے تو کون تلاش کرتا تھا۔

بینوا توحیدوا

## ولی نے مجھنی ہوئی مرغی زندہ کر دی؟

بہنوادی ایک عورت اپنے لڑکے عبداللہ کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ سیدی میرا بہنو زندہ آپ سے بے حد محبت رکھتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ آپ سے فیض حاصل کرے۔ اسے اپنی غلامی میں قبول فرمائیے۔ آپ نے اس عورت کی استدعا قبول کر لی اور آپ کی خدمت میں رہنے لگا۔ حضرت نے اسے چند اذکار و اشغال کی تعلیم فرمائی اور مجاہدہ ریاضت کا حکم دیا۔ چند دن کے بعد عبداللہ کی ماں اپنے فرزند کو دیکھنے آئی۔ عبداللہ بہت ڈبلا اور زرد و رو نظر آ رہا تھا اور جو کی روٹی کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ بھی اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک قاب میں مجھنی ہوئی مرغی رکھی تھی جس میں سے کچھ کھا رہے تھے اور ہڈیاں پاس پڑی تھیں۔ اس عورت سے صبر نہ ہو سکا اور کہنے لگی: حضرت! آپ تو مرغی کھاتے ہیں اور میرے بچے کو جو کی روٹی کھاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ مرغی کی ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا: قُومِیْ بِاِذْنِ اللّٰهِ الَّذِیْ یُحِیُّ الْعِظَامَ دَہِیْ رَحِیْمٌ۔ (کھڑی ہو جا اس اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے)۔ آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ مرغی زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بونے لگی۔ وہ عورت سکتے میں آگئی۔ آپ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: تیرا لڑکا



جب اس دہجے پر پہنچ جائے گا اُس وقت جو بھی چاہے کھائے۔ اس وقت اس کے لئے جو کی روٹی ہی مناسب ہے۔ وہ عورت بہت نادام ہوئی اور غفو تعمیر کی خواستگار ہوئی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۴۷-۱۴۸)

قارئین کرام! بھنی ہوئی مرغی کو زندہ کرنا یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہی ہو سکتی ہے اور اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کرامات اولیاء کے قائل ہیں۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ کرامت خرق عادت ہوتی ہے ہمیشہ نہیں ہوتی جو ولی اپنی مرضی اور اختیار سے دکھانا چاہے تو ہرگز نہیں دکھا سکتا۔ ہاں اگر حق تعالیٰ کسی ولی کے ہاتھ پر کرامت ظاہر کرنا چاہے تو وہ ظاہر فرما سکتے ہیں۔ اس میں ولی کو کچھ اختیار نہیں ہوتا۔ سب اختیارات حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں۔ لیکن افسوس صد افسوس ہے اہل بدعت پر جو اس قسم کی کرامات بیان کر کے اولیائے کرام کو مختارِ کل ثابت کر کے مذموم حرکت کرتے ہیں جو شریعت اسلامیہ کے مزیح خلاف ہے۔

### ولی کا پانی پر قبضہ؟

ایک دفعہ دریائے دجلہ میں خوفناک سیلاب آیا اور پانی دریا کے کناروں سے اُچھل کر بغداد کی طرف بہنے لگا۔ اہل بغداد گھبرا اٹھے اور سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے خواستگار ہوئے حضرت نے اسی وقت اپنا عصا لیا اور لوگوں کے ساتھ چل پڑے۔ دریا کے کنارے پر پہنچ کر لبنا عسلے مبارک وہاں گاڑ دیا اور فرمایا: بس یہیں رُک جاؤ یہ آپ کا آنا فرمانا تھا کہ طغیانی ختم گئی اور سیلاب کا

پانی اتنا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ دریا کناروں کے اندر اپنی اصلی سر  
پر بہنے لگا۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

قارئین کرام! اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ پانی،  
ہوا غرض کہ ہر چیز پر خالق کائنات کا قبضہ و کنٹرول ہے اور رستہ خانی  
اہل بدعت کا یہ عقیدہ حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقیدے  
مبارک سے پانی کو روک دیا تو اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ پانی کو  
چلانے والا ہے اور حضرت شیخ جیلانیؒ پانی کو روکنے والے ہیں۔ العیاذ باللہ۔  
مالا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے یہ تعلیم دی ہے کہ یہ عقیدہ رکھنے  
کہ سب بھلائیاں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ دیتا نہ دینا، غریبی و امیری  
عزت و ذلت سب اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ اس کے اختیارات میں  
کوئی اور شامل نہیں۔ عقلمند وہ ہے جو صرف اللہ ہی کے ذکر کا ہو کر رہے  
یعنی اللہ کے سوا کسی اور سے اپنی کوئی حاجت اور پریشانی بیان کر کے مدد  
طلب نہ کرے۔ (الفتح الربانی صفحہ ۲۸)

اللہ پاک کی توحید کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ نفع اور نقصان کی خاطر  
اللہ پاک کے سوا کسی اور کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔  
(الفتح الربانی صفحہ ۴۳۲)

بدھیزگار بن جاؤ یعنی ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے شرک سے بچو۔  
ظاہری شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بیوں، رسولوں اور ولیوں کے بت  
بنا کر ان بتوں سے یا ان کی قبروں سے حاجتیں اور مرادیں نہ مانگو اور باطنی  
شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نفع و نقصان دینے والا



نہ سمجھو خواہ وہ اللہ پاک کی کتنی ہی کوئی محبوب ذات ہو۔ کیونکہ پیغمبروں اور ولیوں کی اعلیٰ شان کا اس بات سے کچھ تعلق ہی نہیں۔ یہ صفتیں تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں۔ پیغمبر کو پیغمبر ہی سمجھنا چاہیئے اور ولی کو ولی ہی سمجھنا چاہیئے۔ پیغمبر یا ولی کا خدائی اختیارات کا مالک نہ ہونا ان کی شان کے قطعاً خلاف نہیں۔ خدا کو خدا کے مقام پر رکھو اور رسول کو رسول کے مقام پر اور ولی کو ولی کے مقام پر رکھو۔ ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے اختیارات کا مالک سمجھنا شرک ہے۔

(الفتح الربانی صفحہ ۲۳۱)

بربادی ہے تیرے لئے کہ تو نماز میں کھڑے ہو کر اللہ اکبر یعنی اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ کہتا ہے حالانکہ تو اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ حقیقت میں خدا کی پیدا کی ہوئی شخصیتیں تیرے خیال میں خدا جیسے اختیارات میں خدا سے بڑھ کر ہیں۔ خدا سے تو بہ کر اور کوئی اچھا عمل خدا کے سوا کسی اور ذات کے لئے نہ کر یعنی ہر عمل خدا کی رضا کی خاطر ہی کر۔ خدا کی رضا کی طلب ہی اصل توحید ہے۔

(الفتح الربانی صفحہ ۲۰۱)

نماز میں تیرے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ (اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں کہنے کا پھر کیا مطلب ہوا۔ (یہی ہوا) کہ تیری ہی تابعداری کرتے ہیں اور تجھے ہی سب سے بڑا اختیارات والا سمجھا؟ اور وہ تو کب بے نیاز ہوا۔؟

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی واضح تعلیمات معلوم



ہو کہ جو خدا تعالیٰ پانی کو چلانے والا ہے وہی خدا اس پانی کو روکنے والا۔  
مخلوق میں سے کوئی اس صفت کا مستحق نہیں۔

ایک مرتبہ گجرات شہر میں پانی کا سیلاب آگیا تو ضعیف الاعتقاد لوگ  
دوڑتے ہوئے شاہ دولہ کے پاس گئے کہ حضرت شاہ صاحب سیلاب آگیا  
اور گجرات شہر غرق ہونے کو ہے۔ یہ کتنی لیجئے اور پانی کی بندش کریں تو  
شاہ دولہ نے کتسی لی اور بندش کرنے کی بجائے پانی کا راستہ کھول دیا، اور  
لوگ چیخ و پکار کرنے لگے کہ شاہ صاحب ہم نے آپ کو کتسی دی ہے کہ پانی  
کو بند کرو اور آپ نے پانی کو کھول دیا تو شاہ دولہ نے جواب دیا کہ

چند مہر راضی مولا

ادھر شاہ دولہ

مطلب یہ ہے کہ جیسے میرا خدا راضی ہے میں بھی ویسے ہی راضی ہوں  
یعنی کہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ مخلوق کو کچھ اختیار نہیں ہوتا سب  
کے سب اختیارات حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں۔

اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ حضرت شیخ صاحب نے پانی کو روک دیا  
یہ عقیدہ فاسد ہے۔ کیونکہ حضرت شیخ جیلانیؒ اس قسم کے عقائد رکھنے  
والے کو مشرک قرار دیتے ہیں۔

## ولی غیب کی بات جانتا ہے؟

آپ کے خادم شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابوالفتح السہروردیؒ کا بیان ہے کہ  
حضرت (شیخ عبد القادر جیلانیؒ) مجھے ہمیشہ محمد طویل کے نام سے پکارا کرتے  
تھے۔ حالانکہ میرا قد طویل نہیں تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا تہیہ



میں تو لوگوں سے چھوٹا ہوں۔ آپ مجھے طویل فرماتے ہیں۔ (شیخ جیلانیؒ نے فرمایا) تو طویل العمر ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد ایک سو سینتیس برس تک جئے اور دُرود و از مقامات کی سیاحت کی۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ صفحہ ۱۵۰-۱۵۱)

قارئین کرام! مذکورہ بالا عبارت سے اہل بدعت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں جو کہ سراسر باطل اور حضرت شیخ جیلانیؒ کی تعلیمات کے صریح خلاف ہے اور شیخ جیلانیؒ کا اپنے خادم کو طویل العمر فرمانے سے اتفاقاً اس کی عمر لمبی ہو بھی گئی ہو تو اس سے یہ لازم ہی نہیں کہ حضرت شیخ جیلانیؒ کو غیب کا جاننے والا کہا جائے۔ کیونکہ جس کسی کو اپنی عمر کے بارے میں علم نہ ہو کہ میں طویل العمر ہوں گا یا نہیں تو اس کا قول دوسرے کسی کے بارے میں کیسے درست جان لیں۔

شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ہر ایک یہی عقیدہ رکھے کہ خالق کائنات ہی عالم الغیب ہیں اور کسی کی عمر کے متعلق مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کوئی کتنی عمر پائے گا۔ ہر ایک انسان کی عمر کے بارے میں حق تعالیٰ ہی جاننے والے ہیں کہ فلاں طویل العمر ہو گا اور فلاں طویل العمر نہیں ہو گا۔

غیب خاصہ خدا ہے۔ حق تعالیٰ ہی غیب کی باتوں کے جاننے والے ہیں۔ مخلوق میں سے کوئی اس کا مستحق نہیں جس کو اپنی عمر کے متعلق معلوم نہ ہو کہ میں طویل العمر ہوں گا یا نہیں تو دوسرے کے بارے میں اس کی



بات کیسے درست مان لیں لیکن مخلوق میں سے کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں لمبی عمر پانے والا ہوں یا نہیں۔ ہاں ایک بات ہے کہ حضرت شیخ جیلانیؒ نے دیے ہی اپنے خادم کو کہہ دیا ہو کہ تم لمبی عمر والے ہو کہ اس سے یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کی عمر طویل ہوئی لہذا حضرت شیخؒ نے غیب کی خبر دی یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی واضح تعلیمات کے مزاح خلاف ہے۔ ہر انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو اپنی عمر کے بارے میں اتنا بھی نہیں جانتا کہ میں کب مروں گا اور میری عمر کتنی ہے یا میں کتنی عمر گزار کر مروں گا تو وہ دوسروں کے متعلق کیسے لب کشائی کر سکتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہرگز ایسا نہیں فرمایا۔ یہ رضا فانی اہل بدعت نے حضرت شیخ پر الزام دھر دیا ہے۔

### ولی کا بارش پر قبضہ؟

ایک دن سیدنا غوث اعظمؒ اپنے مدرسہ میں وعظ فرما رہے تھے سامعین ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے۔ یکایک سیاہ بادل گھرائے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ لوگ بارش سے بچنے کے لئے منتشر ہونے لگے۔ آپؒ نے آسمان کی طرف نظر کی اور کہا مولائے کیم میں تیرے بندوں کو جمع کرتا ہوں اور تو ان کو منتشر کرتا ہے۔ معاً بارش تھم گئی اور لوگ جم کر بیٹھ گئے۔ شیخ عدی بن مسافرؒ اور حضرت کیمانیؒ جو اس موقع پر موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ مدرسہ کے اندر جہاں تک سامعین موجود تھے بارش کا ایک قطرہ



بھی نہیں کرتا تھا لیکن مدرسہ کے بابر بارش بدستور جاری رہی۔

(تذکرہ سیدنا فخر العظم - صفحہ ۱۵۱)

قارئین کرام! واقعہ مذکورہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت شیخ جیلانیؒ کا عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی بارش کے برسانے والے ہیں اور وہی جاننے والے ہیں کہ بارش کہاں ہوگی اور کہاں نہ ہوگی اور جہاں حق تعالیٰ چاہیں وہاں بارش ہوگی جہاں حق تعالیٰ نہ چاہیں وہاں پر بارش نہیں ہوگی۔ یہ تمام اختیارات حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں اور حق تعالیٰ ہی بارش کے برسانے والے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے :-

وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ (القرآن)

اور وہی بارش برساتا ہے۔

تو یہ بات ظاہر ہے جو خالق کائنات بارش برساتا ہے۔ وہی جہاں چاہے گا برسانے گا اور جہاں نہ چاہے گا وہاں نہ برسانے گا اور اسی کے حکم سے بارش برستی ہے اور اسی کے حکم سے بارش رکتی ہے۔ مخلوق میں سے کسی کا بارش کے برسانے اور روکنے پر ذرہ بھر اختیار نہیں۔ رضا خانی اہل بدعت کا یہ فاسد عقیدہ کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے جب آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو فوراً بارش مدرسہ کے اندر برسنا بند ہو گئی اور مدرسہ کے باہر موسلا دھار بارش برستی رہی۔ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

إِنِّي مَنَعْتُكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا

يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا

يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ -

(الفتح الربانی صفحہ ۳۲۱)

اس عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ :-

تو کب تک خدا کے پیدا کئے ہوؤں کو خدا کے اختیارات میں شریک سمجھتا رہے گا ؟ تجھ پر یہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے اختیار میں نہ نفع دینا ہے نہ نقصان خواہ وہ خدا کا کتنا ہی محبوب ہو خدا کی خدائی میں یعنی خدائی اختیارات میں کوئی شامل نہیں -

اب قرآن کریم کا بھی ارشاد ملاحظہ فرمائیں :-

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ شَيْئًا وَلَا نَضُرُّكُمْ (پ)

ترجمہ :- ”کہہ دو میں نہ تمہارے کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں ، اور نہ کسی بھلائی کا“

قرآن کریم کے ارشاد سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ خالق کائنات ہی تمام کے تمام اختیارات کے مالک ہیں اور مخلوق کو کچھ اختیار نہیں اور جو خود پیدا کئے گئے ہوں وہ اختیارات کے مالک کیسے بن سکتے ہیں -

شیخ جبیلانیؒ کی نسبت سے معاف کر دیا؟

بغداد کے علماء میں سے ایک عالم فاضل نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد جمعہ تلاذہ قبرستان کی طرف فاتحہ خوانی کے لئے نکلے۔ راستہ میں ایک سیاہ سانپ دیکھا تو اسے اپنے عصا سے مار ڈالا۔ تھوڑی دیر کے



بعد اسے ایک لمبے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا تو اچانک نظروں سے غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر شاگرد حیران ہو گئے کہ کچھ دیر بعد دیکھا کہ استاد صاحب ایک عمدہ لباس پہنے آ رہے ہیں۔ آگے بڑھ کر استقبال کیا اور احوال اور لباس کے متعلق دریافت کیا استاد صاحب فرمانے لگے کہ جب مجھ پر غبار چھایا تو جتن پکڑ کر ایک جزیرہ میں لے گئے۔ پھر دریا میں مجھے غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک ننھی تلوار ہاتھ میں لے دستخت پر کھڑا ہے اور اس کے سامنے ایک نوجوان مقتول پڑا ہے۔ جس کا سر زخمی ہے اور جسم پر خون بہہ رہا ہے۔ میرے متعلق سوال کیا کہ یہ کون ہے۔ جنوں نے کہا یہی قاتل ہے اس نے میری طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور کہا: اے شہر کے استاد تو نے اس نوجوان کو ناحق کیوں قتل کر دیا ہے۔ میں نے انکار کیا اور کہا خدا کی قسم میں نے اسے قتل نہیں کیا۔ آپکے خادموں نے مجھ پر افترا باندھا ہے۔ انہوں نے بادشاہ سے عرض کی کہ اس کے ہاتھ کا خون سے لہوٹا ہوا عصا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے ہی قتل کیا ہے۔ دیکھا تو بھلا کو واقعی خون لگا ہوا تھا۔ مجھ سے اس خون کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا، اس سے تو میں نے ایک سانپ کو مارا ہے اور یہ اس کا خون ہے۔ بادشاہ کہنے لگا ارے جاہل وہ سانپ یہی میرا بیٹا ہے۔ یہ سنتے ہی ہٹکا بٹکا رہ گیا۔ پھر قاضی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا یہ شخص اپنے قاتل ہونے کا اقرار ہی ہے۔ تم اس کے قتل کا حکم دے دو۔ قاضی نے



میرے قتل کا حکم دیا۔ بادشاہ تلوار کھینچ کر منہ پر دار کرنے لگا تو میں اپنے دل میں اپنے شیخ استاد حضرت غوث اعظم کی طرف ملتجی ہوا اور مدد طلب کی۔ فوراً ایک نورانی مرد نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہنے لگا اس شخص کو قتل نہ کیجیو یہ تو سلطان الاولیاء شیخ عبد القادر جیلانی کا مرید ہے۔ اگر وہ اس کے سبب تم پر عتاب فرمائیں گے تو تم کیا جواب دو گے۔ آپ کا نام سنتے ہی اس نے تلوار ہاتھ سے ڈال دی اور مجھے کہا اے شہری استاد میں نے حضرت غوث اعظم کے ادب و تعظیم کی خاطر تجھے اپنے بیٹے کا قصاص معاف کیا۔ اب تم ہی اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کے لئے معفرت کی دُعا مانگو۔ پھر اس نے مجھے یہ خلعت پہنا کر اُن جنوں کے ساتھ رخصت کر دیا جو مجھے وہاں لے کر گئے تھے۔ وہ اس مکان میں چھوڑ کر میری نظر سے غائب ہو گئے۔

رضی اللہ عنہ سیدی الغوث الاعظم

(تفہیم النیاط صفحہ ۷۶ تا ۷۸)

حضرات گرامی! رضا خانی اہل بدعت نے واقعہ مذکور اس لئے پیش کیا ہے تاکہ عوام کا لالہ عام یہ سمجھیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا جنات پر بھی قبضہ ہے اور تمام جنات اور ان کا بادشاہ بھی حضرت شیخ جیلانی کے نام سے کانپتے ہیں جیسا کہ اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ جیلانی رحمہ کے ایک مرید نے سیاہ سانپ کو مار ڈالا اور جنات اس سانپ کے قاتل کو پکڑ کر بادشاہ جنات کے پاس لے گئے اور جب بادشاہ جنات نے قتل کا بدلہ لینے کے لئے تلوار اٹھائی تو آواز آئی کہ یہ شخص حضرت شیخ کا مرید ہے اسے کچھ نہ کہا جائے



دور حضرت شیخ جیلانیؒ صلی المسکک ہیں، وہ اپنے جلال سے تمام جنات کو تباہ و برباد کر دیں گے تو بادشاہ جنات نے اس جن کے قاتل کو معاف کر دیا۔ تو قاتل نے دل میں حضرت شیخ جیلانیؒ کو پکارا۔ تو فوراً ایک کورانی شکل والے بزرگ نمودار ہوئے اور انہوں نے بادشاہ کو کہا کہ یہ شخص جس کو تم جن کے بدلہ میں قتل کرنا چاہتے ہو یاد رکھو یہ حضرت شیخ جیلانیؒ کا مرید ہے اس کو ہرگز قتل نہ کرنا ورنہ حضرت شیخ جیلانیؒ تمہیں تباہ و برباد کر دیں گے۔ بادشاہ جنات نے اتنی بات سنی اور اسے چھوڑ دیا اور کہا تم کو حضرت شیخ جیلانیؒ کی نسبت سے معاف کر دیا اور تم ہی اس مقتول جن پر سنہار جنازہ پڑھو اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرو اور یہ بھی عجیب نقطے کی بات ہے کہ رضا فانی مذہب میں جنات کا جنازہ انسان پڑھتے ہیں اور یہ کیسا من گھڑت قصہ ہے۔ صرف اور صرف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق یہ ثابت کرنا ہے کہ ان کا نام لینے سے مصیبت دور ہو جاتی ہے جو کہ سراسر باطل ہے۔

حضرت شیخ جیلانیؒ کے مرید کے متعلق یہ عقیدہ بھی اہل بدعت کا فاسد ہے کہ اس نے سانپ کو مارا جس جسم کی پاداش میں جنات اسے پکڑ کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے حالانکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

اقتل موزی قبل الاذا۔ (الحديث)

”موزی کو قتل کرو تکلیف دینے سے پہلے۔“

یہ کیسے مان لیں کہ جس کے قتل کا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم فرمائیں اور اس کے قتل پر قصاص لیا جائے۔ بس یہ اہل بدعت کی یادہ گوئی ہے۔ کیونکہ انہوں نے کبھی عقلمندی کی کوئی بات نہیں کی۔ کیونکہ یہ شرک و بدعت کے پوجاری ہیں۔ جس کے سبب ان پر حق تعالیٰ کا عذاب نازل ہے۔



## بزرگ دل کی بات جانتے ہیں؟

شیخ المشائخ بنی العلماء بدیع الدین ابوالقاسم خلف بن حیا شافعی نے ۶۰۵ھ میں بیان کیا ہے کہ شافعی زمانہ ابو عمرو عثمان بن اسماعیل نے مجھے بغداد میں بھیجا تاکہ میں ان کے لئے منہ امام احمد بن حنبلہ کا نسخہ حاصل کروں۔ جب میں بغداد میں آیا تو میں نے لوگوں کو شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ذکر پر فریفتہ پایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ شخص ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے تو میرے دل کی بات مجھے بتا دے گا۔ پھر میں نے خلافِ مادت صورت سوچی اور اپنے جی میں کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں اور ان سے سلام کہوں تو وہ میرے سلام کا جواب نہ دیں بلکہ مجھ سے منہ پھیر لیں اور اپنے خادم سے کہیں کہ اس آنے والے شخص کے قدم (جاٹے بے مواز مسرت کے مطابق چھو مارے گا ٹکڑا اور شہد ایک ایک دانگ کالاڈ جو نہ دانہ بھر زیادہ اور نہ دانہ بھر کم ہو۔ جب خادم یہ دونوں چیزیں شیخ کے پاس لے آئے تو وہ بیشتر اس کے کہ میں ان سے سوال کروں کہ اپنی کلاہ مجھے پہنا دیں اور میرے سلام کا جواب دیں یہ جی میں ٹھان کر میں فوراً اٹھا اور شیخ کے مدرسے میں آیا۔ میں نے ان کو محراب میں بیٹھ پایا۔ انہوں نے میری طرف اس طرح نگاہ کی جس سے میں سمجھ گیا کہ ان کو ان تمام باتوں کا علم ہے جو میں نے دل میں ٹھان رکھی تھیں۔ میں نے ان سے سلام کہا۔ انہوں نے



میرے سلام (کا) جواب نہ دیا بلکہ مجھ سے اپنا منہ پھیر لیا اور اپنے خادم سے کہا کہ اس آنے والے شخص کے قدم کے مطابق چھو ہارے کا ایک ٹکڑا اور شہد ایک ایک دانگ کا لالہ جو نہ دانہ بھر زیادہ اور نہ دانہ بھر کم ہو۔ اللہ کی قسم شیخ نے وہی الفاظ دہرائے جو میرے دل میں تھے اور ان میں سے کوئی بھی نہ چھوڑا۔ جب خادم آگیا اور اس نے میری کلاہ لی اور اس میں چھو ہارے کا ٹکڑا رکھا تو وہ کلاہ گویا اس ٹکڑے کے لئے قالب تھی اور شہد میرے آگے پیش کیا گیا۔ پھر شیخ نے اپنی کلاہ مجھے پہنا دی اور میرے سلام کا جواب دیا اور مجھ سے فرمایا، اے خلف تو یہ سب چاہتا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے آپ کی خدمت میں قیام کیا اور آپ سے علم پڑھا اور حدیثیں سُنیں۔

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم - صفحہ ۱۱۴-۱۱۵)

اس واقعے سے رضا خانی اہل بدعت کا مقصد یہ ہے کہ ہر ایک یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دلوں کی باتوں سے واقف ہیں، جو بات بھی انسان کے دل میں کھٹکتی ہے حضرت پیر صاحب اس سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔ غرض جو کوئی اپنے دل میں جو بات سوچ کر جاتا حضرت پیر صاحب دیے ہی کر دکھاتے جیسا کہ واقعہ مذکور میں ایک بناؤٹی قصبے کا سہارا لیا گیا ہے۔ اہل بدعت نے بناؤٹی قصبے پیش کرتے وقت ذرہ بھر نہیں سوچا کہ کیا جو ہم حضرت پیر صاحب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ کیا یہ ان کی تعلیمات کے خلاف تو نہیں؟ لیکن جن کی کھوپڑیاں شرک کے موزی جراثیم سے گندی ہو چکی ہوں ان کو ایسی باتوں کا کب احساس ہو سکتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔



”اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ“

ترجمہ: ”بے شک اللہ ہی سینوں کے راز سے واقف ہیں۔“

معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ ہی دلوں کی بات کو جاننے والے ہیں۔ یہ صاف  
خداوندی ہے۔ حق تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ہو سید کے راز سے ہرگز واقف نہیں  
ہو سکتا۔

اہل بدعت سے سوال ہے کہ اگر کوئی شخص گونگا ہو اور وہ بغداد شریف حضرت  
پیر صاحب کی خانقاہ پر چلا جائے اور دل میں اپنی حاجت پیش کرے تو کیا حضرت پیر  
صاحب اس کے دل کی بات کو سمجھ جائیں گے۔ ہرگز نہیں سمجھیں گے۔  
جب صاحب قبر سائل کی بات ہی نہیں سمجھے گا تو اس کا سوال کیسے پورا کرے  
گا۔ اسی لئے شریعت اسلامیہ کے مطابق ہر ایک یہی عقیدہ رکھے کہ حق تعالیٰ  
ہی سینوں کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ جو بات بھی انسان کے دل میں  
ہم اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہیں۔ حتیٰ کہ جو گونگا بھی حق تعالیٰ کو اپنے  
دل میں پکارتا ہے اللہ اس گونگے کے دل کی بات کو جاننے والے ہیں اور  
اسی ذات پاک کے قبضہ و کنٹرول میں تمام مخلوقات کے دل ہیں۔ جس طرف  
چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔

رضا خانی اہل بدعت کا یہ عقیدہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ  
دلوں کی بات جاننے والے ہیں یہ قرآن کے بھی خلاف ہے اور نبی علیہ السّلوٰۃ  
والسّلام کے فرمان کے بھی خلاف ہے۔

یاد رہے کہ جس کا عقیدہ قرآن و حدیث سے متصادم ہو گا وہ فی النار  
ہو گا۔



## شیخ عبید القادر جیلانیؒ نے خدا کے ساتھ کیا کیا؟

شیخ شہاب الدین سروردی رضی اللہ عنہ جو سلسلہ سروردیہ کے امام ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ حضور دعا فرمائیں میرے لڑکا پیدا ہو۔ آپ نے لوح محفوظ میں دیکھا۔ اُس میں لڑکی مرقوم تھی۔ آپ نے فرمادیا کہ تیری تقدیر میں لڑکی ہے۔ وہ بی بی سُن کر واپس ہوئیں۔ راستہ میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ آپ کے استفسار پر انہوں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضور (شیخ عبید القادر جیلانیؒ) نے ارشاد فرمایا جاتیرے لڑکا ہوگا مگر وضع حمل کے وقت لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ بی بی بارگاہِ غوثیت میں اس مولود کو لے کر آئیں اور کہنے لگیں حضور لڑکا مانگوں اور لڑکی ملے۔ فرمایا: یہاں تولاد۔ اور کبڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا: دیکھو تو یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ دیکھا تو لڑکا۔ اور وہ یہی شیخ شہاب الدین سروردی علیہ الرحمۃ تھے۔ آپ کے حلیہ مبارک میں ہے کہ آپ کی پستان مثل عورتوں کے تھیں۔ (باغ فردوس صفحہ ۷۷)

قارئین محترم! اس باطل واقعہ کو ذکر کرنے سے رضا خانی اہل بدعت کا مطلب یہ ہے کہ عوام کا لانا محض شیخ جیلانیؒ کو مختارِ کل سمجھیں۔ جیسا کہ ذکر ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ حضرت شیخ جیلانیؒ کے والد محترم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ حضرت جی دعا فرمائیں کہ میرے لڑکا پیدا ہو۔ جب آپ نے لوح محفوظ پر نظر اٹھائی تو فرمایا کہ تیری تقدیر میں



لوح محفوظ پر لڑکی لکھی ہوئی ہے تو یہ عورت مجھ سے ہو کر واپس آرہی تھی کہ راستے میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت پیر صاحب نے دریافت کیا تو اس عورت نے تمام واقعات بتائے تو حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ باتیرے لڑکا پیدا ہوگا۔ جب ولادت ہوئی تو لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ عورت بچے کو اٹھا کر حضرت پیر صاحب کی خدمت میں لائی اور عرض کی کہ حضرت میں آپ سے لڑکا مانگوں اور لڑکی لے۔ آپ نے فرمایا قریب لاؤ۔ جب لایا گیا تو حضرت پیر صاحب نے لڑکی سے کپڑا اٹھایا تو ساتھ ہی فرمایا کہ دیکھو تو نہی یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ جب دیکھا تو لڑکا۔ اور یہ وہی لڑکا تھا جو بعد میں حضرت شیخ شہاب الدین سروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ایک ولی کامل مشہور ہوا اور اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین کی جنس تبدیل ہونے سے ان کے پستان مثل عورتوں کے تھے۔

لعنة الله على الكاذبين -

اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں دینے کی فیکٹری حق تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ وہ ذات جسے چاہے لڑکے عطا کریں اور جسے چاہے لڑکیاں عطا کریں اور جسے چاہے جڑ دیں دے اور جسے چاہے محروم رکھے اور جسے چاہے بانجھ رکھے۔ یہ تمام اختیارات حق تعالیٰ کو حاصل ہیں۔ وہی ذات مختارِ کل ہے۔ جس کسی کا یہ عقیدہ ہو کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مختارِ کل ہیں وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے۔ رضا خانی اہل بدعت سے سوال ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی وفات کے بعد جنس تبدیل کرنے پر کس کی ڈیوٹی ملے گی ہوئی ہے یا کہ وہ اپنی قبر میں بھی جنس تبدیل کرنے کے ذرائع سے انجام دے رہے ہیں۔ بصورت دیگر حضرت



شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی پیدائش سے پہلے جنس تبدیل کرنے پر مہمور تھا۔

## دلی نے موت کو خواب سے بدل دیا

ایک سوداگر نے مال تجارت خرید کر اپنے شیخ حضرت حماد دہاس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفر کی اجازت چاہی۔ آپ نے مراقبہ کیا اور  
روح محفوظ کو دیکھ کر فرمایا: اس سفر میں تمہارے جان و مال کا اندیشہ  
ہے، میں اجازت نہیں دیتا۔ اس کے بعد وہ سوداگر بارگاہِ غوثیت  
میں حاضر ہوتا ہے اور سفر کا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔ حضور غوث پاک  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے شیخ حضرت حماد دہاس  
نے سچ فرمایا۔ مگر میں اجازت دیتا ہوں۔ مختصر یہ کہ وہ سوداگر  
مال لے کر روانہ ہو جاتا ہے اور وہاں اسے نفع کثیر ہوتا ہے۔  
واپسی میں ایک جگہ قافلہ قیام کرتا ہے۔ شب میں یہ سوداگر خواب  
دیکھتا ہے کہ رہزنوں نے تمام قافلہ کو لوٹ لیا اور اسے ذبح کر  
ڈالا۔ معاً اس کی آنکھ کھل جاتی ہے کہ تمام مال و اسباب پاس  
رکھا ہے۔ گلے پر ہاتھ پھیرتا ہے تو صحیح و سالم پاتا ہے مگر ہاتھ خون  
میں بھر جاتا ہے۔ غرض شہر کے قریب پہنچ کر خیال کرتا ہے کہ پہلے  
میں اپنے شیخ حضرت حماد دہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں  
حاضر ہوں۔ یا حضور پر نورؐ نہایت ناخوش، عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ  
سلمے سے اس کے شیخ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو حضور  
غوث پاکؒ ہی کی خدمت میں حاضر ہو کہ انہوں نے ستر بار بارگاہِ  
الہی میں تیرے لئے دعا کر کے قضا کو خواب میں بدل دیا۔ بارگاہِ غوثیت

میں یہ شخص حاضر ہوتا ہے اور قبل اس کے کہ کچھ عرض کرے۔  
خود ہی حضور فرماتے ہیں کہ تمہارے شیخ نے سچ فرمایا۔ بے شک ہم  
نے ستر بار بار گاہ الہی میں دعا کر کے تمہاری موت کو خواب سے بدلا  
ہے۔ (بارخ فردوس - صفحہ ۲۷۲-۲۷۳)

قارئین کرام! رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ  
موت کے حکم کو منسوخ کر دیتے ہیں اور جسے خدا تعالیٰ مارنا چاہے تو  
شیخ جیلانیؒ اس کو کبھی نہیں مرنے دیتے اور یہاں تک کوشش کریں گے  
کہ اپنے مرید کی موت کو خواب میں بدل دیں گے۔ اس من گھڑت واقعہ کو  
ذکر کرنے سے رضا خانی اہل بدعت کا مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ ہر وقت  
اولیائے کرام کے پیش نظر ہوتی ہے۔ اور اولیائے کرام تحت الشرحی سے لے  
کر فوق العرش تک دیکھتے ہیں۔ خصوصاً حضرت شیخ عبد القادر جیلانی  
رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اہل بدعت کا یہ عقیدہ کہ وہ موت کو خواب میں بدل  
دینے کا اختیار رکھتے ہیں جیسا کہ ذکر ہے۔

حضرات گرامی! ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور کوئی بھی موت  
سے بھاگ نہیں سکتا۔ موت اٹل ہے۔ ہر حال میں آتی ہے۔ مخلوق میں سے  
کوئی بھی کسی کی موت کا وقت تبدیل نہیں کر سکتا۔ موت مقررہ وقت پر  
آتی ہے صرف۔

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (پ)

ترجمہ: ”اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور  
عظمت والا ہے۔“

جو کوئی حضرت شیخ جیلانیؒ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ وہ صاحب



اختیار میں حتیٰ کہ موت کو بھی خواب میں بدل دینے کا اختیار رکھتے ہیں وہ بہت بڑا لعین ہے۔ جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے برگزیدہ گروہ کو یہ اختیار نہیں رہا کہ وہ کسی کی موت کو خواب میں بدل دیتے تو اولیائے کرام خصوصاً حضرت شیخ صاحب کو یہ اختیار کہاں سے مل گیا کہ وہ موت کو خواب میں بدل دیں۔ اس قسم کی بے بنیاد باتوں سے حضرت پیر صاحب کا مختار کمال ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ یہ رضا خانی اس قدر بے غیرت ہو چکے ہیں کہ جنہوں نے دین اسلام کو موم کی نالک سمجھا ہوا ہے کہ جیسے چاہا موڑ لیا ورنہ ہر ایک ذمی شعور پر واضح ہے ہر مسئلہ میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن موت ایک ایسی اٹل ہے کہ جس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں اور خالق کائنات کے سوا مخلوق میں سے کسی کو قدرت نہیں کہ وہ کسی کی موت کو خواب میں بدل دے۔ جو خود سو جائیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم سونے کے بعد اٹھیں گے یا نہیں وہ دوسروں کی موت کو خواب میں بدلنے میں کیسے قوت رکھتے ہیں۔ نیز جن کو آتا بھی معلوم نہ ہو کہ ایک قدم اٹھا ہے اور دوسرا قدم اٹھے گا یا نہیں۔ یا ایک سانس لیا ہے اور دوسرا سانس آئے گا یا نہیں۔ تو اس کے متعلق یہ باطل عقیدہ قائم کیا جائے کہ وہ صاحب اختیار ہیں اور موت کو خواب میں بدل دینے کا اختیار رکھتے ہیں وہ مولوی احمد رضا خان بدایونی غنیمت اللہ علیہ کا امتی تو ہو سکتا ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلائے کا قطعاً مستحق نہیں۔

رضا خانی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ جو عقیدہ ہم نے اپنا یا ہوا ہے کیا ایسا عقیدہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے ملتا ہے ہرگز نہیں ملتا۔

رضا خانیو! نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین پر عمل کرو اور احمد رضا بدایونی



کی پیروی چھوڑ دو۔ نجات پاؤ گے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا :-

لا فلاح للذی یتبع الکتاب والسنۃ۔

(الفتح الربانی - صفحہ ۲۶۷)

## ولی نے ہاتھ بڑھا کر مرید کا ستر ڈھانک دیا؟

صنوبر پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا ستر کھل جائے تو میں وہیں سے ہاتھ بڑھا کر اس کا ستر ڈھانک دوں۔ اور فرماتے ہیں کہ قیامت تک جو کوئی ہمارے سلسلے میں داخل ہوا اور اپنے آپ کو ہمارا مرید کبھی بیشک وہ ہمارے مریدوں میں داخل ہے ہمیشہ ہم اس کے حامی و ناصر و دستگیر ہیں۔ مرتے وقت اس کو توبہ کی توفیق ملے گی۔ (بابخ فردوس صفحہ ۲۸)

قارئین محترم! رضا خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کا ستر کھل جائے یعنی وہ ننگا ہو جائے خواہ وہ مشرق و مغرب ہی میں کیوں نہ ہو۔ حضرت شیخ صاحب کا آنا لمبا ہاتھ ہے کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بٹھائے ہاتھ لمبا کر کے اپنے مرید کے ستر کو ڈھانک دیتے ہیں اور فرمایا قیامت تک جتنے لوگ بھی ان کے مرید ہوں گے وہ ان کی دستگیری فرماتے رہیں گے اور کوئی مرید بھی بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔

اس کذب بیانی پر ہم رضا خانیوں کو بدیہ اخلاص پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ تمنا ای ان شرک کے بجا ریوں کو کروٹ کروٹ پر عذاب دے



تاکہ ان کو معلوم ہو جائیگا کہ جس طرح ہم نے دنیا میں دین اسلام کا نقشہ بکھڑا  
 تھا آج اللہ نے ہمارے چہروں کو بکھڑا دیا ہے اور حجامت کے دن اللہ  
 اس قسم کے بد بخت لوگوں پر نظرِ شفقت ہرگز نہیں فرمائیں گے کہ جنہوں  
 نے اپنی نفسانی خواہشات کی بنا پر دین اسلام میں اختراعات پیدا کر دیں  
 رضا خانیوں سے سوال ہے کہ کیا اولیائے کرام اسی قسم کے کام  
 پر مغموم ہوتے ہیں اور دنیا میں ان کے آنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اپنے  
 مریدوں کے ستر ڈھانکتے رہیں۔ یہ وہ منال اور منفل رضا خانی فرقہ ہے  
 جو اپنے کو حضرت پیر صاحب کا محب صادق بھی کہتے ہیں اور آٹے دن  
 نئے نئے نمونے کے جھوٹ تراش کر اس ولی کامل کی طرف منسوب  
 کر کے اپنے کو کامیاب بھی تصور کرتے ہیں کہ ہم ہی اصلی اہل سنت ہیں  
 اور اس ولی کامل کے نام پر اہل بدعت لاکھوں روپے جو گیا رہویں کی شکل  
 میں ہضم کرتے ہیں اور پھر حنبلی المسک ولی کامل کی شان میں شدید توہین  
 بھی کرتے ہیں۔

### شیخ عبد القادر جیلانیؒ کھڑا کر دے گا؟

رضا خانی عقیدہ ہے کہ جو شخص شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا مرید ہو اور وہ ٹھوکر  
 کھا جائے تو شیخ جیلانیؒ اس کو پکڑ کر سیدھا کر دیں گے۔  
 عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

ارشادِ غوثیت ہے کہ قیامت تک جو کوئی میرے سلسلے والوں میں  
 سے ٹھوکر کھائے گا میں اس کو سنبھال لوں گا اور ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر  
 دوں گا۔ (بارخِ فردوس صفحہ ۲۸)



مذہب اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ مخلوق کو کوئی اختیار نہیں۔ سب کے سب اختیارات ربِّ ذوالجلال کو حاصل ہیں اور سب کائنات اس کی غلام ہے اور وہ تمام کائنات کا مالک و مختار ہے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو:-

کل من یرى الضر والنفع من غیر اللہ عز وجل فلیس یعبد له هو عبد من رای ذلک منه۔  
(الفتح الربانی - صفحہ ۱۶۵)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ:-

”جو شخص نفع اور نقصان کو اللہ کے سوا کسی اور ذات کی طرف سے سمجھتا ہے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے بلکہ وہ اسی کا بندہ بن چکا ہے جس پر اس کا بھروسہ اور اعتماد ہے اور جس سے وہ امیدیں رکھتا ہے“

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مشکل کشا و حاجت روا و مختارِ کل سمجھنے والوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ حضرت شیخ صاحب تو کچھ حکم دیں اور تم ان کے حکم کے خلاف ان ہی کے نام پر شرک بھی کرو اور پھر ان کو ولی کامل ماننے کا منافقانہ دعوٰی بھی کرتے رہو۔

تعجب ہے تمہاری بے ثمری پر کہ حضرت شیخ نے مذکورہ بات ہرگز نہیں فرمائی اور تم نے حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دی۔  
حضرت شیخ نے فرمایا:-

اطلبوا حوائجکم من الحق عز وجل لا من خلقه۔  
(الفتح الربانی - صفحہ ۹۹)

ترجمہ:- ”اپنی حاجتیں صرف خدا ہی سے مانگو۔ اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق



سے نہ مانگو۔

لا مبدء ولا محدث في دين الله عن رجل شيئا  
لم يكن - (الفتح الرباني - صفحہ ۳۲۱)

اللہ تعالیٰ کے دین میں ایسی نئی باتیں شامل نہ کرتے رہا کہ وہ  
جن باتوں کا وجود قبل ان دسٹ میں نہ ہو۔

### ولی نے موت کو منسوخ کر دیا

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اولیات کرام موت کو منسوخ کرنے پر قدرت  
کاملہ رکھتے ہیں۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

امام عارف بالله سید محمد الوداب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب  
مستطاب لواقع الانوار میں حالات حضرت شیخ محمد شریعتی قدس سرہ  
میں لکھتے ہیں :-

لما ضعف ولده احمد واشرف على الموت و  
حضرت عزرائیل لقیقن روحه قال له الشيخ  
ارجع الى ربك فراجعہ فان الامر نسخ فراجع  
عزرائیل وشفی احمد من تلك الضغنه وعاش  
بعد هاتلثین عاما۔

ترجمہ :- جب ان کے صاحبزادے ناتواں ہو کر قریب مرگ ہوئے اور  
حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے  
حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف اپس  
جائیے۔ اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے عزرائیل

علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے۔ صاحبزادے نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس سال زندہ رہے۔

(عزنان شریعت - صفحہ ۱۵۵)

قارئین کرام! واقعہ مذکور سے رضا خانی اہل بدعت یہ عقیدہ کہتے ہیں کہ اویس نے کرام مختار کل ہیں جتنی کہ اس قدر وسیع اختیارات کے مالک ہیں کہ شیخ محمد شریعتی کا لڑکا احمد جب بسترِ علالت پر تھا تو حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم خداوندی کے مطابق حضرت شیخ کے بیٹے احمد کی روح قبض کرنے آئے تو حضرت شیخ محمد شریعتی نے ڈانٹ ڈپٹ کی اور حضرت عزرائیلؑ کو کہا کہ واپس جاؤ۔ اپنے رب سے پوچھ لو کہ موت کا وقت منسوخ ہو چکا ہے۔ حضرت عزرائیلؑ شیخ محمد شریعتی سے سخت دُست الفاظ بن کر واپس اپنے رب کے پاس پلٹ گئے اور صاحبزادے نے مزید تیس سال زندہ رہے۔ اب اس بے بنیاد واقعہ سے چند باتیں زیرِ طلب ہیں:-

۱- جب حضرت عزرائیلؑ حق تعالیٰ کے حکم سے روح قبض کرنے آ رہا ہے تو شیخ محمد شریعتی کہتے ہیں کہ اے عزرائیلؑ واپس چلے جاؤ اور اپنے رب سے پوچھ لو کہ موت کا حکم منسوخ ہو چکا ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم اس قدر ناقص ہے کہ جس کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ (العیاذ باللہ) شیخ کے لڑکے احمد کی موت کا وقت منسوخ ہو چکا ہے اور میں عزرائیلؑ کو حکم دے رہا ہوں کہ جاؤ شیخ محمد شریعتی کے لڑکے احمد کی روح قبض کرو۔

۲- رضا خانی اہل بدعت کے اس عقیدے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ شیخ محمد شریعتی کا علم کامل اور حق تعالیٰ کا ناقص۔ العیاذ باللہ۔



۲۔ اس عقیدے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ بندے کا حکم خدا تعالیٰ پر چلتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

۳۔ اس عقیدے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے روح قبض کرنے کے لئے ایک بندہ دل فرشتے کو مقرر کیا ہے جو شیخ کے تحت دست الفاظ سن کر واپس آگیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

حضرات گرامی! اہل بدعت کا دلی کامل پر خالص افتراء ہے۔ ادلیا سے کلام سے اس قسم کی کوئی بات جو خلاف شریعت ہو قطعاً صادر نہیں ہوتی اور یہ واقعہ کسی معتبر کتاب سے ہرگز ثابت نہیں۔

علاوہ ازیں اگر مخلوق میں سے کسی کو کچھ اختیارات حاصل ہوتے تو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور حاصل ہوتے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا بیٹا حضرت ابراہیم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ مبارک پر کھیل رہا تھا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحت جگر کی روح قبض کی۔ اگر مخلوق میں سے کسی کو کچھ اختیار ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اختیار سے اپنے پیارے بیٹے حضرت ابراہیم کی موت کو منسوخ کر دیتے لیکن جب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کے منسوخ کرنے کا کچھ اختیار نہیں تو پھر امتی کو اختیار کا ڈپو کہاں سے مل گیا کہ اس نے حضرت عزرائیل کو واپس لوٹا دیا۔

صاف بات یہ ہے کہ جو اپنی موت و حیات کو منسوخ کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تو وہ دوسروں کی موت کو کیسے منسوخ کر سکتا ہے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-



لَا تَسْأَلُ الْخَلْقَ شَيْئًا فَاِنَّهُمْ عَجْزٌ فَقَرَاءُ لَا  
يَمْلِكُونَ لَا نَفْسَهُمْ وَلَا لغيرِهِمْ ضَرًّا و  
لَا نَفْعًا۔ (الفتح الربانی صفحہ ۱۵۸)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ :-

خدا کی پیدا کی ہوئی کسی مخلوق سے کوئی سوال نہ کر۔ کیونکہ وہ خود  
اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز اور فقیر ہیں۔ ان سے کوئی چیز نہ مانگ  
انہیں اپنے لئے نہ کسی نفع اور نقصان حاصل کرنے کا اختیار ہے  
نہ کسی دوسرے کو نفع و نقصان پہنچانے کا اختیار ہے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ تو  
اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں تک عملی نمونہ بن کر پہنچانے کے لئے آتے ہیں۔ اپنی  
بادشاہی قائم کرنے کے لئے نہیں آتے بلکہ خدا تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرتے ہیں۔

## مختارِ کل اللہ ہی ہے

وَقُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ  
يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
سَيَقُولُونَ بَلٰ اِنَّهَا قَائِمٌ تَحْمِلُونَ۔ (پک)

ترجمہ :- ”آپ (ان سے) پوچھئے کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی  
حکومت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ  
نہیں دے سکتا۔ اگر تم جانتے ہو وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ (یہ  
سب صفتیں) اللہ ہی کی ہیں۔ آپ کہیے کہ پھر تم کہاں سے جادو  
کئے جاتے ہو؟“



یعنی مسحور و مدبوس ہو کر ان تمام مقدمات کو ماننے کے بعد (حقیقت  
توحید کو نہیں سمجھتے۔ آیت مذکور سے ثابت ہوا کہ مختار کل اللہ تعالیٰ ہی کی  
ذات ہے۔

## حُسنِ کاشیدائی؟

خواجہ غلام فرید کا ملفوظ ملاحظہ فرمائیے اور رضا خانی اہل بدعت کی عقل کا  
ماتم کیجئے کہ بات کر کے دقت یہ نہیں سوچتے کہ جو کچھ ہم اگل رہے ہیں کیا اس میں  
اولیائے کرام کی گستاخی تو نہیں ہو رہی۔  
عبارت ملاحظہ ہو:-

حضرت شیخ روز بہان بقلی قدس سرہ کا شمار بھی مشائخ کبار میں ہوتا  
ہے۔ ایک دفعہ آپ کا گزر ایک سرائے کے قریب سے ہوا۔ سرائے  
کے اندر ایک ماں اپنی حسین و جمیل بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ بیٹی سرائے  
سے باہر نہ جانا ایسا نہ ہو کہ تمہارے حُسن کا بازار کم ہو جائے اور  
تا کہ تیرے خریدار مشتاق نہ ہو جائیں۔ شیخ روز بہان بقلی نے باہر  
سے جواب دیا کہ حُسن کہاں چھپ سکتا ہے خواہ تم اسے ہزار پردوں  
میں چھپاؤ لیکن حُسن ظاہر ہو کر رہے گا اور عاشقوں کے دلوں  
کو کباب کر کے چھوڑے گا۔

(مقابیس المجالس۔ صفحہ ۴۱۳)

حضرات گرامی! اہل سنت و جماعت علمائے دلیو بند کا عقیدہ ہے کہ حضرت  
شیخ بہان بقلی رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل ہیں اور یہ رضا خانیوں کا ایک ولی کامل کے  
خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اہل بدعت سے

اولیائے کرام کے خلاف اس قسم کی مکروہ حرکات اکثر صادر ہو جایا کرتی ہیں اور اس مکروہ کاروبار کو اہل بدعت اپنی کامیابی اور دین کی خدمت سمجھتے ہیں مذکورہ بات کو ایک اللہ کے دوست کی طرف منسوب کرنا ولی کامل کی شان میں سنگین گستاخی ہے۔ حق تعالیٰ ہر ایک کو اولیائے کرام کی گستاخی سے محفوظ رکھے۔

### عشق کا انجام کیا ہوتا ہے؟

حضرت شیخ امجدی فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے راستے میں ایک نہایت بہی چین و جمیل عورت ملی۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر روک گئے میں نے اس سے کہا کہ تو نے میرے دل و دماغ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میری بھی یہی حالت ہے لیکن میری ہمیشہ ہے وہ اس قدر خوبصورت ہے کہ اگر آپ اسے دیکھ لیں تو مجھے معمول جائیں گے۔ میں نے کہا۔ وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آپ کے پیچھے کھڑی ہے۔ جب میں نے پیچھے کی طرف دیکھا تو اس عورت نے اس زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا کہ چہرہ لال ہو گیا اور کہنے لگی کہ کذاب بطل دل میرے ساتھ لگاتے ہو اور دیکھتے اور کو ہو۔

(مقابلہ النجاس - صفحہ ۹۹)

قارئین کرام! واقعہ مذکور ولی کامل حضرت شیخ امجدی رحمۃ اللہ علیہ سے قطعاً منقول نہیں۔ یہ اہل بدعت کا جھوٹ ہے۔ اولیائے کرام کی طرف اکاذیب کو منسوب کرنا یہ رضا فانی اہل بدعت کا ہی طرہ امتیاز ہے۔ یہ اہل بدعت کی کمال وسیلہ النظر فی ہے ورنہ عام مسلمان تو اس قسم کی ناپاک جہارت بالکل نہیں کر سکتا۔ جب ہی کسی نے شریعت اسلامیہ کے خلاف مکروہ کردار ادا کیا، تو



رضا خانی اہل بدعت اپنی مثال آپ رہے۔ حالانکہ رضا خانی کتب سے اس بات کا بین ثبوت ملتا ہے کہ آلہ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی غضب اللہ تعالیٰ علیہ بازارِ حُسن کی عورتوں سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ یعنی کہ بازارِ حُسن کی عورتوں سے آلہ حضرت پاگل بریلوی کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ بازارِ حُسن میں تشریف لے گئے تو کسی ہندو کا ایک طائفہ سے بغیر گواہوں کے کھانچ کر دیا اور آلہ حضرت کی کمال ذہانت تھی کہ جب ہی بازارِ حُسن کی طرف تشریف لے جاتے تو آپ کبھی بھی راستہ نہیں بھولے اور آلہ حضرت احمد رضا بریلوی کے بازارِ حُسن کی عورتوں کے ساتھ تعلقات اس قدر وسیع تھے کہ آلہ حضرت ان کی محبت اور تعلقات کی لاج رکھتے ہوئے فتویٰ صادر فرمایا کہ بازارِ حُسن کی عورتوں کی آمدنی سے میلاد منانا جائز ہے۔

حضرات گرامی! واقعہ مذکور آلہ حضرت بریلوی کے ساتھ پیش آیا ہوگا۔ کیونکہ آلہ حضرت ہی ایسے حضرت تھے جو نفسانی خواہشات پر کنٹرول نہ رکھتے ہوئے بازارِ حُسن میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ یہ واقعہ جو پتھر مارنے کا ذکر ہے وہ آلہ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے ساتھ پیش آیا تھا اور اہل بدعت نے فراڈ بازی سے کام لیتے ہوئے ایک دلی کامل کی طرف منسوب کر دیا تاکہ عوام الناس یہ نہ سمجھیں کہ آلہ حضرت جس کو بعض بد قسمت لوگ مجہ دمانتہ حاضریہ کہتے ہیں وہ ان منغاتِ خبیثہ کا حامل رہا ہے۔ بس اتنی سی بات سے بچنے کے لئے ایک دلی کی شان میں توہین کرنے میں کوئی خوفِ خدا محسوس نہیں کیا۔ حق تعالیٰ ہر ایک اولیائے کرام کی شان میں توہین کا مرتکب ہونے سے بچائے۔

آمین ثم آمین

## ایک عجیب انکشاف

ارشاد ہوا کہ حضرت محی الدینؒ کا قول ہے کہ :-

اَلْكَشْفُ حَيْثُ مِنَ الزَّجَالِ وَ الْكِرَامَاتُ لِنَفْسِ الزَّجَالِ۔

(مقابیس المجاس - صفحہ ۳۲۷)

یعنی کشف و کرامات مردوں کا حیض و نفوس ہے۔

اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ کشف و کرامات کے خلاف اس قسم کی بیزبانی حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ہرگز ثابت نہیں اور کشف و کرامات کو حیض و نفاس جیسے غلیظ خون سے تشبیہ دینا ہی پرلے درجے کی حماقت ہے اور اس قسم کی غلیظ حرکات رفاخانیوں سے ہی صادر ہوا کرتی ہیں جو اپنی خلاف شرع حرکات قبیحہ کو اولیائے کرام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں حتیٰ تعالیٰ ہر ایک کو اس دھوکا دہی سے محفوظ رکھے۔

## پیر کی پالکی

خواجہ غلام فرید کا مفلوظ ہے کہ :-

شیخ عبد الرزاق کمان کے پیر شیخ محمد بن حسین بن طاہر نے خود خلافت و نعمت عطا کر کے جھنجھانہ کی طرف روانہ کیا تو بند پالکی میں سوار کیا اور شیخ محمد بن حسین نے پالکی کا ایک سرا اپنے کاندھے پر اٹھایا شیخ عبد الرزاق فرماتے ہیں کہ جب میرے پیر نے میری پالکی اٹھائی تو میرا سر عرش معلیٰ سے لگ رہا تھا۔

(مقابیس المجاس - صفحہ ۸۳-۸۳۷)



حضرات گرامی! کسی معتبر و مستند کتاب میں یہ واقعہ مرقوم نہیں اور شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز نہیں فرمایا کہ جب میرے پیر و مرشد نے میری پالکی کو اٹھایا تو میرا سر عرش معلیٰ سے لگ رہا تھا یہ رضا خانی اہل بدعت کا سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ رضا خانی اہل بدعت کی کھوپڑی میں ابلیس کا بسیرا ہے اور جس کے دل و دماغ پر شیطان کا قبضہ ہو ان سے سچ بولنے کی امید رکھنا ہی عبث ہے۔

## بزرگ کی وصیت

حضرت خواجہ غلام فرید کا مفوظ ہے کہ:-  
حضرت نار و والہ نے اپنے وصال کے وقت تین امور کے لئے وصیت فرمائی تھی۔  
اول یہ کہ مبادا خوف کی وجہ سے مجھ سے ذکر جہری ترک ہو جائے اس لئے تم لوگوں پر واجب ہے کہ میرے گرد بیٹھ کر ذکر جہری کرنا۔  
دوم یہ کہ میری موت کے وقت ایک بکرا ذبح کرنا۔  
سوم آنکہ جب میرا جنازہ اٹھایا جائے تو جنازے کے آگے قوال عشیقہ غزلیں لگاتے چلیں۔

(مقابلہ الجالس صفحہ ۷۹)

قارئین محترم! اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی خلاف شرع وصیت حضرت نار و والہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں اور اولیائے کرام ایسی وصیت قطعاً نہیں کرتے جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین سے متصادم ہو۔ رضا خانی اہل بدعت کے جتنے اقوال و افعال جو شریعت اسلامیہ کے صریح



خلاف ہیں۔ تمام کے تمام اولیائے کرام کی طرف منسوب کرنے میں ہی اپنی نافرمانیت سمجھتے ہیں۔ ہر انسان یہ عقیدہ رکھے کہ اولیائے کرام متبع سنت ہوتے ہیں۔ ان کا ہر لمحہ سنت نبوی کے مطابق گزرتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین پر مکمل عمل ہوتا ہے اور اولیائے کرام ہر وقت ذکرِ الہی سے اپنی زبان کو تہر رکھتے ہیں اور جس کا اوڑھنا بچھونا ہی ذکرِ الہی ہو وہ خلافِ شرع و وصیت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں آلہ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی غضب اللہ تعالیٰ علیہ سے اس قسم کی خلافِ شرع وصیت ثابت ہے جو الفاظوں کا ہمیر پھیر کر کے اہل بدعت نے ایک ولی کی طرف منسوب کر دی۔ ولی کے معنی اللہ تعالیٰ کا دوست۔ اور جو اللہ کا دوست ہو گا اس کا ہر قول و فعل قرآن و سنت کے مطابق ہو گا اور جو آلہ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی غضب اللہ تعالیٰ علیہ کا مقلد ہو گا۔ اس کا ہر قول و فعل ابلیسی آئین کے مطابق ہو گا۔

## شہوت پرستی کی انتہا؛

خواجہ غلام فرید حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے خلیفہ مولوی گل محمد ملتانیؒ کی ناشائستہ حرکات اور خلافِ شرع وصیت کو بایں الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

مولوی گل محمد ملتانیؒ حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے خلیفہ تھے لیکن ان کی حالت سلب شدہ تھی۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ حضرت خواجہ خدابخش صاحب خیر پوریؒ حضرت حافظ صاحبؒ کے خلیفہ جانشین تھے بلکہ آپ حضرت حافظ صاحبؒ کے فقر کی کنجی تھے (کلید فقر) اور حضرت حافظ صاحبؒ کے تمام امراء فقر و کمالات کا ظہور ان کی بدولت ہوا۔ اس لئے آپ کا اس



بھی حضرت خیر پوری کے ذمہ تھا۔

جب تک آپ زندہ رہے شیخ کا عرس کرتے رہے۔ چنانچہ ایک دفعہ عرس کی خاطر مکان شریف گئے۔ حافظ صاحب کے دوسرے خلفاء بھی موجود تھے۔ چونکہ حضرت صاحب خیر پوری کے بعد مولوی گل محمد صاحب سب سے بڑے خلیفہ تھے۔ حضرت صاحب خیر پوری نے مولوی گل محمد کے مکان پر جا کر کہا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ جو کچھ مجھے حضرت حافظ صاحب سے حاصل ہوا ہے، آپ کو دوں۔ لیکن انہوں نے رعزت اختیار کی اور کہا کہ اپنے گھر میں رکھو اور مجھے جلوہ گری مت دکھاؤ۔ مجھے اپنے پیر نے اس قدر دیا ہے کہ کسی اور کی ضرورت نہیں۔ آپ کو میں صرف پیر بھائی سمجھتا ہوں اور اولیٰ اور بہتر جانتا ہوں۔ یہ سُن کر آپ رنجیدہ خاطر ہوئے اور خشمناک ہو کر واپس چلے گئے۔ اگرچہ آپ کمال درجہ کے عظیم الطبع اور رحیم تھے لیکن جب کسی پر غصہ آتا تھا تو کبھی نہیں ٹلتا تھا۔ چنانچہ اسی حالت میں آپ حضرت حافظ صاحب کے مزار پر حاضر ہوئے اور اپنی قوم کے ایک نوجوان کو حکم دیا کہ بندوق لے کر بیٹھ جاؤ۔ جب گل محمد آئے تو اسے گولی دینا۔

اس کے بعد فرمایا کہ اس واقعہ سے پہلے مولوی گل محمد کا خیال تھا کہ حضرت حافظ صاحب کا روضہ تعمیر کرائیں گے لیکن جب ان سے یہ ناشائستگی وقوع پذیر ہوئی تو حضرت صاحب خیر پوریؒ نے حضرت شیخ کا روضہ تعمیر کرایا۔ اس بے ادبی کے بعد مولوی گل محمد کی حالت سلب ہو گئی اور اُن سے خصائل ذمیرہ اور افعال روتہ صادر ہوئے۔ چنانچہ پہلے وہ امین تھے اور لوگ ہزاروں روپے مالیت کا وصول کر کے ان کے پاس

امانت رکھتے تھے۔ لیکن اب انہوں نے انگارہ کر دیا کہ میرے پاس کسی کی امانت نہیں ہے۔ اس سے بے شمار مال حرام ان کے پاس جمع ہو گیا اور طوائف کو بلا کر ان کا قصہ دیکھتے اور اپنی زبان پر روپیہ کہہ کر طوائف کو کہتے کہ اپنی زبان سے روپیہ اٹھا لو۔ انہر عمر میں بہت بوڑھے ہو گئے لیکن شہوتِ نفس اس قدر غالب تھی کہ بارہ سالہ لڑکی کے ساتھ شادی کی تمنا کرتے رہے۔

(مقابلیں المجالس - صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۷)

حضرت گرامی: خواجہ غلام فرید نے مقابرِ اولیاء پر ہونے والے واقعہ کو بڑی دیانت داری سے ذکر فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ رضا خانی اہل بدعت میں مندرجہ بالا صفاتِ خبیثہ کے متصف افراد کثرت سے پائے جاتے ہیں اور مقابرِ اولیاء پر رضا خانی جو دن رات مخصوص کاروبار کرتے ہیں عوام الناس اس سے بخوبی واقف ہیں اور خدا شاہ ہے کہ اہل بدعت نے مقابرِ اولیاء کو بدکاری کے اڈے بنا رکھے ہیں۔ اور دن رات لوگوں کی بہو بیٹیوں کی عزت لوٹنے کو اپنی کرامت تصور کرتے ہیں اور ضعیف الاطلاق عورتوں کو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں راضی نہیں کرو گی تو بزرگ بھی راضی نہیں ہوں گے اور بزرگوں کا ایسے ہی حکم ہے کہ ہمیں راضی کہہ دو تمام بچوں کے کام آسان ہو جائیں گے اور جو تمہارا کام نہ ہو گا ہم بزرگوں کے خادم ہیں ہم ان سے کہہ دالیں گے اور یہ مردود لوگ ضعیف الاطلاق عورتوں کو خانقاہ کے تبرک شریف کا چکر دے کر ان کی عزت پر ڈاکہ ڈالنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور جو رضا خانیوں کے خطرناک نظریات اور ان کے مکروہ چہروں سے نقاب نوچے یہ اس کے خلاف پروپیگنڈہ کریں گے کہ اس کی بات نہ سننا یہ دہانی ہے۔ لفظ دہانی اہل بدعت کے ترکش کا آخری تیر ہے جسے استعمال کے سادہ لوح مسلمانوں کو شرک و بدعت کے پرفرنج جال میں



بھنک کر انہیں حامی شرک و بدعت کا مصداق بنا دیتے ہیں۔

## پیران پیر نے منکر نکیر سے گزر چھین لئے

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ جس قبر میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مرید دفن ہوگا یا کوئی شخص شیخ جیلانیؒ سے عقیدت رکھتا ہو، حتیٰ کہ کوئی ہندو بھی ہو تو اس کو عذاب قبر نہیں ہوگا کیونکہ وہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ساتھ نسبت رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ نے پیران پیر سے وعدہ کیا ہے کہ جس قبر میں آپ کا مرید ہوگا اس سے حساب کتاب نہیں لیا جائے گا اور شیخ جیلانیؒ خود قبر میں حاضر ہو کر منکر نکیر کے عذاب سے اپنے مرید کو چھڑا کر جنت میں داخل کریں گے اور اپنے مرید کو جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہونے دیں گے۔

مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمائیں :-

دلچسپ حال لکھتا ہوں روشن ضمیر کا

بغداد والے حضرت پیران پیر کا

ایک آپ کے مریدوں میں بالاعتقاد تھا

غوث الوریؒ کی یاد میں ہر وقت شاد تھا

لیتا تھا اٹھتے بیٹھتے غوث الوریؒ کا نام

سے مرد باصفیٰ کا یہی شغل تھا مدام

بیماری سے عاجز ہوا جبکہ وہ خوش کلام

لبریز آغوش ہوا غم رواں کا جام

ایک بار پٹھ کے کلمہ طیبہ زبان سے

یا غوث کہہ کے کوچ کیا اس جہان سے

نہلا دھلا کے اس کو عزیزانِ ہم وطن  
ایک عطر میں بسا ہوا پہنا دیا کفن  
تیار کر کے اس کا جنازہ عینِ غن  
لے کر غرض و غرض و اقداب بصدِ پھین  
ہر گام پر تھا کلمہ شہادت کا برزیاں  
پہنچا غرض بہ منزل مقصود کارواں

دفنا کے قبر میں اسے واپس ہوئے تمام  
منکر نکیر آئے ہوئے اس سے ہم کلام  
بندہ ہے کس کا اُمّتی اس کا بتا تو نام  
تکلیف دیں گے ورنہ تجھے ہم صبح و شام

لیکن مریدِ غوث نے اس سے نہ کچھ کہا  
وہ پوچھتے تھے اور یہ خاموش ہی رہا  
منکر نکیر اس کو ڈراتے تھے بار بار  
غصہ سے اس پہ گرز اٹھاتے تھے بار بار

مَنْ رَبُّكَ زبّان پہ لاجتے تھے بار بار  
کلمہ یوں ہے وہ اس کو سناتے تھے بار بار  
خاموش تھا مرید وہ پیرانِ پیر کا  
منہ دیکھتا تھا قبر میں منکر نکیر کا

منکر نکیر کو نہ دیا اس نے جب جواب  
غصہ سے اس پہ گرز اٹھایا وہیں شباب



چاہا کہ اس مُرید پر جاری کریں عتاب  
دیکھا مُریدِ غوث نے موقع ہے اب خراب

جھٹ منہ سے نامِ پاک یاد سنگم کا  
بغداد والے حضرت پیرانِ پیر کا

بولے بخیر بڑا دھوکہ کھارہا ہے تو  
کیا پوچھتے ہیں اور کیا بتلا رہا ہے تو

بیکار بات کس لئے سمجھا رہا ہے تو  
کیوں پیر پیرِ قبر میں چلا رہا ہے تو

ناداں نہ پیرِ قبر میں کچھ کام آنے گا  
پہچان جا حندا کو تو آرام پائے گا

بولا مُریدِ غوث "یہاں آئیں گے ضرور

امداد میری قبر میں فرمائیں گے ضرور

تشریف اس مقام پہ وہ لائیں گے ضرور

آقا ہیں میرے مجھ پہ ترس کھائیں گے ضرور

منکر بخیر بولے غلط تھے یہ خیال

مرقد میں کوئی آئے کسی کی نہیں مجال

یہ کہہ کر پھر مُرید پہ اس گرز کو اٹھا

چاہا کہ ایک دار میں کر ڈالیں فیصلہ

چلا کے اس مُرید نے تب دی ہے صدا

یا غوثِ المدد مجھے اب لیجئے بچا

آواز آئی غیب سے گھبرانہ آئے غریب  
ہم آتے ہیں مدد کو تیری خوش ہو خوش نصیب

منکر نکیر ہو گئے حیران حجبہ میں

بولے جفا و ظلم کی یہ شان قبر میں

کس طرح آگیا ہے یہ انسان قبر میں

ہونے لگے تب اور پریشان قبر میں

دیکھی جھلک مُردہ نے روشن ضمیر کی

بولا سواری آگئی پیران پیر کی

رکھا قدم جو قبر میں پیران پیر نے

گردن جھکا دی قبر میں منکر نکیر نے

دھمک کے ان فرشتوں کو روشن ضمیر نے

دو دنوں کے گرز چھین لئے دستگیر نے

منکر نکیر ہو گئے تب قبر سے فرار

درگاہ بے نیاز میں پہنچے وہ بے قرار

کی عرض دست بستہ خداوند ذوالجلال

فریاد سن ہماذی تو دانائے بے مثال

مرقد میں ایک بندہ سے میں نے کیا سوال

بندہ ہے کس کا اُمّتی کس کا بتا تو حال

اُس نے بجائے تیرے یہ نام پیر کا

ہم بولے اس سے قبر میں کیا کام پیر کا



ایک شخص ناگہاں اسی مرتد میں آگیا  
دونوں ہمارے چھین لئے گز اے خدا

بے ادبی اس نے کی ہے اسے جہنم سے  
انسان ہو کے کتنی بڑی کی ہے یہ خطا

فرمایا تب خدا نے یہ منکر نکیر سے  
واقف نہیں ہے تو میرے پیران پیر سے

جو چاہے وہ کرے اسے کل اختیار ہے  
میں اس کا یار ہوں وہ میرا یار غار ہے

بیشک تمام پیروں کا وہ تاجدار ہے  
مُن لے خدائی سب میری اس پر نثار ہے

تم نے تو اے فرشتو! بہت سخت نبھول کی  
جا کر مُریدِ غوث سے حُجّتِ فضول کی

ہے خیریت اسی میں ایسا نہ اب کرو  
اظہار اس خطا کا برابر سے سب کرو

جا کر فرشتو! جدی سے معافی طلب کرو  
محبوب ہے وہ میرا تم اس کا ادب کرو

اُمّے فرشتے دوڑ کے مرقد میں پھر شتاب  
کی عرض دست بستہ میرے پیر لا جواب

بہر خدا معاف ہمارا کرو قصور  
دوبارہ ہم سے ہوگی نہ ایسی خطا حضور

ہم آپ کے مرید ہیں اے شاہ ذی شعور  
پوچھیں گے اس طرح سے مریدوں سے اے حضور

ماں جس طرح سے کرتی ہے بچوں کو اپنے پیلو

وہی حساب لیں گے مریدوں سے نامدار

جب جاچکے فرشتے تو آیا اُسے فستار

بولا مرید شکر ہے اے شاہ ذی وقار

تب بولے پھر مرید سے وہ غوث نامدار

آئے اگر کوئی تو ہمیں لیجیو پکار

یہ کہہ کر اس مرید سے غوث الوریٰ چلے

بولا مرید پیر میرے رہنا چلے

ایک سچا واقعہ ہے یہ روشن ضمیر کا

بغداد والے حضرت پیران پیر کا

(کرامات غوث پاک - مطبوعہ کراچی صفحہ ۹۵)

قارئین کرام! مندرجہ بالا اشعار کفر یہ ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ ہر قبر میں  
حاضر ہو کر منکر نکیر سے گزر چھین لیتے ہیں اور اپنے مرید کو عذاب قبر سے گز نہیں ہونے  
دیتے اور شیخ جیلانیؒ کے عقیدت مند سے بھی منکر نکیر سوال و جواب نہیں کرتے۔  
حضرات گرامی! آپ نے رضا فانیوں کا غلیظ عقیدہ ملاحظہ فرمایا۔ اب حضور علیہ الصلوٰۃ و  
السلام کا ارشاد گرامی بھی ملاحظہ فرمائیں :-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَكَّاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرْدَقَانِ  
يَقَالُ لِأَحَدِهِمَا التُّشْكِرُ وَلِلْآخَرِ التَّكْبِيرُ فَيَقُولَانِ



مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؛ إِنْ كَانَ مُؤْمِنًا  
فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ بَدَلًا  
نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا - ثُمَّ يُفَسِّحُ لَهُ فِي قَتْلِهِ  
سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يَنْوِرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ  
يُقَالُ لَهُ لَمْ يَقُولْ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ  
فَيَقُولَانِ لَمْ كُنُومَا الْعُرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ  
إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ  
مَضْجَعِهِ ذَلِكَ - وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ  
النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ  
بَدَلًا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ - فَيُقَالُ لِلَّذِي  
التَّمْحِي عَلَيْهِ قَتَلْتُمْ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَمَلَاءُ  
فَلَا يَزَالُ فِيهَا مَعْدَبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ  
مَضْجَعِهِ ذَلِكَ - (مَدَائِدُ التَّرْمِذِي)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مردے  
کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری سٹکھوں  
والے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا  
نیکر۔ وہ دونوں اس مردے سے پوچھتے ہیں - تو اس شخص کی نسبت  
کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت) وہ مردہ جواب میں  
کہے گا کہ وہ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں - یہ (سُن کر)  
وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم تھا - تو یہ جواب دے گا -

اس کے بعد اس کی قبر کو ستر ستر گز طول و عرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے۔  
 ”سورہ“ مردہ ان سے کہتا ہے۔ میں اپنے اہل و عیال میں واپس جانا چاہتا ہوں تاکہ انہیں اس حال سے آگاہ کر دوں۔ فرشتے پھر (یہی) کہتے ہیں کہ (اب) تو سورہ جس طرح دامن سوتی ہے۔ جس کو صرف وہی شخص جگا سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک کہ خدا تجھے اس جگہ سے اٹھائے (یہ کیفیت تو مومن مردہ کی ہے) اور جو (مردہ) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کا جواب سن کر کہتے ہیں۔ ہم جانتے تھے تو ایسا کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جلے گا کہ اسے دبائے۔ زمین اسے دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر نکل جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا۔ یہاں تک کہ خدا اسے اُس جگہ سے اٹھائے۔  
 (ترمذی)

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ. فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ. فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ قَرَأْتُ



كَتَبَ اللَّهُ فَأَمَّتْ بِهِ فَصَدَّقَتْ ذَلِكَ قَوْلُهُ  
 "يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ" الْآيَةُ  
 قَالَ فَيُنَادِي مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عِبْدِي  
 فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبُسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا  
 لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوحِهَا  
 وَطَيِّبَاتُهَا وَيُفَسِّحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ - وَآمَنَ  
 الْكَافِرُ نَذَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوحَهُ فِي جَدِيدٍ  
 وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ ؟  
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي - فَيَقُولَانِ مَا دِيْنُكَ ؟ -  
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي - فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ  
 الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي -  
 فَيُنَادِي مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ  
 النَّارِ وَالْبُسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ  
 قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُودَ مِهَا - قَالَ وَيُعْزِزُ  
 عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَصْلَاعُهُ ثُمَّ يُقَيِّضُ  
 لَهُ أَعْمَى أَصَمَّ مَعَهُ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ لَوْ  
 حُزِبَ بِهَا جَبَلٌ يُنَادِ تَرَابًا فَيَصْرِبُ بِهِ  
 بِهَا صَرْبَةً لِّتَمَعَ مَابَيْنَ الشَّرْقِ وَ  
 الْمَغْرِبِ إِلَّا الشَّقْلَيْنِ فَيَصِيرُ تَرَابًا ثُمَّ يُعَادُ  
 فِيهِ الرُّوحُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

ترجمہ: حضرت برادرانِ عازبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردے کے پاس



دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟ وہ جواب میں کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے ؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے ؟ وہ کہتا ہے وہ خدا کا رسول ہے۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ کس چیز نے تجھے یہ بتایا کس سے معلوم ہوئیں ؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے خدا کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہی معنی ہیں خدا کے اس قول کے **يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ** - الآیۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر ایک شخص آسمان سے پکارے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا، پس اس کے لئے جنت کا فرش بچاؤ اور اسے جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ جنت کی طرف کا دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے ہوائیں اور خوشبوئیں آئیں گی اور حد نظر تک اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی۔ اب رہا کافر تو رسول اللہ نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد کہا کہ پھر اس کی روح اس کے بدن میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟ وہ کہتا ہے ہا ہ میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے ؟ وہ کہتا ہے ہا ہ میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ وہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا ؟ وہ کہتا ہے ہا ہ میں نہیں جانتا



پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہے گا۔ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ اسے آگ کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے دونوں طرف ایک دروازہ کھول دو۔ آپ نے کہا کہ دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لٹیں آتی ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ اُدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی پسلیاں اُدھر نکل آتی ہیں۔ پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لہے کا گرز ہوتا ہے (ایسا گرز) کہ اگر اس کو پہاڑ پر ملد جاتے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے وہ اسے اس گرز سے مارتا ہے جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں سنتے اور اس ضرب سے وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر اس کے اندر روح ڈالی جاتی ہے۔ (احمد۔ ابو داؤد)

میرے سنی حنفی بھائیو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے ثابت ہو گیا کہ اللہ کے فرشتے ہر شے سے سوال جواب کرتے ہیں اور قبر میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا منکر نیکر سے گرز چھیننے تو درکنار فرمان نبویؐ کے مطابق سرے سے قبر میں حضرت شیخ جیلانیؒ کا حاضر ہونا ہی ثابت نہیں ہوتا جو عوام کا لاف نام رضا خانی اہل بدعت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ مافوق الاسباب میں مشکل کشا و حاجت روا ہیں اور ہر مرید کی قبر میں حاضر ہو کر منکر نیکر کے مذاہب سے نجات دلاتے ہیں۔ اہل بدعت یاد رکھیں کہ وہ منکر نیکر میں جن کا معنی ہے ڈراؤنی شکل والے۔ وہ منکر نیکر ہیں۔ وہ خائفہ بریلی شریف کے مجاہد نہیں ہیں جو ڈر کر بھاگ جائیں گے۔

اب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق رضا خانی اہل بدعت



کا باطل خیال اور انکشاف حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔

پیر صاحب کے بابت عوام کا غلط خیال

— اور —

انکشاف حقیقت

جیسے عوام کا لانعام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر جا کر السلام علیکم وغیرہ ڈالت کتے ہیں اور ان سے حاجتیں، مرادیں، امدادیں مانگتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ پیر صاحب کی ذات گرامی قبر مبارک میں صحیح سلامت تشریف فرما ہیں، وہاں وہ سنتے ہیں، ہمیں دیکھتے ہیں، پہچانتے ہیں، ہماری حاجتیں، مرادیں سن کر خود پورا کرتے ہیں یا خدا پاک سے کہہ کر پورا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس قبر کے اندر پیر صاحب کا جسم مبارک نہیں ہے بلکہ پیر صاحب کا جسم مبارک سلامت بھی نہیں رہا تھا۔ خاک ہو چکا تھا۔ صرف کچھ ہڈیاں باقی تھیں جنہیں دریا میں پھینک دیا گیا تھا، جیسے شذرات الذہب جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ میں یہ واقعہ موجود ہے اسی طرح ابو شیمہ نے الروضتین فی الدلتین جلد ۱ صفحہ ۱۲ میں اور علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید جمال الدین ابوالحسن یوسف بن تغری بردی اتابکی نے النجوم الزاہرۃ جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں لکھا ہے کہ عبید اللہ بن یونس بن احمد وزیر جلال الدین ابوالمنظف حنبلی تھے راتوں رات شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کو ہونے کے لئے نباش بھیجے۔ جنہوں نے قبر مبارک کو کھودا تو محض ہڈیاں پڑی پائیں۔ ان ہڈیوں کو نکال کر دریا میں ڈال دیا اور کہنے لگا کہ یہ زمین وقف ہے۔ اس میں کسی کو دفن کرنے کی اجازت نہیں ہے اور عبادت اس کی یہ ہے۔

وفیہا (سنة) توفي عبید اللہ بن یونس بن احمد الوزیر



جلال الدین ابوالمظفر الحنبلیؒ کی حجابۃ الدیوان  
 ثم استوزرہ الخلیفۃ وكان اماماً عالماً فی الاصلین (ای  
 الدولتین) والحساب والهندسة والجبر والمقابلة  
 غیر انہ شان امرہ باہور فعلہا۔ منہا انہ خرب  
 بیت الشیخ عبد القادر الجیلانی وشتت اولادہ۔ وینقال  
 انہ بعث فی اللیل من نبش علی الشیخ عبد القادر (رحمۃ  
 اللہ تعالیٰ) ورحمی بعظامہ فی اللجۃ وقال ہذا وقف  
 ما یحل ان یدفن فیہ احد انتہی کلامہ۔

جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ قبر میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہر مرید  
 کی قبر میں حاضر ہوتے ہیں اور جس مرید کو منکر نکیر عذاب دینا چاہیں حضرت پیر صاحب  
 اس کو عذاب نہیں دینے دیں گے بلکہ منکر نکیر کو ڈانٹ ڈپٹ کرینگے اور دبدبہ اور  
 رعب سے کہیں گے کہ میں اپنے مرید کو قطعاً عذاب نہیں دینے دوں گا حتیٰ کہ  
 حضرت پیر صاحب عذاب دینے والے آلات بھی منکر نکیر سے چھین لیں گے وغیرہ۔  
 اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کے نزدیک ایسا غایت کفر یہ عقیدہ رکھنے والا شخص  
 کافر، ملحد، زندیق اور عزازیل ہے۔

## خود مختار ہیں۔

نواجہ غلام فریہ کا محفوظ ملاحظہ فرمائیں :-

کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام حیات میں مہمات میں خود مختار ہیں

اسی طرح اولیائے کرام بھی (حیات و مہمات میں) خود مختار ہیں۔

(مقائیس الجہاں - صفحہ ۱۱۱)

قارئین کرام! چونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے تو حق تعالیٰ کی طرف حضرت عزرائیل علیہ السلام آکر پہنچتے ہیں کہ آپ نے زندہ رہنا ہے یا کہ اپنے رب کے پاس جانا ہے۔ اگر اللہ کا نبی یہ فرما دے کہ میں نے ابھی زندہ رہنا ہے تو جتنی زندگی وہ چاہے حق تعالیٰ اس کو اتنی ہی زندگی عطا فرماتے ہیں۔ اگر وہ فرما دے کہ میں دنیا میں نہیں رہنا چاہتا میں اپنے رب کے پاس جانا چاہتا ہوں تو حضرت عزرائیل علیہ السلام اس کی روح قبض کر لیتے ہیں، تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا مخلوق میں سے کسی سے ایسا سوال حضرت عزرائیل علیہ السلام نہیں کرتے کہ آپ نے زندہ رہنا ہے یا اپنے رب کے پاس جانا ہے۔

شان صرف انبیائے کرام ہی کو حاصل ہے۔

حتیٰ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا مقدس گروہ بھی حیات و مہمات میں ایسا مقام حاصل نہیں تو پھر اولیائے کرام جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام و مرتبہ کو چھو تک نہیں سکتے تو اولیائے کرام حیات و مہمات میں کیسے خود مختار ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جو جاہل اور احمق زمان یہ عقیدہ رکھے کہ اولیائے کرام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح حیات و مہمات میں خود مختار ہیں۔ وہ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا باغی ہے جو شریعت اسلامیہ کا باغی ہوا وہ فی النار ہوا۔



جیسا کہ جعلی غزالی دورانِ رازی زماں نجاتِ اہل ان مولوی احمد سعید کاظمی جو حقیقت میں محکم پولیس میں سی آئی ڈی کا رپورٹر اور قصاب قوم سے تعلق رکھنے والا تھا اور عوام کا لانعام نے اس شیخ الحدیث والنجس کو تید اور حدیث مشہور کر دیا جو ایک مرتبہ ۱۴۱۸ھ میں شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ جلس پر تقریر کر رہا تھا اور یہ آیت تلاوت کی :-

الْآيَاتُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ (پ)

آیت کا ترجمہ کرنے کے بعد جعلی غزالی دورانِ رازی زماں کتاب ہے کہ جب یہ مسلمات ہے، متفقہ فیصلہ ہے کہ اولیائے کرام کو کوئی حزن و ملال، خوف نہیں ہو گا تو پھر انبیاء، علیہم السلام کی طرح معصوم ہوئے۔ (العیاذ باللہ) اور یہ مرتب قرآن کی تحریف ہے اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِالرِّيِّ فَقَدْ كَفَرَ۔

ترجمہ :- جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے اور مرضی سے کی پس تحقیق اس نے کفر کیا۔

حضرات گرامی! مولوی احمد سعید کاظمی قصاب تمام زندگی حامی شرک و بدعت اور حامی توحید و سنت رہا اور تمام عمر یہ مذہبی قسیم اللہ جلالتہ اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اولیائے کرام محدثین (رحمہم اللہ) دیوبند کی گستاخیاں کرتا رہا اور مخلوق کو خدائی اختیارات سونپتا رہا اور تمام زندگی اپنے متعلمین کو اس بات کی تعلیم دیتا رہا کہ جو کچھ بھی دینا ہو اولیائے کرام کے درس سے مل جاتے گا۔ کیونکہ اولیائے کرام مختارِ کل اور مشکل کشا و حاجت روا ہیں۔



بس اس قسم کی کذب بیانیوں کی یادداشتیں میں حق تعالیٰ کا اس بدقسمت انسان پر مرتے وقت ایسا غضب و قہر نازل ہوا کہ جب مولوی احمد سعید کاظمی قصاب مہتمم مدرسہ اندھیرا العلوم ملتان کا ۲۴ جون ۱۹۸۶ء کو انتقال ہوا تو اس کی شکل مسخ ہو گئی۔ اور اس کے چہرے پر خدا تعالیٰ کی لعنت برس رہی تھی اور چہرے کی حالت اس قدر ابتر تھی کہ دیکھنے والا اس بات کو تسلیم کر لیتا کہ یہ چہرہ کسی گستاخِ رسول کا چہرہ ہے۔ نیز مولوی احمد سعید کاظمی کے متعلق سننے میں یہ بات آتی ہے کہ بیت الخلاء میں عمارت حاصل کرنے کے لئے گئے تو وہیں روح بردار ہو گئی۔

بس دعا ہے کہ حق تعالیٰ ہر ایک کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پچاسواں محبوب بنائے اور خالق کائنات ہر ایک مسلمان کو حامی توحید و سنت و قاطع شرک و بدعت بنائے۔ علاوہ ازیں رضا خانی مذہب کے شیخ المحدثین مولوی احمد سعید کاظمی قصاب کے شاگرد رشید رضا خانی مولوی غلام رسول سعیدی شیخ المحدث مدرسہ نعیمیہ جو اپنی زندگی کے کافی عرصہ تک قلیاں بیچتا رہا۔ کہ اچھی شہر میں ایک پریس پر ملازم رہا۔ رضا خانی اہل بدعت کی بدقسمتی کہ اس شخص کو محدث مشہور کر دیا۔ یاد رہے کہ رضا خانی اہل بدعت میں کوئی محدث و مفسر نہیں ہوتے بلکہ کوئی قلیاں بیچتا تھا اور کوئی محکمہ پولیس کا سی آئی۔ ڈی کا رپورٹر تھا اور اسی طرح جیل کہ رضا خانی مولوی سردار احمد فیصل آبادی جو معزول پٹواری تھا، اور رضا خانی اہل بدعت نے اس کو بھی محدث مشہور کر دیا۔ اسی طرح مولوی سردار سنگھ آف فیصل آبادی کا جب انتقال ہوا تو گستاخی رسول کی وجہ سے اس کی شکل مسخ ہو گئی اور شکل بیچانی نہیں جاتی تھی اور اس کے منہ پر چہرے پر حق تعالیٰ کی بھڑکار پڑ رہی تھی اور شکل اس قدر ڈراؤنی شکل تھی کہ کوئی شخص چہرہ دیکھنے کی جرأت نہ کرتا تھا جیسا کہ بریلویوں نے بغیر چہرہ دکھائے دفن کر دیا تھا۔

الغرض یہ بات بخوبی سمجھ لیں کہ جو کوئی بھی اہل سنت و جماعت علمائے



دیوبند کے خلاف زہر اگلاتا رہا اور اہل حق علمائے دیوبند کی شان میں گستاخیاں کرتا رہا اور جس کسی نے بھی محدثین دیوبند کی علمی شہرت کو نقصان پہنچانا چاہا اور جس کسی نے علمائے ربانیین کہ جن کے تقویٰ و طہارت پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی رشک کرتے ہیں کے خلاف زبان درازی کی یا وہ بد نصیب زوال کے وقت کی پیدائش ہے۔ یہ یادہ ذمہ ہے اور کوئی ذی شعور انسان اہل سنت و جماعت محدثین دیوبند کی شان میں گستاخی کرنے کی ناپاک جہارت ہرگز نہیں کر سکتا۔

حضرات گرامی! واضح رہے کہ رضا خانی اہل بدعت جب ہی مرتے تو حق تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب ان کی شکلیں مسخ ہو جاتی ہیں اور جب مرتے ہیں تو ان کے منجوس چہروں پر حق تعالیٰ کا غضب و قہر برس رہا ہوتا ہے اور دیکھنے والے یقین کرتے ہیں کہ یہ کسی ضال و مضل کا چہرہ ہے۔

## بریلوی فتوے

بریلی کے فتوؤں کا سستا ہے بھاؤ  
کہ بچتے ہیں کوڑی کے اب تین تین  
خدا نے یہ کہہ کر انہیں ڈھیل دی  
وَامْلِيْ لَهُۥ اِنَّ كَيْدِيْ مَبِيْنٌ

(مولانا طہر علی خان)



## بریلویوں کا عقیدہ کہ قائد اعظم دوزخیوں کا کتاب ہے

چنانچہ بریلوی مذہب کے مشہور مولوی حسنت علی نے جو کچھ آپ کے بارے میں صحت و ثبات الفاظ استعمال کئے ہیں ان کو ذرا صبر و تحمل سے ملاحظہ کیجئے۔ مسٹر محمد علی جناح بد مذہب ہے۔ یہ مذہب سارے جہان سے بدتر ہیں، جانوروں سے بدتر ہیں، جہنمیوں کے کتوں سے بدتر ہیں، کیا کوئی سچا ایماندار مسلمان کسی کتے اور وہ بھی دوزخیوں کے کتے کو اپنا قائد بنانا پسند کرے گا؟

(مسلم لیگ کی ذریں بخیرہ دری صفحہ ۷۲)

## بریلویوں کا عقیدہ کہ قائد اعظم کفریات بکا کرتے تھے

بریلوی مذہب کی مشہور کتاب تجانب اہل السنۃ میں قائد اعظم کے بارے میں یوں گوہر فشانہ کی گئی ہے۔

مسٹر جینا ان کا قائد اعظم ہے۔ اگر صرف انہیں دو کفروں پر اکتفا کرتا تو قائد اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی۔ لہذا وہ اپنی اسپیچوں، اپنے لکچرس میں نئے نئے کفریات قطعاً بکتا رہتا ہے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۱۹)

## کھلے ہوئے مرتد؟

قائد اعظم محمد علی جناح کے متعلق رضا خانیوں کی مزید بدزبانی ملاحظہ فرمائیں۔ مسٹر (محمد علی) جناح جیسے کھلے ہوئے مرتد کو ہندو مسلم اتحاد کا لیڈر



بلکہ سیاسی پیغمبر کہہ دیتا ہے۔

(نظام الحق الابی ص ۲۳)

بریلویوں کا عقیدہ کہ قائد اعظم کافر و مرتد تھے

بحکم شریعت مشر جیٹا (قائد اعظم محمد علی جناح) اپنے ان عقائد کفریہ قطعہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے اور جو شخص اس کے ان کفریہ دل پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ ماننے یا اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد شر اللہ نام اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت عزیز العلام۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۲۲)

میں اس موقع پر اس بات کی وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ تجانب اہل السنۃ نامی کتاب کسی پاگل اور دیوانے کا شاخسانہ اور شاہکار نہیں۔ اگرچہ میں خود تو تمام بریلوی امت کو پاگل ہی سمجھتا ہوں اور ایسی باتیں سولے پاگل کے اور کوئی کہہ بھی کیسے سکتا ہے بلکہ بریلویوں کے نزدیک یہ کتاب ان کے مذہب کی تفصیلی سند ہے اور تمام امت بریلوی کے لئے اس کے جملہ مندرجات واجب العمل ہیں۔ یہ کتاب ۱۳۶۱ھ میں شائع ہوئی۔ اس پر مصنف کا نام مولوی محمد طیب دانا پوری لکھا ہوا ہے مگر اس میں جو زبان استعمال کی گئی ہے وہ مولوی حسنت علی کی معلوم ہوتی ہے۔ مولوی حسنت علی کی ایک وصیت جو اس کتاب میں درج ہے وہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ کتاب فی الواقع تو مولوی حسنت علی کی تحریر کردہ ہے اور وہ بعض مصالح اور مجبوریوں کے تحت پردے میں چلے جاتے

ہیں اور مولوی محمد طیب دانا پوری کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ  
آپ فرماتے ہیں:-

فقیر..... کی اپنے تمام مخلص سنی بھائیوں، دوستوں، عزیزوں  
سریدوں، متوسلوں کو یہ شرعی دینی نصیحت ہے کہ اس فتولے  
مبارکہ (تجانب اہل السنۃ) کو اپنا دستور اہل بنائیں۔ اسی کو  
کھرا کھوٹا بد کہنے کا معیار ٹھہرائیں۔ اب اگر کوئی بریلوی مولوی  
یہ کہے کہ یہ کتاب ہمارے کسی قابل تقلید مولوی کی لکھی ہوئی نہیں تو  
یہ بات محض پانی پر لاٹھی مارنے کے مترادف ہوگی۔ اس کتاب  
میں بریلوی مذہب قائمہ اعظم کے بارے میں بڑی وضاحت  
سے موجود ہے کہ قائمہ اعظم کا فرد مرتد دوزخیوں کے گتے اور کفر  
بکنے والے تھے۔ اس کو کافر نہ جاننے والا بھی اسی کی طرح کافر  
ہے۔ اگر یہ فتویٰ غلط ہے تو پھر میں بریلویوں سے ایک سوال  
کرتا ہوں کہ ذرا ہوش دتو اس کی بحالی کے ساتھ جواب دیجئے۔  
سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے بریلوی کہ:-

- ۱۔ قائمہ اعظم مسلمان تھے یا کافر۔؟
- ۲۔ اگر مسلمان تھے تو جن لوگوں نے انہیں کافر کہا اور لکھا وہ آپ کے  
نزدیک مسلمان ہیں یا کافر۔؟
- ۳۔ جنہوں نے قائمہ اعظم کو کافر لکھا وہ آپ کے مقتدا تھے یا نہیں اور  
ان کی وہ کتابیں جن میں انہوں نے اس خیال کی عکاسی کی ہے ان  
کو جلا دیا جائے یا نہیں۔؟
- ۴۔ قائمہ اعظم کو دوزخیوں کا کتا لکھنے والے کیا پاکستان کے غدار ہیں یا



بریلوی مولویوں کا شمار کس زمرہ میں ہے :-

بریلویوں کا عقیدہ کہ جو قائد اعظم کی تعریف کرے اس کا نکاح لوٹ جاتا ہے

”اگر افتی کی تعریف حلال اور (قائد اعظم محمد علی) جناح کو اس کا اہل سمجھا کر کرتا ہے تو یہ مرتد ہے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔“

(الجوابات السنیہ علی زہد السوالات الیکیہ صفحہ ۳۲)

بریلوی امت کے اس فتوے سے پاکستان کے ان تمام مسلمانوں کے نکاح مسخ ہو گئے جو باغی پاکستان کی تعریف کرتے ہیں اور ہمارے صدر محترم جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا نکاح سب سے پہلے ٹوٹ گیا۔ ولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم نے بریلی کے فتوؤں کا تعاقب کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا تھا۔

بریلی کے فتوؤں کا سستا ہے بھاؤ

جو بکتے ہیں کوڑی کے اب تین تین

خدا نے انہیں یہ کلمہ کر ڈھیل دی

داسلی لہو ان کی دی متین

بریلوی مذہب میں مسلم لیگ کو چندہ دینا اور اس کی حمایت کرنا اسلام دشمنی ہے

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی ابوالبرکات کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں :-

لیگ میں مرتدین شامل ہیں۔ لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا، اس کا سہرہ دینا، اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا، منافقین و مرتدین کی حمایت کو فروغ دینا اور دین اسلام سے دشمنی کرنا ہے۔ (الجوابات السنیہ صفحہ ۳۲)

بریلویوں کے نزدیک مسلم لگی تو خیر کافر و مرتد پہلے ہی تھے لیکن شاہ احمد نورانی بھی پیر پگڑا کی حمایت کر کے دین اسلام کے دشمن بن گئے۔ ٹیکہ ہی تو ہے ان میں دین کا دوست کون ہے۔

اگرچہ بعض مسلمانوں کو مسٹر محمد علی جناح سے سخت سیاسی اختلافات تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کو مسلم لیگ کا جس میں مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت شریک تھی قائد اعظم تسلیم کرتے تھے لیکن رفاہیوں کے مظہر المصنوعہ مکفراً عظم نے قائد اعظم محمد علی جناح کی ذات گرامی کو اپنی تکفیری تیر اندازیوں کا نشانہ بنایا۔ رفاہیت کے اس تکفیری حکم کی صحت و درستگی کی روشنی میں ہندوستان و پاکستان کے وہ بے شمار مسلمان جو آج بھی قائد اعظم محمد علی جناح کو مسلمان مانتے ہیں کافر و مرتد ہو جائیں گے۔ اسی طرح ممالک اسلامیہ مصر و سوڈان، ایران و افغانستان، ترکستان و فلسطین، انڈونیشیا و ملائیشیا و اسلامی مراکز مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ کے کروڑ ہا مسلمان اس نئے کافر و مرتد ہو جائیں گے کہ وہ آج بھی پاکستان کے موجد و مسلم لیگ کے مڑتی مسٹر محمد علی جناح کو مسلمانوں کا قائد اعظم مانتے و مانتے ہیں۔

### بریلوی مذہب میں ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ملحد و دہریے تھے

فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی وارد و نظموں میں ذہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈہ کیا ہے۔ کہیں اللہ عز و جل پر اعتراضات کی بھرمار ہے۔ کہیں علمائے شریعت و ائمہ طریقت پر حملوں کی بوچھاڑ ہے۔ کہیں سیدنا جبریل امین و سیدنا موسیٰ کلیم و سیدنا عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تنقیوں، توہینوں کا



انبار ہے۔ کہیں شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ الصلوٰۃ والتحیۃ  
واحکام مذہبیہ و عقائد اسلام پر تسخر و اشرار و انکار ہے، کہیں  
اپنی زندگی و بیدینی کا فخر و مباہات کے ساتھ کھلا ہوا اقرار  
ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۳۴، ۳۳۵)

بریلویوں کے نزدیک ڈاکٹر محمد اقبال نے دوسرا اسلام گھڑ لیا ہے

ڈاکٹر صاحب ایسے عقائد رکھتے ہوئے کیسے مسلمان ہیں۔ ڈاکٹر صاحب  
کے اسلام کی حقیقت ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ان اعتقادات  
کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں  
نے کوئی اور اسلام گھڑ لیا ہے اور وہ اپنے اسی گھڑے ہوئے  
اسلام کی بنا پر مسلمان ہیں۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۴۵)

مسلمانانِ اہل سنت خود ہی انصاف کریں کہ ڈاکٹر صاحب کے  
مذہب کو سچے دینِ اسلام کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۴۱)

بریلویوں کے نزدیک ڈاکٹر محمد اقبال دہریے و بے دین تھے

اور زمانہ کے مشہور شاعر ڈاکٹر محمد اقبال بہت نمایاں ہستی رکھتے تھے۔ ان  
کی صلاحیت اپنی حد سے گذر کر شدید نیچریت و دہریت تک  
پہنچی ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے مضامین نظم و نثر کے ذریعے سے  
نیچریت کا زبردست پرچار کیا۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۸۹)





حریف اپنا سمجھ رہے ہیں مجھے خدا یا ان خانقاہی  
انہیں یہ ڈر ہے کہ میرے نالوں سے شق نہ ہو مگر آستانہ

## دوست! علیٰ اچھے گھڑ لیا ہے؟

رہنما خانی اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے کوئی اور اسلام  
گھڑ لیا ہے۔ الفاظ ملاحظہ فرمائیں:-

اگر ان اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم  
ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی اور اسلام گھڑ لیا ہے اور وہ اپنے اسی  
گھر سے ہوئے اسلام کی بنیاد پر مسلمان ہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب  
نے کمال صاف گوئی کے ساتھ اس امر کا بھی اظہار کر دیا ہے کہ ان  
کو یہ نیچریت و دہریت و زندلیقیت یورپ کے فرنگیوں نے سکھائی  
ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۴۵-۳۴۶)

## یورپیوں کے نزدیک ڈاکٹر محمد اقبال کی زبان پر شیطان بولتا تھا

ڈاکٹر صاحب کی زبان پر ابلیس بول رہا ہے اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ابلیس  
کی ترجمانی ہوتی ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۴۷)

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اسلامی چین کے ایک ٹھکے ہوئے پھول تھے۔ جس کی  
بھینٹی بھیجی خوشبو سے آج تک تمام عالم اسلام معطر ہے اور جس کی ضرب کلیم نے  
ظلم سامری شوکت فرعون کو توڑ کر جلوہ طور کا ایک عرفانی منظر پیش کیا اور جس کی  
بال جبریل نے عرش الہی کے انوار و تجلیات سے اہل فرش کے دلوں کو روشن و منور کر  
دیا اور جس کے ارمان مجاز نے عشق رسول و محبت الہی کی شمع محفل اسلام میں روشن

کر دی غرض کہ جس نے اپنی نغمہ نگاری و انقلاب آفرینی ترانوں سے گلشنِ اسلام کے پھولوں میں شباب آفریں۔ دن بچونک دی اور جس نے اپنے ایمانِ اندروز شاعری سے مسلمانوں کے اندر حسنِ عمل و نیک کرداری کا ایک بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا تو ان سوس ہے کہ مومن قانت و مسلم کامل تر جہاں حقیقت مصوّر فطرت شاعرِ اسلام کے ایمان و اسلام کو بھی بڑی اُمت نے اپنے کفر و ارتداد کی بھیٹی کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔ سب سے پہلے اس فرقے کے نقیبِ اعظم، امیرِ الکفرین، منظرِ اعلیٰ حضرت مولوی حشمت علی نے آپ کو بھی صلیحیت و نیچریت کا ایک ممتاز لیڈر تسلیم کیا ہے۔ اس کے بعد آپ کی ایمانی شمع کو بھی کفر و ارتداد کی بادِ سموم کے تیز و تند جھونکوں سے گل کر دیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم پر ان کے اشعار کے تنقیدی سلسلہ میں مختلف قسم کے تکفیری و ارتدادی الزامات لگا کر بڑی ہوشیاری سے مذکورہ عبارات میں آپ کو اسلام سے خارج کر دیا ہے اور حسبِ عادت کفر و ارتداد کی بے دھڑک سنگ باری کی ہے اور آپ پر سائنس کی ایجاداتِ کاملہ کی ولد ادگی و شیفتگی کا الزام لگا کر صاف لفظوں میں آپ کو کافر و مرتد کہہ دیا ہے۔

ناظرینِ کرام! ڈاکٹر اقبال صاحب مرحوم وہ نامور و ممتاز، سستی ہیں کہ جن کی انقلابی و روح افزا شاعری نے الحاد و دہریت کے خلاف اسلام کی زبردست حمایت کی ہے اور اس نے مسلمانانِ ہند کے دلوں میں اتنا سوز و گداز، تاثر و انفعال کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا کہ ہزاروں مسلمان اس سے متاثر ہو کر حسنِ عمل و نیک کرداری کے غازی بن گئے ہیں۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اسلامی خدمات و ایمانی جذباتِ رضا خانیت کی بڑی بڑی آنکھوں میں کفر و ارتداد کے کانٹے بن کر چھو رہے ہیں۔ اسی سے رنجیدہ ہو کر ڈاکٹر اقبال مرحوم نے کہا ہے کہ





ہے۔ (۱۵۱) شریعت جلد ۱ صفحہ ۸۰-۸۱)

نیچریت بھی مادر و بائیت کی دختر نوزائیدہ ہے اور اس کے عقائد اس سے بھی اجنبی و انجس ہیں۔ اس کا بانی پیر نیچر سر سید احمد خاں کوئی علی گڑھی ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۷۱)

### بریلویوں کے نزدیک سر سید احمد خاں کافر و مرتد ہے

بہر حال پیر نیچر (سر سید احمد خاں) کے کفریات قطعیہ یقینیہ میں سے کسی ایک ہی کفر قطعی پر مطلع ہونے کے بعد بھی اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی بجاہم شریعت مظہرہ قطعاً یقیناً کافر و مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابد ہے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۸۶)

اس کے علاوہ تجانب اہل السنۃ کے صفحہ نمبر ۲۲-۲۳ میں آپ کی تکفیر کی گئی ہے۔ صفحہ نمبر ۳۵-۲۹-۵۹-۸۵-۲۱۸-۲۲۵ میں سر سید احمد کو مرتد اکفر پیر نیچر کے خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔

اگرچہ علمائے حق کو سر سید احمد خاں کے مذہبی خیالات سے سخت اختلاف تھا یہی وجہ تھی کہ ان کی تفسیری غلطیوں کو علی الاعلان ظاہر کیا اور اس کی سخت سے سخت تردید و تنقید کر کے عام مسلمانوں کو بتایا کہ وہ خیالات اس قابل نہیں ہیں کہ مذہبی حیثیت سے ان کی طرف کچھ بھی توجہ کی جائے۔ لیکن اس کے باوجود ان کو نہ صرف مسلمان ہی بلکہ مسلمانوں کے ہمدرد و خیر خواہ سمجھتے ہیں اور آج ان کی اس خیر خواہی و ہمدردی کی روشنی یا دگار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ہے اور آج ہندوستان و پاکستان میں



جس قدر مسلم انگریزی اسکول و کالج ہیں وہ سب کے سب اسی مسلم بریویو سٹی کے  
 علمائے کرام سے قائم ہیں۔ اسی طرح ان دونوں ملکوں میں جس قدر مسلم اعلیٰ علماء و ائمہ  
 افسروں، وکیلوں، بیرٹروں، ڈبٹی کلکٹروں، پروفیسروں، ڈاکٹروں،  
 انجینئروں وغیرہ کی تعداد موجود ہے۔ وہ سب کی سب اسی مسلم بریویو سٹی کے  
 واسطے یا بالواسطہ تعلیم یافتہ ہیں اور اس کا عالمی فیض مسلمانوں کی ترقی و ترقی  
 میں ہمیشہ جاری رہے گا۔ ایسے شخص کے بارے میں رفا خانیت کے مشہور مکلف مولوی  
 حشمت علی جو بقول سگ بارگاہ رضویہ ہیں اس انداز سے بول رہے ہیں کہ جو  
 صرف آپ ہی کا حصہ ہے جو دربار رضویہ کا گناہ ہونے پر فخر کرتے ہیں۔

ناظرین کرام! آپ نے اس سے قبل قائد اعظم کے متعلق بریویو اتھ کا فتویٰ  
 دیکھا کہ انہوں نے قائد اعظم کو بھی دوزخیوں کا گناہ کہا ہے اور سر سید احمد خاں کے  
 بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ معلوم نہیں کہ بریویو یوں نے دوزخ کے گناہ کی اطلاع  
 کہاں سے نکالی ہے۔ کتنا عام طور پر گھر کی حفاظت کرنے کے لئے رکھا جاتا  
 ہے۔ اگر قائد اعظم اور سر سید احمد خاں دوزخ کے گناہ ہوں گے تو وہ غالب  
 بریویو کی دوزخ میں نگرانی کریں گے کہ ان کو دوزخ سے کوئی نکال کر نہ لے  
 جائے۔ ان نا عاقبت اندیش لوگوں کو بس کفر کفر کی گردان ہی آتی ہے۔ قوم کا  
 کوئی خیال نہیں کہ یہ کہاں جا رہی ہے۔ میں عام طور پر ان کے بارے میں کہا  
 کرتا ہوں۔

سخت و ناعاقبت اندیش ہیں بریویو مٹا  
 قوم برباد ہوئی جاتی ہے کھلم کھلا

## سرید احمد خاں کے نورتن کی تکفیر

جس طرح بیدین اکبر بادشاہ نے اپنے نورتن بنائے تھے جو اس کے وزیران حکومت اور شیران سلطنت تھے۔ اسی طرح پیر پیر پیر احمد خاں نے بھی اپنے نورتن بنا رکھے تھے جو پیر پیر کے وزیران پیر پیر اور شیران دہریت اور مبلغین زندقیت تھے جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ نواب محسن الملک مہدی علی خاں۔

۲۔ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی خاں۔

۳۔ نواب انتظار جنگ مولوی مشتاق حسین۔

۴۔ مولوی الطاف حسین حالی۔

۵۔ شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ۔

۶۔ مولوی مہدی حسن۔

۷۔ سرید محمود خاں۔

۸۔ شبلی نعمانی اعظم گڑھی۔

۹۔ ڈپٹی وزیر احمد خاں دہلوی۔

(سجانب اہل السنۃ صفحہ ۸۶-۸۷)

الغرض بریلوی امت کے اس رسول عالم تکفیری فتویٰ سے سرید

اور مذکورہ بالا محترم و نامور ہستیاں اور پھر ان کو مسلمان ماننے والے یا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے واسطہ یا بالواسطہ تعلق رکھنے والے جس قدر بے شمار مسلمان ہیں وہ سب کے سب اس بے کافر و بے ایمان ہیں کہ وہ سرید احمد خاں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔



## حضرت علامہ شبلی نعمانی کی بیچین

علامہ موصوف ان مشاہیر اسلام میں سے تھے جن کی اسلامی خدمات پر دنیائے اسلام نے خراج تحسین و نذر عقیدت پیش کر کے ان کے کمال ایمان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ نہ صرف دارالعلوم ندوہ و دارالمصنفین اعظم گڑھ ہی کے اسلامی کارنامے ان کی ایمانی زندگی کے زریں شاہکار ہیں بلکہ بذاتِ خود ان کی بے بہا اسلامی تصنیفات خصوصیت سے سیرۃ نبویؐ ان کے ایمان و اسلام کا حسن و جمال ہے لیکن افسوس کہ علامہ نعمانی جیسے مشہور خادمِ دین و ملت کے ایمانی کمالات پر رضا فانیوں نے اپنے کفر و ارتداد کا کلاتیل پھیر دیا ہے۔ چنانچہ اس گمراہ فرقہ کے نامور مکفّر اعظم مولوی شمس علی علامہ شبلی نعمانی کو اس فرقہ کا ممتاز لیڈر تجویز کر کے ان کو کفر و ارتداد کے دریا میں غرق کر دیا ہے۔ اس صلحکلیہ فرقہ کا تعارف اس طرح کرتے ہیں کہ :-

۱۔ صلحکلی کوئی مستقل مذہب نہیں بلکہ ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو بد مذہبوں بے دینوں پر دو دطر سے اپنی ناراضگی ظاہر کرے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۷۵)

۲۔ اس ناپاک ترین فرقہ صلحکلیہ کے افراد ہر طبقے میں ہیں اور ہر ایک طبقے میں علیحدہ علیحدہ مختلف طریقوں سے صلحکلیت ملعونہ کا پرچار کرتے ہیں۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۷۶)

۳۔ اور ان صلحکلی نیچری لیڈروں کا مقصد سیاست کے پردے میں دینی اور دہریت پھیلانا ہے۔

ان صلحکلی لیڈروں میں اعظم گڑھ کے مولوی شبلی بیٹ نمایاں ہستی

سکتے ہیں۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۸۹)

## فرقہ صلحکلیہ اور اس کے لیڈر کا فریب

صلحکلیہ نابکار جو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھلی توہین و مسخرچہ تکذیبیں کرنے والوں کے کفر و ارتداد کو چھپانے ان کی تکفیر شرعی کو غلط و باطل ٹھہرانے کے لئے اپنی صلحکلیت بجاتے ہیں۔ یہ سب بحکم شریعت مظہرہ کفار مرتدین ہیں۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۵۳)

ان بے ایمان صلحکلیوں کا ملعون فریب ہے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۸۱)

## دوسری وجہ تکفیر

علامہ شبلی نعمانی کو فرقہ صلحکلیہ کے ممتاز لیڈر ماننے کے ساتھ پجریوں کا بھی لیڈر کہہ کر ان پر کفر و ارتداد کی دوسری مہر لگا دی۔

۱۔ شبلی اعظم گروہی کی نیچریت و دہریت اس کی کتابوں سیرۃ النبی و الفاروق و سیرۃ النعمان میں اپنے زندگی کرشموں کی بہار و الحادی جو بنوں کی رو بہار دکھا رہی ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۸۹)

۲۔ علامہ نعمانی مرحوم کی ایک ٹنوی صبح امید پر غلط تنقید کرتے ہوئے آپ پر مندرجہ ذیل بے بنیاد الزامات کی وجہ سے کفر و ارتداد کی بو بھار کی ہے دیکھتے ہیں کہ۔  
شبلی اعظم گروہی نے ایک ٹنوی صبح امید لکھی جو پجروں کے دار المعنفین نے شائع کی۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۸۹)



اس کے صاف دستھرے اشعار پر غلط تفسیر کے کفر و ارتداد کے یہ الزامات لگائے ہیں۔ ۱۔

۱۔ پھر چل کر مرشد اکفر پیر نیچر (مرشد احمد خاں) کی منقبت میں قصیدہ خوانی کی ہے حتیٰ کہ اسے راہ ہدایت کا خضر بنادالا۔ پھر نواب محسن الملک و نواب وقار الملک و اشرف علی کی تحریریں و تقریریں تبلیغِ نیچریت کی تعریف و توصیف کر کے صاف کہہ دیا۔

(تجنائب اہل السنۃ صفحہ ۲۹۲)

۲۔ پھر آگے چل کر پیر نیچر (مرشد احمد خاں) کے قائم کردہ کالجِ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی شہاد خوانی میں چند اشعار ہیں۔ یہاں تک کہ اس کو قومِ اسلام کا پشت و پناہ اور اپنی آرزوؤں کا کعبہ بھی کہہ ڈالا۔ پھر مرشد کے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ پر حضراتِ علمائے اہل سنت و اہل سنت و اہل سنت نے جو فتاویٰ شرعیہ دیئے تھے بلکہ ان فتاویٰ شرعیہ کو باطل اور نیر نیچر کے عقائد کفریہ ملعونہ کو حق بھی کہہ دیا۔ پھر کالجِ نیچریت کے قائم ہونے کو قوم کے دن پھرنا کہا۔ آخر میں اس مرکزِ نیچریت منہجِ دہریت کے قیام و بقا کی دعا کر کے پھر بکہیا۔

(تجنائب اہل السنۃ صفحہ ۲۹۳)

اس قسم کے لغو و غلط و جہر و ارتداد کے اظہار کے بعد علامہ نعمانی کو دائرۃ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ۱۔

شبلی اعظم گڑھی کے ان اشعار کا کفر یقینی و ارتداد قطعی ہونا مہر نیم روز و ماہ نیم ماہ سے بھی بڑھ کر واضح روشن ہے۔

(تجنائب اہل السنۃ صفحہ ۲۹۵)

۳۔ کیا کسی سنی مسلمان اپنے دین و مذہب کی رُو سے ان کلماتِ ملعونہ کے





کے معاذ اللہ کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:-

۱۔ الطاف حسین حالی نے ایک مدرس لکھا جس کا نام مر و جزر اسلام رکھا۔ نیچری لیڈروں و صلحکلی واعظوں نے اس کی اشاعت میں ایڑی چوٹی کے زور لگا دیئے اس نے اپنے مدرس کے صفحہ ۲۳ پر اپنے نیچری شاعر بن جانے کا سبب ان لفظوں میں لکھا ہے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۹۷)

۲۔ شبلی وحالی دونوں کے اقوال سے اتنا ضرور ثابت ہو گیا کہ ان دونوں کو گمراہ بے دین بنانے والی، ان دونوں کے دین و ایمان کو مٹانے والی وہی سرسید احمد خاں کوئی علی گڑھی کی کافرانہ و سحرانہ نگاہ تھی۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۹۸)

۳۔ یہ کفریات ملعونہ تو وہی ہیں جو امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے اپنی ناپاک کتاب تقویۃ الایمان میں لکھے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۹۸)

۴۔ تو اس بے دین قاتل (حالی کو) کافر و مرتد ماننا پڑے گا۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۰۲)

۵۔ حالی امام الوہابیہ کی شاگردی میں ان سب کفروں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کر دیا۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۹۹)

۶۔ اس کفر ملعون میں حالی و مشرقی دونوں متحد و مشترک ہیں۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۲۴)

۷۔ مشر حالی کے اس مدرس میں بیسیوں کفریات کے انبار ہیں اور ہزاروں

مضالات کے طومار۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۳۴)

۸۔ بہر حال حالی و شبلی کا محض خدمتِ خلق و احسان الی الخلق کے حیلہ  
کمزور و بیہادہ کا ذریعہ بنا کر تمام مسلمانوں کو قطعاً کافر و بے دین بنانا  
..... قطعی کفر و ارتداد ہے اور یقینی زندہ و الحادہ

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۳۲۲)

اس کے علاوہ اسی کتاب مذکورہ کے صفحہ نمبر ۳۰۲-۳۰۳-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹  
میں آپ پر صلحیت و نیچریت اور تکذیب آیاتِ الہیہ و توہینِ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم تحریف مسائلِ ضروریہ کا الزام لگا کر آپ کو بھی معاذ اللہ کافر و مرتد کہا  
گیا ہے۔

بریلویوں کے نزدیک خواجہ حسن نظامی کافر و مرتد

ہے جو اسے کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

۱۔ ہر سنی مسلمان پر روشن و ظاہر ہے کہ خواجہ حسن نظامی اپنے کفریاتِ قطعیہ  
یقینیہ کثیرہ کے سبب بحکمِ شریعتِ مطہرہ ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو شخص اس  
کو مسلمان سمجھے یا اس کے کافر ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر و مرتد  
کہنے میں تردد کرے وہ بحکمِ شریعتِ اسلامیہ زندیق، بے دین، عالم  
ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۶۰)

۲۔ خواجگی کے دعویدار کفر کی تبلیغ کے ٹھیکیدار، اسلام کی مخالفت کے علمبردار  
کرشن کنہیل کے اُمتی مشرِ جادواری خواجہ حسن نظامی دہلوی۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۳۹)

۳۔ مسلمانوں! کیا اب بھی حسن نظامی کے کافر، مرتد، منافق، ملحد، زندیق،



۳۰۴  
بے دین ہونے میں کچھ شک رہ سکتا ہے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۳۶)

۴۔ پیارے بھائیو! انصاف سے کہو مسلمان کھانے والوں میں حکیم شریعت  
مطہر حسن نظامی سے بڑھ کر ڈبل کافر اور کون ہوگا۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۵)

اور اسی کتاب "تجانب اہل السنۃ" کے صفحہ نمبر ۱۲۵-۱۳۲-۱۳۵-۱۳۷۔

۱۳۸-۱۳۸ میں خواجہ حسن نظامی دہلوی پر کفر و ارتداد، بے دینی و بے ایمانی کی  
سخت بدش کی گئی ہے۔

اسی طرح ان بدطینت مفتیوں نے دنیا کے تمام اچھے اچھے لوگوں کو اسلام کی آڑ بنا کر  
خوب گیدا ہے۔ ان کا ایک فتویٰ ہے:-

جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کو کافر کہا ہے۔ یعنی  
پنجابی۔ کبوتر۔ عباسی۔ مسلم۔ کھتری۔ مہمن۔ جولاہے۔ پٹھان۔ ہزاری فروش۔  
قصاب۔ درزی۔ کپڑا دھننے والے۔ ان گیارہ طبقوں سے متعلق تمام افراد کو کافر  
کہا ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۹۱)

اگرچہ علمائے حق کو خواجہ حسن نظامی سے کچھ جذبی اختلافات ہیں لیکن اس کا نتیجہ  
کفر و ارتداد ہوا، یہ نہیں ہے مگر بریلوی امت کے یہاں تو ہر اختلاف موجب کفر و ارتداد  
ہے۔ اس لئے خواجہ صاحب کی دینی خصوصیات اسلامی روایات کے حامل ہونے کے  
باوجود پھر بھی ان کو کافرانہ نگاہوں سے ہی دیکھا گیا ہے۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ بریلویوں کے نزدیک قائم اعظم سے لے کر جولاہے تک  
سب لوگ کافر ہیں تو اس مکتبہ فکر میں کونسا آدمی ہے جو مسلمان ہے۔ بریلوی مذہب

میں اپنی جماعت کے علاوہ سب کو کافر و مرتد کہہ کر آپ نے سب کو کافر و مرتد کہنے کی مہارت پڑھ لی۔ اب اپنی جماعت کو بھی معلوم ہو چکی کہ مسلمان کہتے ہیں یا نہیں تسلسل کلام اور جذبات کی ایجابی کیفیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ شاید اپنی جماعت کو بھی کافر کہہ دیں تو بعید نہیں۔ کیونکہ سابقہ تمام عباراتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام فتوؤں کو صادر فرماتے وقت مفتی پر جنون کا غلبہ تھا اور پاگل سے کچھ بعید نہیں کہ اس کا اگلہ قدم کہاں پڑتا ہے اور کیا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ یہ بھی اس مصنوعی پاگل کی طرح ہیں جو سارا دن بازار اور گلی کو چوں میں غل غبارہ مچاتا ہے، اور لوگوں پر تھمڑا کرتا ہے کسی کے پیچھے اینٹ اٹھا کر دوڑتا ہے، کسی کو گالیاں دیتا ہے اور لوگ پاگل سمجھ کر غصہ و درگزر کرتے ہیں۔

لیکن جب شام کو گھر آتا ہے تو بالکل اچھا بھلا ہوتا ہے اور بچوں اور بیوی سے الفت و محبت کی باتیں کرتا ہے۔ بس یہی حال ان مذہبی دیوانوں اور اسلامی پاگلوں کا ہے کہ ساری دنیا کو کافر کہہ آئے۔ کسی پر کفر کا فتویٰ پھینکا، کسی کے پیچھے کفر کی گٹھ لے کر دوڑے اور جب گھر آئے تو فرماتے ہیں:-

**سب دنیا کافر مگر بریلوی نہیں؟**

**تفصیلی فتویٰ**

ہندوستان میں جس قدر مسلمان کہلانے والے ہیں۔۔۔۔۔ سنی (بریلوی) مسلمانوں کے علاوہ یہ تمام مدعیان اسلام بحکم شریعت مقررہ کفار و مرتدین لٹام ہیں۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۱۱)

دیکھا کیسی دیر سے سب کو کافر کہہ دیا اور پھر پتہ نہیں وہ کونسی شریعت ہے



اور ساتھ مطہرہ بھی جو اتنی ناپاک ہے کہ بریلویوں کے علاوہ ہندوستان اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتی۔ ایسی شریعت کسی امتق اور ذلیل متبہنی کی ہو سکتی ہے۔ یہ زبان تو مرزا غلام احمد کی زبان ہے جو اپنے ہمارے والوں کو سور اور افلاذ زانیہ سے یاد کرتا ہے۔ دراصل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بانغی پرخداوند کریم کی جانب سے لعنت برستی اور کفر کی مار پڑتی ہے اس لئے اس کے تو شے دان میں سوائے لعنت اور کفر کے کچھ ہوتا ہی نہیں جیسے وہ خرچ کرے۔ یہ بیچارے جو شکول لے کر بیٹھے ہیں اس میں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ کافر ہیں۔ اس میں سے اپنے لئے کچھ نکال کر جب دیکھتے ہیں کہ یہ تو کفر ہے تو اس کو اپنے وجود سے دور کرنے کے لئے کبھی کسی کے سر پر مالتے ہیں اور کبھی کسی کے پیچھے لے کر دوڑتے ہیں اور جب واپس آکر پھر شکول نکالتے ہیں تو وہی کفر کا کفر سلسلے نظر آتا ہے۔ یہ بریلوی مذہب کی حقیقت ہے جو کھل کر سامنے آگئی۔

### اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتویٰ کہ ہندوستان دارالسلام ہے

چنانچہ آپ نے انگریز سرکار کی خوب تعریف کی جیسا کہ ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں :-

ہمارے امام صاحب کے مذہب پر ہندوستان دارالسلام ہے۔ ہرگز دارالحرب نہیں کہ دارالسلام کے دارالحرب ہو جانے میں جو باتیں درکار ہیں بحمد اللہ یہاں قطعاً موجود نہیں۔ اہل اسلام اپنے معاملات میں آزاد ہیں اور حکام انگریز بھی علماء سے فتویٰ لے کر عمل اور حکم کرتے ہیں (لہذا ان کے احکام پر عمل کرنا ضروری تھا)

اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام۔

## انگریز کی حکومت رحمت خداوندی ہے

انگریز سرکار کا حق نمک خواری ادا کرنے ہوئے ایک اور قصیدہ گوئی  
ملاحظہ فرمائیں :-

حکومت برطانیہ سنان ہندوستان کے واسطے رحمت خداوندی  
کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس حکومت نے یہاں کے تمام فرقوں میں  
امن پیدا کر کے ان پر احسان عظیم کیا ہے۔ لہذا اس کے خلاف  
جہاد و قتال کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

(تلخیص رسالۃ الامارہ والجمادہ مصنفہ احمد رضا خاں بریلوی)

## اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

### انگریزی حکومت دارالاسلام ہے ؟

مسئلہ :- کیا فرماتے ہیں اعلیٰ حضرت بریلوی اس مسئلہ میں کہ جمعہ کی  
نماز پڑھ کر اس کے بعد نماز ظہر پڑھنی چاہیے یا نہیں ؟  
الجواب :- ہندوستان بخصتہ تعالیٰ دارالاسلام یہاں کے شہروں  
میں جمعہ صحیح ہے۔ (احکام شریعت جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

دیکھا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کیسے کیسے پیترے بدل بدل کر برطانیہ سرکار کو خوش کر  
رہے ہیں۔ ایک اور جگہ اسلامی لہجہ کی تعریف فرماتے ہوئے اپنے انگریز آقا سے



حقے میں کستوری استعمال کرنے کے لئے اشاروں ہی اشاروں میں کچھ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اسلامی وہ بستی ہے جس کی عام آبادی فی الحال مسلمان اور یا زیرِ سلطنت اسلامی ہے یا پہلے ان دو حالتوں سے ایک پر تھی۔ اب غلبہ کفار مگر اس کے چاروں طرف اسلامی غلبہ ہے یا یہ بھی نہیں تو جب سے اب تک بعض شعائر اسلام بلامزاہمت جاری ہیں۔ اگرچہ بادشاہ و حکام سب نامسلم ہوں۔  
(فتاویٰ افریقہ صفحہ ۷۴)

یعنی بریلوی مذہب میں ہر وہ بستی اور ملک دارالاسلام اور اسلامی بستی ہے جس میں حکمران اگرچہ کافر، مشرک، یہودی، عیسائی ہوں مگر اس سلطنت میں رہنے والے مسلمانوں کو بعض شعائر اسلام بلاموک ٹوک ادا کرنے کی آزادی ہو مثلاً وہ مسواک کر سکتے ہوں، غسل کر سکتے ہوں، شادی کر سکتے ہوں، ناخن کاٹ سکتے ہوں، زیر ناف بال صاف کر سکتے ہوں، اپنی بیوی سے جائز حرکت کر سکتے ہوں اور نماز پڑھ سکتے ہوں وغیرہ وغیرہ۔

انگریز کو خوش کرنے کے لئے بے علم اعلیٰ حضرت بریلوی نے اس فتویٰ میں اپنی تمام تر قوت کو صرف کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں رکھا۔ اس تعریف سے توروس، امریکہ اور اسرائیل یہودی حکومتیں بھی دارالاسلام ٹھہریں۔

اس تعریف کے بارے میں میں بریلوی امت سے پوچھتا ہوں کہ یہ تعریف آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو مہربانی فرما کہ بذریعہ اشتہار اعلان فرمائیں اور تمام امت بریلویہ سے وادعائیں حاصل کریں اور اگر فتویٰ غلط ہے تو کیا اعلیٰ حضرت بریلوی نے اس فتویٰ سے آپ کا منہ کالا نہیں کر دیا؟

لیکن ممکن ہے کہ آپ جواب میں ارشاد فرمائیں کہ جناب والا! میں تو ہر دیر سے روز منہ کالا کرتا ہوں اس فتوے سے میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے تو پھر جواب میں عرض کروں گا :-

بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

## حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید مٹل کی تکفیر

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس فرقے میں دو درستیوں میں اتصال میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی بکثرت تحریریں اور ان سے زبان و قلم کی بے شمار برقی رفتار حرکتیں موجود ہیں و اہل سنت و الجماعت علمائے دیوبند کے اکابر عظام ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے بڑے خان صاحب نے ولی اللہی خاندان کے چشم و چراغ علمی و روحانی وارث حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کی ذات گرامی کو اپنی تکفیری تیر اندازیوں کا نشانہ بنایا اور اب تک اس راہ خدا کے شہید کو بلاوجہ و بلاسبب اپنے تکفیری کلاموں و بدگمانیوں کا ستحہ مشق بنا رکھا ہے اور کوئی گندے سے گندا اور جھوٹے سے جھوٹا الزام نہ ہوگا جس کو آپ کی طرف منسوب کر کے آپ کی تکفیر و تفسیق نہ کی گئی ہو۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے شخص آپ کے کفر و ارتداد پر دو مستقل کتابیں الکوکبة الشہابیہ و وسل السیوف النہمدیہ لکھی ہیں جس میں زبان کی شائستگی، اخلاق کی پاکیزگی کا ایک شاندار ریکارڈ محفوظ ہے اور اس کے ساتھ ہی اس سلسلے میں ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جس میں حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کو بے نقط گالیاں دے کر اپنی تمذیب و شرافت کا روشن ثبوت پیش کیا ہو۔ پھر تو اس کے بعد ان کی بارگاہ کے بڑے بڑے مشہور غلاموں نے آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں اس زور و شور سے سلسلہ تکفیر برپا کر رکھی ہے کہ شرافت و انسانیت بھی غمراہ الامان و الجھنظ کی صدا بلند کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ



ان کے دربار کے کتھے نامور خدام و جبار و بکشن اس تکبیری لکیر کو اپنی تحریری و تقریری لاٹھیلوں سے اس بہ حواسی سے پیٹ رہے ہیں کہ لاکھیاں ٹٹ جاتی ہیں اور خود بھی زخمی ہو جاتے ہیں لیکن اس تکفیری حرکت سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ اٹھنفرت بریلوی حضرت شہیدؒ کی جانب سے ستر ستر ہزار جگہ بے شمار کفریات و شرکیات محسوب کرنے کے بعد یہ قطعی فیصلہ کرتے ہیں کہ :-

”بالجملہ ماہ دہر ستر روز کی ثروت دنا ہر کہ اس نرہ تنزقہ یعنی واپس آسمانیہ اور اس کے امام نافر جام پہ جزا قطعاً یقیناً اجمالاً بوجہ کثیر کفر لازم اور بلاشبہ جہاں فقہائے کرام و اصحاب فتوے اکابر و اعلام کی تصریحات واضح پر یہ سب کے سب کافر باجماع آئمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتقریح توبہ درجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب۔۔۔۔۔ (الکوثر الشہایہ صفحہ ۶۷)

اٹھنفرت بریلوی ملفوظات میں حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یوں فرماتے ہیں :-

عرض :- اسماعیل دلیوی کو کیسا سمجھنا چاہیے؟

ارشاد :- میرا مسلک یہ ہے کہ وہ ینید کی طرح ہے۔ اگر کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرف علی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

(ملفوظات اٹھنفرت بریلوی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴)

اور اس کے علاوہ بھی بہت سے گندے الزامات حضرت امام شہیدؒ کی جانب محسوب کر کے آپ کے کفر و ارتداد پر مہر لگادی۔





## حضرت شاہ سید احمد شہیدؒ کی مختصر

جبکہ اعلیٰ حضرت بریلوی اور اس کی امت نے حضرت امام شاہ اسماعیل شہیدؒ کے بارے میں ایسا شدید تکفیری فتویٰ صادر کیا جو ان کے کفر میں شک کرے یا ان کو اچھا جلنے تو وہ بھی کافر ہے تو اس بنیاد پر قطعی حیثیت سے لازم آتا ہے کہ حضرت شاہ سید احمد شہیدؒ اور ان کے ہزارا مریدین و معتقدین بھی معاذ اللہ کافر و بے ایمان ہیں۔ کیونکہ آخر وقت تک آپ مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کے مومن کامل عارف باللہ، محافظ دین و شریعت، مجاہد ملت ہونے پر یقین رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی حال میں ایک کتاب تاریخ ایمان و ہدایت قومی پریس کانپور میں طبع ہو کر شائع ہوئی ہے جس کے مصنف مولوی محبوب علی خاں خطیب جامع مسجد مدین پورہ بمبئی ہیں۔ آپ کی تہذیب و اخلاق، علم و کمال کے ثبوت میں مولوی حشمت علی کا چھوٹا بھائی ہونا ضرورت سے زیادہ کافی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں حضرت سید احمد شہیدؒ کو جن گندے و اجنبی الفاظ سے یاد کیا ہے اگر اس سے ایک طرف آپ پر بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کی کماوت پوری صادق آتی ہے تو دوسری طرف اخلاق، تہذیب کی پیشانی عرق آلود ہو کر حیرت سے بوجھتی ہے۔ کیا یہی لوگ اسلامی تہذیب کے علمبردار اور ایمان و اخلاق کے تنہا ٹھیکیدار و نگران کار ہیں۔

ناظرین کرام! اپنے کلیجہ پر صبر و تحمل کی ہل رکھ کر ان علامہ بند مذہبوں کی تہذیب و شرافت کے چند نمونے ملاحظہ کریں :-

۱۔ سید احمد صاحب کو عیاری، ستکاری، جعل سازی میں بڑا کمال حاصل تھا۔ وہ انگریزوں کے بڑے کامیاب ایجنٹ و آئینہ کار تھے۔

(تاریخ ایمان و ہدایت صفحہ ۱۷۱)

۲- سید احمد مفرور از میدان جہاد انگریزوں کے تنخواہ دار اور پگے ایجنٹ اور پٹھو تھے۔ (تاریخ اعیان و بابیہ صفحہ ۲۱)

۳- اور سید احمد مفرور تکیہ می اور ان کے اذتاب مولوی ہی علماء ہند اور اللہ تعالیٰ سے بے نیاز اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے نیاز اور بے شرم، بے غیرت، بے حیا اور مسلمانوں کی مفید تحریکوں کو مٹانے والا اور انگریزوں کے پولیٹیکل ایجنٹ اور دشمنان اسلام کے پٹھو ہیں۔ (تاریخ اعیان و بابیہ صفحہ ۲۱)

۴- سید احمد مفرور مغضوب کی شان بھی معلوم فرمائیں تو سنی سید احمد انتہائی مغربی گنہ گار تھے۔

۵- بہر حال سید احمد بناؤنی شہید مفرور اور وہابیوں کے واجب الاطاعت امیر المؤمنین نہ رہے جاہل اجمل ہی رہ گئے۔

(تاریخ اعیان و بابیہ صفحہ ۲۶)

۶- وہابیوں، دیوبندیوں کے امیر و شہید اور جنگ آزادی کے بنا سہتی علمبردار، دین کے دشمن، اسلام کے غدار اور علماء ہند اور خدا اور رسوا سے بے نیاز۔

(تاریخ اعیان و بابیہ صفحہ ۲۷)

۷- انگریزوں نے دونوں دین فروشوں کو روپے سے خرید کر اپنے کار خاص کے حصول کی غرض سے چھوڑ رکھا تھا اور یہ دونوں کٹر دشمن اسلام و مسلمین اور ملک و قوم کے غدار تھے۔ (تاریخ اعیان و بابیہ صفحہ ۲۷)

یہ پوری کتاب گالیوں و بد زبانوں کا ایک ایسا شاندار مجموعہ و مہیا تک آشیانہ ہے جس سے برہمنی امت کی تہذیب و شرافت کی پیشانی ہبوزہ و شکن و تاباں رہے گی۔ جس کا ایک ادنیٰ نمونہ آپ ملاحظہ کر کے رفاغایت کے گلستان سے اس کی



اسلامی بہار کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر

یعنی

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ شمس الاسلام قطب

الاقطاب امام المحدثین حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ محدث عظیم

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدنیؒ حکیم الامت حضرت مولانا

اشرف علی تھانویؒ کی تکفیر

اعلیٰ حضرت بریلوی کی تکفیری بھوک کو حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ تکفیر و فسیق سے  
آسودگی نہ ہو تو آپ نے اپنے شوق تکفیر کو پورا کرنے کے لئے موصوف الصدر بزرگانِ ملت  
اساطینِ اُمت کو منتخب کیا۔ چنانچہ زندگی بھر وہ خود اور اس کے بعد آج تک اُن کی اُمت  
مذکورہ بالا بزرگانِ دین کو تکفیر سازی و بدزبانی میں مصروف ہو کر اپنے نامہ اعمال کی سیاہی اور  
اُن حضرات کے مراتب و حُسنات میں اضافہ کر رہی ہے۔ احمد رضا خاں بریلوی نے مذکورہ بالا  
بزرگانِ ملت، محافظینِ سنت و شریعت کی جانب اپنے دماغ و ذہن کے نکالے  
ہوئے یلے ایسے ناپاک و گندے عقیدے منسوب کئے جن کی نقل سے بھی ایمانی روح  
کافی و اسلامی شرافت منرگوں ہو جاتی ہے۔ اس فرضی و دماغی عقیدوں کی بنا پر آپ  
نے یہ فتویٰ دیا کہ معاذ اللہ یہ مقدس حضرات سب کے سب ایسے قطعی و یقینی کافر و مرتد  
ہیں کہ جو ان کے کفر و ارتداد میں شک کرے یا ان کو اچھا جانے تو وہ بھی کافر و جہنمی ہے۔  
اپنی مشہور کتاب حُسامِ الحرمین میں موصوف الصدر بزرگانِ دین کے الگ الگ نام





موصوف بزرگوں میں سے در بزرگ محدث اعظم حضرت مولانا خلیل احمد صاحب  
مدنی رحمہ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس دنب میں  
کثرت فرماتے تھے۔ ان حضرات نے اپنے اپنے تحریری و تقریری بیانات و تذکروں  
میں ان منسوب کردہ خبیث عقیدوں سے سخت بیزاری و شدید نفرت ظاہر  
کی اور بار بار فرمایا بلکہ لکھ کر شائع بھی کیا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے جو  
عقائد و اقوال ہماری طرف منسوب کئے ہیں وہ التہام و کذب خالص ہے  
اور یہ خبیث مضمون افشاء و کفایت تو درکنار اس کا میرے قلب میں کبھی دوسرے  
سمک بھی نہیں آیا۔

دیکھو کتاب بسط البنان میں ان تمام توضیحی بیانات برأتوں، بیزاریوں  
کو احمد رضا خان بریلوی نے پچشم خود دیکھا اور آج تک ان کی امت و ذریت  
اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ لیکن چونکہ رضا خانیوں کے ان تکفیری  
سکرگرمیاں، تخریبی فتنوں کی بنیاد ضد و عناد، بغض و عداوت، ہواد ہوس بلکہ  
یوں کہنے کہ اپنے معزز پیٹ کی خدمت گزاری اور قبروں کی حال گزاری پر  
ہے۔ اس لئے ان برأتوں و توضیحی بیانات کا ان کی ضدی طبیعتوں تکفیری  
ذہنوں پر نہ اثر ہوا نہ ہوگا۔ اس کے بعد مکلف اعظم مظہر العظمیٰ حضرت مولوی حمزہ علی  
بریلوی نے جو کچھ ان بزرگوں کی شان میں گل افشائیاں فرمائی ہیں۔ اس کی  
نقل سے تو تہذیب و انسانیت شرمندہ ہو جاتی ہے تاہم بطور نمونہ ملاحظہ کیجئے  
اور ان کے علم و تہذیب کی داد دیجئے۔ لکھتے ہیں کہ ۱۔

”دیوبندیت بھی اسی وہابیت کی ایک شاخ ہے۔ اس کا بھی مطیع نظر  
انبیاء و اولیاء علی سید حم و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص  
ہے۔“  
(استحباب اہل السنۃ صفحہ ۵)

پھر توحیدوں کے امام اقل ابلیس نے کم خداوندی سے کفر و عناد کر کے اپنے آپ کو اس خبیثہ بنیہ تقویۃ الایمان کا وارث ثابت کر دیا۔ کافران گنگوہ و انبیٹھ اس اپنے پیشوا کے اقل (تجناب اہل السنۃ صفحہ ۲۶۸)

”اور ابالٹہ نجد کے یہ وہ عقائد خبیثہ ہیں جن میں ان کے ساتھ شیاطین دیوبندی بھی برابر کے شریک ہیں۔“

(تجناب اہل السنۃ صفحہ ۲۶۸)

”اب تو معلوم ہوا کہ دیوبندی و نجدی دونوں ایک ہی طرح کے عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ کفر و ارتداد میں دونوں ایک دوسرے کے گئے بھائی ہیں۔“ (تجناب اہل السنۃ صفحہ ۲۶۸)

اسی کتاب کے صفحہ ۱ پر مرتد نانائوی اور صفحہ ۲۰۲ پر مرتد تحاوی اور مرتد ان گنگوہ و انبیٹھ جیسے سخت و کریح الفاظ استعمال کر کے اپنی تہذیب و شرافت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اس کے علاوہ رضا خانیوں کا تمام لٹریچر ان موصوف العذر بزرگان دین اور ان کے متوسلین کے بارے میں اسی قسم کے نہایت گندے و خراب الفاظ سے بھرا پڑا ہے۔

اس لئے تہذیب اجازت نہیں دیتی کہ اس سے زیادہ اور کچھ نقل کیا جائے جس کو ضرورت ہو ان کی کتابیں ملاحظہ کرے ادبان کی تہذیب و شرافت کا وار دے۔

## دونوں کافر اور مرتد؟

دار الکفر بریلی سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ



اور قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے بارے میں بایں الفاظ فیصلہ صادر ہوتا ہے۔ الفاظ ملاحظہ فرمائیں :-

”یہ دونوں حضرات وہابی ہونے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں اور جو رشید احمد اور اشرف علی کو کافر و مرتد نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے اور مرتد ہے۔“ (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۲۴)

### محدث دہلوی کافر؟

رضا خانی محترم قراکن محمد عمر ابھروہی اپنے تکفیری جال میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو بایں الفاظ شامل کرتے ہیں :-

”دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ ولی اللہ وہابی ہو چکا ہے۔ کافر ہو گیا ہے۔ چنانچہ حیات طیبہ کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے کہ تمام علمائے اسلام نے متفقہ طور پر فتاویٰ کفر صادر کئے تو شاہ صاحب کاجدی اور علمی وقار عباد منشوراً ہو گیا اور شاہ صاحب اپنے نئے مذہب ولایت کی اشاعت کے واسطے اپنے خانہ دانی مذہب حنفی کو بل کر محمدی رکھ لیا۔“

(مقیاس حقیقت صفحہ ۲۵۳ طبع اول)

تمام علمائے اسلام نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بارے میں ہرگز فتویٰ کفر نہیں دیا بلکہ دارالکفر بریلی سے اس قسم کے تمام فتاویٰ صادر ہوتے ہیں۔ اگر مدرسہ بریلی شریف سے علمائے اُمت کے بارے میں فتویٰ کفر صادر نہ ہوں تو پھر مدرسہ بریلی کے بنائے کا فائدہ ہی کیا ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ بریلی شریف کفر کا سپریم کورٹ ہے۔

مجلس احرار اسلام کے ارکان اور امام الہند حضرت مولانا

ابوالکلام آزادؒ۔ شیخ العرب و العجم حضرت مولانا مسید

حسین احمد مدنیؒ۔ مفتی اعظم ہند مولانا کفایت اللہ دہلویؒ۔

سرمدی گاندھی۔ عبد الغفار خاں پشاور۔ امام اہل سنت

مولانا عبد الشکور کھنویؒ۔ حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ کی

### پُر زور تکفیر

کتاب تجانب اہل السنۃ صفحہ ۴۵۲ میں ہندوستان کی اسلامی انجمنوں و فرقوں کی تکفیر کی گئی ہے۔ اس میں مجلس احرار اسلام کا ساتھ تو ان نمبر ہے۔ اس کے بعد مجلس احرار اسلام اور موصوف الصدر بزرگان ملت کو جن مہذب الفاظ میں یاد کیا گیا ہے۔ وہ بریلوی مذہب کی تہذیب و شرافت کا ایک روشن منارہ ہے۔

فرقہ احرار الشراہ بھی فرقہ نیچریت کی ایک شاخ ہے۔ اس ناپاک فرقے کے بڑے بڑے مُکَلِّبِین یہ ہیں، علی جی امم الخوارج مبلغ و ہابیر ایڈیٹر انجم۔ عبد الشکور کاکوروی۔ صدر مدرسہ دیوبند حسین احمد اجدویا ہاشمی۔ بشیر احمد دیوبندی۔ عطاء اللہ بخاری۔ حبیب الرحمن لدھانوی۔ احمد سعید دہلوی۔ نانی عن الاسلام کفایت اللہ شاہ جہانپوری۔ عبد الغفار خاں۔ سرمدی گاندھی۔ اس فرقہ کا سرغنہ ابوالکلام آزاد ہے جو امام الاحرار کہلاتا ہے۔ مرتد عبد الشکور ایڈیٹر انجم خاں جی کاکوروی کے عقائد خبیثہ کی تفصیل باز رخ ردِ باغ ہے۔ (تجانب اہل السنۃ ص ۴۵۲)



بہر حال جو شخص احراریوں کے ان ناپاک اقوال ملعونہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے قائلین کے قطعی یقینی کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا ان کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بحکم شریعت قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۶۵)

ان ناپاک ملعون عبارتوں میں دین سے آزاد مسٹر ابوالکلام آزاد مرتد نے صاف صاف بک دیا۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۶۸)

امام ابوالبابہ اسماعیل دہلوی کی عبارت کفر یہ سے جو ناپاک مطلب کھلم کھلا ظاہر ہے جس کا مرتد ابوالکلام آزاد نے قطعاً یقیناً التزام کیا اس کا ماننے والا اور ایسا بکنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور بے توبہ برا تو ابدی حاکم و خاسر ہے۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۱۶۶)

اور اسی کتاب تجانب اہل السنۃ کے صفحہ نمبر ۸۹، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰ میں امام المذہب حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کو مرتد ابوالکلام آزاد کے مذہب لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔

### بہر یولیوں کا فتویٰ کفر

دہابیہ و دیوبندیہ و قادیانیہ و روافض و نیا چہرہ و خاکساریہ و چکر الوبہ و احراریہ و جٹادھاریہ و آغاخانہ و بابیہ و بہابیہ و دہابیہ غیر مقلدین دہابیہ نجدیہ و یگیہ عالیہ و صلیبیہ عالیہ اپنے عقائد کفریہ قطعی یقینیہ کی بنا پر بحکم شریعت قطعاً یقیناً اسلام سے خارج اور کفار و

مرتدین جو مدعی اسلام ان میں سے کسی کے قطعی یقینی کفر یقینی اطلاع رکھتے ہوئے بھی اس کو مسلمان کہے یا اس کو کافر و مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے اور بے توبہ مرا تو مستحق نارابد۔

(تجانب اہل سنت صفحہ ۲۵۳)

### اہل بدعت کے علاوہ سب کافر؟

رضا خانی امت خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ ہمارے علاوہ سب کافر ہیں۔  
الفاظ ملاحظہ فرمائیں :-

۲۔ ہندوستان میں جس قدر مسلمان اور مسلمان کہلانے والے ہیں جیسے مسلمانان اہل سنت و دواہیہ و دیوبندیہ و غیر مقلدین و روافض و خوارج و قادیانیہ و بابیہ و بہائیہ و چکڑالویہ و نیچریہ و گاہویہ و خاکساریہ کرستی (بریلوی) مسلمانوں کے علاوہ یہ تمام مدعیان اسلام بحکم شریعت مطہرہ کفار و مرتدین نام ہیں۔  
(تجانب اہل سنت صفحہ ۱۱۲)

تاریخ کرام! ذرا سوچیں اور غور کریں کہ مذکورہ بالا فتویٰ کی رو سے تمام دنیا میں رضا خانی بریلویوں کے علاوہ کوئی مسلمان ہے؟

خبر :- انسان کا خرچ آمدن کے مطابق ہوتا ہے۔ اندازہ کیا جائے کہ جس کی طرف سے لعنت اور کفر کا خرچ اتنا زیادہ ہو اس کی آمدن کتنی ہوگی۔؟

۳۔ قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی، رافضی، ندوی، سنجی، گاندھی خلافتی وغیرہ۔ یہ نقتے تو پیدا ہوئے ہی تھے مگر ان کے بعد ایک تازہ



فقہ اور نکلا ہے جو اپنے پہلوں سے زیادہ صمٹ بکم  
عسفی بہرا، گونگا، اندھا ہے یعنی فرقہ کھادیہ، زمیندار یہ۔

(القصورہ علی رد الاربحہ الکفر)

## کفر اور بے دینی؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پاکستان کا مطالبہ اور حمایت کرنا کفر اور بے دینی ہے۔ الفاظ ملاحظہ فرمائیں :-

۴۔ رہا پاکستان کا مطالبہ یعنی تقسیم ملک کرنا لگیوں کا اور آنا ہندوؤں کا اس صورت میں احکام کفر ملک کے بڑے حصے میں لگیوں کی رضا سے جاری ہوں گے کہ وہی اس تقسیم پر راضی اور اس کے طالب ہیں۔ احکام کفر یہ پر رضا کفر اور کم از کم بے دینی ہے۔  
(اجمل انوار رضا صفحہ ۲)

## محال ہے؟

اہل سنت علمائے دیوبند کے ساتھ احمد رضا کا تعصب ملاحظہ ہو :-  
۵۔ عرضی :- ایک جلسہ میں آریہ دھیسائی اور دیوبندی، قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں وہاں دیوبندی کا رد کرنا چاہیے۔

ارشاد :- کیوں کیا ان سے موافقت کی جائے گی۔ حاشا یہ محال ہے  
اسلام پر اس میں کوئی اعتراض نہیں۔

(ملفوظات احمد رضا بریلوی جلد ۳ صفحہ ۸۴)

## بیکیں اور بکوائیں؟

مسلم بیگیوں کے متعلق منظر اعلیٰ حضرت یوں رقمطراز ہیں:۔  
 ملاحظہ فرمائیے کہ ان مقاصد اساسیہ کے ماتحت لگی لیڈروں نے  
 وہ ناگفتی بایں بیکیں اور لوگوں سے بجوائیں ایسی ایسی ناکردنی حرکات  
 کیں اور عوام سے کرائیں جن پر شریعتِ مطہرہ کی زبان سے الامان۔  
 الامان کی صدائیں آئیں۔

(احکامِ فوریہ شرعیہ بر مسلم لیک صفحہ ۱۹)

## کفریہ ہیں؟

رضا خانی حشمت علی رقمطراز ہیں کہ مسلم لیک کے اغراض و مقاصد کفریہ  
 ہیں۔ الفاظ ملاحظہ فرمائیں:۔

بہر سنی مسلمان پر شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں روشن ہے کہ یہ سب  
 اغراض و مقاصد صریحاً محرماتِ شرعیہ پر مشتمل اور حرامِ قطعی اور سحر  
 باشد و بال و نکال و کفر و ضلال ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے  
 مسلم لیک کی شرکت، رکینیت، امداد و اعانت بحکمِ شریعتِ مطہرہ  
 اسی طرح گناہ و ممنوعِ حرام و ناجائز ہے جس طرح نہ وہ  
 کانگریس کی رکینیت و شرکت و امداد و اعانت شرعاً حرام  
 گناہ ہے۔ (اجل انوارِ رضا صفحہ ۳)

ہم تو خاموش کہیں درہم نہ ہو جائے زمانے کا نظام  
 وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں طاقت گفٹا رہے؟



## خدّام التحرّیین بھی کافر؟

اسی پیر پیچر (سر سید احمد خاں) کے اذتاب و متبعین و متقلدین و معتقدین وہ مرتدین نیا چہرہ ہیں جو مسلمانوں کے دین و ایمان اور ان کے دنیوی و دوسامان پر ڈاکے ڈالنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی کیٹیاں، پارٹیاں گھڑتے رہتے ہیں۔۔۔ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس و ندوۃ العلماء و خدام کعبہ و خلافت کمیٹی و جمعیتۃ العلماء ہند و خدام التحرّیین و اتحاد ملت و مجلس احرار و مسلم لیگ و اتحاد کانفرنس و مسلم آزاد کانفرنس و نوجوان کانفرنس و غازی فوج و جمعیت تبلیغ الاسلام اہل اہل و سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور و امارات شرعیہ بہار شریف و آل پارٹینز کانفرنس وغیرہ کیٹیاں۔ انہیں کفر نیا چہرہ نے اپنی نیچریت و دہریت پھیلانے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو دین سے آزاد کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً گھڑی ہیں۔۔۔ (سجانب اہل السنۃ صفحہ ۹)

## حرمین شریفین قرن شیطان؟

رضا خانی مولوی محمد عمر اچھروی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ائمہ حرمین شریفین قرن شیطان ہیں یعنی کہ شیطان کے سنگ۔ سوال :- آپ کے مقتدی پہلے جا کر نجدی کی اقتدا میں نماز پڑھتے رہے ہیں کیا ان کو توبہ کرائی اور دوبارہ کلمہ پڑھایا۔ جواب :- کیا آپ کے پیچھے جو حنفی غلطی سے نماز پڑھنے جاتا ہے تو آپ

ان کو پہلے توبہ کروا کر مقتدی بناتے ہو۔ یہ کتنا کچا سوال ہے۔ جو مقتدی میرا پختہ معتقد بنتا ہے وہ خدا کے فضل و کرم سے خود بخود وہابیت سے تاب ہو کر ہی مستقل ہوتا ہے مجھے توبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور بعد از سماع قبول الشہادۃ اللہ فقیر کا مقتدی قرن شیطان (یعنی حریم شریفین) کا مقتدی نہیں بن سکتا۔  
(مقیاس حنفیت صفحہ ۵)

حضرات گرامی! بحرف القرآن والحديث رضا خانی محمد عمر اچھروی ایک سوال کا جواب دیتے ہیں کہ جو میرا مقتدی ہے وہ قرن شیطان کا مقتدی ہرگز نہیں بن سکتا۔ یاد رکھیں کہ جو بد بخت و بد نصیب ناماقت اندیش اولیائے کرام آئمہ حریم شریفین کو قرن شیطان کہتا ہے وہ اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند کے نزدیک خود بڑا ابلیس ہے۔

### یہی وطیرہ رہا

محرف القرآن والحديث رضا خانی مولوی محمد عمر اچھروی کا آئمہ حریم شریفین کے بارے بغض و عناد ملاحظہ فرمائیں:-

”میرے ہم خیال ساتھی پچیس کی تعداد میں ستھے جنہوں نے ان (آئمہ حریم شریفین) کے پیچھے اقتداء نہیں کی بلکہ تتبع سے ثابت ہوا کہ اکثر معتدین (احمد رضا خاں بریلوی) علیحدہ جماعت کو لاتے ہیں جیسا کہ ہمارا بھی یہی وطیرہ رہا۔“

(مقیاس حنفیت صفحہ ۴)



حضرت گرامی! رضا خانی محمد عمر اچھر دی کا آئمہ حرین شریفین کے خلاف اس قدر بغض و عناد تھا کہ رضا خانی بد قسمت نے اعتراف حقیقت کیا ہے کہ میں اور میرے تمام رفقاء جو حج کرنے گئے تو میں اور تمام ساتھیوں نے آئمہ حرین شریفین کی اقتدا میں نماز ادا نہیں کی بلکہ ہم ساتھیوں نے اپنی جماعت علیحدہ کروائی اور جتنے دن وہاں رہے ہم اپنی جماعت علیحدہ کرتے تھے اور ہمارا یہی دلیہ رہا۔

حضرت گرامی! رضا خانی اہل بدعت پر حق تعالیٰ کی کس قدر بھڑکار اور لعنت برس رہی ہے کہ ان بد بخت و بد نصیب لوگوں کو امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصطفیٰ پر کھڑے ہونے والے ولی کامل شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی توفیق نہیں دیتا اور یہ منہوس لوگ وہاں کے طہارت خانوں میں وقت گزار دیتے ہیں اور آئمہ حرین شریفین کی اقتدا میں نماز ادا نہیں کرتے اور یہ حقیقت ہے کہ جس پر صاحب مکان ناراض ہو اس کو اپنے گھر میں داخل نہیں ہونے دیتا تو اسی طرح جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہوں تو حق تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے مصطفیٰ پر امامت کرانے والے سعادت مند شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنے نہیں دیتا اور جو کوئی آئمہ حرین شریفین سے بغض و عناد رکھتا ہو اس کے متعلق ارشاد نبویؐ ہو ملے۔

مَنْ عَشِيَ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي  
وَلَمْ تَنْتَلِهِ مَوَدَّتِي۔ (ترمذی)

ترجمہ: ”جو کوئی عرب والوں کے ساتھ بغض و عناد رکھے وہ میری شفاعت میں داخل نہیں اور نہ وہ میری محبت کا دعویدار ہے۔“  
ارشاد نبویؐ ہو ملے کہ جو کوئی عرب والوں کے ساتھ عداوت



رکھے گا وہ ایسے تباہ و برباد ہو جلتے گا جیسے نمک پگھل جاتا ہے۔

اولیائے کرام، آئمہ حریمین شریفین کے ساتھ بغض و عناد اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والے رضا خانی اہل بدعت ارشادِ نبوی ﷺ کہ نظر رکھ کر اپنا عبرتناک انجام خود سوچ لیں کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوگا۔

### کسی پر حج فرض نہیں؟

رضا خانیوں کے اس عقیدہ کہ اب حج فرض نہیں (کو ان کی کتب سے ثابت کرنے سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ یہ حج کی فرضیت کا انکار کیوں کرتے ہیں۔ دراصل ان کے نزدیک وہابی کافر ہیں اور مدینہ منورہ۔ مکہ معظمہ میں جو حکومت ہے وہ سناہنوز وہابیوں کی ہے اور جیسا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی اور اس کے تمام پیروں کی تقریحات موجود ہیں کہ وہابی کافر ہیں تو گویا کہ مکہ مدینہ طیبہ میں حکومت کفار کی ہے اور وہ ابن سعود سے لے کر اب تک موجود ہے جیسا کہ رضا خانی ملاں مشکوک النسب انسان دیوبندی مذہب کا مؤلف لکھتا ہے:-

گوسب مارے گئے مگر چند ایک وہابیوں نے بظاہر اسلام کو قبول کر کے اپنا سچاؤ کر لیا اور درحقیقت وہابی ہی رہے اور خفیہ طور پر اپنی تبلیغ میں کوشاں رہے۔ بعدہ دوبارہ وہابیوں نے تنظیم کر کے عرب پر قبضہ کر لیا اور آج تک سعودی عرب میں سعودی حکومت کے نام ”وہابی“ حکومت قائم کئے ہوئے ہیں۔

(دیوبندی مذہب صفحہ ۷۷)

یہ روایت ثقہ ہے یا نہیں اس پر خود مؤلف کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں اس لئے اس بات کی صحت اور عدم صحت پر میں بحث نہیں کرتا۔ بتلانا صرف یہ ہے کہ رضا خانیوں کے نزدیک موجودہ حکومت وہابیوں کی حکومت



ہے اور دہائیوں کو یہ کافر کہتے ہیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ مدینہ اور مکہ پر کفار کی حکومت ہے اور اس لئے اب حج بھی فرض نہیں رہا اور یہ میری کوئی استخراج نہیں بلکہ اس بات کی رضاخانیوں نے اپنی کتب میں وضاحت کی ہے جیسا کہ مولوی مصطفیٰ رضا خان لکھتے ہیں :-

جب یہ معلوم ہو گیا تو ہم کہتے ہیں اور یحییٰ یقین کہتے ہیں کہ آج جب حجاز مقدس میں ابن سعود منحوس و نامسعود و مخذول و مضراد و مردود اس کے ہمراہ میان نامحود کا نجس و رورہ ہے اور حسب بیان سائل فاضل و دیگر کثیر حضرات حجاج و افاضل امان مفقود ہے فرضیت (حج) ساقط ہوا یا ادا غیر لازم ہے۔

(تنویر الحج صفحہ ۹)

چونکہ رضاخانی مذہب کے پانچ رکن ہیں اور اسلام کے بھی پانچ رکن ہیں۔ رضاخانیوں نے اپنے مذہب کے ارکان کی اہمیت کو لوگوں کے قلب و جگر میں مرکوز کرنا ہے اور وہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ اسلام کے ارکان کی اہمیت کو لوگوں کے ذہنوں سے نکال نہ دیں اور حج کی فرضیت کا انکار دراصل اسلام کے انکار کا تدریجی عمل ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ایسا ہی کیا تھا کہ پہلے جہاد کا انکار بعد ازاں نبوت۔ اس نے بھی فرضی نبوت کے مرعومہ زینے پر جہاد کے انکار کے بعد قدم رکھا۔ اس کا بھی جہاد کی فرضیت حج کا انکار۔ اسلام سے انکار کا تدریجی عمل تھا اور اب یہ یولیوں نے بعینہ اس کے نقش پا پر چلتے ہوئے فرضیت حج کا انکار کیا اور اگلے اقدام کے لئے لنگوٹا کس رکھا ہے۔ کیا معلوم کب کو دپڑیں۔



## حج پر جانے والے پاگل اندھے بیوقوف ہیں

یہی مولوی مصطفیٰ رضا خان لکھتے ہیں کہ :-

یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع شر الشرار لٹام ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اس وقت حج کرنا فرض نہیں رہتا اور ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرا سا انصاف اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں میں قوت سمع موجود ہے۔ دیکھتا، سنتا، سمجھتا اور اعتراف کرتا ہے کہ آج نجد یاں نافرجام کے اس فتنے کی روک تھام حاجیوں سے ممکن ہے کو کس طرح ان پر حج فرض ہو گا۔  
(تنویر الحجہ صفحہ ۱۲)

یہ عبارت اپنے مفہوم پر اتنی واضح ہے کہ اس پر مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں ہے۔

## رضا خانی ملاں کی خلیث حرکت

اور اہل سنت والجماعت عرس و میلاد کرنے والوں اور کھانے یا شربینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے والوں اور گیارہویں شریف کرنے والوں کو صحیح العقیدہ مسلمان گردانتے ہیں۔ فلہذا فی زمانہ عرس اور فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے۔

(نجدی و ہابی کی پہچان و تاریخ - صفحہ ۶۵)



ایک رضا خانی ملاں جو کہ مفتوی اعظم مولوی احمد سعید کانپوی کی طرف نسبت کرتا ہے۔ اس کے فتویٰ سے معلوم ہوا کہ رضا خانیوں میں عرس اور فاتحہ کی اتنی اہمیت ہے کہ ان دونوں کو نہ کرنے یا ان دونوں کو صحیح اور درست نہ ملنے والا نہ ہی مسلمان ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ گویا کہ عرس اور گیارہویں کی مزیدار کھیر اور چاول ہی دین و اسلام ہیں تو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ رضا خانیوں کے ایمان کا دار و مدار ہی کھانے پینے کی چیزوں پر ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ رضا خانی کھانے پینے کے چکر میں شریعت پھری ہو کر ترک کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

ختم شریف، تیجہ شریف، ساتہ شریف، گیارہویں شریف، سالانہ شریف اور میلہ شریف ان سب کو ہر فرض سے اہم فرض سمجھتے ہیں۔ گویا کہ مولوی احمد رضا بریلوی کی تربیت کا شاہکار ہیں۔

### یہ بازاری زبان؟

عبداللہ ابن سبا یہودی کی مصنوعی اولاد محمد طیب دانا پوری کا انداز گفتگو ملاحظہ فرمائیں :-

اس کا مطلب تو یہ ہے کہ تمہارے دھرم میں جو رو اور ماں دونوں ایک تمہارا باپ اور بیٹا دونوں ایک گوبر اور جلوه دونوں ایک پاجانہ اور فیرینی دونوں ایک تمہارا منہ اور پاجانہ پھرنے کی جگہ دونوں ایک تمہاری بہنوں، بیٹیوں کے سب اعضاء اور غیر مردوں کے بدن دونوں ایک حلال و حرام دونوں ایک زنا اور نکاح۔ دونوں





کامریہ مظلم لنگی حسن نظامی کا چیلان غرض کوئی بد مذہب، بد دین، دشمن خدا  
 رسولؐ خواہ تمہارا باپ ہو یا بیٹا، بھائی ہو یا شوہر، بیوی ہو یا ماں،  
 استاد ہو یا مرشد المرشد یا استاد الاستاذ، دوست ہو یا صاحب و خیر خواہ  
 محسن و ہمدرد یا ہمدم۔ غرض کوئی ہو ایسے کو ٹھکرا دے۔ اس کو شک  
 مذلت سے ٹھکرا دے اور اس سے تمام تعلقات اور رشتے توڑ ڈالے۔  
 (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۴۵۸)

نوٹ:- یُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْمَوْدُوْدَيْنِ (القرآن الحکیم)

مذکورہ عبارت سے ظاہر ہے کہ رضا خانی اپنے بابا ابلیس لعین کے جانشین  
 ہیں اور یہ اندھے ہو کر ابلیسی آئین پر عمل پیرا ہیں۔ مسلمانوں میں تفرقہ بازی کا مکروہ فریضہ  
 سرانجام دینا یہ رضا خانیوں کا ہی حصہ ہے۔ جس کو حق تعالیٰ فہم سلیم سے محروم کرے  
 اس سے ایسی حرکات قبیحہ ہی سرزد ہوتی ہیں۔

مولانا سید نذیر حسین دہلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری

بلکہ تمام غیر مقلدین کی تکفیر

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت سید صاحب موصوف

ہندوستان کے اہل حدیث جماعت کے ایک مقتدر پیشوا بلکہ اس جماعت  
 میں شیخ اکمل مانے جاتے تھے لیکن مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے آپ کی اور  
 آپ کی جماعت کی علی الاعلان تکفیر کی ہے۔

حسام الحرمین میں جن فرقوں کے نام لے کر تکفیر کی ہے ان میں ایک آپ

کا نام بھی لیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ :-

اور وہ بھی کئی قسم کے ہیں۔ ایک امیر حسین و امیر سہوانیوں  
کی طرف منسوب اور نذیر یہ نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب۔  
(حسام الحارثین صفحہ ۱۱۱)

اس کے بعد آپ ان تمام فرقوں کے بارے میں جن کا وہ حسام الحارثین  
میں تذکرہ کر چکے ہیں لکھتے ہیں :-

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں۔  
باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔

(حسام الحارثین صفحہ ۱۱۳)

اس کے بعد چھوٹے میاں صاحب مولوی حشمت علی بریلوی لکھتے ہیں :-  
اور نذیرین دہلویین و امیرین و سہوانیین و شیرین و قنوجیین  
یعنی نذیر حسین دہلوی و محمد نذیر دہلوی و امیر احمد سہوانی و بشیر حسن  
قنوجی ..... الجملہ بانی بعید و پیچری پلید و بہائی عنید  
و مرزائی طرید و دیوبندی خواتمی مرید و ہابی شش اشالی شرید یہ  
چھون فرتے ..... بحکم شریعت مظہرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد  
مستحق عذاب ابدی شدید و لعنت رب و جید۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۲۱۹)

جو لوگ دہابیہ ہوں یا غیر مقلدین ایسے کفریات و مریکے کے معتقد ہیں  
وہ سب بحکم شریعت کافر و مرتد ہیں۔

(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۵)

اس ناپاک عبارت میں مرتد ثناء اللہ امرتسری سرغنہ غیر مقلدین







کر رہا ہے کہ ان کا ایمان و اسلام تو درکنار خود ان کی انسانیت ہی کے  
 لالے پڑ گئے۔ کیا ایسا شخص ایک صحت مند و تندرست دماغ کا مالک ہو سکتا  
 ہے جو ایک ہی فرقے کو مومن بھی کہتا ہے اور کافر بھی۔  
 دراصل بے گناہ مظلوموں کو ستانے اور ان کو تکفیری دُکھ پہنچانے کا یہی  
 نتیجہ ہوتا ہے کہ ظالم و جفاکار کے دل و دماغ کی چولیس بل جاتی ہیں اور اس  
 کا دماغی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو کچھ انہوں  
 نے کیا ہے یا کہا ہے ان سب کی حقیقت نقش بر آب اور شیخ چلتی کے  
 چمپے افسانے سے زیادہ نہیں ہے۔

جھنجھلا کے مجھ کو ذبح تو صیاد نے کیا  
 اب رو رہا ہے منہ کو قفس پر دھڑے ہوئے

### حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری کی تکفیر

حضرت موصوف الصدر ایک

شیخ دقت، مرشد زمانہ، مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب  
 گنج مراد آبادی کے خلیفہ برحق، مرید صادق تھے۔ آپ کے روحانی فیوض و  
 برکات سے خاص طور پر صوبہ بہار کے لکھو کھا مسلمان فیض یاب ہوئے ہیں اور  
 آپ کے علمی و مذہبی کمالات سے اس صوبہ کا گوشہ گوشہ منور اور روشن ہے۔  
 آپ کی ایک امتیازی خصوصیات جو اس زمانہ کے پیروں میں بہت کم پائی  
 جاتی تھی۔ یہ بھی تھی کہ تبلیغ حق اشاعت دین کا ایک بے پناہ جذبہ آپ کے  
 سینہ مبارک میں جوش زلزل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب اسلام کے پرانے دشمن  
 عیسائیوں، آریوں، قادیانیوں نے اسلام و مادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے



خلاف دل آزار فتنہ برپا کیا تو آپ کمر بہت باندھ کر بڑی بہادری سے ان کے مقابلہ کے لئے میدانِ عمل میں نکل آئے۔ پھر تو اپنی لاجواب کتابوں و تحریروں سے دشمنوں کے منہ پر خاک ڈال دی اور قادیانیت کو تو اپنے تحریر ہی شکنجوں میں کس کر اتنا معطل و بے کار کر دیا کہ اس میں رہ گئے کی بھی سکت باقی نہ رہ گئی۔ مسلمانانِ بہادر قادیانیت کی آتش زد سے محفوظ ہو کر جنت و نجات کے مستحق ہو گئے۔ کیونکہ آپ کے اندر عرفانی قابلیت و روحانی صلاحیت اور فیضِ رسانی کی طاقت موجود تھی۔ اس وجہ سے حضرت قطب الارشاد و مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادیؒ نے اپنی نیابت و خلافت کے لئے آپ کو منتخب کر کے فرمایا کہ ایک زمانہ ہوگا کہ کثیر خلقت تمہارے پاس آکر مرید ہوگی اور تم سے فیض ہوگا اور تعلیم پاویں گے۔

(کلماتِ رحمانی صفحہ ۴۲)

لیکن افسوس کہ بریلی کے احمد رضا خاں نے ایسے ولی کامل، عارف، صادق، امام معرفت، ہادی شریعت، محافظِ سنت کی محض اس بنا پر تکفیر کی ہے کہ آپ نے حضرت مولانا محمد قاسم نانائوی بانی دارالعلوم دیوبند کو ان کے اسلامی کا ناموں و مذہبی خدمتوں کی وجہ سے حکیم الامت کے لقب سے یاد کیا ہے چنانچہ احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی مشہور تکفیری کتاب حسامِ الحرمین صفحات ۱۱ میں جس جگہ حضرت مولانا محمد قاسم نانائویؒ کی معاذ اللہ تکفیر کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کے تعارف میں یہ الفاظ لکھے ہیں کہ اود یہ وہی نانائوی ہے جسے محمد علی کانپوری (بعد کو مونگیری) نانائو ندوۃ نے حکیم الامت کا لقب دیا۔ اس کے بعد احمد رضا خاں بریلوی نے حضرت مولانا مونگیریؒ کے معاذ اللہ کفر و ارتداد کے ثبوت میں یہ لکھا ہے کہ :-



(حمام المحررين صفحہ ۱۱۳)

چونکہ حضرت مولانا شاہ مونیگریؒ اکابر علمائے دیوبند کو مومن کامل، خدامِ ملت، محافظِ شریعت مانتے تھے۔ اس لئے احمد رضا خاں بریلوی کے نزدیک وہ اہل ان کے بے شمار مریدین و متوسلین معاذ اللہ کافرو مرتد ہوئے۔

دوسری وجہ یہ سب کو معلوم ہے کہ فرقہ رضاخانیہ، ندوہ اور اس کے ارکان و ممبران کو روزِ اول سے کافر کہتے ہیں جیسا کہ مولوی حسرت علی بالظاہر لکھتے ہیں کہ :-

”اگر وہ مذکورہ ..... کے ان حرکات و کلمات، کفر و ضلال کو معاذ اللہ حق و صحیح مانتے ہیں تو جو کفر کو حق مانے وہ خود کافر ہے۔“  
(تجانب اہل السنۃ صفحہ ۴۱)

وارالعلوم نزدوة العلماء (لکھنؤ)

کے ارکان و ممبران کی تکفیر

ندوة العلماء لکھنؤ کا دارالعلوم ایک مشہور اسلامی و مذہبی درس گاہ ہے۔ جس نے دین و علم و دین کی ایک پیش بہا خدمت ادا کی ہے اور آج تک اسی دینی خدمت میں مصروف ہے لیکن بغضائیت کے مشہور اکابر کی آنکھوں میں اہل حق کی دینی خدمتوں کے پھول بھی کانٹے بن کر جھپٹتے ہیں تو براہ راست ہندو



کے بارے میں تکفیری فتویٰ ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں:-  
 ”اگر وہ ندوۃ.... کے ان حرکات و کلمات، کفر و ضلال کو معاذ اللہ  
 حق و صحیح مانتے ہیں تو جو کفر کو حق مانے وہ خود کافر ہیں۔“  
 (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۴۱۱)

”۴۱۲ء میں طائفہ ندوۃ نے اپنا سر نکالا اور اُن آیات مبارکہ کو  
 احادیثِ کریمہ کو تحریف معنوی کر کے بد مذہبوں، لامذہبیوں، بد دینیوں  
 بے دینیوں کے ساتھ دوستی و موافقات و اتحاد و مودالات پر  
 ڈھالا۔“  
 (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۴۶۵)

”و صلح کلیہ نالیہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ، یقینیہ کی بنا پر بحکم  
 شریعت قطعاً یقیناً اسلام سے خارج اور کفار مرتدین ہیں۔“  
 (تجانب اہل السنۃ صفحہ ۴۵۳)

## سیرت کمیٹی (بیٹی ضلع لاہور)

### کے ارکان و متعلقین کی

## تکفیر

ہندوستان کی تقسیم سے پہلے قاضی عہد المجید قریشی نے سیرت کمیٹی کے نام  
 سے ایک مرکزی انجمن بنائی جس کا صدر دفتر مقام بیٹی ضلع لاہور میں تھا۔ اس



کا واحد مقصد حضرت پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی تحریر و تقریر کے ذریعہ اشاعت کرنا اور مسلم و غیر مسلم ہر ایک کو اس سے روشناس اور واقف کار بنانا تھا۔ اسی مقصد کے پیش نظر ہندوستان کے ہر شہر و قصبہ و گاؤں میں سیرت کی ٹیلیاں بنیں اور اس کی نگرانی میں ہر جگہ سیرت کی میلادی جلسے منعقد ہوتے تھے اور ان میلادی جلسوں میں زیادہ تر رضا خانی مولوی ہی معہ اپنے سنہری لباسوں و چمکتے ہوئے جوتوں و رنگین پگڑیوں کے شریک ہو کر میلادی تقریریں کیا کرتے تھے اور نذرانے وصول کر کے رخصت ہو جاتے تھے، اور قاضی صاحب موصوف نے اسی مقصد کے پیش نظر ہفتہ وار اخبار ایمان بھی جاری کیا کہ رکھا تھا اور سیرت پاک کے متعدد عنوانوں پر مختلف زبانوں میں ہزار ہا پمفلٹ و کتابیں بھی شائع کی تھیں۔ اگرچہ علمائے حق کو اس تحریک سیرت کی بعض چیزوں سے کچھ اختلاف تھا لیکن اس اختلاف کا نتیجہ سیرت کی کمیٹی اور اس کے ارکان کی تکفیر نہ تھی اور نہ ہی ہو سکتی تھی۔ لیکن رضا خانیوں کا ایک ایسا تکفیری فرقہ ہے جس کا ہر ایک اختلاف تکفیری ہی پر ختم ہوتا ہے چنانچہ اس فرقہ کے ایک نامور مولوی حشمت علی بالقاہ جو حسن اتفاق سے اپنے احمد رضا خاں بریلوی کے منظر ہونے کی وجہ سے کریمپور چڑھا بن گئے ہیں۔ آپ نے سیرت کی کمیٹی کی تردید بلکہ تکفیر پر ایک مستقل کتاب راز سیرت کی کمیٹی نامی تصنیف کر ڈالی۔ کتاب مذکور از اول تا آخر سب دشتی ملعون، تکفیر و تفسیق کا ایک نامور مجموعہ ہے اور اس میں تکفیری گالیوں، تفسیقی بدگوئیوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے ان ہی کے لفظوں میں اس کا تعارف ملاحظہ کیجئے۔ لکھتے ہیں :-

”سیرت کی کمیٹی درحقیقت خباثت کی کمیٹی اور حسب فرمان شریعت مطہرہ



ضلالت کیٹی اور بحکم قرآن عظیم لعنت کیٹی اور بحفاظت بیجہ رات  
 کیٹی اور خود التحقیق اپنے چہیتے مال باپ خلافت کیٹی و ندوہ  
 کی لاڈلی بیٹی ہے۔ راز سیرت کیٹی مطبوعہ سلطان علی پورس بیٹی  
 صفحہ ۷۱ جس سیرت کیٹی کا سنگ بنیاد یہ کفر و ارتداد و دہریت  
 و الحاد، کفار و مشرکین و منافقین و مرتدین کے ساتھ گھال ملی  
 اور اتحاد ہے۔ اس کی تمام تہ کارروائیاں مخالف شریعت و  
 منافی اسلام ہی ہوں گی۔ سیرت کیٹی کے اسی بنیاد کفر و ارتداد و  
 زندہ و الحاد کا نتیجہ ہے کہ اس کیٹی کی طرف سے جو متعدد رسائل  
 شائع ہوئے ان میں بکثرت کفر و ضلالت واقع ہوئے۔  
 (کتاب مذکور صفحہ ۷۱)

سیرت کیٹی مجمع مبتدعین و فجار اور ندوہ مرتدین و ملحدین و کفار و یداروں  
 کو بے دین بنا کر و اسلام کا فرق اٹھانا۔ راز سیرت کیٹی صفحہ ۷۲  
 یقیناً یہ ایسا کھلا ہوا کفر مرتجح ہے کہ جو اس کے قائل کے کافر و مرتد  
 ہونے میں اس کے اس قول بدتر از بول پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی ٹکٹ  
 شبہ کرے وہ بھی یقینی کافر و مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق نادابہ و لائق لعنت  
 سرمد ہے۔

اس کے علاوہ تمام کتاب کفر و ارتداد کی کشیدہ کاریوں سے رنگین ہے۔  
 آخر میں مسلمانوں کو سیرت کیٹی کی شرکت سے اس طرح ممانعت کی ہے :-  
 ”بحکم شریعت مطہرہ مسلمانوں کو سیرت کیٹی میں شامل ہونا  
 اور اس کا نمبر ہونا حرام، حرام، حرام“  
 (راز سیرت کیٹی صفحہ ۷۵)

جو لوگ سیرت کے اقوال کفریہ، قطعیہ، یقینیہ پر اطلاع یقینی حاصل کر لینے کے بعد بھی ان کے قائلین کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے یا ان کے کافر ہونے میں شک رکھتے ہیں وہ تو خود بحکم شریعت مظلومہ کافر و مرتد ہیں اور جو لوگ ان اقوال کفریہ کے قائلین کو کافر و مرتد جانتے ہیں مگر پھر بھی سیرت کمیٹی میں شامل اس کے ممبروں میں داخل ہیں۔ وہ لوگ بحکم شریعت مظلومہ اشد ترین فسق و فجار۔ مستحق عتاب جبار، موردِ قہر و قہار ہزار اور عذابِ نار ہیں۔ صفحہ ۵۶۔

اس کے علاوہ صحاب اہل السنۃ کے صفحہ نمبر ۵۹ - ۶۲ میں بھی سیرت کمیٹی کی تکفیر کو واضح کیا گیا۔ رضا خانیت کے اس نامور سرغنہ کے تکفیری فتویٰ کا یہ لازمی نتیجہ ہو گا کہ ہندوستان میں جتنی سیرت کمیٹیاں بنائی گئیں، اور اس کی نگرانی میں میلاد شریف و سیرت پاک کے جتنے جلسے منعقد ہوئے اور اس میں جس قدر مسلمانوں نے شرکت کی یا اس کی امداد و امانت کی ہے رضا خانیت کے اس مکھڑا اعظم کے نزدیک سب کے سب کافر و مرتد ہو گئے۔ العیاذ باللہ۔

## کرکٹ کا میچ دیکھنے والے مسلمان کافر ہیں؟

بریلوی مذہب میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کرکٹ میچ دیکھنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مفتی مختار احمد گجراتی بریلوی نے فتویٰ دے دیا۔

سیالکوٹ۔ ۵ اکتوبر۔ (اے پ) جمعیت علمائے پاکستان کے ممتاز لیڈر اور جامع مسجد کے خطیب مفتی مختار احمد گجراتی نے



ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کرکٹ میچ دیکھنے والوں  
کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ انہوں نے فتویٰ  
دیا ہے کہ جو شخص ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کرکٹ  
میچ دیکھتا ہے اسے دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جائے۔  
(روزنامہ "امروز" ۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء لاہور)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ  
و اصحابہ اجمعین

حَقْر

خاکپائے اہلسنت و جماعت اولیائے کرام  
محمدین دیوبند سعید احمد قادری  
بمقام ہتہ جھٹڈو تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر



## بریلوی بیت المال کھلا ہے

صدقہ و خیرات بھی دے دو گھر کے اخراجات بھی دے دو  
جن سے کفر کی توپ چلائیں ایسے کچھ آلات بھی دے دو  
بریلوی بیت المال کھلا ہے

جتنے کو کچھ بآئیں دے دو کھانے کو کچھ سالن دے دو  
شرک کی کھیتی خوب پکائیں ایسی ڈھونڈ کے مالن دے دو  
بریلوی بیت المال کھلا ہے

منہ میں اُن کے بوٹے دے دو بچ جائے جو روٹی دے دو  
سردی سے یہ جان بچائیں کوئی پُرانی کوئی دے دو  
بریلوی بیت المال کھلا ہے

ملا کو نڈرانے دے دو مِلّانی کو دانے دے دو  
اپنے پیٹ کی آگ بجھائیں اللہ دُؤ دُؤ آنے دے دو  
بریلوی بیت المال کھلا ہے

ٹھنڈا سٹھا پانی دے دو حلوہ اور بریانی دے دو  
مردوں کو یہ غسل کرائیں تولیہ صابن دانی دے دو  
بریلوی بیت المال کھلا ہے

ختم کے ان کو تان بھی دے دو مُردے کی بُنیان بھی دے دو  
کتھا چُوتا ڈال کے وافر سانچی والا پان بھی دے دو  
بریلوی بیت المال کھلا ہے



# رضا خانی مذہب

کامل

جس میں ہر بات کے ساتھ ساتھ کتاب شریف کی

علامہ سعید احمد قادری

ناشر  
راشدینہ اکیڈمی  
اورنگی ٹاؤن سیکٹر نمبر 11  
جامع مسجد باب الاسلام کراچی

ناشر:

راشدینہ اکیڈمی  
اورنگی ٹاؤن سیکٹر نمبر 11  
جامع مسجد باب الاسلام کراچی